2024

وحی کے سنگ

مکّی سورے

ترجمۂ قرآن کریم باترتیب نزولی- حصّہ اوّل

پیش کش | کتابخانہ القائم(عج)

اللّٰھُمَ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّد وعَجِّلْ فَرَجَھُم

ترجمہ قرآن کریم

(مکی سورے با ترتیب نزولی)

مترجم: آیت اللہ مُحسن علی نجفی

پیش کش: کتابخانہء القائم (عج)

کوشش: سید جہانزیب عابدی

فہرست

مقدمہ

(آیت اللہ استاد بہجت پور---سید جہانزیب عابدی)

قرآن کو ترتیبِ نزولی سے پڑھنے کا فائدہ

انسانی تہذیب طول تاریخ میں مختلف اقسام کے انقلابات اور تہذیبی تبدیلیوں سے گذری ہے جن میں سب سے زیادہ باقی رہ جانے والی تہذیبوں کے اثرات میں الٰہی ادیان کی تہذیبیں ہیں۔ مشرقی اور مغربی تہذیبوں میں سب سے اہم اقدار ابراہیمی مثلاً اسلام، مسیحیت، یہودیت اور ان سے وابستہ گروہوں کی تہذیبیں ہیں۔

قرآن مجید ان الٰہی تہذیبوں میں سے آخری مینی فیسٹو ہے جس میں انسانی کمال اور سعادت کے کامل رموز شامل ہیں۔

ترتیب تنزیلی قرآن مجید کی آیات کو ان کی نزولی ترتیب کے مطابق سمجھنے اور سمجھانے کا ایک اہم طریقہ ہے، جس کے بے شمار فوائد ہیں۔ ایک اہم فائدہ یہ ہے کہ یہ انسان کو کامیابی کے مراحل کا شعور عطا کرتی ہے۔ تنزیلی ترتیب کے ذریعے قرآن مجید کی آیات کو ان کے نزول کے پس منظر میں دیکھنے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اللہ تعالی نے انسانیت کی رہنمائی کے لیے آیات کو ایک خاص ترتیب سے نازل کیا ہے، جو کہ انسان کی ترقی اور کامیابی کے مراحل کو سمجھنے کے لیے نہایت ضروری ہے۔ جب کوئی فرد اس ترتیب کے مطابق قرآن کو پڑھتا ہے تو اسے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن نے کن مراحل میں کن مسائل کا سامنا کیا اور کس طرح اللہ تعالی نے انسان کو مشکلات سے نکالنے کے لیے رہنمائی فراہم کی۔

اس ترتیب کا ایک اور بڑا فائدہ یہ ہے کہ یہ سماج میں انقلاب لانے کا تدریجی شعور پیدا کرتی ہے۔ ترتیب تنزیلی کے ذریعے قرآن مجید کی آیات کو ایک نظام کے تحت سمجھا جاسکتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کس طرح اسلام نے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے معاشرتی، اخلاقی اور روحانی انقلاب کو تدریجاً وجود میں لایا۔ اس سے سماج میں تبدیلی اور اصلاح کے عمل کو بہتر طریقے سے سمجھا جاسکتا ہے کہ کس طرح ایک اسلامی معاشرت کی تعمیر مرحلہ وار ہوتی ہے اور قرآن کے اصولوں کو اپنانے سے کس طرح ایک پرامن اور متوازن معاشرتی نظام قائم کیا جاسکتا ہے۔

تنزیلی ترتیب کے ذریعے فرد کو یہ بھی شعور حاصل ہوتا ہے کہ کامیابی کا سفر یکدم نہیں بلکہ ایک تدریجی عمل ہے جس کے مختلف مراحل ہیں۔ اس عمل میں صبر، استقامت اور اللہ تعالیٰ پر توکل بنیادی حیثیت رکھتے ہیں، اور یہ سب باتیں تنزیلی ترتیب کے ذریعے بہتر طور پر سمجھ آتی ہیں۔

ترتیب تنزیلی کا ایک اور اہم فائدہ یہ ہے کہ یہ انسان کو مسائل کے تدریجی حل کی سمجھ عطا کرتی ہے۔ جب انسان قرآن کی آیات کو ان کے نزولی ترتیب میں سمجھتا ہے تو اسے یہ شعور حاصل ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مختلف ادوار اور حالات کے مطابق کیسے آیات نازل کیں، جو کہ مخصوص مسائل کے حل کے لیے رہنمائی فراہم کرتی ہیں۔ یہ تدریجی انداز انسان کو سکھاتا ہے کہ مسائل کو حل کرنے کے لئے فوری ردعمل کی بجائے حکمت اور صبر کے ساتھ، مرحلہ وار طریقہ اپنانا چاہیے۔ اس سے زندگی کے ہر مرحلے میں عملی بصیرت حاصل ہوتی ہے کہ ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے اور ہر آزمائش کے پیچھے اللہ کی حکمت پوشیدہ ہوتی ہے۔

اس کے علاوہ، تنزیلی ترتیب ایمان کی مضبوطی کا ذریعہ بنتی ہے۔ جب انسان دیکھتا ہے کہ قرآن مجید کی آیات کس طرح نازل ہوئیں اور ہر آیت کا مقصد کیا تھا، تو اس کا ایمان مزید مستحکم ہو جاتا ہے۔ اسے یقین ہو جاتا ہے کہ قرآن محض ایک مقدس کتاب نہیں، بلکہ

ایک زندہ معجزہ ہے جو ہر زمانے اور ہر حالت میں انسان کی رہنمائی کرتا ہے۔ یہ انسان کے دل میں ایک گہرا یقین پیدا کرتا ہے کہ قرآن ہر دور کے مسائل کا حل پیش کرتا ہے اور اس کی تعلیمات ہمیشہ عملی اور کارآمد ہیں۔

سماجی سطح پر، تنزیلی ترتیب معاشرتی انصاف اور فلاح کے قیام میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔ اس کے ذریعے ایک مسلمان فرد یہ سمجھ سکتا ہے کہ کس طرح قرآن نے ابتدائی اسلامی معاشرت کی بنیادیں استوار کیں اور کن اصولوں کے تحت اس معاشرت کو ترقی دی گئی۔ اس شعور کے ساتھ، وہ موجودہ دور میں بھی انہی اصولوں کو اپنا کر ایک بہتر اور انصاف پر مبنی معاشرت قائم کر سکتا ہے۔ یہ ترتیب انسان کو سماج میں برائیوں کے خاتمے اور خیر کی ترویج کا عملی طریقہ سکھاتی ہے۔

ترتیب تنزیلی انسان کو اس بات کا شعور دیتی ہے کہ اللہ کی مدد اور نصرت کس طرح حاصل کی جاسکتی ہے۔ جب انسان قرآن کی آیات کو ان کی نزولی ترتیب کے ساتھ پڑھتا ہے تو اسے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی اور مومنین کی کس طرح مختلف مواقع پر مدد فرمائی اور کس طرح مشکلات میں ان کے ساتھ رہا۔ یہ شعور انسان کو یہ یقین دلاتا ہے کہ جب تک وہ اللہ کے احکامات پر عمل پیرا رہے گا، اللہ کی مدد ہمیشہ اس کے ساتھ رہے گی، اور وہ قرآن جس تدریجی ترتیب کے ساتھ نازل ہوا اس کو دریافت کرنے کیلئے ہوشیاری کے ساتھ کام کرنا پڑتا ہے اور یہ عمل اس نکتہ کو واضح کرتا ہے کہ خداوند عالم نے تبلیغ حق و حقیقت کیلئے کس روش کو مناسب اور درست سمجھا اور خلقت کے اہداف کو پانے کیلئے کن طریقوں کو انسان کیلئے بہتر اور درست جانا۔

اگر نزول قرآن ایک دفعہ میں ہی ہوجاتا تو یہ عمل انسانی معاشرے کی تربیت کیلئے غیر معقول طریقہ ہوتا۔ قرآن کا تدریجی نزول یعنی مرحلہ بہ مرحلہ اس کا اترنا اس لئے ضروری تھا کہ انسان جیسے ایک نوالہ حلق سے اتارنے کے بعد ہی دوسرا اڈالتا ہے۔ اگر یکمشت پوری پلیٹ منہ میں بھر لے تو غذا ضائع بھی ہوگی اور حلق میں پھنسنے کے

باعث موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔ چونکہ پروردگار عالم خالق ہے اس لئے وہ بہتر جانتا ہے کہ کیا چیز کب ، کیوں، کیسے ، کتنی ضروری و غیر ضروری ہے۔

قرآن ٹکڑوں کی صورت میں جو تدریجی اور مرحلہ بہ مرحلہ نازل ہوا اس کی وجہ یہ ہے تاکہ لوگوں کیلئے پڑھنے اور سمجھنے میں آسانی رہے اسی وجہ سے 23 سال کے عرصے میں رسول پر سوروں اور آیات کی صورت میں مختلف اوقات میں ضروری ہدایات ، شرائط، لوگوں کے سوالات کی مناسبت سے نازل کیا گیا۔ انسان کو کمال اور کامیابی کی طرف لیجانے کیلئے تیار کیا جارہا تھا اور مرحلہ بہ مرحلہ ایک اسٹیج کے بعد دوسرے کیلئے تیار کیا گیا ہے۔ جیسے تعلیمی پروسس میں بچہ پہلی جماعت سے ڈاکٹریٹ تک کا سفر تدریجاً طے کرتا ہے اور ایک مرحلہ کو خوش اسلوبی سے طے کرکے خود کو اگلے کیلئے تیار کرتا ہے۔

آیات و سوروں کو معاشرے کی ظرفیت ، ضرورت کے تحت خداوند حکیم نے جس خاص ترکیب و ترتیب سے نازل کیا ہے یہی روش ان مندرجہ ذیل آیات و سوروں کی ہے جو اِس موجودہ ترجمہ میں رکھی گئی ہے۔ چونکہ انسان کی نفسیات ، ذہن اور قلبی احساسات اور کل کائنات میں جاری وساری نظام اور اس میں موجود علل و اسباب اسی طرح سے جاری و ساری ہیں جس طرح لاکھوں سال پہلے یعنی انسان کی موجودہ نسل سے بھی پہلے سے جاری و ساری تھے۔ لٰہذا آج جدید دور میں بھی جب ہمیں اپنے اور اپنے معاشرے کیلئے ترقی و کامیابی کیلئے طور طریقوں کی دریافت مطلوب ہو تو ہم اس ترتیب و ترکیب سے قرآن خوانی کریں جو فطری اور خود خالق کائنات کی خلق کردہ ہے۔

ہر کام کے انجام دہی اور نتیجہ خیز ہونے کیلئے ضروری ہے کہ اسے اُس عمل کی خاص روش اور طور طریقے پر انجام دیا جائے۔ جیسے ہم بچوں کی پیدائش پر کرتے ہیں، پودا لگاتے وقت کرتے ہیں، کھانا پکاتے وقت کرتے ہیں وغیرہ۔ اگر بچے کو ہمیں ڈاکٹر بنانا ہے اور ہم اُس کو پیدا ہوتے ہیں میڈیکل کالج بھیج دیں تو نہ بچہ رہے گا اور نہ ہمارا مقصد پورا ہوگا۔ اگر ہم پودے کا بیج ڈالتے ہیں چاہیں کہ اس میں کیڑے مار دوائیاں ڈال دیں جو

پتوں پر ڈالی جاتی ہیں اور پودا بڑے ہو کر اس کے سائڈ افیکٹ سے بچ جاتا ہے اور اپنی طاقت و قوت سے بچتا ہے اور صرف کیڑے ہی مرتے ہیں۔ یہ زہر پودے کا نقصان نہیں پہنچاتا ورنہ یہ بیج نابود ہوجائے گا۔ کھانے پکانے کیلئے اگر ہم مرحلہ وار عمل نہ کریں تو کھانا بھی نہیں پکا سکتے۔ وغیرہ

مکہ میں مسلمانوں کا ایک لائحہ عمل تھا اور مدینہ میں دوسرا۔ مکہ کا تیرا سالہ قیام مسلمانوں کے انسان سازی کا دور تھا۔ پیغمبر اکرم ﷺ نے شب و روز مسلسل کوشش کی کہ انہیں بت پرستی اور زمانہ جاہلیت کے بیہودہ عناصر سے نجات دلا کر اس قسم کا انسان بنائیں جو زندگی کے بڑے بڑے واقعات کا مقابلہ کرتے ہوئے استقامت و پامردی اور ایثار کا مظاہرہ کریں۔ اگر مکہ کے قیام کے زمانے میں یہ چیز موجود نہ ہوتی تو مدینہ کے مسلمانوں کو اتنی حیران کن اور پے درپے کامیابیاں نصیب نہ ہوتیں۔ مکہ کے قیام کا دور مسلمانوں کی تعلیم و تربیت اور شعور کو مستحکم کرنے کا دور تھا۔ اس بنیاد پر قرآن کی ایک سو چودہ سورتوں میں سے تقریباً نوے سورتیں مکہ میں نازل ہوئیں۔ ان میں زیادہ تر عقیدہ، مکتب اور نظریات کا منبع تھیں لیکن مدینہ کا زمانہ تشکیل حکومت اور نظام سازی اور نظریاتی بنیادوں پر معاشرے کی عمارت کھڑی کرنے کا تھا۔ اس لئے نہ تو مکہ میں جہاد واجب تھا اور نہ زکوۃ۔ کیونکہ جہاد اسلامی حکومت کے فرائض میں سے جیسا کہ بیت المال کیی تشکیل بھی حکومت کی ذمہ داری ہے۔

اس کائنات میں ہر عمل کیلئے خاص روش ہے، خاص طریقہ ہے، خاص ترتیب اور ترکیب ہے جو بھی اس پر عمل نہیں کرے گا وہ کامیاب و کامران نہیں ہوسکتا۔ قرآن مجید دنیا و آخرت میں کامیابی کی نوید دیتا ہے ان لوگوں کو جو ان طریقوں، روشوں پر اس عمل کی نتیجہ خیزی کیلئے ان کی مطلوبہ ترتیب اور ترکیب سے عمل کرتے ہیں۔ قرآن مجید وہ فارمولا ہے جس میں دنیا و آخرت کی کامیابی اور کمال کیلئے تمام مطلوبہ طریقہ کار موجود ہیں۔ ترتیب نزولی وہ اسٹریٹجی ہے جو خدا نے معاشرہ کو منقلب اور تربیت کرنے کیلئے

استعمال کی ہے اور یہی ترتیب وہ زنجیری سلسلہ ہے جس میں تمام سوروں کے اسباب نزول یعنی واقعات تاریخی تسلسل کے ساتھ موجود ہیں اور آپس میں باہم ربط رکھتے ہیں۔ اس اسٹریٹیجی سے قرآن مجید کا مطالعہ ہمیں اس اصل ہدف و مقصد پر لا کھڑا کرے گا جہاں ہم اسی روش سے آشنا ہوں گے جو پروردگار عالم نے رسول اکرم ﷺ کیلئے معاشرے کی اصلاح و تربیت کیلئے استعمال کی۔ اس تناظر میں دیکھیں تو قرآن مجید رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت و کردار کا آئینہ دار ہے۔

.برائے مہربانی مکمل یکسوئی اور سمجھ کر غور کرکے تلاوت کیجیے تاکہ آپ کے قرآن کریم اور اللہ تعالیٰ کے درمیان نہ ٹوٹنے والا رابطہ برقرار ہوجائے لہذا آج سے یکسوئی کے ساتھ اس طرح تلاوت کریں کہ جیسے آپ اللہ تعالیٰ کے سامنے موجود ہیں اور اللہ تعالیٰ آپ سے ہم کلام ہے لہذا آپ کوشش کریں کہ اللہ تعالیٰ کو سن سکیں اور اس کے الفاظ پر دھیان دیں اور اپنے اخلاص اور وجود کو وقف کردیں کہ وہ آپ سے کیا کہہ رہا ہے. تو پھر انشاء اللہ آپ کو اس کا تجربہ ہوگا کہ آپ کی صلاحیتوں اور علمی ظرف میں اضافہ ہورہا ہے اور قرآن مجید سمجھنے کیلئے اللہ تعالیٰ آپ کی ظرفیت اور صلاحیت کے حساب سے آپ کی توفیقات میں اضافہ کررہا ہے.

آپ اپنے ان مکاشفی تجربات کو ہفتگی اور ماہانہ بنیادوں پر لکھ بھی سکتے ہیں اور وقتاً فوقتاً اس تحریر کا مطالعہ کرتے رہیں۔

دعائے قبل از تلاوت قرآن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

خدایا تو نے اسے حق کیساتھ نازل کیا ہے اور یہ حق کیساتھ نازل بھی ہوا ہے۔ خدایا اسمیں میری رغبت کو زیادہ کردے اور اسے میری بصارت کیلئے نور میرے سینہ کیلئے شفاء اور میرے ہم و غم اور رنج کے زوال کا ذریعہ بنادے۔ خدایا اس قرآن کے ذریعہ میری زبان کو آراستہ کردے۔ میرے چہرہ کو جمیل بنادے میرے جسم کو قوت عطا فرما اور مجھے توفیق دے کہ میں شب و روز کے اوقات میں تیری اطاعت کے ساتھ اسکی تلاوت کرتا رہوں مجھے رسول اکرم ﷺ اور ان کی پسندیدہ آل اطہارؑ کے ساتھ محشور فرمانا۔

آمین یارب العالمین

۹۶ ۔سورۃ علق ۔ مکی ۔ آیات ۱۹

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔(اے رسول)پڑھیے !اپنے پروردگار کے نام سے جس نے خلق کیا۔

۲۔ اس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔

۳۔ پڑھیے !اور آپ کا رب بڑا کریم ہے۔

۴۔ جس نے قلم کے ذریعے سے تعلیم دی۔

۵۔ اس نے انسان کو وہ علم سکھایا جسے وہ نہیں جانتا تھا۔

۶۔ ہرگز نہیں !انسان تو یقینا سرکشی کرتا ہے۔

۷۔ اس بنا پر کہ وہ اپنے آپ کو بے نیاز خیال کرتا ہے۔

۸۔ یقینا آپ کے رب کی طرف ہی پلٹنا ہے.

۹۔ کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا ہے جو روکتا ہے،

۱۰۔ ایک بندے کو جب وہ نماز پڑھتا ہے ؟

۱۱۔ کیا آپ نے دیکھا ہے کہ اگر وہ(بندہ)ہدایت پر ہو،

۱۲۔ یا تقویٰ کا حکم دے ؟

۱۳۔ کیا آپ نے دیکھا کہ اگر وہ(دوسرا) شخص تکذیب کرتا ہے اور منہ پھیرتا ہے؟

۱۴۔ کیا اسے علم نہیں کہ اللہ دیکھ رہا ہے ؟

۱۵۔ ہرگز نہیں !اگر یہ شخص باز نہ آیا تو ہم اس کی پیشانی پکڑ کر گھسیٹیں گے،

۱۶۔ وہ پیشانی جو جھوٹی، خطاکار ہے۔

۱۷۔ پس وہ اپنے ہم نشینوں کو بلا لے۔

۱۸۔ ہم بھی جلد ہی دوزخ کے موٴکلوں کو بلائیں گے۔

۱۹۔ ہرگز نہیں !اس کی اطاعت نہ کریں اور سجدہ کریں اور قرب(الٰہی) حاصل کریں۔

۶۸ ۔ سورہ قلم ۔ مکی ۔آیات ۵۲

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ نون، قسم ہے قلم کی اور اس کی جسے(لکھنے والے)لکھتے ہیں۔

۲۔ آپ اپنے رب کے فضل سے دیوانے نہیں ہیں۔

۳۔ اور یقینا آپ کے لیے بے انتہا اجر ہے۔

۴۔ اور بے شک آپ اخلاق کے عظیم مرتبے پر فائز ہیں۔

۵۔ پس عنقریب آپ دیکھ لیں گے اور وہ بھی دیکھ لیں گے ،

۶۔ کہ تم میں سے کسے جنون عارض ہے۔

۷۔ آپ کا رب یقینا انہیں خوب جانتا ہے جو راہ خدا سے بھٹکے ہوئے ہیں اور وہ ہدایت پانے والوں کو بھی خوب جانتا ہے۔

۸۔ لہٰذا آپ تکذیب کرنے والوں کی بات نہ مانیں۔

۹۔ وہ چاہتے ہیں اگر آپ ڈھیلے پڑ جائیں تو وہ بھی ڈھیلے پڑ جائیں ۔

۱۰۔ اور آپ کسی بھی زیادہ قسمیں کھانے والے، بے وقار شخص کے کہنے میں نہ آئیں۔

۱۱۔ جو عیب جو، چغل خوری میں دوڑ دھوپ کرنے والا،

۱۲۔ بھلائی سے روکنے والا، حد سے تجاوز کرنے والا، بدکردار،

۱۳۔ بدخو اور ان سب باتوں کے ساتھ بد ذات بھی ہے،

۱۴۔ اس بنا پر کہ وہ مال و اولاد کا مالک ہے۔

۱۵۔ جب اسے ہماری آیات سنائی جاتی ہیں تو وہ کہتا ہے :یہ تو قصہ ہائے پارینہ ہیں۔

۱۶۔ عنقریب ہم اس کی سونڈ داغیں گے۔

۱۷۔ ہم نے انہیں اس طرح آزمایا جس طرح ہم نے باغ والوں کی آزمائش کی تھی، جب انہوں نے قسم کھائی تھی کہ وہ صبح سویرے اس(باغ)کا پھل توڑیں گے.

۱۸۔ اور وہ استثنا نہیں کر رہے تھے(انشاء اللہ نہیں کہا)۔

۱۹۔ اور آپ کے رب کی طرف سے گھومنے والی(بلا)گھوم گئی اور وہ سو رہے تھے۔

۲۰۔ پس وہ(باغ)کٹی ہوئی فصل کی طرح ہو گیا۔

۲۱۔ صبح انہوں نے ایک دوسرے کو آوازیں دیں:

۲۲۔ اگر تمہیں پھل توڑنا ہے تو اپنی کھیتی کی طرف سویرے ہی چل پڑو۔

۲۳۔ چنانچہ وہ چل پڑے اور آپس میں آہستہ آواز میں کہتے جاتے تھے،

۲۴۔ کہ یہاں تمہارے پاس آج قطعاً کوئی مسکین نہ آنے پائے۔

۲۵۔ چنانچہ وہ خود کو(مسکینوں کے)روکنے پر قادر سمجھتے ہوئے سویرے پہنچ گئے۔

۲۶۔ مگر جب انہوں نے باغ کو دیکھا تو کہا :ہم تو راستہ بھول گئے ہیں۔

۲۷۔(نہیں)بلکہ ہم محروم رہ گئے ہیں۔

۲۸۔ ان میں جو سب سے زیادہ اعتدال پسند تھا کہنے لگا :کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ تم تسبیح کیوں نہیں کرتے؟

۲۹۔ وہ کہنے لگے :پاکیزہ ہے ہمارا پروردگار !ہم ہی قصوروار تھے۔

۳۰۔ پھر وہ آپس میں ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے۔

۳۱۔ کہنے لگے :ہائے ہماری شامت !ہم سرکش ہو گئے تھے۔

۳۲۔ بعید نہیں کہ ہمارا رب ہمیں اس سے بہتر بدلہ دے، اب ہم اپنے رب ہی کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

۳۳۔ عذاب ایسا ہی ہوتا ہے اور آخرت کا عذاب تو بہت بڑا ہے، کاش !یہ لوگ جان لیتے۔

۳۴۔ پرہیزگاروں کے لیے ان کے رب کے پاس یقینا نعمت بھری جنتیں ہیں۔

۳۵۔ کیا ہم مسلمانوں کو مجرمین جیسا بنا دیں گے؟

۳۶۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ تم کیسے فیصلے کرتے ہو؟

۳۷۔ کیا تمہارے پاس کوئی(آسمانی)کتاب ہے جس میں تم پڑھتے ہو؟

۳۸۔ اس میں وہی باتیں ہوں جنہیں تم پسند کرتے ہو،

۳۹۔ یا ہمارے ذمے تمہارے لیے قیامت تک کے لیے کوئی عہد و پیمان ہے کہ تمہیں وہی ملے گا جس کو تم مقرر کر دیتے ہو؟

۴۰۔ آپ ان سے پوچھیں :ان میں سے کون اس کا ذمہ دار ہے؟

۴۱۔ کیا ان کے شریک ہیں؟ پس اگر وہ سچے ہیں تو اپنے شریکوں کو لے آئیں۔

۴۲۔ جس دن مشکل ترین لمحہ آئے گا اور انہیں سجدے کے لےے بلایا جائے گا تو یہ لوگ سجدہ نہ کر سکیں گے۔

۴۳۔ ان کی نگاہیں نیچی ہوں گی اور ان پر ذلت چھائی ہوئی ہو گی حالانکہ انہیں سجدے کے لیے اس وقت بھی بلایا جاتا تھا جب یہ لوگ سالم تھے۔

۴۴۔ پس مجھے اس کلام کی تکذیب کرنے والوں سے نبٹنے دیں، ہم بتدریج انہیں گرفت میں لیں گے اس طرح کہ انہیں خبر ہی نہ ہو۔

۴۵۔ اور میں انہیں ڈھیل دوں گا، میری تدبیر یقینا بہت مضبوط ہے۔

۴۶۔ کیا آپ ان سے اجرت مانگتے ہیں جس کے تاوان تلے یہ لوگ دب جائیں ؟

۴۷۔ یا ان کے پاس غیب کا علم ہے جسے یہ لکھتے ہوں؟

۴۸۔ پس اپنے رب کے حکم تک صبر کریں اور مچھلی والے(یونس)کی طرح نہ ہو جائیں جنہوں نے غم سے نڈھال ہو کر(اپنے رب کو)پکارا تھا۔

۴۹۔ اگر ان کے رب کی رحمت انہیں سنبھال نہ لیتی تو وہ برے حال میں چٹیل میدان میں پھینک دیے جاتے۔

۵۰۔ مگر اس کے رب نے اسے برگزیدہ فرمایا اور اسے صالحین میں شامل کر لیا۔

۵۱۔ اور کفار جب اس ذکر(قرآن)کو سنتے ہیں تو قریب ہے کہ اپنی نظروں سے آپ کے قدم اکھاڑ دیں اور کہتے ہیں :یہ دیوانہ ضرور ہے۔

۵۲۔ اور حالانکہ یہ(قرآن)عالمین کے لیے فقط نصیحت ہے۔

۷۳ - سورہ مزمل ۔مکی ۔آیات ۲۰

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ اے کپڑوں میں لپٹنے والے!

۲۔ رات کو اٹھا کیجیے مگر کم،

۳۔ آدھی رات یا اس سے کچھ کم کر لیجیے،

۴۔ یا اس پر کچھ بڑھا دیجیۓ اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر پڑھا کیجیے ۔

۵۔ عنقریب آپ پر ہم ایک بھاری حکم(کا بوجھ)ڈالنے والے ہیں۔

۶۔ رات کا اٹھنا ثبات قدم کے اعتبار سے زیادہ محکم اور سنجیدہ کلام کے اعتبار سے زیادہ موزون ہے۔

۷۔ دن میں تو آپ کے لیے بہت سی مصروفیات ہیں۔

۸۔ اور اپنے رب کے نام کا ذکر کیجیے اور سب سے بے نیاز ہو کر صرف اسی

کی طرف متوجہ ہو جایئے۔

۹۔ وہ مشرق اور مغرب کا رب ہے، اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں لہٰذا اسی کو اپنا ضامن بنا لیجیے۔

۱۰۔ اور جو کچھ یہ لوگ کہہ رہے ہیں اس پر صبر کیجیے اور شائستہ انداز میں ان سے دوری اختیار کیجیے۔

۱۱۔ ان جھٹلانے والوں اور نعمتوں پر ناز کرنے والوں کو مجھ پر چھوڑ دیجیے اور انہیں تھوڑی مہلت دے دیجیے۔

۱۲۔ یقیناً ہمارے پاس(ان کے لیے)بیڑیاں ہیں اور ایک سلگتی آگ ہے۔

۱۳۔اور حلق میں پھنسنے والا کھانا ہے اور دردناک عذاب ہے۔

۱۴۔ جس دن زمین اور پہاڑ کانپنے لگیں گے اور پہاڑ بہتی ریت کی مانند ہو جائیں گے۔

۱۵۔(اے لوگو)ہم نے تمہاری طرف ایک رسول تم پر گواہ بنا کر بھیجا ہے جس طرح ہم نے فرعون کی طرف ایک رسول بھیجا تھا۔

۱۶۔ پھر فرعون نے اس رسول کی نافرمانی کی تو ہم نے اسے سختی سے گرفت میں لے لیا۔

۱۷۔ اگر تم نے انکار کیا تو اس دن سے کیسے بچو گے جو بچوں کو بوڑھا بنا دے گا؟

۱۸۔ اور(اس دن)آسمان اس سے پھٹ جائے گا، اللہ کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا۔

۱۹۔ یہ ایک نصیحت ہے، پس جو چاہے اپنے رب کی طرف جانے کا راستہ اختیار کر لے۔

۲۰۔ آپ کا پروردگار جانتا ہے کہ آپ دو تہائی رات کے قریب یا آدھی رات یا ایک تہائی رات(تہجد کے لیے)کھڑے رہتے ہیں اور آپ کے ساتھ ایک جماعت بھی(کھڑی رہتی ہے)اور اللہ رات اور دن کا اندازہ رکھتاہے، اسے علم ہے کہ تم احاطہ نہیں کر سکتے ہو پس اللہ نے تم پر مہربانی کی لہٰذا تم جتنا آسانی سے قرآن پڑھ سکتے ہو پڑھ لیا کرو، اسے علم ہے کہ عنقریب تم میں سے کچھ لوگ مریض ہوں گے اور کچھ لوگ زمین میں اللہ کے فضل(روزی) کی تلاش میں سفر کرتے ہیں اور رہ راہ خدا میں لڑتے ہیں، لہٰذا آسانی سے جتنا قرآن پڑھ سکتے ہو پڑھ لیا کرو اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کو قرض حسنہ دو اور جو نیکی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے اسے اللہ کے ہاں بہتر اور ثواب میں عظیم تر پاؤ گے اور اللہ سے مغفرت طلب کرو، اللہ یقینا بڑا بخشنے والا، رحیم ہے۔

۷۴ - سورہ مدثر - مکی - آیات ۵۶

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ اے چادر اوڑھنے والے،

۲۔ اٹھیے اور تنبیہ کیجیے،

۳۔ اور اپنے رب کی کبریائی کا اعلان کیجیے

۴۔ اور اپنے لباس کو پاک رکھیے

۵۔ اور ناپاکی سے دور رہیے

۶۔ اور احسان نہ جتلا کہ(اپنے عمل کو)بہت سمجھنے لگ جائیں

۷۔ اور اپنے رب کی خاطر صبر کیجیے،

۸۔ اورجب صور میں پھونک ماری جائے گی،

۹۔ تو وہ دن ایک مشکل دن ہو گا۔

۱۰۔ وہ کفار پر آسان نہ ہو گا۔

۱۱۔ مجھے اور اس شخص کو(نبٹنے کے لیے)چھوڑ دو جسے میں نے اکیلا پیدا کیا،

۱۲۔ اور میں نے اس کے لیے بہت سا مال دیا،

۱۳۔ اور حاضر رہنے والے بیٹے بھی،

۱۴۔ اور میں نے اس کے لیے(آسائش کی)راہ ہموار کر دی،

۱۵۔ پھر وہ طمع کرنے لگتا ہے کہ میں اور زیادہ دوں۔

۱۶۔ ہرگز نہیں !وہ یقینا ہماری آیات سے عناد رکھنے والا ہے۔

۱۷۔ میں اسے کٹھن چڑھائی چڑھنے پر مجبور کروں گا۔

۱۸۔اس نے یقینا کچھ سوچا اسے(کچھ)سوجھا.

۱۹۔ پس اس پر اللہ کی مار، اسے کیا سوجھی؟

۲۰۔ پھر اس پر اللہ کی مار ہو، اسے کیا سوجھی؟

۲۱۔ پھر اس نے نظر دوڑائی،

۲۲۔ پھر تیوری چڑھائی اور منہ بگاڑ لیا،

۲۳۔ پھر پلٹا اور تکبر کیا،

۲۴۔ پھر کہنے لگا: یہ جادو کے سوا کچھ نہیں ہے جو منقول ہو کر آیا۔

۲۵۔ یہ تو صرف بشر کا کلام ہے۔

۲۶۔ عنقریب میں اسے آگ(سقر)میں جھلسا دوں گا۔

۲۷۔ اور آپ کیا سمجھیں سقر کیا ہے ؟

۲۸۔ وہ نہ باقی رکھتی ہے نہ چھوڑتی ہے.

۲۹۔ آدمی کی کھال جھلسا دینے والی ہے ۔

۳۰۔ اس پر انیس(فرشتے)موکل ہیں۔

۳۱۔ اور ہم نے جہنم کا عملہ صرف فرشتوں کو قرار دیا اور ان کی تعداد کو کفار کے لیے آزمائش بنایا تاکہ اہل کتاب کو یقین آ جائے اور ایمان لانے والوں کے ایمان میں اضافہ ہو جائے اور اہل کتاب اور مومنین شک میں نہ رہیں اور جن کے دلوں میں بیماری ہے نیز کفار یہی کہیں :اس بیان سے اللہ کا کیا مقصد ہو سکتا ہے؟ اس طرح اللہ جسے چاہے گمراہ کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور تیرے رب کے لشکروں کو خود اس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور(جہنم کا ذکر)انسانوں کے لےے ایک نصیحت ہے۔

۳۲۔(ایسا)ہرگز نہیں!(جیسا تم سوچتے ہو)قسم ہے چاند کی،

۳۳۔ اور رات کی جب وہ پلٹنے لگتی ہے،

۳۴۔ اور صبح کی جب وہ روشن ہو جاتی ہے،

۳۵۔ بلاشبہ یہ(آگ)بڑی آفتوں میں سے ایک ہے۔

۳۶۔(اس میں)انسانوں کے لیے تنبیہ ہے،

۳۷۔ تم میں سے ہر اس شخص کے لیے جو آگے بڑھنا یا پیچھے رہ جانا چاہے۔

۳۸۔ہر شخص اپنے عمل کا گروی ہے۔

۳۹۔ سوائے دائیں والوں کے،

۴۰۔ جو جنتوں میں پوچھ رہے ہوں گے،

۴۱۔ مجرمین سے۔

۴۲۔ کس چیز نے تمہیں جہنم میں پہنچایا؟

۴۳۔ وہ کہیں گے :ہم نماز گزاروں میں سے نہ تھے،

۴۴۔ اور ہم مسکین کو کھلاتے نہیں تھے،

۴۵۔ اور ہم بیہودہ بکنے والوں کے ساتھ بیہودہ گوئی کرتے تھے،

۴۶۔اور ہم روز جزا کو جھٹلاتے تھے۔

۴۷۔ یہاں تک کہ ہمیں موت آ گئی۔

۴۸۔ اب سفارش کرنے والوں کی سفارش انہیں کچھ فائدہ نہ دے گی ۔

۴۹۔ انہیں کیا ہو گیا ہے کہ نصیحت سے منہ موڑ رہے ہیں؟

۵۰۔ گویا وہ بدکے ہوئے گدھے ہیں،

۵۱۔ جو شیر سے(ڈر کر)بھاگے ہوں۔

۵۲۔ بلکہ ان میں سے ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ(اس کے پاس)کھلی ہوئی

کتابیں آ جائیں۔

۵۳۔ ہرگز نہیں !بلکہ انہیں آخرت کا خوف ہی نہیں ہے۔

۵۴۔ ہرگز نہیں !یہ تو یقینا ایک نصیحت ہے۔

۵۵۔ پس جو چاہے اسے یاد رکھے۔

۵۶۔ وہ یاد اس وقت رکھیں گے جب اللہ چاہے گا، وہی اس لائق ہے کہ اس سے خوف کیا جائے اور وہی بخشنے کا اہل ہے.

۱ ۔سورہ فاتحہ ۔ مکی ۔ آیات ۷

۔ بنام خدائے رحمن و رحیم۔

۲۔ثنائے کامل اللہ کے لیے ہے جو سارے جہان کا پروردگار ہے۔

۳۔ جو رحمن و رحیم ہے۔

۴۔ روز جزاء کامالک ہے۔

۵۔ ہم صرف تیری عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔

۶۔ ہمیں سیدھے راستے کی ہدایت فرما۔

۷۔ ان لوگوں کے راستے کی جن پر تو نے انعام فرمایا، جن پر نہ غضب کیا گیا نہ ہی(وہ)گمراہ ہونے والے ہیں۔

۱۱۱ -سورہ لہب ۔ مکی۔آیات۵

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ ہلاکت میں جائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہو جائے۔

۲۔ نہ اس کا مال اس کے کام آیا اور نہ اس کی کمائی۔

۳۔ وہ عنقریب بھڑکتی آگ میں جھلسے گا۔

۴۔ اور اس کی بیوی بھی، ایندھن اٹھائے پھرنے والی۔

۵۔ اس کی گردن میں بٹی ہوئی رسی ہے۔

۸۱ - سورہ تکویر ۔ مکی ۔آیات۲۹

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ جب سورج لپیٹ دیا جائے گا،

۲۔ اور جب ستارے بے نور ہوجائیں گے،

۳۔ اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے،

۴۔ اور جب حاملہ اونٹنیاں(اپنے حال پر)چھوڑ دی جائیں گی،

۵۔ اور جب وحشی جانور اکھٹے کر دیے جائیں گے،

۶۔ اور جب سمندروں کو جوش میں لایا جائے گا،

۷۔ اور جب جانیں (جسموں سے)جوڑ دی جائیں گی،

۸ .اور جب زندہ در گور لڑکی سے پوچھا جائے گا

۹۔ کہ وہ کس گناہ میں ماری گئی ؟

۱۰۔ اور جب اعمال نامے کھول دیے جائیں گے،

۱۱۔ اور جب آسمان اکھاڑ دیاجائے گا،

۱۲۔ اور جب جنہم بھڑکائی جائے گی،

۱۳۔ اور جب جنت قریب لائی جائے گی،

۱۴۔ اس وقت ہر شخص کو معلوم ہوجائے گا کہ وہ کیا لے کر آیا ہے۔

۱۵۔ نہیں !میں قسم کھاتا ہوں پس پردہ جانے والے ستاروں کی،

۱۶۔ جو روانی کے ساتھ چلتے ہیں اور چھپ جاتے ہیں،

۱۷۔ اور قسم کھاتا ہوں رات کی جب وہ جانے لگتی ہے،

۱۸۔ اور صبح کی جب وہ پھوٹتی ہے،

۱۹۔ کہ یقینا یہ(قرآن)معزز فرستادہ کا قول ہے۔

۲۰۔ جو قوت کا مالک ہے، صاحب عرش کے ہاں بلند مقام رکھتاہے۔

۲۱۔ وہاں ان کی اطاعت کی جاتی ہے اور وہ امین ہیں۔

۲۲۔ اور تمہارارفیق(محمدؐ)دیوانہ نہیں ہے۔

۲۳۔ اور انہوں نے اس(فرشتہ)کو روشن افق پر دیکھاہے۔

۲۴۔ اور وہ غیب(کی باتیں پہنچانے)میں بخیل نہیں ہے۔

۲۵۔ اور یہ(قرآن)کسی مردود شیطان کا قول نہیں ہے۔

۲۶۔ پھر تم کدھر جا رہے ہو؟

۲۷۔ یہ تو سارے عالمین کے لیے بس نصیحت ہے،

۲۸۔ تم سے ہر اس شخص کے لیے جو سیدھی راہ چلنا چاہتا ہے۔

۲۹۔ اور تم صرف وہی چاہ سکتے ہو جو عالمین کا پروردگار اللہ چاہے۔

۸۷ ۔ سورہ اعلیٰ ۔ مکی ۔ آیات ۱۹

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔(اے نبی)اپنے پروردگار اعلیٰ کے نام کی تسبیح کرو

۲۔ جس نے پیدا کیا اور توازن قائم کیا،

۳۔ اور جس نے تقدیر بنائی پھر راہ دکھائی۔

۴۔ اور جس نے چارہ اگایا،

۵۔ پھر(کچھ دیر بعد)اسے سیاہ خاشاک کر دیا،

۶۔(عنقریب)ہم آپ کو پڑھائیں گے پھر آپ نہیں بھولیں گے،

۷۔ مگر جو اللہ چاہے، وہ ظاہر اور پوشدہ باتوں کویقینا جانتاہے۔

۸۔ اور ہم آپ کے لیے آسان طریقہ فراہم کریں گے۔

۹۔ پس جہاں نصیحت مفید ہو نصیحت کرتے رہو۔

۱۰۔ جو شخص خوف رکھتا ہے وہ جلد نصیحت قبول کرتاہے۔

۱۱۔ اور بدبخت اس سے گریز کرتاہے،

۱۲۔ جو بڑی آگ میں جھلسے گا۔

۱۳۔ پھر اس میں نہ مرے گا اور نہ جیے گا۔

۱۴۔ بتحقیق جس نے پاکیزگی اختیار کی وہ فلاح پا گیا،

۱۵۔ اور اپنے رب کا نام یاد کیا پھر نماز پڑھی۔

۱۶۔ بلکہ تم تو دنیاوی زندگی کو ترجیح دیتے ہو،

۱۷۔ حالانکہ آخرت بہترین ہے اور بقا والی ہے۔

۱۸۔ پہلے صحیفوں میں بھی یہ بات (مرقوم) ہے۔

۱۹۔ ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں۔

۹۲ ۔ سورہ لیل ۔ مکی ۔ آیات ۲۱

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ قسم ہے رات کی جب (دن پر) چھا جائے،

۲۔ اور دن کی جب وہ چمک اٹھے،

۳۔ اور اس کی جس نے نر اور مادہ پیدا کیا،

۴۔ تمہاری کوشش یقینا مختلف ہیں۔

۵۔ پس جس نے (راہ خدا میں) مال دیا اور تقویٰ اختیار کیا،

۶۔ اور اچھی بات کی تصدیق کی۔

۷۔ پس ہم اسے جلد ہی آسانی کے اسباب فراہم کریں گے۔

۸۔ اور جس نے بخل کیا اور(اللہ سے)بے نیازی برتی،

۹۔ اور اچھی بات کو جھٹلایا،

۱۰۔ پس ہم اسے جلد ہی مشکلات کا سامان فراہم کریں گے۔

۱۱۔ اور جب وہ سقوط کرے گا تو اس کا مال اس وقت اس کے کام نہ آئے گا۔

۱۲۔راستہ دکھانا یقینا ہماری ذمے داری ہے

۱۳۔ اور دنیا اور آخرت کے یقینا ہم مالک ہیں۔

۱۴۔ پس میں نے تمہیں بھڑکتی آگ سے متنبہ کر دیا۔

۱۵۔ اس میں سب سے زیادہ شقی شخص ہی تپے گا،

۱۶۔ جس نے تکذیب کی اور منہ موڑ لیا ہو۔

۱۷۔ اور نہایت پرہیز گار کو اس(آگ)سے بچا لیا جائے گا،

۱۸۔ جو اپنا مال پاکیزگی کے لیے دیتا ہے۔

۱۹۔ اور اس پر کسی کا احسان نہیں جس کا وہ بدلہ اتارنا چاہتا ہو۔

۲۰۔ وہ تو اپنے رب اعلیٰ کی رضا جوئی کے لیے ایسا کرتا ہے۔

۲۱۔ اور عنقریب وہ راضی ہو جائے گا۔

۸۹ - سورہ فجر - مکی - آیات ۳۰

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ قسم ہے فجر کی،

۲۔ اور دس راتوں کی،

۳۔ اور جفت اور طاق کی،

۴۔ اور رات کی جب جانے لگے۔

۵۔ یقینا اس میں صاحب عقل کے لیے قسم ہے۔

۶۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے قوم عاد کے ساتھ کیا کیا؟

۷۔ ستونوں والے ارم کے ساتھ،

۸۔ جس کی نظیر کسی ملک میں نہیں بنائی گئی،

۹۔ اور قوم ثمود کے ساتھ جنہوں نے وادی میں چٹانیں تراشی تھیں،

۱۰۔ اور میخوں والے فرعون کے ساتھ،

۱۱۔ ان لوگوں نے ملکوں میں سرکشی کی۔

۱۲۔ اور ان میں کثرت سے فساد پھیلایا۔

۱۳۔ پس آپ کے پروردگار نے ان پر عذاب کا کوڑا برسایا۔

۱۴۔ یقینا آپ کارب تاک میں ہے۔

۱۵۔ مگر جب انسان کو اس کا رب آزمالیتاہے پھر اسے عزت دیتا ہے اور اسے نعمتیں عطا فرماتا ہے تو کہتاہے :میرے رب نے مجھے عزت بخشی ہے۔

۱۶۔ اور جب اسے آزما لیتاہے اور اس پر روزی تنگ کر دیتا ہے تو وہ کہتاہے :
میرے رب نے میری توہین کی ہے۔
۱۷۔ ہر گز نہیں ! بلکہ تم خود یتیم کی عزت نہیں کرتے،
۱۸۔ اور نہ ہی مسکین کو کھلانے کی ترغیب دیتے ہو،
۱۹۔ اور میراث کا مال سمیٹ کر کھاتے ہو،
۲۰۔ اور مال کے ساتھ جی بھر کر محبت کرتے ہو۔
۲۱۔ ہر گز نہیں !جب زمین کوٹ کوٹ کر ہموار کی جائے گی،
۲۲۔ اور آپ کے پروردگار(کا حکم)اور فرشتے صف در صف حاضر ہوں گے۔
۲۳۔اور جس دن جہنم حاضر کی جائے گی، اس دن انسان متوجہ ہو گا، لیکن
اب متوجہ ہونے کا کیا فائدہ ہو گا؟
۲۴۔ کہے گا :کاش !میں نے اپنی اس زندگی کے لیے آگے کچھ بھیجا ہوتا۔
۲۵۔ پس اس دن اللہ کے عذاب کی طرح عذاب دینے والا کوئی نہ ہو گا۔
۲۶۔ اور اللہ کی طرح جکڑنے والا کوئی نہ ہو گا۔
۲۷۔ اے نفس مطمئنہ!
۲۸۔ اپنے رب کی طرف پلٹ آ اس حال میں کہ تو اس سے راضی اور وہ تجھ
سے راضی ہو۔
۲۹۔ پھر میرے بندوں میں شامل ہو جا۔
۳۰۔ اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

۹۳ - سورہ ضحیٰ۔ مکی ۔آیات ۱۱

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ قسم ہے روز روشن کی،

۲۔ اور رات کی جب(اس کی تاریکی) چھا جائے،

۳۔ آپ کے رب نے آپ کو نہیں چھوڑا اور نہ ہی وہ ناراض ہوا،

۴۔ اور آخرت آپ کے لیے دنیا سے کہیں بہتر ہے۔

۵۔ اور عنقریب آپ کا رب آپ کو اتنا عطا فرمائے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔

۶۔ کیا اس نے آپ کو یتیم نہیں پایا پھر پناہ دی؟

۷۔ اور اس نے آپ کو گمنام پایا تو راستہ دکھایا،

۸۔ اور آپ کو تنگ دست پایا تو مالدار کر دیا۔

۹۔ لہٰذ آپ یتیم کی توہین نہ کریں،

۱۰۔ اور سائل کو جھڑکی نہ دیں،

۱۱۔ او راپنے رب کی نعمت کو بیان کریں۔

۹۴ - سورہ الم نشرح۔ مکی ۔آیات ۸

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ کیا ہم نے آپ کے لیے آپ کا سینہ کشادہ نہیں کیا؟

۲۔ اور ہم نے آپ سے آپ کا بوجھ نہیں اتارا

۳۔ جس نے آپ کی کمر توڑ رکھی تھی؟

۴۔ اور ہم نے آپ کی خاطر آپ کا ذکر بلند کر دیا۔

۵۔ البتہ مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔

۶۔ یقینا مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔

۷۔ لہٰذا جب آپ فارغ ہو جائیں تو نصب کریں،

۸۔ اور اپنے رب کی طرف راغب ہو جائیں.

۱۰۳ ۔ سورہ العصر۔ مکی۔ آیات ۳

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ قسم ہے زمانے کی۔

۲۔ انسان یقینا خسارے میں ہے ۔

۳۔ سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے اور جو ایک دوسرے کو حق کی تلقین کرتے ہیں اور صبر کی تلقین کرتے ہیں۔

۱۰۰ - سورہ عادیات ۔۔ مکی ۔آیات ۱۱

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ قسم ہے ان (گھوڑوں) کی جو ہانپتے ہوئے دوڑتے ہیں،

۲۔ پھر (اپنی) ٹھوکروں سے چنگاریاں اڑاتے ہیں،

۳۔ پھر صبح سویرے دھاوا بولتے ہیں،

۴۔ پھر اس سے غبار اڑاتے ہیں،

۵۔ پھر انبوہ (لشکر) میں گھس جاتے ہیں،

۶۔ یقینا انسان اپنے رب کا ناشکرا ہے۔

۷۔اور وہ خود اس پر گواہ ہے۔

۸۔ اور وہ مال کی محبت میں سخت ہے۔

۹۔ کیا اسے (وہ وقت) معلوم نہیں جب اٹھائے جائیں گے وہ جو قبروں میں ہیں؟

۱۰۔ اور جو کچھ دلوں میں ہے اسے ظاہر کر دیا جائے گا؟

۱۱۔ ان کا پروردگار یقینا اس روز ان کے حال سے خوب باخبر ہو گا۔

۱۰۸ - سورہ کوثر۔ مکی۔آیات ۳

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ بے شک ہم نے ہی آپ کو کوثر عطا فرمایا۔

۲۔ لہٰذا آپ اپنے رب کے لیے نماز پڑھیں اور قربانی دیں۔

۳۔ یقینا آپ کا دشمن ہی بے اولاد رہے گا۔

۱۰۲ - سورہ تکاثر۔ مکی۔آیات ۸

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ ایک دوسرے پر فخر نے تمھیں غافل کر دیا ہے،

۲۔ یہاں تک کہ تم قبروں کے پاس تک جا پہنچے ہو۔

۳۔ ہرگز نہیں !تمھیں عنقریب معلوم ہو جائے گا۔

۴۔ پھر ہر گز نہیں ! تمھیں عنقریب معلوم ہو جائے گا۔

۵۔ ہرگز نہیں !کاش تم یقینی علم رکھتے،

۶۔ تو تم ضرور جہنم کو دیکھ لیتے۔

۷۔ پھر اسے یقین کی آنکھوں سے دیکھ لیتے،

۸۔ پھر اس روز تم سے نعمت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

۱۰۷ - سورہ ماعون ۔ مکی ۔آیات ۷

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جو جزا و سزا کو جھٹلاتا ہے؟

۲۔ یہ وہی ہے جو یتیم کو دھکے دیتاہے،

۳۔ اور مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا۔

۴۔ پس ایسے نمازیوں کے لیے ہلاکت ہے

۵۔ جو اپنی نماز سے غافل رہتے ہیں۔

۶۔ جو ریاکاری کرتے ہیں۔

۷۔ اور(ضرورت مندوں کو)معمولی چیزیں بھی دینے سے گریز کرتے ہیں۔

۱۰۹۔ سور کافرون ۔ مکی۔آیات ۶

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ کہدیجیے :اے کافرو!

۲۔ میں ان(بتوں)کو نہیں پوجتا ہوں جنہیں تم پوجتے ہو۔

۳۔ اور نہ ہی تم اس) اللہ (کی بندگی کرتے ہو جس کی میں بندگی کرتا ہوں۔

۴۔ اور نہ ہی میں ان) بتوں (کی پرستش کرنے والا ہوں جن کی تم پرستش

کرتے ہو

۵۔ اور نہ ہی تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس میں عبادت کرتاہوں۔

۶۔ تمہارے لیے تمہارا دین اورمیرے لیے میرا دین۔

۱۰۵ - سورہ فیل۔مکی۔آیات۵

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا ؟

۲۔ کیا اس نے ان کی چال کو بے مقصد نہیں بنا دیا؟

۳۔ اور ان پر دستے دستے پرندے بھیج دیے

۴۔ جو ان پر سخت مٹی کے پتھر برسا رہے تھے۔

۵۔ سو اس نے انہیں کھائے ہوئے بھوسے کی مانند کر دیا۔

۱۱۳ - سورہ فلق۔مکی۔آیات۵

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ کہدیجیے :میں صبح کے رب کی پناہ مانگتا ہوں،

۲۔ ہر اس چیز کے شر سے جسے اس نے پیدا کیا،

۳۔ اور اندھیری رات کے شر سے جب اس کا اندھیرا چھاجائے،

۴۔ اور گرہوں میں پھونکنے والی(جادوگرنی)کے شر سے،

۵۔ اور حاسد کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگ جائے۔

۱۱۴ ۔سورہ ناس ۔ مکی۔آیات۶

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ کہدیجیے :میں پناہ مانگتا ہوں انسانوں کے پروردگار کی،

۲۔ انسانوں کے بادشاہ کی،

۳۔انسانوں کے معبود کی،

۴۔ پس پردہ رہ کر وسوسہ ڈالنے والے(ابلیس)کے شر سے،

۵۔ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے،

۶۔ وہ جنات میں سے ہوں یا انسانوں میں سے۔

۱۱۲ ۔سورہ اخلاص۔ مکی ۔ آیات ۴

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ کہدیجیے : وہ اللہ ایک ہے ۔

۲۔ اللہ بے نیاز ہے۔

۳۔ نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا۔

۴۔ اور کوئی بھی اس کا ہمسر نہیں ہے۔

۵۳ ۔سورہ نجم ۔ مکی ۔ آیات ۶۲

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ قسم ہے ستارے کی جب وہ غروب کرے

۲۔ تمہارا رفیق نہ گمراہ ہوا ہے اور نہ بہکا ہے۔

۳۔ وہ خواہش سے نہیں بولتا۔

۴۔ یہ تو صرف وحی ہوتی ہے جو(اس پر)نازل کی جاتی ہے۔

۵۔ شدید قوت والے نے انہیں تعلیم دی ہے

۶۔ جو صاحب قوت پھر(اپنی شکل میں)سیدھا کھڑا ہوا۔

۷۔ اور جب وہ بلند ترین افق پر تھے ۔

۸۔ پھر وہ قریب آئے پھر مزید قریب آئے،

۹۔ یہاں تک کہ دو کمانوں کے برابر یا اس سے کم(فاصلہ)رہ گیا۔

۱۰۔ پھر اللہ نے اپنے بندے پر جو وحی بھیجنا تھی وہ وحی بھیجی۔

۱۱۔ جو کچھ(نظروں نے)دیکھا اسے دل نے نہیں جھٹلایا۔

۱۲۔ تو کیا جسے انہوں نے(اپنی آنکھوں سے)دیکھا ہے تو تم لوگ(اس کے بارے میں)ان سے جھگڑتے ہو؟

۱۳۔ اور بتحقیق انہوں نے پھر ایک مرتبہ اسے دیکھ لیا،

۱۴۔ سدرۃ المنتہٰی کے پاس،

۱۵۔ جس کے پاس ہی جنت الماویٰ ہے۔

۱٦۔ اس وقت سدرہ پر چھارہا تھا جو چھارہا تھا.

۱۷۔ نگاہ نے نہ انحراف کیا اور نہ تجاوز۔

۱۸۔ بتحقیق انہوں نے اپنے رب کی بڑی نشانیوں کا مشاہدہ کیا۔

۱۹۔ بھلا تم لوگوں نے لات اور عزیٰ کو دیکھا ہے؟

۲۰۔ اور پھر تیسرے منات کو بھی؟

۲۱۔ کیا تمہارے لیے تو بیٹے اور اللہ کے لیے بیٹیاں ہیں؟

۲۲۔ یہ تو پھر غیر منصفانہ تقسیم ہے۔

۲۳۔ در اصل یہ تو صرف چند نام ہیں جو تم ے اور تمہارے آبا و اجداد نے گھڑ لیے ہیں، اللہ نے تو اس کی کوئی دلیل نازل نہیں کی ہے، یہ لوگ صرف گمان اور خواہشات نفس کی پیروی کرتے ہیں حالانکہ ان کے پاس ان کے پروردگار کی طرف سے ہدایت آ چکی ہے۔

۲۴۔ انسان جو آرزو کرتا ہے کیا وہ اسے مل جاتی ہے؟

۲۵۔ اور دنیا اور آخرت کامالک تو صرف اللہ ہے۔

۲٦۔ اور آسمانوں میں کتنے ہی ایسے فرشتے ہیں جن کی شفاعت کچھ بھی فائدہ

نہیں دیتی مگر اللہ کی اجازت کے بعد جس کے لیے وہ چاہے اور پسند کرے۔

۲۷۔ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ فرشتوں کے نام لڑکیوں جیسے رکھتے ہیں۔

۲۸۔ حالانکہ انہیں اس کا کچھ بھی علم نہیں ہے وہ تو صرف گمان کی پیروی کرتے ہیں اور گمان تو حق (تک) پہنچنے کے لیے کچھ کام نہیں دیتا۔

۲۹۔ پس آپ اس سے منہ پھیر لیں جو ہمارے ذکر سے منہ پھیرتا ہے اور صرف دنیاوی زندگی کا خواہاں ہے۔

۳۰۔یہی ان کے علم کی انتہا ہے آپ کا پروردگار یقینا جانتا ہے کہ اس کے راستے سے کون بھٹک گیا ہے اور اسے بھی خوب جانتا ہے جو ہدایت پر ہے۔

۳۱۔ اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے تا کہ اللہ برائی کرنے والوں کو ان کے عمل کا بدلہ دے اور نیکی کرنے والوں کو بہترین جزا دے۔

۳۲۔ جو لوگ گناہان کبیرہ اور بے حیائیوں سے اجتناب برتتے ہیں سوائے گناہان صغیرہ کے تو آپ کے پروردگار کی مغفرت کا دائرہ یقینا بہت وسیع ہے، وہ تم سے خوب آگاہ ہے جب اس نے تمہیں مٹی سے بنایا اور جب تم اپنی ماؤں کے شکم میں ابھی جنین تھے، پس اپنے نفس کی پاکیزگی نہ جتاؤ، اللہ پرہیزگار کو خوب جانتا ہے۔

۳۳۔ کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جس نے منہ پھیر لیا،

۳۴۔ اور تھوڑا سا دیا اور پھر رک گیا؟

۳۵۔ کیا اس کے پاس غیب کا علم ہے وہ دیکھ رہا ہے؟

۳۶۔ کیا اسے ان باتوں کی خبر نہیں پہنچی جو موسیٰ کے صحیفوں میں تھیں؟

۳۷۔ اور ابراہیم کے (صحیفوں میں) جس نے (حق اطاعت) پورا کیا؟

۳۸۔ یہ کہ کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔

۳۹۔ اور یہ کہ انسان کو صرف وہی ملتا ہے جس کی وہ سعی کرتا ہے۔

۴۰۔ اور یہ کہ اس کی کوشش عنقریب دیکھی جائے گی۔

۴۱۔ پھر اسے پورا بدلہ دیا جائے گا،

۴۲۔ اور یہ کہ (منتہی مقصود) آپ کے رب کے پاس پہنچنا ہے۔

۴۳۔ اور یہ کہ وہ ہنساتا اور وہی رلاتا ہے۔

۴۴۔ اور یہ کہ وہی مارتا اور وہی جلاتا ہے۔

۴۵۔ اور یہ کہ وہی نر اور مادہ کا جوڑا پیدا کرتا ہے،

۴۶۔ ایک نطفے سے جب وہ ٹپکایا جاتا ہے۔

۴۷۔ اور یہ کہ دوسری زندگی کا پیدا کرنا اس کے ذمے ہے۔

۴۸۔ اور یہ کہ وہی دولت مند بناتا ہے اور ثابت سرمایہ دیتا ہے۔

۴۹۔ اور یہ کہ وہی (ستارہ) شعرا کا مالک ہے۔

۵۰۔ اور یہ کہ اسی نے عاد اولیٰ کو ہلاک کیا۔

۵۱۔ اور ثمود کو بھی، پھر کچھ نہ چھوڑا۔

۵۲۔ اور اس سے پہلے قوم نوح کو (تباہ کیا) کیونکہ وہ یقیناً سب سے زیادہ ظالم اور سرکش تھے۔

۵۳۔ اور الٹی ہوئی بستیوں کو گرا دیا۔

۵۴۔ پھر ان پر چھایا جو چھایا۔

۵۵۔ پھر تو اپنے رب کی کون سی نعمت پر شک کرتا ہے؟

۵۶۔ یہ(پیمبر)بھی گزشتہ تنبیہ کرنے والوں کی طرح ایک تنبیہ کرنے والا ہے۔

۵۷۔ آنے والی(قیامت)قریب آ ہی گئی ہے،

۵۸۔ اللہ کے سوا اسے دور کرنے والا کوئی نہیں۔

۵۹۔ کیا تم اس کلام سے تعجب کرتے ہو؟

۶۰۔ اور ہنستے ہو اور روتے نہیں ہو؟

۶۱ ۔ اور تم لغویات میں مگن ہو؟

۶۲۔ پس اللہ کے آگے سجدہ کرو اور اسی کی عبادت کرو۔

۸۰۔سورہ عبس۔ مکی ۔ آیات ۴۲

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ اس نے ترش روئی اختیار کی اور منہ پھیر لیا،

۲۔ ایک نابینا کے اس کے پاس آنے پر۔

۳۔ اور آپ کو کیا معلوم شاید وہ پاکیزگی حاصل کرتا۔

۴۔ یا نصیحت سنتا اور نصیحت اسے فائدہ دیتی۔

۵۔ اور جو(اپنے آپ کو حق سے)بے نیاز سمجھتا ہے،

۶۔ سو آپ اس پر توجہ دے رہے ہیں۔

۷۔ اور اگر وہ پاکیزہ گی اختیار نہ بھی کرے تو آپ پر کوئی ذمہ داری نہیں۔

۸۔ اور لیکن جو آپ کے پاس دوڑتا ہوا آیا،

۹۔ اور وہ خوف(خدا)بھی رکھتا تھا،

۱۰۔ اس سے تو آپ بے رخی کرتے ہیں۔

۱۱۔(ایسا درست)ہرگز نہیں !یہ(آیات)یقینا نصیحت ہیں۔

۱۲۔ پس جو چاہے !انہیں یاد رکھے ۔

۱۳۔ یہ محترم صحیفوں میں ہیں۔

۱۴۔ جو بلند مرتبہ، پاکیزہ ہیں۔

۱۵۔ یہ ایسے(فرشتوں کے)ہاتھوں میں ہیں

۱۶۔ جو عزت والے، نیک ہیں۔

۱۷۔ ہلاکت میں پڑ جائے یہ انسان، یہ کس قدر ناشکرا ہے۔

۱۸۔(یہ نہیں سوچتا کہ)اسے اللہ نے کس چیز سے بنایا ہے؟

۱۹۔ نطفے سے بنایا ہے پھر اس کی تقدیر بنائی،

۲۰۔ پھر اس کے لیے راستہ آسان بنا دیا.

۲۱۔ پھر اسے موت سے دوچار کیا پھر اسے قبر میں پہنچا دیا۔

۲۲۔ پھر جب اللہ چاہے گا اسے اٹھالے گا.

۲۳۔ ہرگز نہیں !اللہ نے جو حکم اسے دیا تھا اس نے اسے پورا نہیں کیا۔

۲۴۔ پس انسان کو اپنے طعام کی طرف نظر کرنی چاہیے،

۲۵۔ کہ ہم نے خوب پانی برسایا،

۲۶۔ پھر ہم نے زمین کوخوب شگافتہ کیا،

۲۷۔ پھر ہم نے اس میں دانے اگائے،

۲۸۔ نیز انگور اور سبزیاں،

۲۹۔ اور زیتون اور کھجوریں،

۳۰۔ اور گھنے باغات،

۳۱۔ اور میوے اور چارے بھی،

۳۲۔ جو تمہارے لیے اور تمہارے مویشیوں کے لیے سامان زیست ہیں۔

۳۳۔ پھر جب کان پھاڑ آواز آئے گی،

۳۴۔ تو جس دن آدمی اپنے بھائی سے دور بھاگے گا،

۳۵۔ نیز اپنی ماں اور اپنے باپ سے،

۳۶۔ اور اپنی زوجہ اور اپنی اولاد سے بھی۔

۳۷۔ ان میں سے ہر شخص کو اس روز ایسا کام درپیش ہو گا جو اسے مشغول کر دے۔

۳۸۔ کچھ چہرے اس روز چمک رہے ہوں گے۔

۳۹۔ خنداں و شاداں ہوں گے۔

۴۰۔ اور کچھ چہرے اس روز خاک آلود ہوں گے۔

۴۱۔ان پر سیاہی چھائی ہوئی ہو گی۔

۴۲۔ یہی کافراور فاجر لوگ ہوں گے۔

۹۷۔سورہ قدر ۔ مکی ۔ آیات ۵

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ ہم نے اس(قرآن)کو شب قدر میں نازل کیا۔

۲۔ اور آپ کیا جانیں شب قدر کیا ہے؟

۳۔ شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے.

۴۔ فرشتے اور روح اس شب میں اپنے رب کے اذن سے تمام(تعیین شدہ) حکم لے کر نازل ہوتے ہیں۔

۵۔ یہ رات طلوع فجر تک سلامتی ہی سلامتی ہے۔

۹۱ ۔سورہ شمس ۔ مکی ۔ آیات ۱۵

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔قسم ہے سورج اور اس کی روشنی کی،

۲۔ اور چاند کی جب وہ اس کے پیچھے آتا ہے،

۳۔ اور دن کی جب وہ آفتاب کو روشن کر دے،

۴۔ اور رات کی جب وہ اسے چھپا لے،

۵۔ اور آسمان کی اور اس کی جس نے اسے بنایا،

۶۔ اور زمین کی اور اس کی جس نے اسے بچھایا،

۷۔ اور نفس کی اور اس کی جس نے اسے معتدل کیا،

۸۔ پھر اس نفس کو اس کی بدکاری اور اس سے بچنے کی سمجھ دی،

۹۔ بتحقیق جس نے اسے پاک رکھا کامیاب ہوا،

۱۰۔ اور جس نے اسے آلودہ کیا نامراد ہوا،

۱۱۔(قوم) ثمود نے اپنی سرکشی کے باعث تکذیب کی۔

۱۲۔ جب ان کا سب سے زیادہ شقی اٹھا،

۱۳۔ تو اللہ کے رسول نے ان سے کہا: اللہ کی اونٹنی اوراس کی سیرابی کا خیال رکھو۔

۱۴۔ پھر انہوں نے پیغمبر کو جھٹلایا اور اونٹنی کی کونچیں کاٹ دیں توان کے رب نے ان کے گناہ کے سبب ان پر عذاب ڈھایا پھر سب کو(زمین کے) برابر کر دیا۔

15۔ اور اسے اس(عذاب) کے انجام کا کوئی خوف نہیں۔

۸۵-سورہ البروج ۔مکی ۔آیات ۲۲

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ قسم ہے برجوں والے آسمان کی،

۲۔ اور اس دن کی جس کا وعدہ کیا گیاہے،

۳۔ اور حاضر ہونے والے کی اور اس(دن)کی جس میں حاضری ہو،

۴۔ خندقوں والے ہلاک کر دیے گئے۔

۵۔ وہ آگ تھی جو ایندھن والی ہے،

۶۔ جب وہ اس(کے کنارے)پر بیٹھے تھے،

۷۔ اور وہ مومنین کے ساتھ روا رکھے گئے اپنے سلوک کا مشاہدہ کر رہے تھے۔

۸۔ اور ان(ایمان والوں)سے وہ صرف اس وجہ سے دشمنی رکھتے تھے کہ وہ اس اللہ پر ایمان رکھتے تھے جو بڑا غالب آنے والا، قابل ستائش ہے۔

۹۔ وہی جس کے لیے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے اور اللہ ہر چیز پر گواہ ہے.

۱۰۔ جن لوگوں نے مومنین اور مومنات کو اذیت دی پھر توبہ نہیں کی ان کے لیے یقینا جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لیے جلنے کا عذاب ہے۔

۱۱۔ جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے ان کے لیے ایسی جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، یہی بڑی کامیابی ہے۔

۱۲۔ آپ کے پروردگار کی پکڑ یقینا بہت سخت ہے۔

۱۳۔ یقینا وہی خلقت کی ابتدا کرتا ہے اور وہی دوبارہ پیدا کرتا ہے۔

۱۴۔ اور وہ بڑا معاف کرنے والا، محبت کرنے والا ہے۔

۱۵۔ بڑی شان والا، عرش کا مالک ہے۔

۱۶۔ وہ جو چاہتاہے اسے خوب انجام دینے والا ہے۔

۱۷۔ کیا آپ کے پاس لشکروں کی حکایت پہنچی ہے ؟

۱۸۔ فرعون اور ثمود کی؟

۱۹۔ بلکہ کفر اختیار کرنے والے تو تکذیب میں مشغول ہیں۔

۲۰۔ اور اللہ نے ان کے پیچھے سے ان پر احاطہ کیا ہوا ہے۔

۲۱۔ بلکہ یہ قرآن بلند پایہ ہے۔

۲۲۔ لوح محفوظ میں(ثبت)ہے۔

۹۵۔سورہ تین۔ مکی ۔آیات۸

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔قسم ہے انجیر اور زیتون کی

۲۔ اور طور سینین کی۔

۳۔ اور اس امن والے شہر کی

۴۔بتحقیق ہم نے انسان کو بہترین اعتدال میں پیدا کیا،

۵۔ پھر ہم نے اسے پست ترین حالت کی طرف پلٹا دیا۔

۶۔ سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے، پس ان کے لیے بے انتہا اجر ہے۔

۷۔ پس اس کے بعد روز جزا کے بارے میں کون سی چیز تجھے جھٹلانے پر آمادہ کرتی ہے ۔

۸۔ کیا اللہ حاکموں میں سب سے بڑا حاکم نہیں ہے؟

۱۰۶۔سورہ قریش۔مکی ۔آیات ۴

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔قریش کو مانوس رکھنے کی خاطر،

۲۔ انہیں(ان کے ذریعہ معاش)جاڑے اور گرمی کے سفروں سے مانوس رکھنے کی خاطر،

۳۔ چاہیے تھا کہ وہ اس گھر کے رب کی عبادت کریں،

۴۔ جس نے انہیں بھوک میں کھانا کھلایا اور خوف سے انہیں امن دیا۔

۱۰۱۔سورہ قارعہ ۔ مکی۔ آیات ۱۱

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ وہ ہلا دینے والا حادثہ۔

۲۔ وہ ہلا دینے والا حادثہ کیا ہے؟

۳۔ اور آپ کیا جانیں ہلا دینے والا حادثہ کیاہے؟

۴۔ اس روز لوگ بکھرے ہوئے پروانوں کی طرح ہوں گے۔

۵۔ اور پہاڑ دھنی ہوئی اون کی طرح ہو جائیں گے۔

۶۔ پس جس کا پلہ بھاری رہے گا،

۷۔ سو وہ من پسند زندگی میں ہو گا۔

۸۔ اور جس کا پلہ ہلکا ہو گا،

۹۔ سو اس کا ٹھکانا ہاویہ ہو گا۔

۱۰۔ اور آپ کیا جانیں ہاویہ کیاہے؟

۱۱۔ وہ بھڑکتی ہوئی آگ ہے۔

۷۵۔سورہ قیامت ۔ مکی ۔آیات ۴۰

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ قسم کھاتا ہوں روز قیامت کی۔

۲۔ قسم کھاتا ہوں ملامت کرنے والے نفس(زندہ ضمیر)کی،

۳۔ کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ ہم اس کی ہڈیوں کو جمع نہیں کریں گے ؟

۴۔ ہاں(!ضرور کریں گے)ہم تو اس کی انگلیوں کی پور بنانے پر بھی قادر ہیں۔

۵۔ بلکہ انسان چاہتا ہے کہ مستقبل میں(عمر بھر)برائی کرتا جائے۔

۶۔ وہ پوچھتا ہے :قیامت کا دن کب آئے گا.

۷۔ پس جب آنکھیں پتھرا جائیں گی،

۸۔اور چاند بے نور ہوجائے گا،

۹۔ اور سورج اور چاند ملا دیئے جائیں گے،

۱۰۔ تو انسان اس دن کہے گا :بھاگ کر کہاں جاؤں؟

۱۱۔ نہیں ! اب کوئی پناہ گاہ نہیں۔

۱۲۔ اس روز ٹھکانا تو صرف تیرے رب کے پاس ہو گا۔

۱۳۔ اس دن انسان کو وہ سب کچھ بتا دیا جائے گا جو وہ آگے بھیج چکا اور پیچھے

چھوڑ آیا ہو گا۔

۱۴۔ بلکہ انسان اپنے آپ سے خوب آگاہ ہے،

۱۵۔ اور خواہ وہ اپنی معذرتیں پیش کرے۔

۱۶۔(اے نبی)آپ وحی کو جلدی(حفظ)کرنے کے لیے اپنی زبان کو حرکت

نہ دیں.

۱۷۔ اس کا جمع کرنا اور پڑھوانا یقینا ہمارے ذمے ہے۔

۱۸۔ پس جب ہم اسے پڑھ چکیں تو پھر آپ(بھی)اسی طرح پڑھا کریں۔

۱۹۔ پھر اس کی وضاحت ہمارے ذمے ہے

۲۰۔(کیا یہ انکار اس لیے ہے کہ قیامت ناقابل فہم ہے؟)ہرگز نہیں !یہ اس لیے ہے کہ تم دنیا کو پسند کرتے ہو،

۲۱۔ اور آخرت کو چھوڑ دیتے ہو۔

۲۲۔ بہت سے چہرے اس روز شاداب ہوں گے،

۲۳۔ وہ اپنے رب(کی رحمت)کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔

۲۴۔ اور بہت سے چہرے اس دن بگڑے ہوئے ہوں گے،

۲۵۔ جو گمان کریں گے کہ ان کے ساتھ کمر توڑ معاملہ ہونے والا ہے۔

۲۶۔(کیا تم اس دنیا میں ہمیشہ رہو گے؟)ہرگز نہیں !جب جان حلق تک پہنچ جائے گی،

۲۷۔ اور کہا جائے گا :کون ہے(بچانے والا)معالج؟

۲۸۔ اور وہ سمجھ جائے گا کہ اس کی جدائی کا لمحہ آگیا ہے،

۲۹۔ اور پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جائے گی،

۳۰۔ تو وہ آپ کے رب کی طرف چلنے کا دن ہو گا۔

۳۱۔ پس اس نے نہ تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی

۳۲۔ بلکہ تکذیب کی اور روگردانی کی۔

۳۳۔ پھر اکڑتا ہوا اپنے گھر والوں کی طرف چل دیا۔

۳۴۔ تیرے لیے تباہی پر تباہی ہے۔

۳۵۔ پھر تیرے لیے تباہی پر تباہی ہے۔

۳۶۔ کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ اسے یونہی چھوڑ دیا جائے گا؟

۳۷۔ کیا وہ (رحم میں) ٹپکایا جانے والا منی کا ایک نطفہ نہ تھا؟

۳۸۔ پھر لوتھڑا بنا پھر (اللہ نے) اسے خلق کیا پھر اسے معتدل بنایا۔

۳۹۔ پھر اس سے مرد اور عورت کا جوڑا بنایا۔

۴۰۔ کیا اس ذات کو یہ قدرت حاصل نہیں کہ مرنے والوں کو زندہ کرے؟

۱۰۴۔سورہ ہمزہ ۔ مکی۔ آیات ۹

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ ہر طعنہ دینے والے عیب گو کے لیے ہلاکت ہے۔

۲۔ جو مال جمع کرتا ہے اور اسے گنتا رہتا ہے

۳۔ جو سمجھتا ہے کہ اس کا مال اسے ہمیشہ کی زندگی دے گا۔

۴۔ ہرگز نہیں !وہ چکنا چور کر دینے والی آگ میں ضرور پھینک دیا جائے گا۔

۵۔ اور آپ کیا جانیں وہ چکنا چور کر دینے والی آگ کیا ہے؟

۶۔ وہ اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے،

۷۔ جو دلوں تک پہنچ جائے گی۔

۸۔ بلا شبہ وہ ان پر محیط ہو گی،

۹۔ لمبے لمبے ستونوں میں۔

۷۷۔سورہ مرسلات ۔ مکی ۔آیات۵۰

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ قسم ہے ان(فرشتوں)کی جو مسلسل بھیجے جاتے ہیں،

۲۔ پھر تیز رفتاری سے چلنے والے ہیں،

۳۔ پھر(صحیفوں کو)کھول دینے والے ہیں،

۴۔ پھر(حق و باطل کو)جدا کرنے والے ہیں،

۵۔ پھر یاد(خدا دلوں میں)ڈالنے والے ہیں،

۶۔ حجت تمام کرنے کے لیے ہو یا تنبیہ کے لیے:

۷۔ جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتاہے وہ یقینا واقع ہونے والی ہے۔

۸۔ پس جب ستارے بے نور کر دیے جائیں گے،

۹۔ اور جب آسمان میں شگاف ڈال دیا جائے گا،

۱۰۔ اور جب پہاڑ اڑا دیے جائیں گے،

۱۱۔ اور جب رسولوں کو مقررہ وقت پر لایا جائے گا۔

۱۲۔ کس دن کے لیے ملتوی رکھا ہوا ہے؟

۱۳۔ فیصلے کے دن کے لیے۔

۱۴۔ اور آپ کو کیا خبر کہ فیصلے کا دن کیا ہے؟

۱۵۔ اس دن تکذیب کرنے والوں کے لیے ہلاکت ہے۔

۱۶۔ کیا ہم نے اگلوں کو ہلاک نہیں کیا تھا؟

۱۷۔ پھر بعد والوں کو بھی ہم ان کے پیچھے لائیں گے۔

۱۸۔ مجرموں کے ساتھ ہم ایسا ہی کرتے ہیں۔

۱۹۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لیے ہلاکت ہے۔

۲۰۔ کیا ہم نے تمہیں حقیر پانی سے خلق نہیں کیا؟

۲۱۔ پھر ہم نے اسے ایک محفوظ مقام میں ٹھہرائے رکھا۔

۲۲۔ ایک معین مدت تک کے لیے۔

۲۳۔ پھر ہم نے ایک انداز سے منظم کیا پھر ہم بہترین انداز سے منظم کرنے والے ہیں

۲۴۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لیے ہلاکت ہے۔

۲۵۔ کیا ہم نے زمین کو قرار گاہ نہیں بنایا،

۲۶۔ زندوں کے لیے اور مردوں کے لیے،

۲۷۔ اور ہم نے اس میں بلند پہاڑ گاڑ دیے اور ہم نے تمہیں شیرین پانی پلایا۔

۲۸.اور اس دن جھٹلانے والوں کے لیے ہلاکت ہے۔

۲۹۔ اب تم لوگ جاؤ اس چیز کی طرف جسے تم جھٹلاتے تھے۔

۳۰۔ چلو اس دھویں کی طرف جو تین شاخوں والا ہے۔

۳۱۔ نہ وہ سایہ دار ہے اور نہ آگ کے شعلوں سے بچانے والا ہے۔

۳۲۔یقینا یہ دھواں ایسی چنگاریاں اڑائے گا جو محل کے برابر ہیں۔

۳۳۔ گویا وہ زرد رنگ کے اونٹ ہیں۔

۳۴۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لیے ہلاکت ہے۔

۳۵۔ یہ وہ دن ہے جس میں وہ بول نہیں سکیں گے۔

۳۶۔ اور انہیں اجازت نہیں دی جائے گی کہ وہ عذر پیش کریں۔

۳۷۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لیے ہلاکت ہے۔

۳۸۔ یہ فیصلے کا دن ہے، ہم نے تمہیں اور پہلوں کو جمع کیا۔

۳۹۔ اب اگر تم حیلہ کر سکتے ہو تو میرے مقابلے میں حیلہ کرو۔

۴۰۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لیے ہلاکت ہے۔

۴۱۔ تقویٰ اختیار کرنے والے یقینا سایوں اور چشموں میں ہوں گے۔

۴۲۔ اور ان پھلوں میں جن کی وہ خواہش کریں گے۔

۴۳۔ اب تم اپنے اعمال کے صلے میں خوشگواری کے ساتھ کھاؤ اور پیو۔

۴۴۔ ہم نیکی کرنے والوں کو ایسا ہی صلہ دیتے ہیں۔

۴۵۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لیے ہلاکت ہے۔

۴۶۔ کھاؤ اور تھوڑے دن مزے کرو، یقینا تم مجرم ہو۔

۴۷۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لیے ہلاکت ہے۔

۴۸۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ رکوع کرو تو رکوع نہیں کرتے۔

۴۹۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لیے ہلاکت ہے۔

۵۰۔ پس اس(قرآن)کے بعد کس کلام پر ایمان لائیں گے؟

۵۰۔سورۃ ق ۔ مکی ۔ آیات ۴۵

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ قاف ، قسم ہے شان والے قرآن کی۔

۲۔ بلکہ انہیں اس بات پر تعجب ہوا کہ خود انہی میں سے ایک تنبیہ کرنے والا ان کے پاس آیا تو کفار کہنے لگے : یہ تو ایک عجیب چیز ہے۔

۳۔ کیا جب ہم مر کر مٹی ہو جائیں گے(پھر زندہ کیے جائیں گے؟)یہ واپسی تو بہت بعید بات ہے۔

۴۔ زمین ان(کے جسم)میں سے جو کچھ کم کرتی ہے اس کا ہمیں علم ہے اور ہمارے پاس محفوظ رکھنے والی کتاب ہے۔

۵۔ بلکہ جب حق ان کے پاس آیا تو انہوں نے اسے جھٹلایا لہذا اب وہ ایک الجھن میں مبتلا ہیں۔

۶۔ کیا ان لوگوں نے اپنے اوپر آسمان کی طرف نہیں دیکھا کہ ہم نے اسے کس طرح بنایا اور مزین کیا؟ اور اس میں کوئی شگاف بھی نہیں ہے۔

۷۔ اور اس زمین کو ہم نے پھیلایا اور اس میں ہم نے پہاڑ ڈال دیے اور اس

میں ہر قسم کے خوشنما جوڑے ہم نے اگائے،

۸۔ تاکہ(اللہ کی طرف)رجوع کرنے والے ہر بندے کے لیے بینائی و نصیحت(کا ذریعہ)بن جائے۔

۹۔ اور ہم نے آسمان سے بابرکت پانی نازل کیا جس سے ہم نے باغات اور کاٹے جانے والے دانے اگائے۔

۱۰۔ اور کھجو ر کے بلند و بالا درخت پیدا کیے جنہیں تہ بہ تہ خوشے لگے ہوتے ہیں۔

۱۱۔ یہ سب بندوں کی روزی کے لیے ہے اور ہم نے اسی سے مردہ زمین کو زندہ کیا،(مردوں کا قبروں سے)نکلنا بھی اسی طرح ہو گا۔

۱۲۔ ان سے پہلے نوح کی قوم اور اصحاب الرس اور ثمود نے تکذیب کی ہے۔

۱۳۔ اور عاد اور فرعون اور برادران لوط نے بھی۔

۱۴۔ اور ایکہ والے اور تبع کی قوم نے بھی، سب نے رسولوں کو جھٹلایا تو میرا عذاب(ان پر)لازم ہو گیا۔

۱۵۔ کیا ہم پہلی بار کی تخلیق سے عاجز آ گئے تھے؟ بلکہ یہ لوگ نئی تخلیق کے بارے میں شک میں پڑے ہوئے ہیں۔

۱۶۔ اور بتحقیق انسان کو ہم نے پیدا کیا ہے اور ہم ان وسوسوں کو جانتے ہیں جو اس کے نفس کے اندر اٹھتے ہیں کہ ہم رگ گردن سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں۔

۱۷۔(انہیں وہ وقت یاد دلا دیں)جس وقت(اعمال کو)وصول کرنے والے دو

(فرشتے)اس کی دائیں اور بائیں طرف بیٹھے وصول کرتے رہتے ہیں۔
۱۸۔(انسان)کوئی بات زبان سے نہیں نکالتا مگر یہ کہ اس کے پاس ایک نگران تیار ہوتا ہے۔
۱۹۔ اور موت کی غشی ایک حقیقت بن کر آگئی یہ وہی چیز ہے جس سے تو بھاگتا تھا۔
۲۰۔ اور صور پھونکا جائے گا،(تو کہا جائے گا)یہ وہی دن ہے جس کا خوف دلایا گیا تھا۔
۲۱۔ اور ہر شخص ایک ہانکنے والے(فرشتے)اور ایک گواہی دینے والے (فرشتے)کے ساتھ آئے گا.
۲۲۔ بے شک تو اس چیز سے غافل تھا چنانچہ ہم نے تجھ سے تیرا پردہ ہٹا دیا ہے لہذاآج تیری نگاہ بہت تیز ہے۔
۲۳۔ اور اس کا ہم نشین(فرشتہ)کہے گا :جو میرے سپرد تھا وہ حاضر ہے۔
۲۴۔(حکم ہو گا)تم دونوں(فرشتے)ہر عناد رکھنے والے کافر کو جہنم میں ڈال دو۔
۲۵۔ خیر کو روکنے والے، حد سے تجاوز کرنے والے، شبہے میں رہنے والے کو۔
۲۶۔ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو معبود بناتا تھا پس تم دونوں اسے سخت عذاب میں ڈال دو۔
۲۷۔ اس کا ہم نشین(شیطان)کہے گا :ہمارے پروردگار !میں نے اسے گمراہ نہیں کیا تھا بلکہ یہ خود گمراہی میں دور تک چلا گیا تھا۔

۲۸۔ اللہ فرمائے گا: میرے سامنے جھگڑا نہ کرو اور میں نے تمہیں پہلے ہی برے انجام سے باخبر کر دیا تھا۔

۲۹۔ میرے ہاں بات بدلتی نہیں ہے اور نہ ہی میں اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا ہوں۔۔

۳۰۔ جس دن ہم جہنم سے پوچھیں گے :کیا تو بھر گئی ہے؟ اور وہ کہے گی : کیا مزید ہے؟

۳۱۔ اور جنت پرہیز گاروں کے لیے قریب کر دی جائے گی، وہ دور نہ ہو گی۔

۳۲۔ یہ وہی ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا ہر اس شخص کے لیے جو توبہ کرنے والا،(حدود الہی کی)محافظت کرنے والا ہو،

۳۳۔ جو بن دیکھے رحمن سے ڈرتا ہو اور مکرر رجوع کرنے والا دل لے کر آیا ہو۔

۳۴۔ تم اس جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ، وہ ہمیشہ رہنے کا دن ہو گا۔

۳۵۔ وہاں ان کے لیے جو وہ چاہیں گے حاضر ہے اور ہمارے پاس مزید بھی ہے۔

۳۶۔ ہم نے ان سے پہلے کتنی ایسی قوموں کو ہلاک کیا جو ان سے قوت میں کہیں زیادہ تھیں، پس وہ شہر بہ شہر پھرے، کیا کوئی جائے فرار ہے؟

۳۷۔ اس میں ہر صاحب دل کے لیے یقینا عبرت ہے جو کان لگا کر سنے اور (اس کا دل)حاضر رہے۔

۳۸۔ اور بتحقیق ہم نے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کو چھ دنوں میں پیدا کیا اور ہمیں کوئی تھکان محسوس نہیں ہوئی۔

۳۹۔ جو باتیں یہ کرتے ہیں اس پر آپ صبر کریں اور طلوع آفتاب اور غروب آفتاب سے پہلے اپنے رب کی ثنا کے ساتھ تسبیح کریں

۴۰۔ اور رات کے وقت بھی اور سجدوں کے بعد بھی اس کی تسبیح کریں۔

۴۱۔ اور کان لگا کر سنو ! جس دن منادی قریب سے پکارے گا،

۴۲۔ اس دن لوگ اس چیخ کو حقیقتاً سن لیں گے، وہی(قبروں سے)نکل پڑنے کا دن ہو گا۔

۴۳۔ یقینا ہم ہی زندہ کرتے ہیں اور ہم ہی مارتے ہیں اور بازگشت بھی ہماری ہی طرف ہے۔

۴۴۔ اس دن زمین ان پر سے پھٹ جائے گی تو یہ تیزی سے دوڑیں گے، یہ جمع کر لینا ہمارے لیے آسان ہے۔

۴۵۔ یہ جو کچھ کہ رہے ہیں اسے ہم سب سے زیادہ جانتے ہیں اور آپ ان پر زبردستی کرنے والے نہیں ہیں، پس آپ اس قرآن کے ذریعے اس شخص کو نصیحت کریں جو ہمارے عذاب کا خوف رکھتا ہو۔

۹۰۔سورہ بلد ۔ مکی ۔ آیات ۲۰

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ میں قسم کھاتاہوں اس شہر (مکہ) کی،

۲۔ جب اس شہر میں آپ کا قیام ہے،

۳۔ اور قسم کھاتاہوں باپ اوراولاد کی،

۴۔ بتحقیق ہم نے انسان کو مشقت میں پیدا کیا ہے۔

۵۔ کیا وہ یہ خیال کرتاہے کہ اس پر کسی کو اختیار حاصل نہیں ہے؟

۶۔ کہتا ہے :میں نے بہت سا مال برباد کیا۔

۷۔ کیا وہ یہ خیال کرتا ہے کہ کسی نے اس کو نہیں دیکھا؟

۸۔ کیا ہم نے اس کے لیے نہیں بنائیں دو آنکھیں؟

۹۔ اور ایک زبان اور دو ہونٹ؟

۱۰۔ اور ہم نے دونوں راستے(خیر و شر)اسے دکھائے،

۱۱۔ مگر اس نے اس گھاٹی میں قدم ہی نہیں رکھا

۱۲۔ اور آپ کیا جانیں کہ یہ گھاٹی کیاہے؟

۱۳۔ گردن کو(غلامی سے) چھڑانا،

۱۴۔یا فاقہ کے روز کھاناکھلانا،

۱۵۔ کسی رشتہ دار یتیم کو،

۱۶۔ یا کسی خاک نشین مسکین کو۔

۱۷۔ پھر یہ شخص ان لوگوں میں شامل نہ ہوا جو ایمان لائے اور جنہوں نے ایک دوسرے کو صبر کرنے کی نصیحت کی اور شفقت کرنے کی تلقین کی۔

۱۸۔(جو اس گھاٹی میں قدم رکھتے ہیں)یہی لوگ دائیں والے ہیں۔

۱۹۔ اور جنہوں نے ہماری آیات کا انکار کیا وہ بدبخت لوگ ہیں ۔

۲۰۔ ان پر ایسی آتش مسلط ہو گی جو ہر طرف سے بند ہے۔

۸۶۔سورہ طارق ۔ مکی ۔آیات۱۷

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔قسم ہے آسمان کی اور رات کو چمکنے والے کی۔

۲۔ اور آپ کیا جانیں رات کو چمکنے والا کیا ہے؟

۳۔ وہ روشن ستارہ ہے۔

۴۔ کوئی نفس ایسا نہیں جس پر نگہبان نہ ہو۔

۵۔ پس انسان کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے۔

۶۔ وہ اچھلنے والے پانی سے خلق کیا گیا ہے،

۷۔ جو پیٹھ اور سینے کی ہڈیوں سے نکلتا ہے.

۸۔ بے شک اللہ اسے دوبارہ پیدا کرنے پر بھی قادر ہے۔

۹۔ اس روز تمام راز فاش ہو جائیں گے۔

۱۰۔ لہٰذا انسان کے پاس نہ کوئی قوت ہو گی اور نہ کوئی مدد گار ہو گا۔

۱۱۔ قسم ہے بارش برسانے والے آسمان کی،

۱۲۔ اور(دانہ اگانے کے لیے)شق ہونے والی زمین کی،

۱۳۔ یہ(قرآن)یقینا فیصلہ کن کلام ہے،

۱۴۔ اور یہ ہنسی مذاق نہیں ہے۔

۱۵۔ بے شک یہ لوگ اپنی چال چل رہے ہیں

۱٦۔ اور میں بھی تدبیر کررہا ہوں۔

۱۷۔ پس کفار کو مہلت دیں اور کچھ دیر انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیں۔

۵۴۔سورہ قمر ۔ مکی ۔ آیات ۵۵

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ قیامت قریب آگئی اور چاند شق ہو گیا۔

۲۔ اور(کفار)اگر کوئی نشانی دیکھ لیتے ہیں تو منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں :یہ

تو وہی ہمیشہ کا جادو ہے۔

۳۔ انہوں نے تکذیب کی اور اپنی خواہشات کی پیروی اور ہر امر استقرار پانے

والا ہے۔

۴۔ اور بتحقیق ان کے پاس وہ خبریں آچکی ہیں جو (کفر سے)باز رہنے کے

لیے کافی ہےں،

۵۔(جن میں)حکیمانہ اور مؤثر(باتیں)ہیں لیکن تنبیہیں فائدہ مند نہیں

رہیں۔

۶۔ پس آپ بھی ان سے رخ پھیر لیں، جس دن بلانے والا ایک ناپسندیدہ چیز کی طرف بلائے گا۔

۷۔ تو وہ آنکھیں نیچی کر کے قبروں سے نکل پڑیں گے گویا وہ بکھری ہوئی ٹڈیاں ہیں.

۸۔ پکارنے والے کی طرف دوڑتے ہوئے جا رہے ہوں گے، اس وقت کفار کہیں گے :یہ بڑا کٹھن دن ہے۔

۹۔ ان سے پہلے نوح کی قوم نے بھی تکذیب کی تھی، پس انہوں نے ہمارے بندے کی تکذیب کی اور کہنے لگے :دیوانہ ہے اور(جنات کی)جھڑکی کا شکار ہے۔

۱۰۔ پس نوح نے اپنے رب کو پکارا:میں مغلوب ہو گیا ہوں پس تو انتقام لے۔

۱۱۔ پھر ہم نے زوردار بارش سے آسمان کے دھانے کھول دیے۔

۱۲۔ اور زمین کو شگافتہ کر کے ہم نے چشمے جاری کر دیے تو(دونوں)پانی اس امر پر مل گئے جو مقدر ہو چکا تھا۔

۱۳۔ اور تختوں اور کیلوں والی(کشتی)پر ہم نے نوح کو سوار کیا۔

۱۴۔ جو ہماری نگرانی میں چل رہی تھی، یہ بدلہ اس شخص کی وجہ سے تھا جس کی قدر شناسی نہیں کی گئی تھی۔

۱۵۔ اور بتحقیق اس(کشتی)کو ہم نے ایک نشانی بنا چھوڑا تو کیا کوئی نصیحت قبول کرنے والا ہے؟

۱۶۔ پس بتاؤ میرا عذاب اور میری تنبیہیں کیسی رہیں؟

۱۷۔ اور بتحقیق ہم نے اس قرآن کو نصیحت کے لیے آسان بنا دیا ہے تو کیا ہے کوئی نصیحت قبول کرنے والا؟

۱۸۔ عاد نے تکذیب کی تو بتاؤ میرا عذاب اور میری تنبیہیں کیسی تھیں؟

۱۹۔ ایک مسلسل نحوست کے دن ہم نے ان پر ایک طوفانی ہوا چلائی،

۲۰۔جو لوگوں کو جڑ سے اکھڑے ہوئے کھجور کے تنوں کی طرح اٹھا کر پھینک رہی تھی۔

۲۱۔ پس بتاؤ میرا عذاب اور میری تنبیہیں کیسی تھیں؟

۲۲۔ اور بتحقیق ہم نے اس قرآن کو نصیحت کے لیے آسان بنا دیا ہے تو کیا کوئی نصیحت قبول کرنے والا ہے؟

۲۳۔ ثمود نے بھی تنبیہ کرنے والوں کی تکذیب کی،

۲۴۔ اور کہنے لگے :کیا ہم اپنوں میں سے ایک بشر کی پیروی کریں؟ تب تو ہم گمراہی اور دیوانگی میں ہوں گے ۔

۲۵۔ کیا ہمارے درمیان یہی ایک رہ گیا تھا جس پر یہ ذکر نازل کیا گیا؟ (نہیں)بلکہ یہ بڑا جھوٹا خودپسند ہے۔

۲۶۔ عنقریب انہیں معلوم ہوجائے گا کہ بڑا جھوٹا خود پسند کون ہے۔

۲۷۔ بے شک ہم اونٹنی کو ان کے لیے آزمائش بنا کر بھیجنے والے ہیں، پس ان کا انتظار کیجیے اور صبر کیجیے۔

۲۸۔ اور انہیں بتا دو کہ پانی ان کے درمیان تقسیم ہو گا اور ہر ایک اپنی باری پر حاضر ہو گا۔

۲۹۔ پھر انہوں نے اپنے ساتھی کو بلایا اور اسے (ہتھیار) تھمایا پس اس نے (اونٹنی کی) کونچیں کاٹ دیں۔

۳۰۔ پس بتاؤ میرا عذاب اور میری تنبیہیں کیسی تھیں؟

۳۱۔ ہم نے ان پر ایک زور دار چنگھاڑ چھوڑ دی تو وہ سب باڑ والے کے بھوسے کی طرح ہو گئے۔

۳۲۔ اور بتحقیق ہم نے اس قرآن کو نصیحت کے لیے آسان بنا دیا ہے تو کیا کوئی نصیحت قبول کرنے والا ہے؟

۳۳۔ لوط کی قوم نے بھی تنبیہ کرنے والوں کو جھٹلایا،

۳۴۔ تو ہم نے ان پر پتھر برسانے والی ہوا چلا دی سوائے آل لوط کے جنہیں ہم نے سحر کے وقت بچا لیا،

۳۵۔ اپنی طرف سے فضل کے طور پر، شکر گزاروں کو ہم ایسے ہی جزا دیتے ہیں.

۳۶۔ اور بتحقیق لوط نے ہماری عقوبت سے انہیں ڈرایا مگر وہ ان تنبیہ کرنے والوں سے جھگڑتے رہے ۔

۳۷۔ اور بتحقیق انہوں نے لوط کے مہمانوں کو قابو کرنا چاہا تو ہم نے ان کی آنکھیں مٹا دیں، لو اب میرے عذاب اور تنبیہوں کو چکھو۔

۳۸۔ اور بتحقیق صبح سویرے ایک دائمی عذاب ان پر نازل ہوا۔

۳۹۔ اب چکھو میرے عذاب اور تنبیہوں کا ذائقہ۔

۴۰۔ اور بتحقیق ہم نے اس قرآن کو نصیحت کے لیے آسان بنا دیا ہے، تو کیا

ہے کوئی نصیحت قبول کرنے والا؟

۴۱۔ اور بتحقیق قوم فرعون کے پاس بھی تنبیہ کرنے والے آئے۔

۴۲۔انہوں نے ہماری تمام نشانیوں کی تکذیب کی تو ہم نے انہیں اس طرح گرفت میں لیا جس طرح ایک غالب آنے والا طاقتور گرفت میں لیتا ہے ۔

۴۳۔ کیا تمہارے(زمانے کے)کفار ان لوگوں سے بہتر ہیں یا(الہامی)کتب میں تمہارے لیے معافی کا پروانہ لکھا ہوا ہے؟

۴۴۔ یا یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم ایک فاتح جماعت ہیں؟

۴۵۔(نہیں)یہ جماعت عنقریب شکست کھائے گی اور پیٹھ پھیر کر بھاگے گی۔

۴۶۔ ان کے وعدے کا وقت قیامت ہے اور قیامت تو زیادہ ہولناک اور زیادہ تلخ ہے۔

۴۷۔ مجرم لوگ یقینا گمراہی اور عذاب میں ہیں۔

۴۸۔ جس دن وہ منہ کے بل آگ میں گھسیٹے جائیں گے(ان سے کہا جائے گا)چکھو آگ کا ذائقہ۔

۴۹۔ ہم نے ہر چیز کو ایک اندازے کے مطابق پیدا کیا ہے۔

۵۰۔ اور ہمارا حکم بس ایک ہی ہوتا ہے پلک جھپکنے کی طرح۔

۵۱۔ اور بتحقیق ہم نے تم جیسے بہتیروں کو ہلاک کیا ہے، تو کیا کوئی نصیحت لینے والا ہے؟

۵۲۔ اور جو کچھ انہوں نے کیا ہے سب نامہ اعمال میں درج ہے۔

۵۳۔ اور ہر چھوٹی اور بڑی بات(اس میں)لکھی ہوئی ہے۔

۵۴۔ اہل تقویٰ یقینا جنتوں اور نہروں میں ہوں گے ۔

۵۵۔ سچی عزت کے مقام پر صاحب اقتدار بادشاہ کی بارگاہ میں۔

۳۸-سورہ ص ۔ مکی ۔ آیات ۸۸

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔صاد، قسم ہے اس قرآن کی جو نصیحت والا ہے۔

۲۔ مگر جنہوں نے(اس کا)انکار کیا وہ غرور اور مخالفت میں ہیں۔

۳۔ ان سے پہلے ہم کتنی قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں پھر(جب ہلاکت کا وقت آیا تو)فریاد کرنے لگے مگر وہ بچنے کا وقت نہیں تھا۔

۴۔ اور انہوں نے اس بات پر تعجب کیا کہ خود انہی میں سے کوئی تنبیہ کرنے والا آیا اور کفار کہتے ہیں :یہ جھوٹا جادو گر ہے.

۵۔ کیا اس نے بہت سے معبودوں کی جگہ صرف ایک معبود بنا لیا؟ یہ تو یقینا بڑی عجیب چیز ہے۔

۶۔ اور ان میں سے قوم کے سرکردہ لوگ یہ کہتے ہوئے چل پڑے :چلتے رہو اور اپنے معبودوں پر قائم رہو، اس چیز میں یقینا کوئی غرض ہے۔

۷۔ ہم نے کبھی یہ بات کسی پچھلے مذہب سے بھی نہیں سنی، یہ تو صرف ایک من گھڑت(بات)ہے۔

۸۔ کیا ہمارے درمیان اسی پر یہ ذکر نازل کیا گیا؟ درحقیقت یہ لوگ میرے ذکر پر شک کر رہے ہیں بلکہ ابھی تو انہوں نے عذاب چکھا ہی نہیں ہے۔

۹۔ کیا ان کے پاس تیرے غالب آنے والے فیاض رب کی رحمت کے خزانے ہیں؟

۱۰۔ یا آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب پر ان کی حکومت ہے؟(اگر ایسا ہے)تو(آسمان کے)راستوں پر چڑھ دیکھیں۔

۱۱۔ یہ لشکروں میں سے ایک چھوٹا لشکر ہے جو اسی جگہ شکست کھانے والا ہے۔

۱۲۔ ان سے پہلے نوح اور عاد کی قوم اور میخوں والے فرعون نے تکذیب کی تھی۔

۱۳۔ اور ثمود اور لوط کی قوم اور ایکہ والوں نے بھی اور یہ ہیں وہ بڑا لشکر۔

۱۴۔ ان میں سے ہر ایک نے رسولوں کو جھٹلایا تو میرا عذاب لازم ہو گیا۔

۱۵۔ اور یہ لوگ صرف ایک چیخ کے منتظر ہیں جس کے ساتھ کوئی مہلت نہیں ہو گی۔

۱۶۔ اور وہ(از روئے تمسخر)کہتے ہیں :اے ہمارے رب !ہمارا(عذاب کا) حصہ ہمیں حساب کے دن سے پہلے دے دے۔

۱۷۔(اے رسول)جو یہ کہتے ہیں اس پر صبر کیجیے اور(ان سے)ہمارے بندے داؤد کا قصہ بیان کیجیے جو طاقت کے مالک اور(اللہ کی طرف)بار بار رجوع کرنے والے تھے۔

۱۸۔ہم نے ان کے لیے پہاڑوں کو مسخر کیا تھا، یہ صبح و شام ان کے ساتھ تسبیح کرتے تھے۔

۱۹۔اور پرندوں کو بھی(مسخر کیا)، یہ سب اکٹھے ہو کر ان کی طرف رجوع کرنے والے تھے

۲۰۔ اور ہم نے ان کی سلطنت مستحکم کر دی اور انہیں حکمت عطا کی اور فیصلہ کن گفتار(کی صلاحیت)دے دی۔

۲۱۔ اور کیا آپ کے پاس مقدمے والوں کی خبر پہنچی ہے جب وہ دیوار پھاند کر محراب میں داخل ہوئے؟

۲۲۔ جب وہ داؤد کے پاس آئے تو وہ ان سے گھبرا گئے، انہوں نے کہا:خوف نہ کیجیے، ہم نزاع کے دو فریق ہیں، ہم میں سے ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے لہذا آپ ہمارے درمیان برحق فیصلہ کیجیے اور بے انصافی نہ کیجیے اور ہمیں سیدھا راستہ دکھا دیجیے۔

۲۳۔ یہ میرا بھائی ہے، اس کے پاس ننانوے دنبیاں ہیں اور میرے پاس صرف ایک دنبی ہے، یہ کہتا ہے کہ اسے میرے حوالے کرو اور گفتگو میں مجھ پر دباؤ ڈالتا ہے۔

۲۴۔ داؤد کہنے لگے :تیری دنبی اپنی دنبیوں کے ساتھ ملانے کا مطالبہ کرکے یقینا یہ تجھ پر ظلم کرتا ہے اور اکثر شریک ایک دوسرے پر زیادتی کرتے ہیں سوائے ان لوگوں کے جو ایمان رکھتے ہیں اور نیک اعمال بجا لاتے ہیں اور ایسے لوگ تھوڑے ہوتے ہیں، پھر داؤد کو خیال آیا کہ ہم نے انہیں آزمایا ہے

چنانچہ انہوں نے اپنے رب سے معافی مانگی اور عاجزی کرتے ہوئے جھک گئے اور(اللہ کی طرف)رجوع کیا۔

۲۵۔ پس ہم نے ان کی اس بات کو معاف کیا اور یقینا ہمارے نزدیک ان کے لیے تقرب اور بہتر بازگشت ہے۔

۲۶۔ اے داؤد !ہم نے آپ کو زمین میں خلیفہ بنایا ہے لہٰذا لوگوں میں حق کے ساتھ فیصلہ کریں اور خواہش کی پیروی نہ کریں، وہ آپ کو اللہ کی راہ سے ہٹا دے گی، جو اللہ کی راہ سے بھٹکتے ہیں ان کے لیے یوم حساب فراموش کرنے پر یقینا سخت عذاب ہو گا۔

۲۷۔ اور ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے کو بے مقصد پیدا نہیں کیا، یہ کفار کا گمان ہے، ایسے کافروں کے لیے آتش جہنم کی تباہی ہے۔

۲۸۔ کیا ہم ایمان لانے اور اعمال صالح بجا لانے والوں کو زمین میں فساد پھیلانے والوں کی طرح قرار دیں یا اہل تقویٰ کو بدکاروں کی طرح قرار دیں؟

۲۹۔ یہ ایک ایسی بابرکت کتاب ہے جو ہم نے آپ کی طرف نازل کی ہے تاکہ لوگ اس کی آیات میں تدبر کریں اور صاحبان عقل اس سے نصیحت حاصل کریں۔

۳۰۔ اور ہم نے داؤد کو سلیمان عطا کیا جو بہترین بندے اور(اللہ کی طرف) خوب رجوع کرنے والے تھے۔

۳۱۔ جب شام کے وقت انہیں عمدہ تیز رفتار گھوڑے پیش کیے گئے،

۳۲۔ تو انہوں نے کہا: میں نے(گھوڑوں کے ساتھ ایسے)محبت کی جیسے خیر سے محبت کی جاتی ہے اور اپنے رب کے ذکر سے غافل ہو گیا یہاں تک کہ پردے میں چھپ گیا۔

۳۳۔(بولے)انہیں میرے پاس واپس لے آؤ، پھر ان کی ٹانگوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرنے لگے۔

۳۴۔ اور ہم نے سلیمان کو آزمایا اور ان کے تخت پر ایک جسد ڈال دیا پھر انہوں نے(اپنے رب کی طرف)رجوع کیا۔

۳۵۔ کہا :میرے رب !مجھے معاف کر دے اور مجھے ایسی بادشاہی عطا کر جو میرے بعد کسی کے شایان شان نہ ہو، یقینا تو بڑا عطا کرنے والا ہے۔

۳۶۔ پھر ہم نے ہوا کو ان کے لیے مسخر کر دیا، جدھر وہ جانا چاہتے ان کے حکم سے نرمی کے ساتھ اسی طرف چل پڑتی تھی۔

۳۷۔ اور ہر قسم کے معمار اور غوطہ خور شیاطین کو بھی(مسخر کیا)۔

۳۸۔ اور دوسروں کو بھی جو زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔

۳۹۔ یہ ہماری عنایت ہے جس پر چاہو احسان کرو اور جس کو چاہو روک دو، اس کا کوئی حساب نہیں ہو گا۔

۴۰۔ اور ان کے لیے ہمارے ہاں یقینا قرب اور نیک انجام ہے۔

۴۱۔ اور ہمارے بندے ایوب کا ذکر کیجیے جب انہوں نے اپنے رب کو پکارا: شیطان نے مجھے تکلیف اور اذیت دی ہے۔

۴۲۔(ہم نے کہا) اپنا پاؤں ماریں، یہ ہے ٹھنڈا پانی نہانے اور پینے کے لیے۔

۴۳۔ ہم نے انہیں اہل و عیال دیے اور ان کے ساتھ اتنے مزید دیے اپنی طرف سے رحمت اور عقل والوں کے لیے نصیحت کے طور پر۔

۴۴۔(ہم نے کہا)اپنے ہاتھ میں ایک گچھا تھام لیں اور اسی سے ماریں اور قسم نہ توڑیں، ہم نے انہیں صابر پایا، وہ بہترین بندے تھے، بے شک وہ(اپنے رب کی طرف)رجوع کرنے والے تھے۔

۴۵۔ اور ہمارے بندوں ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کو یاد کیجیے جو طاقت اور بصیرت والے تھے۔

۴۶۔ ہم نے انہیں ایک خاص صفت کی بنا پر مخلص بنایا(وہ)دار(آخرت)کا ذکر ہے۔

۴۷۔ اور وہ ہمارے نزدیک یقینا برگزیدہ نیک افراد میں سے تھے۔

۴۸۔ اور(اے رسول)اسماعیل اور یسع اور ذوالکفل کو یاد کیجیے، یہ سب نیک لوگوں میں سے ہیں۔

۴۹۔ یہ ایک نصیحت ہے اور تقویٰ والوں کے لیے یقینا اچھا ٹھکانا ہے۔

۵۰۔ وہ دائمی جنتیں ہیں جن کے دروازے ان کے لیے کھلے ہوں گے۔

۵۱۔ ان میں وہ تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے اور بہت سے میوے اور مشروبات طلب کر رہے ہوں گے ۔

۵۲۔ اور ان کے پاس نگاہیں نیچے رکھنے والی ہم عمر(بیویاں)ہوں گی۔

۵۳۔ یہ وہ بات ہے جس کا روز حساب کے لیے تم سے وعدہ کیا جاتا ہے۔

۵۴۔ یقینا یہ ہمارا وہ رزق ہے جو ختم ہونے والا نہیں ہے۔

۵۵۔ یہ تو(اہل تقویٰ کے لیے)ہے اور سرکشوں کے لیے بدترین ٹھکانا ہے۔

۵۶۔(یعنی)جہنم جس میں وہ جھلس جائیں گے، پس وہ بدترین بچھونا ہے۔

۵۷۔ یہ ہے کھولتا ہوا پانی اور پیپ جس کا ذائقہ وہ چکھیں،

۵۸۔ اور اس قسم کی مزید بہت سی چیزوں کا۔

۵۹۔ یہ ایک جماعت تمہارے ساتھ(جہنم میں)گھسنے والی ہے، ان کے لیے کوئی خیر مقدم نہیں ہے، یہ یقینا آگ میں جھلسنے والے ہیں۔

۶۰۔ وہ کہیں گے :تمہارے لیے کوئی خیر مقدم نہیں ہے بلکہ تم ہی تو یہ (مصیبت)ہمارے لیے لائے ہو، پس کیسی بدترین جگہ ہے۔

۶۱۔ وہ کہیں گے :ہمارے پروردگارا!جس نے ہمیں اس انجام سے دوچار کیا ہے اسے آگ میں دگنا عذاب دے۔

۶۲۔ اور وہ کہیں گے :کیا بات ہے ہمیں وہ لوگ نظر نہیں آتے جنہیں ہم برے افراد میں شمار کرتے تھے؟

۶۳۔ کیا ہم یونہی ان کا مذاق اڑایا کرتے تھے یا اب(ہماری)آنکھیں انہیں نہیں پاتیں؟

۶۴۔ یہ جہنمیوں کے باہمی جھگڑے کی حتمی بات ہے۔

۶۵۔ آپ کہدیجیے :میں تو صرف تنبیہ کرنے والا ہوں اور کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے جو واحد، قہار ہے۔

۶۶۔ وہ آسمان و زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا مالک ہے، وہ بڑا غالب آنے والا ، بڑا معاف کرنے والاہے۔

۶۷۔ کہدیجیے :یہ ایک بڑی خبر ہے،

۶۸۔ جس سے تم منہ پھیرتے ہو۔

۶۹۔ مجھے عالم بالا کا علم نہ تھا جب وہ(فرشتے)بحث کر رہے تھے۔

۷۰۔ میری طرف وحی محض اس لیے ہوتی ہے کہ میں نمایاں طور پر فقط تنبیہ کرنے والا ہوں۔

۷۱۔ جب آپ کے رب نے فرشتوں سے فرمایا:میں مٹی سے ایک بشر بنانے والا ہوں۔

۷۲۔ پس جب میں اسے درست بنا لوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو اس کے لیے سجدے میں گر پڑنا۔

۷۳۔ چنانچہ تمام کے تمام فرشتوں نے سجدہ کیا،

۷۴۔ سوائے ابلیس کے جو اکڑ بیٹھا اور کافروں میں سے ہو گیا۔

۷۵۔ فرمایا :اے ابلیس! جسے میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے بنایا ہے اسے سجدہ کرنے سے تجھے کس چیز نے روکا؟ کیا تو نے تکبر کیا ہے یا تو اونچے درجے والوں میں سے ہے؟

۷۶۔ اس نے کہا :میں اس سے بہتر ہوں، مجھے تو نے آگ سے پیدا کیا ہے اور اسے مٹی سے بنایا ہے ۔

۷۷۔ فرمایا :پس نکل جا یہاں سے کہ تو یقینا مردود ہے۔

۷۸۔اور یوم جزا تک تم پر میری لعنت ہے.

۷۹۔ اس نے کہا :میرے رب !پس(ان لوگوں کے)اٹھائے جانے کے روز

تک مجھے مہلت دے۔

۸۰۔ فرمایا :تو مہلت ملنے والوں میں سے ہے،

۸۱۔ معین وقت کے دن تک۔

۸۲۔ کہنے لگا : مجھے تیری عزت کی قسم !میں ان سب کو بہکا دوں گا۔

۸۳۔ ان میں سے سوائے تیرے خالص بندوں کے ۔

۸۴۔ فرمایا :حق تو یہ ہے اور میں حق بات ہی کرتا ہوں

۸۵۔ کہ میں تجھ سے اور ان میں سے تیری پیروی کرنے والوں سے جہنم کو ضرور پر کر دوں گا۔

۸۶۔ کہدیجیے :میں تم لوگوں سے اس بات کا اجر نہیں مانگتا اور نہ ہی میں بناوٹ والوں میں سے ہوں۔

۸۷۔ یہ تو عالمین کے لیے صرف نصیحت ہے.

۸۸۔ اور تمہیں اس کا علم ایک مدت کے بعد ہو گا۔

۷۔سورۂ اعراف ۔ مکی ۔ آیات ۲۰۶

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ الف لام میم صاد۔

۲۔ یہ کتاب آپ پر(اس لیے) نازل کی گئی ہے کہ آپ اس سے لوگوں کو

تنبیہ کریں اور اہل ایمان کے لیے نصیحت ہو پس آپ کو اس سے کسی قسم کی دل تنگی محسوس نہیں ہونی چاہیے ۔

۳۔اس(کتاب)کی پیروی کرو جو تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف سے نازل کی گئی ہے اور اس کے سوا دوسرے آقاؤں کی اتباع نہ کرو، مگر تم نصیحت کم ہی قبول کرتے ہو۔

۴۔ اور کتنی ایسی بستیاں ہیں جنہیں ہم نے تباہ کیا پس ان پر ہمارا عذاب رات کے وقت آیا یا ایسے وقت جب وہ دوپہر کو سو رہے تھے۔

۵۔پس جب ہمارا عذاب ان پر آیا تو وہ صرف یہی کہہ سکے :واقعی ہم ظالم تھے۔

۶۔ پس جن کی طرف پیغمبر بھیجے گئے ہم ہر صورت میں ان سے سوال کریں گے اور خود پیغمبروں سے بھی ہم ضرور پوچھیں گے۔

۷۔ پھر ہم پورے علم و آگہی سے ان سے سرگزشت بیان کریں گے اور ہم غائب تو نہیں تھے۔

۸۔اور اس دن(اعمال کا)تولنا برحق ہے، پھر جن(کے اعمال)کا پلڑا بھاری ہو گا پس وہی فلاح پائیں گے ۔

۹۔ اور جن کا پلڑا ہلکا ہو گا وہ لوگ ہماری آیات سے زیادتی کے سبب خود گھاٹے میں رہے۔

۱۰۔اور ہم ہی نے تمہیں زمین میں بسایا اور اس میں تمہارے لیے سامان زیست فراہم کیا(مگر)تم کم ہی شکر کرتے ہو۔

۱۱۔ بتحقیق ہم نے تمہیں خلق کیا پھر تمہیں شکل و صورت دی پھر فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو پس سب نے سجدہ کیا صرف ابلیس سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ تھا۔

۱۲۔ فرمایا: تجھے کس چیز نے سجدہ کرنے سے باز رکھا جب کہ میں نے تجھے حکم دیا تھا؟ بولا: میں اس سے بہتر ہوں، مجھے تو نے آگ سے پیدا کیا ہے اور اسے تو نے مٹی سے پیدا کیا ہے۔

۱۳۔ فرمایا: یہاں سے اتر جا! تجھے حق نہیں کہ یہاں تکبر کرے، پس نکل جا! تیرا شمار ذلیلوں میں ہے۔

۱۴.بولا: مجھے روز قیامت تک مہلت دے.

۱۵۔ فرمایا: بے شک تجھے مہلت دی گئی۔

۱۶۔بولا: جس طرح تو نے مجھے گمراہ کیا ہے میں بھی تیرے سیدھے راستے پر ان کی گھات میں ضرور بیٹھا رہوں گا۔

۱۷۔ پھر ان کے آگے، پیچھے، دائیں اور بائیں (ہر طرف) سے انہیں ضرور گھیر لوں گا اور تو ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہیں پائے گا۔

۱۸۔ فرمایا: تو یہاں سے ذلیل و مردود ہو کر نکل جا، ان میں سے جو بھی تیری اتباع کرے گا تو میں تم سب سے جہنم کو ضرور بھر دوں گا۔

۱۹۔ اور اے آدم! آپ اور آپ کی زوجہ اس جنت میں سکونت اختیار کریں اور دونوں جہاں سے چاہیں کھائیں، مگر اس درخت کے نزدیک نہ جانا ورنہ آپ دونوں ظالموں میں سے ہو جائیں گے۔

۲۰۔ پھر شیطان نے انہیں بہکایا تاکہ اس طرح ان دونوں کے شرم کے مقامات جو ان سے چھپائے رکھے گئے تھے ان کے لیے نمایاں ہو جائیں اور کہا: تمہارے رب نے اس درخت سے تمہیں صرف اس لیے منع کیا ہے کہ مبادا تم فرشتے بن جاؤ یا زندہ جاوید بن جاؤ۔

۲۱۔ اور اس نے قسم کھا کر دونوں سے کہا: میں یقینا تمہارا خیر خواہ ہوں۔

۲۲۔ پھر فریب سے انہیں (اس طرف) مائل کر دیا، جب انہوں نے درخت کو چکھ لیا تو ان کے شرم کے مقامات ان کے لیے نمایاں ہو گئے اور وہ جنت کے پتے اپنے اوپر جوڑنے لگے اور ان کے رب نے انہیں پکارا: کیا میں نے تم دونوں کو اس درخت سے منع نہیں کیا تھا؟ اور تمہیں بتایا نہ تھا کہ شیطان یقینا تمہارا کھلا دشمن ہے؟

۲۳۔ دونوں نے کہا: پروردگارا! ہم نے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے اور اگر تو نے ہمیں معاف نہ کیا اور ہم پر رحم نہ کیا تو ہم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

۲۴۔ فرمایا: ایک دوسرے کے دشمن بن کر نیچے اتر جاؤ اور زمین میں تمہارے لیے ایک مدت تک قیام اور سامان زیست ہو گا۔

۲۵۔ فرمایا: زمین ہی میں تمہیں جینا اور وہیں تمہیں مرنا ہو گا اور (آخرکار) اسی میں سے تمہیں نکالا جائے گا۔

۲۶۔ اے فرزندان آدم! ہم نے تمہارے لیے لباس نازل کیا جو تمہارے شرم کے مقامات کو چھپائے اور تمہارے لیے آرائش (بھی) ہو اور سب سے بہترین

لباس تو تقویٰ ہے، یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے شاید یہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔

۲۷۔اے اولاد آدم! شیطان تمہیں کہیں اس طرح نہ بہکا دے جس طرح تمہارے ماں باپ کو جنت سے نکلوایا اور انہیں بے لباس کیا تاکہ ان کے شرم کے مقامات انہیں دکھائے، بے شک شیطان اور اس کے رفقائے کار تمہیں ایسی جگہ سے دیکھ رہے ہوتے ہیں جہاں سے انہیں تم نہیں دیکھ سکتے، ہم نے شیاطین کو ان لوگوں کا آقا بنا دیا ہے جو ایمان نہیں لاتے۔

۲۸۔اور جب یہ لوگ کسی بے حیائی کا ارتکاب کرتے ہیں تو کہتے ہیں :ہم نے اپنے باپ دادا کو ایسا کرتے پایا ہے اور اللہ نے ہمیں ایسا کرنے کا حکم دیا ہے، کہدیجیے:اللہ یقینا بے حیائی کا حکم نہیں دیتا، کیا تم اللہ کے بارے میں ایسی باتیں کرتے ہو جن کا تمہیں علم ہی نہیں؟

۲۹۔ کہدیجیے :میرے رب نے مجھے انصاف کا حکم دیا ہے اور یہ کہ ہر عبادت کے وقت تم اپنی توجہ مرکوز رکھو اور اس کے مخلص فرمانبردار بن کر اسے پکارو، جس طرح اس نے تمہیں ابتدا میں پیدا کیا ہے اسی طرح پھر پیدا ہو جاؤ گے۔

۳۰۔(اللہ)نے ایک گروہ کو ہدایت دے دی ہے اور دوسرے گروہ پر گمراہی پیوست ہو چکی ہے، ان لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر شیاطین کو اپنا آقا بنا لیا ہے اور(بزعم خود)یہ سمجھتے ہیں کہ ہدایت یافتہ ہیں۔

۳۱۔ اے بنی آدم! ہر عبادت کے وقت اپنی زینت(لباس)کے ساتھ رہو اور

کھاؤ اور پیو مگر اسراف نہ کرو، اللہ اسراف کرنے والوں کو یقینا دوست نہیں رکھتا۔

۳۲۔ کہدیجیے :اللہ کی اس زینت کو جو اس نے اپنے بندوں کے لیے نکالی اور پاک رزق کو کس نے حرام کیا ؟ کہدیجیے :یہ چیزیں دنیاوی زندگی میں بھی ایمان والوں کے لیے ہیں اور قیامت کے دن تو خالصتاً انہی کے لیے ہوں گی، ہم اسی طرح اہل علم کے لیے آیات کو کھول کر بیان کرتے ہیں۔

۳۳۔ کہدیجیے :میرے رب نے علانیہ اور پوشیدہ بے حیائی(کے ارتکاب)، گناہ، ناحق زیادتی اور اس بات کو حرام کیا ہے کہ تم اللہ کے ساتھ اسے شریک ٹھہراؤ جس کے لیے اس نے کوئی دلیل نہیں اتاری اور یہ کہ تم اللہ کی طرف ایسی باتیں منسوب کرو جنہیں تم نہیں جانتے۔

۳۴۔ اور ہر قوم کے لیے ایک وقت مقرر ہے پس جب ان کا مقررہ وقت آ جاتا ہے تونہ ایک گھڑی تاخیر کر سکتے ہیں اور نہ جلدی.

۳۵۔اے اولاد آدم !اگر تمہارے پاس خود تم ہی میں سے رسول آئیں جو تمہیں میری آیات سنایا کریں تو(اس کے بعد)جو تقویٰ اختیار کریں اور اصلاح کریں پس انہیں نہ کسی قسم کا خوف ہو گا اور نہ وہ محزون ہو ں گے۔

۳۶۔اور جو لوگ ہماری آیات کی تکذیب کرتے ہیں اور ان سے تکبر کرتے ہیں وہی اہل جہنم ہیں،جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

۳۷۔ اس شخص سے بڑھ کر ظالم اور کون ہو سکتا ہے جو اللہ پر جھوٹ بہتان باندھے یا اس کی آیات کی تکذیب کرے؟ ایسے لوگوں کو وہ حصہ ملتا رہے گا

جو ان کے حق میں لکھا ہے چنانچہ جب ہمارے بھیجے ہوئے(فرشتے)ان کی قبض روح کے لیے آئیں گے تو کہیں گے : کہاں ہیں تمہارے وہ(معبود)
جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے تھے؟ وہ کہیں گے :وہ ہم سے غائب ہو گئے اور اب وہ خود اپنے خلاف گواہی دیں گے کہ وہ واقعی کافر تھے۔

۳۸۔اللہ فرمائے گا :تم لوگ جن و انس کی ان قوموں کے ہمراہ داخل ہو جاؤ جو تم سے پہلے جہنم میں جا چکی ہیں، جب بھی۔کوئی جماعت جہنم میں داخل ہو گی اپنی ہم خیال جماعت پر لعنت بھیجے گی، یہاں تک کہ جب وہاں سب جمع ہو جائیں گے تو بعد والی جماعت پہلی کے بارے میں کہے گی :ہمارے رب !انہوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا لہٰذا انہیں آتش جہنم کا دوگنا عذاب دے، اللہ فرمائے گا :سب کو دوگنا(عذاب)ملے گا لیکن تم نہیں جانتے.

۳۹۔ان کی پہلی جماعت دوسری جماعت سے کہے گی : تمہیں ہم پر کوئی بڑائی حاصل نہ تھی؟ پس تم اپنے کیے کے بدلے عذاب چکھو۔

۴۰۔جنہوں نے ہماری آیات کی تکذیب کی اور ان سے تکبر کیا ہے ان کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے اور ان کا جنت میں جانا اس طرح محال ہے جس طرح سوئی کے ناکے سے اونٹ کا گزرنا اور ہم مجرموں کو اسی طرح سزا دیتے ہیں۔

۴۱۔ ان کے لیے جہنم ہی بچھونا اور اوڑھنا ہو گی اور ہم ظالموں کو ایسا بدلہ دیا کرتے ہیں۔

۴۲۔ اور ایمان لانے والے اور نیک اعمال بجالانے والے اہل جنت ہیں جہاں

وہ ہمیشہ رہیں گے، ہم کسی کو(نیک اعمال کی بجا آوری میں)اس کی طاقت سے زیادہ ذمہ دار نہیں ٹھہراتے۔

۴۳۔ اور ہم ان کے دلوں میں موجود کینے نکال دیں گے، ان کے(محلات کے)نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی اور وہ کہیں گے :ثنائے کامل ہے اس اللہ کے لیے جس نے ہمیں یہ راستہ دکھایا اور اگر اللہ ہماری رہنمائی نہ فرماتا تو ہم ہدایت نہ پاتے، ہمارے رب کے پیغمبریقیناحق لے کر آئے اور اس وقت ان (مومنین)کو یہ ندا آئے گی کہ یہ جنت جس کے تم وارث بنائے گئے ہو ان اعمال کے صلے میں ہے جنہیں تم بجالاتے رہے ہو۔

۴۴۔اور اہل جنت اہل جہنم سے پکار کر کہیں گے:ہم نے وہ تمام وعدے سچے پائے جو ہمارے پروردگار نے ہم سے کیے تھے، کیاتم نے بھی اپنے رب کے وعدوں کو سچا پایا؟ وہ جواب دیں گے:ہاں، تو ان(دونوں)کے درمیان میں سے ایک پکارنے والا پکارے گا :ظالموں پر اللہ کی لعنت ہو۔

۴۵۔جو لوگوں کو راہ خدا سے روکتے اور اس میں کجی پیدا کرنا چاہتے تھے اور وہ آخرت کے منکر تھے۔

۴۶۔اور(اہل جنت اور اہل جہنم)دونوں کے درمیان ایک حجاب ہو گا اور بلندیوں پر کچھ ایسے افراد ہوں گے جو ہر ایک کو ان کی شکلوں سے پہچان لیں گے اور اہل جنت سے پکار کر کہیں گے :تم پر سلامتی ہو، یہ لوگ ابھی جنت میں داخل نہیں ہوئے ہوں گے مگر امیدوار ہوں گے۔

۴۷۔ اور جب ان کی نگاہیں اہل جہنم کی طرف پلٹائی جائیں گی تو وہ کہیں گے :

ہمارے پروردگار ہمیں ظالموں کے ساتھ شامل نہ کرنا۔

۴۸۔اور اصحاب اعراف کچھ ایسے لوگوں کو بھی پکاریں گے جنہیں وہ ان کی شکلوں سے پہچانتے ہوں گے اور کہیں گے :آج نہ تو تمہاری جماعت تمہارے کام آئی اور نہ تمہارا تکبر۔

۴۹۔اور کیا یہ(اہل جنت)وہی لوگ ہیں جن کے بارے میں تم قسمیں کھا کر کہتے تھے کہ ان تک اللہ کی رحمت نہیں پہنچے گی؟(آج انہی لوگوں سے کہا جا رہا ہے کہ)جنت میں داخل ہو جاؤ جہاں نہ تمہیں کوئی خوف ہو گا اور نہ تم محزون ہو گے۔

۵۰۔اور اہل جہنم اہل جنت کو پکاریں گے :تھوڑا پانی ہم پر انڈیل دو یا جو رزق اللہ نے تمہیں دیا ہے اس میں سے کچھ ہمیں دے دو، وہ جواب دیں گے :اللہ نے جنت کا پانی اور رزق کافروں پر حرام کیا ہے۔

۵۱۔ جنہوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشا بنا دیا تھا اور دنیا کی زندگی نے انہیں دھوکے میں ڈالا تھا، پس آج ہم انہیں اسی طرح بھلا دیں گے جس طرح وہ اس دن کے آنے کو بھولے ہوئے تھے اور ہماری آیات کا انکار کیا کرتے تھے۔

۵۲۔اور ہم ان کے پاس یقینا ایک کتاب لا چکے ہیں جسے ہم نے از روئے علم واضح بنایا ہے جو ایمان لانے والوں کے لیے ہدایت و رحمت ہے۔

۵۳۔کیا یہ لوگ صرف اس(کتاب کی تنبیہوں)کے انجام کار کے منتظر ہیں؟ جس روز وہ انجام کار سامنے آئے گا جو لوگ اس سے پہلے اسے بھولے ہوئے

تھے وہ کہیں گے :ہمارے پروردگار کے پیغمبر حق لے کر آئے تھے کیا ہمارے لیے کچھ سفارشی ہیں جو ہماری شفاعت کریں یا ہمیں(دنیا میں)واپس کر دیا جائے تاکہ جو عمل(بد)ہم کرتے تھے اس کا غیر(عمل صالح)بجا لائیں؟ یقینا انہوں نے اپنے آپ کو خسارے میں ڈال دیا اور جو جھوٹ وہ گھڑتے رہتے تھے وہ ان سے ناپید ہو گئے۔

۵۴۔ تمہارا رب یقینا وہ اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا پھر عرش پر متمکن ہوا، وہ رات سے دن کو ڈھانپ دیتا ہے جو اس کے پیچھے دوڑتی چلی آتی ہے اور سورج اور چاند اور ستارے سب اسی کے تابع فرمان ہیں۔ آگاہ رہو !آفرینش اسی کی ہے اور امر بھی اسی کا ہے، بڑا با برکت ہے اللہ جو عالمین کا رب ہے۔

۵۵۔ اپنے رب کی بارگاہ میں دعا کرو عاجزی اور خاموشی کے ساتھ، بے شک وہ تجاوز کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

۵۶۔ اور تم زمین میں اصلاح کے بعد اس میں فساد نہ پھیلاؤ اور اللہ کوخوف اور امید کے ساتھ پکارو، اللہ کی رحمت یقینا نیکی کرنے والوں کے قریب ہے۔

۵۷۔ اور وہی تو ہے جو ہواؤں کو خوش خبری کے طور اپنی رحمت کے آگے آگے بھیجتا ہے، یہاں تک کہ جب وہ ابر گراں کو اٹھا لیتی ہیں تو ہم انہیں کسی مردہ زمین کی طرف ہانک دیتے ہیں پھر بادل سے مینہ برسا کر اس سے ہر طرح کے پھل پیدا کرتے ہیں، اسی طرح ہم مردوں کو بھی(زمین سے) نکالیں گے شاید تم نصیحت حاصل کرو۔

۵۸۔ اور پاکیزہ زمین میں سبزہ اپنے رب کے حکم سے نکلتا ہے اور خراب زمین کی پیداوار بھی ناقص ہوتی ہے۔ یوں ہم شکر گزاروں کے لیے اپنی آیات کو مختلف انداز میں بیان کرتے ہیں۔

۵۹۔ ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا پس انہوں نے کہا :اے میری قوم !تم اللہ ہی کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے، مجھے تمہارے بارے میں ایک عظیم دن کے عذاب کا ڈر ہے۔

۶۰۔ ان کی قوم کے سرداروں نے کہا: ہم تو تمہیں صریح گمراہی میں مبتلا دیکھتے ہیں۔

۶۱۔ کہا :اے میری قوم !مجھ میں تو کوئی گمراہی نہیں بلکہ عالمین کے پروردگار کی طرف سے ایک رسول ہوں۔

۶۲۔میں اپنے رب کے پیغامات تمہیں پہنچاتا ہوں اور تمہیں نصیحت کرتا ہوں اور میں اللہ کی طرف سے وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

۶۳۔ کیا تمہیں اس بات پر تعجب ہوا کہ خود تم میں سے ایک شخص کے پاس تمہارے رب کی طرف سے تمہارے لیے نصیحت آئی تاکہ وہ تمہیں تنبیہ کرے؟ اور تم تقویٰ اختیار کرو، شاید اس طرح تم رحم کے مستحق بن جاؤ۔

۶۴۔ مگر ان لوگوں نے ان کی تکذیب کی تو ہم نے انہیں اور کشتی میں سوار ان کے ساتھیوں کو بچا لیا اور جنہوں نے ہماری آیات کی تکذیب کی تھی انہیں غرق کر دیا، کیونکہ وہ اندھے لوگ تھے۔

۶۵۔ اور قوم عاد کی طرف ہم نے انہی کی برادری کے(ایک فرد)ہود کو

بھیجا، انہوں نے کہا :اے میری قوم !اللہ ہی کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے، کیا تم(ہلاکت سے)بچنا نہیں چاہتے؟

٦٦۔ ان کی قوم کے کافر سرداروں نے کہا :ہمیں تو تم احمق لگتے ہو اور ہمارا گمان ہے کہ تم جھوٹے بھی ہو۔

٦٧۔ انہوں نے کہا :اے میری قوم !میں احمق نہیں ہوں، بلکہ میں تو رب العالمین کا رسول ہوں۔

٦٨۔ میں تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں اور میں تمہارا ناصح(اور) امین ہوں۔

٦٩۔ کیا تمہیں اس بات پر تعجب ہوا کہ خود تم میں سے ایک شخص کے پاس تمہارے رب کی طرف سے تمہارے لیے نصیحت آئی تاکہ وہ تمہیں تنبیہ کرے؟ اور یاد کرو جب قوم نوح کے بعد اس نے تمہیں جانشین بنایااور تمہاری جسمانی ساخت میں وسعت دی(تنومند کیا)، پس اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو، شاید تم فلاح پاؤ۔

٧٠۔ انہوں نے کہا : کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو کہ ہم خدائے واحد کی عبادت کریں اور جن کی ہماری باپ دادا پرستش کرتے تھے انہیں چھوڑ دیں؟ پس اگر تم سچے ہو تو ہمارے لیے وہ(عذاب)لے آؤ جس کی تم ہمیں دھمکی دیتے ہو۔

٧١۔ ہود نے کہا : تمہارے رب کی طرف سے تم پر عذاب اور غضب مقرر ہو چکا ہے، کیا تم مجھ سے ایسے ناموں کے بارے میں جھگڑتے ہو جو تم نے

اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں؟ اللہ نے تو اس بارے میں کوئی دلیل نازل نہیں کی ہے، پس تم انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔

۷۲۔ ہم نے اپنی رحمت کے ذریعے ہود اور انکے ساتھیوں کو بچا لیا اور جو ہماری آیات کو جھٹلاتے تھے ان کی جڑ کاٹ دی(کیونکہ)وہ تو ایمان لانے والے ہی نہ تھے۔

۷۳۔اور قوم ثمود کی طرف ہم نے انہی کی برادری کے(ایک فرد)صالح کو بھیجا، انہوں نے کہا :اے میری قوم !اللہ ہی کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے، تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس واضح دلیل آ چکی ہے، یہ اللہ کی اونٹنی ہے جو تمہارے لیے ایک نشانی ہے، اسے اللہ کی زمین میں چرنے دینا اور اسے برے ارادے سے ہاتھ نہ لگانا ورنہ دردناک عذاب تمہیں آ لے گا۔

۷۴۔ اور یاد کرو جب اللہ نے قوم عاد کے بعد تمہیں جانشین بنایا اور تمہیں زمین میں آباد کیا، تم میدانوں میں محلات تعمیر کرتے ہو اور پہاڑ کو تراش کر مکانات بناتے ہو، پس اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو اور زمین میں فساد کرتے نہ پھرو۔

۷۵۔ ان کی قوم کے متکبر سرداروں نے کمزور طبقہ اہل ایمان سے کہا :کیا تمہیں اس بات کا علم ہے کہ صالح اپنے رب کی طرف سے بھیجے گئے(رسول)ہیں؟ انہوں نے جواب دیا :جس پیغام کے ساتھ انہیں بھیجا گیا ہے اس پر ہم ایمان لاتے ہیں.

۷۶۔ متکبرین نے کہا: جس پر تمہارا ایمان ہے ہم تو اس سے منکر ہیں۔

۷۷۔ آخر انہوں نے اونٹنی کے پاؤں کاٹ دیے اور اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی اور کہنے لگے : اے صالح !اگر تم واقعی پیغمبر ہو تو ہمارے لیے وہ (عذاب)لے آؤ جس کی تم ہمیں دھمکی دیتے ہو۔

۷۸۔ چنانچہ انہیں زلزلے نے گرفت میں لے لیا اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔

۷۹۔پس صالح اس بستی سے نکل پڑے اور کہا:اے میری قوم !میں نے تو اپنے رب کا پیغام تمہیں پہنچا دیا اور تمہاری خیر خواہی کی لیکن تم خیر خواہوں کو پسند نہیں کرتے۔

۸۰۔ اور لوط(کا ذکر کرو)جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا : کیا تم ایسی بے حیائی کے مرتکب ہوتے ہو کہ تم سے پہلے دنیا میں کسی نے اس کا ارتکاب نہیں کیا۔

۸۱۔ تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے اپنی خواہش پوری کرتے ہو، بلکہ تم تو تجاوزکار ہو۔

۸۲۔ اور ان کی قوم کے پاس کوئی جواب نہ تھا سوائے اس کے کہ وہ کہیں : انہیں اپنی بستی سے نکال دو، یہ لوگ بڑے پاکیزہ بننے کی کوشش کرتے ہیں۔

۸۳۔چنانچہ ہم نے لوط اور ان کے گھر والوں کو نجات دی سوائے ان کی بیوی کے جو پیچھے رہ جانے والوں میں سے تھی۔

۸۴۔اور ہم نے اس قوم پر ایک بارش برسائی پھر دیکھو ان مجرموں کا کیا

انجام ہوا۔

۸۵۔ اور اہل مدین کی طرف ہم نے انہی کی برادری کے(ایک فرد)شعیب کو بھیجا، انہوں نے کہا :اے میری قوم !اللہ ہی کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے۔ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے واضح دلیل آ چکی ہے، لہٰذا تم ناپ اور تول پورا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم کر کے نہ دو اور زمین میں اصلاح ہو چکی ہو تو اس میں فساد نہ پھیلاؤ، اگر تم واقعی مومن ہو تو اس میں خود تمہاری بھلائی ہے۔

۸۶۔ اور اللہ پر ایمان رکھنے والوں کو خوفزدہ کرنے،انہیں اللہ کے راستے سے روکنے اور اس میں کجی پیدا کرنے کے لیے ہر راستے پر(راہزن بن کر)مت بیٹھا کرو اور یہ بھی یاد کرو جب تم کم تھے اللہ نے تمہیں زیادہ کر دیا اور دیکھو کہ فساد کرنے والوں کا کیا انجام ہوا۔

۸۷۔ اور اگر تم میں سے ایک گروہ میری رسالت پر ایمان لاتا ہے اور دوسرا گروہ ایمان نہیں لاتا تو ٹھہر جاؤ یہاں تک کہ اللہ ہمارے درمیان فیصلہ کر دے اور وہی سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

۸۸۔ ان کی قوم کے متکبر سرداروں نے کہا :اے شعیب!ہم تجھے اور تیرے مومن ساتھیوں کو اپنی بستی سے ضرور نکال دیں گے یا تمہیں ہمارے مذہب میں واپس آنا ہو گا،شعیب نے کہا:اگر ہم بیزار ہوں تو بھی ؟

۸۹۔اگر ہم تمہارے مذہب میں واپس آ گئے تو ہم اللہ پر بہتان باندھنے والے ہوں گے جبکہ اللہ نے ہمیں اس(باطل)سے نجات دے دی ہے اور ہمارے

لیے اس مذہب کی طرف پلٹنا کسی طرح ممکن نہیں مگر یہ کہ ہمارا رب اللہ چاہے، ہمارے رب کا علم ہر چیز پر محیط ہے، ہم نے اللہ(ہی)پر توکل کیا ہے، اے ہمارے پروردگار !ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان برحق فیصلہ کر اور تو بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

۹۰۔ اور قوم شعیب کے کافر سرداروں نے کہا :اگر تم لوگوں نے شعیب کی پیروی کی تو یقینا بڑا نقصان اٹھاؤ گے ۔

۹۱۔ چنانچہ انہیں زلزلے نے آ لیا پس وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے.

۹۲۔جنہوں نے شعیب کی تکذیب کی(ایسے تباہ ہوئے)گویا وہ کبھی آباد ہی نہیں ہوئے تھے، شعیب کی تکذیب کرنے والے خود خسارے میں رہے۔

۹۳۔ شعیب ان سے نکل آئے اور کہنے لگے :اے میری قوم!میں نے اپنے رب کے پیغامات تمہیں پہنچائے اور تمہیں نصیحت کی، تو(آج)میں کافروں پر رنج و غم کیوں کروں؟

۹۴۔ اور ہم نے جس بستی میں بھی نبی بھیجا وہاں کے رہنے والوں کو تنگی اور سختی میں مبتلا کیا کہ شاید وہ تضرع کریں ۔

۹۵۔ پھر ہم نے تکلیف کو آسودگی میں بدل دیا یہاں تک کہ وہ خوشحال ہو گئے اور کہنے لگے :ہمارے باپ دادا پر بھی برے اور اچھے دن آتے رہے ہیں، پھر ہم نے اچانک انہیں گرفت میں لے لیا اور انہیں خبر تک نہ ہوئی۔

۹۶۔اور اگر ان بستیوں کے لوگ ایمان لے آتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ہم

ان پر آسمان اور زمین کی برکتوں کے دروازے کھول دیتے لیکن انہوں نے تکذیب کی تو ہم نے ان کے اعمال کے سبب جو وہ کیا کرتے تھے انہیں گرفت میں لے لیا۔

۹۷۔ کیا ان بستیوں کے لوگ بے فکر ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب رات کے وقت آ جائے جب وہ سو رہے ہوں ؟

۹۸۔ یا کیا ان بستیوں کے لوگ بے خوف ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب دن کو آجائے جب وہ کھیل رہے ہوں؟

۹۹۔ کیا یہ لوگ اللہ کی تدبیر سے خوف نہیں کرتے اللہ کی تدبیر سے تو فقط خسارے میں پڑنے والے لوگ بے خوف ہوتے ہیں.

۱۰۰۔ جو لوگ اہل زمین(کی ہلاکت)کے بعد زمین کے وارث ہوئے ہیں، کیا ان پر یہ بات عیاں نہیں ہوئی کہ ہم چاہیں تو ان کے جرائم پر انہیں گرفت میں لے سکتے ہیں؟ اور ہم ان کے دلوں پر مہر لگا دیتے ہیں پھر وہ کچھ نہیں سنتے ۔

۱۰۱۔ یہ وہ بستیاں ہیں جن کے حالات ہم آپ کو سنا رہے ہیں اور ان کے پیغمبر واضح دلائل لے کر ان کے پاس آئے لیکن جس چیز کو وہ پہلے جھٹلا چکے تھے وہ اس پر ایمان لانے کے لیے آمادہ نہ تھے، اللہ اس طرح کافروں کے دلوں پر مہر لگا دیتا ہے۔

۱۰۲۔ اور ہم نے ان میں سے اکثر کو بدعہد پایا اور اکثر کو ان میں فاسق پایا۔

۱۰۳۔ پھر ان رسولوں کے بعد ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں کے ساتھ فرعون

اور اس کے سرکردہ لوگوں کی طرف بھیجا تو انہوں نے ان نشانیوں(کے انکار) کے سبب(اپنے اوپر)ظلم کیا پھر دیکھ لو مفسدوں کا کیا انجام ہوا۔

۱۰۴۔ اور موسیٰ نے کہا :اے فرعون !میں رب العالمین کا رسول ہوں۔

۱۰۵۔(مجھ پر)لازم ہے کہ میں اللہ کے بارے میں صرف حق بات کروں، میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے واضح دلیل لے کر آیا ہوں، لہٰذا تو بنی اسرائیل کو میرے ساتھ جانے دے۔

۱۰۶۔ فرعون نے کہا :اگر تم سچے ہو اور کوئی نشانی لے کر آئے ہو تو اسے پیش کرو۔

۱۰۷۔ موسیٰ نے اپنا عصا پھینکا تو وہ دفعتاً سچ مچ کا ایک اژدھا بن گیا۔

۱۰۸۔اور موسیٰ نے اپنا ہاتھ نکالا تو وہ ناظرین کے سامنے یکایک چمکنے لگا۔

۱۰۹۔قوم فرعون کے سرداروں نے کہا :یہ یقینا بڑا ماہر جادوگر ہے۔

۱۱۰۔ یہ تمہیں تمہاری سر زمین سے نکالنا چاہتا ہے، بتاؤ اب تمہاری کیا صلاح ہے؟

۱۱۱۔ انہوں نے کہا :موسیٰ اور اس کے بھائی کو کچھ مہلت دو اور لوگوں کو جمع کرنے والے(ہرکاروں)کو شہروں میں روانہ کر دو۔

۱۱۲۔وہ تمام ماہر جادوگروں کو تمہارے پاس لائیں،

۱۱۳۔ اور جادوگر فرعون کے پاس آئے(اور)کہنے لگے:اگر ہم غالب رہے تو ہمیں صلہ ملے گا؟

۱۱۴۔فرعون نے کہا:ہاں یقینا تم مقرب بارگاہ ہو جاؤ گے۔

۱۱۵۔انہوں نے کہا :اے موسیٰ !پہلے تم پھینکتے ہو یا ہم پھینکیں ؟

۱۱۶۔موسیٰ نے کہا :تم پھینکو، پس جب انہوں نے پھینکا تو لوگوں کی نگاہوں کو مسحور اور انہیں خوفزدہ کر دیا اور انہوں نے بہت بڑا جادو پیش کیا۔

۱۱۷۔ اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی کی کہ اپنا عصا پھینک دیں، چنانچہ اس نے یکایک ان کے خود ساختہ جادو کو نگلنا شروع کیا۔

۱۱۸۔ اس طرح حق ثابت ہوا اور ان لوگوں کا کیا دھرا باطل ہو کر رہ گیا۔

۱۱۹۔ پس وہ وہاں شکست کھا گئے اور ذلیل ہو کر لوٹ گئے۔

۱۲۰۔اور سب جادوگر سجدے میں گر پڑے.

۱۲۱۔کہنے لگے :ہم رب العالمین پر ایمان لے آئے۔

۱۲۲۔ جو موسیٰ اور ہارون کا رب ہے۔

۱۲۳۔ فرعون نے کہا :قبل اس کے کہ میں تمہیں اجازت دیتا تم اس پر ایمان لے آئے یقینا یہ تو ایک سازش ہے جو تم نے اس شہر میں کی ہے تاکہ اہل شہر کو یہاں سے بے دخل کرو پس عنقریب تمہیں(اس کا انجام) معلوم ہو جائے گا۔

۱۲۴۔ میں تمہارے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں سے ضرور کاٹوں گا پھر تم سب کو ضرور بالضرور سولی چڑھا دوں گا۔

۱۲۵۔ انہوں نے کہا :ہمیں تو اپنے رب کی طرف پلٹ کر جانا ہے۔

۱۲۶۔اور تو نے ہم میں کون سی بری بات دیکھی سوائے اس کے کہ جب ہمارے رب کی نشانیاں ہمارے پاس آئیں تو ہم ان پر ایمان لے آئے، اے

ہمارے رب !ہم پر صبر کا فیضان فرما اور ہمیں اس دنیا سے مسلمان اٹھا لے۔

۱۲۷۔ اور قوم فرعون کے سرداروں نے کہا :فرعون!کیا تو موسیٰ اور اس کی قوم کو آزاد چھوڑ دے گا کہ وہ زمین میں فساد پھیلائیں اور وہ تجھ سے اور تیرے معبودوں سے دست کش ہو جائیں؟ فرعون بولا :عنقریب ہم ان کے بیٹوں کو قتل کریں گے اور ان کی بیٹیوں کو زندہ چھوڑ دیں گے اور ہمیں ان پر بالادستی حاصل ہے۔

۱۲۸۔ موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا :اللہ سے مدد طلب کرو اور صبر کرو، بے شک یہ سرزمین اللہ کی ہے وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اس کا وارث بناتا ہے اور نیک انجام اہل تقویٰ کے لیے ہے۔

۱۲۹۔(قوم موسیٰ نے)کہا :آپ کے آنے سے پہلے بھی ہمیں اذیت دی گئی اور آپ کے آنے کے بعد بھی، موسیٰ نے کہا :تمہارا رب عنقریب تمہارے دشمن کو ہلاک کر دے گا اور زمین میں تمہیں خلیفہ بنا کر دیکھے گا کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔

۱۳۰۔اور بتحقیق ہم نے آل فرعون کو قحط سالی اور پیداوار کی قلت میں مبتلا کیا شاید وہ نصیحت حاصل کریں۔

۱۳۱۔پس جب انہیں آسائش حاصل ہوتی تو کہتے :ہم اس کے مستحق ہیں اور اگر برا زمانہ آتا تو اسے موسیٰ اور اس کے ساتھیوں کی بدشگونی ٹھہراتے، آگاہ رہو !ان کی بدشگونی اللہ کے پاس ہے لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔

۱۳۲۔ اور کہنے لگے:اے موسیٰ!ہم پر جادو کرنے کے لیے خواہ کیسی نشانی لے

آؤ ہم تم پر ایمان نہیں لائیں گے۔

۱۳۳۔ پھر ہم نے بطور کھلی نشانیوں کے ان پر طوفان، ٹڈی دل، جوئیں، مینڈکوں اور خون(کا عذاب)نازل کیا مگر وہ تکبر کرتے رہے اور وہ جرائم پیشہ لوگ تھے؟

۱۳۴۔ اور جب ان پر کوئی بلا نازل ہو جاتی تو کہتے: اے موسی !ہمارے لیے اپنے رب سے دعا کریں جیسا کہ اس نے آپ سے عہد کر رکھا ہے(کہ وہ آپ کی دعا سنے گا)اگر آپ نے ہم سے عذاب دور کر دیا تو ہم آپ پر ضرور ایمان لے آئیں گے اور بنی اسرائیل کو بھی ضرور آپ کے ساتھ جانے دیں گے۔

۱۳۵۔ پھر جب ہم ایک مقررہ مدت کے لیے جس کو وہ پہنچنے والے تھے عذاب کو دور کر دیتے تو وہ عہد کو توڑ ڈالتے۔

۱۳۶۔ تب ہم نے ان سے انتقام لیا پھر انہیں دریا میں غرق کر دیا کیونکہ انہوں نے ہماری آیات کی تکذیب کی اور وہ ان سے لاپرواہی برتتے تھے۔

۱۳۷۔ اور ہم نے ان لوگوں کو جو بے بس کر دیے گئے تھے اس سرزمین کے مشرق و مغرب کا وارث بنایا جسے ہم نے برکتوں سے نوازا تھا اور بنی اسرائیل کے ساتھ آپ کے رب کا نیک وعدہ پورا ہو گیا کیونکہ انہوں نے صبر کیا تھا اور فرعون اور اس کی قوم جو کچھ بنایا کرتے تھے اور جو اونچی عمارتیں تعمیر کرتے تھے وہ سب کچھ ہم نے تباہ کر دیا۔

۱۳۸۔ اور ہم نے بنی اسرائیل کو سمندر پار کرایا تو وہ ایسے لوگوں کے پاس پہنچ

گئے جو اپنے بتوں کی پوجا پاٹ میں لگے ہوئے تھے، کہنے لگے :اے موسیٰ! ہمارے لیے بھی ایسا معبود بنا جیسے ان لوگوں کے معبود ہیں، موسیٰ نے کہا :تم تو بڑی نادان قوم ہو۔

۱۳۹۔ یہ قوم جس روش پر گامزن ہے یقینا برباد ہونے والی ہے اور جو اعمال یہ انجام دیتے ہیں وہ باطل ہیں۔

۱۴۰۔موسیٰ نے کہا :کیا میں تمہارے لیے اللہ کے سوا کوئی اور معبود تلاش کروں؟ حالانکہ اس نے تمہیں عالمین پر فضیلت دی ہے.

۱۴۱۔ اور(وہ وقت یاد کرو)جب ہم نے تمہیں آل فرعون سے نجات دی جو تمہیں بدترین عذاب میں مبتلا کرتے تھے، تمہارے بیٹوں کو قتل کرتے اور تمہاری بیٹیوں کو زندہ چھوڑتے تھے اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے بہت بڑی آزمائش تھی۔

۱۴۲۔ اور ہم نے موسیٰ سے تیس(۳۰)راتوں کاوعدہ کیااور دس(دیگر)راتوں سے اسے پورا کیا اس طرح ان کے رب کی مقررہ میعاد چالیس راتیں پوری ہو گئی اور موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے کہا :میری قوم میں میری جانشینی کرنا اور اصلاح کرتے رہنا اور مفسدوں کا راستہ اختیار نہ کرنا۔

۱۴۳۔ اور جب موسیٰ ہماری مقررہ میعاد پر آئے اور ان کے رب نے ان سے کلام کیا تو کہنے لگے :پروردگارا! مجھے(جلوہ)دکھا کہ میں تیرا دیدار کروں، فرمایا :تم مجھے ہرگز نہ دیکھ سکو گے لیکن اس پہاڑ کی طرف دیکھو پس اگر وہ اپنی جگہ قائم رہا تو تم مجھے دیکھ سکو گے، پھر جب ان کے رب نے پہاڑ پر تجلی

فرمائی تو اسے ریزہ ریزہ کر دیا اور موسیٰ غش کھا کر گر پڑے، پھر جب ہوش میں آئے تو عرض کرنے لگے :پاک ہے تیری ذات میں تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اور میں ایمان لانے والوں میں سب سے پہلا ہوں۔۔

۱۴۴۔فرمایا :اے موسیٰ !میں نے لوگوں میں سے آپ کو اپنے پیغامات اور ہمکلامی کے لیے منتخب کیا ہے لہٰذا جو کچھ میں نے آپ کو عطا کیا ہے اسے اخذ کریں اور شکرگزاروں میں سے ہو جائیں۔

۱۴۵۔ اور ہم نے موسیٰ کے لیے(توریت کی)تختیوں پر ہر قسم کی نصیحت اور ہر چیز کی تفصیل لکھی(اور حکم دیا کہ)اسے پوری قوت سے سنبھالیں اور اپنی قوم کو حکم دیں کہ اس میں سے شائستہ ترین باتوں کو اپنا لو، عنقریب میں تمہیں نافرمانوں کا ٹھکانا دکھا دوں گا۔

۱۴۶۔ میں انہیں اپنی آیات سے دور رکھوں گا جو زمین میں ناحق تکبر کرتے ہیں اور تمام نشانیاں دیکھ کر بھی ان پر ایمان نہیں لاتے اور اگر یہ راہ راست دیکھ بھی لیں تو اس راستے کو اختیار نہیں کرتے اور اگر انحراف کا راستہ دیکھ لیں تو اس راستے کو اپنا لیتے ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ ان لوگوں نے ہماری نشانیوں کی تکذیب کی اور ان سے غفلت برتتے رہے۔

۱۴۷۔ اور جنہوں نے ہماری آیات اور آخرت کی پیشی کی تکذیب کی ان کے اعمال ضائع ہو گئے، کیا ان لوگوں کو اس کے سوا کوئی بدلہ مل سکتا ہے جو کچھ وہ کرتے رہے ہیں؟

۱۴۸۔اور موسیٰ کے(کوہ طور پر جانے کے)بعد ان کی قوم نے اپنے زیورات

سے ایک بچھڑا بنا لیا(یعنی)ایسا جسم جس میں بیل کی آواز تھی، کیا انہوں نے یہ نہیں دیکھا کہ یہ نہ تو ان سے بات کر سکتا ہے اور نہ ان کی رہنمائی کر سکتا ہے، ایسے کو انہوں نے معبود بنا لیا اور وہ زیادتی کے مرتکب تھے۔

۱۴۹۔اور جب وہ سخت نادم ہوئے اور دیکھ لیا کہ گمراہ ہو گئے ہیں تو کہنے لگے :اگر ہمارارب ہم پر رحم نہ کرے اور ہمیں معاف نہ فرمائے تو ہم حتمی طور پر خسارے میں رہ جائیں گے۔

۱۵۰۔اور جب موسیٰ نہایت غصے اور رنج کی حالت میں اپنی قوم کی طرف واپس آئے تو کہنے لگے :تم نے میرے بعد بہت بری جانشینی کی، تم نے اپنے رب کے حکم سے عجلت کیوں کی؟ اور(یہ کہکر)تختیاں پھینک دیں اور اپنے بھائی کو سر کے بالوں سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا ہارون نے کہا :اے ماں جائے !یقینا قوم نے مجھے کمزور بنا دیا تھااور وہ مجھے قتل کرنے والے تھے لہٰذا آپ دشمنوں کو مجھ پر ہنسنے کا موقع نہ دیں اور مجھے ان ظالموں میں شمار نہ کریں۔

۱۵۱۔موسیٰ نے کہا :اے میرے پروردگار !مجھے اور میرے بھائی کو معاف فرما اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل فرما اور تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے ۔

۱۵۲۔جنہوں نے گوسالہ کو(معبود)بنایا بیشک ان پر عنقریب ان کے رب کا غضب واقع ہو گا اور دنیاوی زندگی میں ذلت اٹھانا پڑے گی اور بہتان پردازوں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں۔

۱۵۳۔ اور جنہوں نے گناہ کا ارتکاب کیا پھر اس کے بعد توبہ کر لی اور ایمان لے آئے تو اس(توبہ)کے بعد آپ کا رب یقینا بڑا معاف کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔

۱۵۴۔ اور جب موسیٰ کا غصہ فرو ہو گیا تو انہوں نے(توریت کی)وہ تختیاں اٹھائیں جن کی تحریر میں ان لوگوں کے لیے ہدایت اور رحمت تھی جو اپنے پروردگار سے خائف رہتے ہیں۔

۱۵۵۔ اور موسیٰ نے ہماری مقررہ میعادکے لیے اپنی قوم سے ستر افراد منتخب کیے، پھر جب انہیں زلزلے نے گرفت میں لیا(تو)موسیٰ نے عرض کیا: پروردگارا !اگر تو چاہتا تو انہیں اور مجھے پہلے ہی ہلاک کر دیتا، کیا تو ہمارے کم عقل لوگوں کے اعمال کی سزا میں ہمیں ہلاک کر دے گا؟ یہ تو تیری ایک آزمائش تھی جس سے جسے تو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے، تو ہی ہمارا آقا ہے، پس ہمیں معاف فرما اور ہم پر رحم فرما اور تو معاف کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے ۔

۱۵۶۔ اور ہمارے لیے اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی بھلائی مقرر فرما ہم نے تیری طرف رجوع کر لیا ہے،ارشاد فرمایا:عذاب تو جسے میں چاہتا ہوں دیتا ہوں اور میری رحمت ہر چیز کو شامل ہے، پس اسے میں ان لوگوں کے لیے مقرر کر دوں گا جو تقویٰ رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔

۱۵۷۔)یہ رحمت ان مومنین کے شامل حال ہو گی(جو لوگ اس رسول کی

پیروی کرتے ہیں جو نبی امی کہلاتے ہیں جن کا ذکر وہ اپنے ہاں توریت اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں وہ انہیں نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں اور پاکیزہ چیزیں ان کے لیے حلال اور ناپاک چیزیں ان پر حرام کرتے ہیں اور ان پر لدے ہوئے بوجھ اور(گلے کے)طوق اتارتے ہیں، پس جو ان پر ایمان لاتے ہیں ان کی حمایت اور ان کی مدد اور اس نور کی پیروی کرتے ہیں جو ان کے ساتھ نازل کیا گیا ہے، وہی فلاح پانے والے ہیں۔

۱۵۸۔ کہدیجیے :اے لوگو !میں تم سب کی طرف اس اللہ کا(بھیجا ہوا)رسول ہوں جو آسمانوں اور زمین کا مالک ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی زندگی اور وہی موت دیتاہے، لہٰذا تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ، اس امی نبی پر جو اللہ اور اس کے کلمات پر ایمان رکھتا ہے اور اس کی پیروی کرو شاید تم ہدایت حاصل کر لو۔

۱۵۹۔اور قوم موسیٰ میں ایک جماعت ایسی تھی جو حق کے مطابق رہنمائی اور اسی کے مطابق عدل کرتی تھی۔

۱۶۰۔ اور ہم نے بنی اسرائیل کو بارہ قبیلوں میں تقسیم کر کے جدا جدا جماعتیں بنائیں اور جب ان کی قوم نے ان سے پانی طلب کیا تو ہم نے موسیٰ کی طرف وحی کی کہ اپنا عصا پتھر پر مارو، چنانچہ اس سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے، ہر جماعت نے اپنا اپنا گھاٹ معلوم کر لیا اور ہم نے ان کے سروں پر بادل کا سائبان بنایا اور ان پر من و سلویٰ نازل کیا، جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تمہیں عنایت کی ہیں انہیں کھاؤ اور(بعد میں نافرمانی کی وجہ سے)یہ لوگ ہم پر

نہیں بلکہ خود اپنے اوپر ظلم کرتے تھے۔

۱۶۱۔اور جب ان سے کہا گیا کہ اس بستی میں سکونت اختیار کرو اور اس میں جہاں سے چاہو کھاؤ اور حطہ کہتے ہوئے اور دروازے سے سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو جاؤ ہم تمہاری خطائیں معاف کر دیں گے، نیکی کرنے والوں کو ہم عنقریب مزید عطا کریں گے۔

۱۶۲۔مگر ان میں سے ظالم لوگوں نے وہ لفظ بدل ڈالا جو خلاف تھا اس کلمہ کے جو انہیں کہا گیا تھا، پھر ان کے اس ظلم کی وجہ سے ہم نے ان پر آسمان سے عذاب بھیجا۔

۱۶۳۔اور ان سے اس بستی(والوں)کے بارے میں پوچھو جو سمندر کے کنارے واقع تھی، جب یہ لوگ ہفتہ کے دن خلاف ورزی کرتے تھے اور مچھلیاں ہفتہ کے دن ان کے سامنے سطح آب پر ابھر آتی تھیں اور ہفتہ کے علاوہ باقی دنوں میں نہیں آتی تھیں، اس طرح ان کی نافرمانی کی وجہ سے ہم انہیں آزماتے تھے۔

۱۶۴۔اور جب ان میں سے ایک فرقے نے کہا:ان لوگوں کو کیوں نصیحت کرتے ہو جنہیں اللہ ہلاکت یا شدید عذاب میں ڈالنے والا ہے؟ انہوں نے جواب دیا(:ہم یہ نصیحت)تمہارے رب کی بارگاہ میں عذر پیش کرنے کے لیے کرتے ہیں اور(اس لیے بھی کہ)شاید وہ تقویٰ اختیار کریں۔

۱۶۵۔پس جب انہوں نے وہ باتیں فراموش کر دیں جن کی انہیں نصیحت کی گئی تھی تو ہم نے برائی سے روکنے والوں کو نجات دی اور ظالموں کو ان کی

نافرمانی کی وجہ سے برے عذاب میں مبتلا کر دیا۔

۱۶۶۔پس جب انہوں نے اس امر میں سرکشی کی جس سے انہیں روکا گیا تھا تو ہم نے کہا:خوار ہو کر بندر بن جاؤ۔

۱۶۷۔اور(یاد کریں)جب آپ کے رب نے اعلان کیا کہ وہ ان(یہودیوں) پر قیامت تک ایسے لوگوں کو ضرور مسلط کرتا رہے گا جو انہیں بدترین عذاب دیں گے آپ کا رب یقینا جلد سزا دینے والا ہے اور بلا شبہ وہ غفور، رحیم بھی ہے۔

۱۶۸۔ اور ہم نے انہیں زمین میں مختلف گروہوں میں تقسیم کیا، ان میں کچھ لوگ نیک اور کچھ لوگ دوسری طرح کے تھے اور ہم نے آسائشوں اور تکلیفوں کے ذریعے انہیں آزمایا کہ شاید وہ باز آ جائیں۔

۱۶۹۔ پھر ان کے بعد ناخلف لوگ ان کے جانشین ہوئے جو کتاب اللہ کے وارث بن کر اس ادنیٰ زندگی کا مال و متاع سمیٹتے تھے اور کہتے تھے:ہم جلد ہی بخش دیے جائیں گے اور اگر ایسی ہی اور متاع ان کے سامنے آ جائے تو اسے بھی اچک لیتے، کیا ان سے کتاب کا میثاق نہیں لیا گیا تھا کہ وہ اللہ کے بارے میں حق بات کے سوا کچھ بھی نہ کہیں گے اور جو کچھ کتاب کے اندر ہے اسے یہ لوگ پڑھ چکے ہیں اور اہل تقویٰ کے لیے آخرت کی زندگی ہی بہترین زندگی ہے، کیا تم سمجھتے نہیں ہو؟

۱۷۰۔ اور جو لوگ کتاب اللہ سے متمسک رہتے اور نماز قائم کرتے ہیں ہم (ایسے)مصلحین کا اجر ضائع نہیں کرتے ۔

۱۷۱۔اور(یہ بات بھی یاد کرو)جب ہم نے پہاڑ کو ان کے اوپر اس طرح اٹھایا گویا وہ سائبان ہو اور انہیں یہ گمان تھا کہ وہ ان پر گرنے ہی والا ہے (ہم نے ان سے کہا)جو کچھ ہم نے تمہیں دے رکھا ہے پوری قوت کے ساتھ اس سے متمسک رہو اور جو کچھ اس میں ہے اسے یاد رکھو شاید کہ تم تقویٰ والے بن جاؤ۔

۱۷۲۔ اور جب آپ کے رب نے اولاد آدم کی پشتوں سے ان کی نسل کو نکالا تھا اور ان پر خود انہیں گواہ بنا کر(پوچھا تھا): کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ سب نے کہا تھا:ہاں(!تو ہمارا رب ہے)ہم اس کی گواہی دیتے ہیں،(یہ اس لیے ہوا تھا کہ)قیامت کے دن تم یہ نہ کہ سکو کہ ہم تو اس بات سے بے خبر تھے۔

۱۷۳۔یا یہ کہو کہ شرک تو ہم سے پہلے ہمارے باپ دادا نے کیا تھا اور ہم تو ان کے بعد کی اولاد ہیں، تو کیا اہل باطل کے قصور کے بدلے میں ہمیں ہلاکت میں ڈالو گے؟

۱۷۴۔اور اس طرح ہم آیات کو کھول کر بیان کرتے ہیں شاید کہ یہ لوٹ آئیں۔

۱۷۵۔اور انہیں اس شخص کا حال سنا دیجیے جسے ہم نے اپنی آیات دیں مگر وہ انہیں چھوڑ نکلا پھر شیطان نے اس کا پیچھا کیا تو وہ گمراہوں میں سے ہو گیا۔

۱۷۶۔اور اگر ہم چاہتے تو ان (آیات)کے طفیل اس کا رتبہ بلند کرتے لیکن اس نے تو اپنے آپ کو زمین بوس کر دیا اور اپنی نفسانی خواہش کا تابعدار بن

گیا تھا، لہٰذا اس کی مثال اس کتے کی سی ہو گئی کہ اگر تم اس پر حملہ کرو تو بھی زبان لٹکائے رہے اور چھوڑ دو تو بھی زبان لٹکائے رکھے، یہ ان لوگوں کی مثال ہے جو ہماری آیات کی تکذیب کرتے ہیں، پس آپ انہیں یہ حکایتیں سنا دیجیے کہ شاید وہ فکر کریں۔

۱۷۷۔ بدترین مثال ان لوگوں کی ہے جو ہماری آیات کی تکذیب کرتے ہیں اور خود اپنے نفسوں پر ظلم کرتے ہیں۔

۱۷۸۔راہ راست وہ پاتا ہے جسے اللہ ہدایت عطا کرے اور جنہیں اللہ گمراہ کرے وہ خسارے میں ہیں۔

۱۷۹۔ اور بتحقیق ہم نے جن و انس کی ایک کثیر تعداد کو(گویا)جہنم ہی کے لیے پیدا کیا ہے، ان کے پاس دل تو ہیں مگر وہ ان سے سمجھتے نہیں اور ان کی آنکھیں ہیں مگر وہ ان سے دیکھتے نہیں اور ان کے کان ہیں مگر وہ ان سے سنتے نہیں، وہ جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی گئے گزرے، یہی لوگ تو (حق سے)غافل ہیں۔

۱۸۰۔اور زیبا ترین نام اللہ ہی کے لیے ہیں پس تم اسے انہی(اسمائے حسنیٰ) سے پکارو اور جو اللہ کے اسماء میں کج روی کرتے ہیں انہیں چھوڑ دو، وہ عنقریب اپنے کیے کی سزا پائیں گے۔

۱۸۱۔اور جنہیں ہم نے پیدا کیا ہے ان میں ایک جماعت ایسی ہے جو حق کے مطابق ہدایت کرتی ہے اور اسی کے مطابق عدل کرتی ہے۔

۱۸۲۔اور جو ہماری آیات کی تکذیب کرتے ہیں ہم انہیں بتدریج اس طرح

گرفت میں لیں گے کہ انہیں خبر تک نہ ہو گی۔

۱۸۳۔ اور میں انہیں ڈھیل دوں گا، میری تدبیر یقینا نہایت مضبوط ہے۔

۱۸۴۔کیا ان لوگوں نے غور نہیں کیا کہ ان کے ساتھی(محمدؐ)میں کسی قسم کا جنون نہیں ہے؟وہ تو بس صاف صاف تنبیہ کرنے والا ہے۔

۱۸۵۔ کیا انہوں نے آسمانوں اور زمین کی سلطنت اور جو چیزیں اللہ نے پیدا کی ہیں ان میں غور نہیں کیا اور(یہ نہیں سوچا کہ)شاید ان کی موت کاو قت نزدیک ہو رہا ہو؟ آخر اس(قرآن)کے بعد وہ کس بات پر ایمان لائیں گے؟

۱۸۶۔جسے اللہ گمراہ کرے کوئی اس کی ہدایت کرنے والا نہیں اور اللہ ایسے لوگوں کو ان کی اپنی سرکشی میں بھٹکتا ہوا چھوڑ دیتا ہے۔

۱۸۷۔یہ لوگ آپ سے سوال کرتے ہیں کہ قیامت واقع ہونے کا وقت کب ہے؟ کہدیجیے :اس کا علم صرف میرے رب کے پاس ہے، قیامت کے وقت کو اللہ کے سوا کوئی ظاہر نہیں کر سکتا،(قیامت کا واقع ہونا)آسمانوں اور زمین کا بڑا بھاری حادثہ ہو گا جوناگہاں تم پر آ جائے گا، یہ آپ سے اس طرح پوچھتے ہیں گویا آپ اس کی کھوج میں ہوں، کہدیجیے :اس کا علم صرف اللہ کے پاس ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

۱۸۸۔ کہدیجیے:میں خود بھی اپنے نفع و نقصان کا مالک نہیں ہوں مگر اللہ جو چاہتا ہے(وہ ہوتا ہے)اور اگر میں غیب کی باتیں جانتا ہوتا تو بہت سے فائدے حاصل کر لیتا اور مجھے کوئی تکلیف بھی نہ پہنچتی، میں تو بس ایمان والوں کو تنبیہ کرنے اور بشارت دینے والا ہوں۔

۱۸۹۔وہی تو ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا تا کہ(انسان)اس سے سکون حاصل کرے پھر اس کے بعد جب مرد نے عورت کو ڈھانپ لیا(مقاربت کی)تو عورت کو ہلکا سا حمل ہو گیا جس کے ساتھ وہ چلتی پھرتی رہی، پھر جب وہ حمل بھاری ہوا تو دونوں(میاں بیوی)نے اپنے رب اللہ سے دعا کی کہ اگر تو نے ہمیں سالم بچہ دیا تو ہم ضرور تیرے شکر گزار ہوں گے۔

۱۹۰۔پس جب اللہ نے انہیں سالم بچہ عطا کیا تو وہ دونوں اللہ کی اس عطا میں (دوسروں کو)اللہ کے شریک ٹھہرانے لگے، اللہ ان کی مشرکانہ باتوں سے بالاتر ہے۔

۱۹۱۔کیا یہ لوگ ایسوں کو اللہ کا شریک بناتے ہیں جو کوئی چیز خلق نہیں کر سکتے بلکہ خود مخلوق ہوتے ہیں؟

۱۹۲۔ اور جو نہ تو ان کی مدد کر سکتے ہیں اور نہ ہی خود اپنی مدد کرنے پر قادر ہیں۔

۱۹۳۔ اور اگر تم انہیں راہ راست کی طرف بلاؤ تو وہ تمہاری اطاعت نہیں کریں گے، تمہارے لیے یکساں ہے خواہ تم انہیں دعوت دو یا تم خاموشی اختیار کرو۔

۱۹۴۔اللہ کے سوا جنہیں تم پکارتے ہو وہ تمہاری طرح کے بندے ہیں، پس اگر تم سچے ہو تو تم انہیں ذرا پکار کر تو دیکھو انہیں چاہیے کہ تمہیں(تمہاری دعاؤں کا)جواب دیں۔

۱۹۵۔ کیا ان کے پیر ہیں جن سے وہ چلتے ہیں؟ کیا ان کے ہاتھ ہیں جن سے وہ پکڑتے ہیں؟ کیا ان کی آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھتے ہیں؟ کیا ان کے کان ہیں جن سے وہ سنتے ہیں؟ کہہ دیجیے :تم اپنے شریکوں کو بلاؤ پھر میرے خلاف (جو)تدبیریں(کر سکتے ہو)کرو اور مجھے مہلت تک نہ دو۔

۱۹۶۔ بے شک میرا آقا تو وہ اللہ ہے جس نے کتاب نازل کی اور جو صالحین کا کارساز ہے.

۱۹۷۔ اور اللہ کے سوا جنہیں تم پکارتے ہو وہ نہ تو تمہاری مدد کر سکتے ہیں اور نہ ہی خود اپنی مدد کر سکتے ہیں۔

۱۹۸۔اور اگر ہدایت کے لیے تم انہیں بلاؤ تو وہ تمہاری بات بھی سن نہیں سکتے اور تم انہیں دیکھتے ہو کہ بظاہر وہ تمہاری طرف دیکھ رہے ہیں جبکہ وہ کچھ بھی دیکھ نہیں سکتے۔

۱۹۹۔(اے رسول)درگزر سے کام لیں، نیک کاموں کا حکم دیں اور جاہلوں سے کنارہ کش ہو جائیں۔

۲۰۰۔ اور اگر شیطان آپ کو کسی طرح اکسائے تو اللہ کی پناہ مانگیں، یقینا وہ بڑا سننے والا، جاننے والا ہے۔

۲۰۱۔بے شک جو لوگ اہل تقویٰ ہیں انہیں جب کبھی شیطان کی طرف سے کسی خطرے کا احساس ہوتا ہے تو وہ چوکنے ہو جاتے ہیں اور انہیں اسی وقت سوجھ آجاتی ہے۔

۲۰۲۔اور ان کے(شیطانی)بھائی انہیں گمراہی میں کھینچتے لیے جاتے ہیں پھر وہ

(انہیں گمراہ کرنے میں)کوتاہی بھی نہیں کرتے ۔

۲۰۳۔ اور جب آپ ان کے سامنے کوئی معجزہ نہیں لاتے تو کہتے ہیں :تم نے خود اپنے لیے کسی نشانی کا انتخاب کیوں نہ کیا؟ کہدیجیے :میں یقینا اس وحی کا پابند ہوں جو میرے رب کی جانب سے میری طرف بھیجی جاتی ہے، یہ (قرآن)تمہارے رب کی طرف سے تمہارے لیے باعث بصیرت اور مومنوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔

۲۰۴۔ اور جب قرآن پڑھا جائے تو پوری توجہ کے ساتھ اسے سنا کرو اور خاموش رہا کرو ، شاید تم پر رحم کیا جائے ۔

۲۰۵۔(اے رسول)اپنے رب کو تضرع اور خوف کے ساتھ دل ہی دل میں اور دھیمی آواز میں صبح و شام یاد کیا کریں اور غافل لوگوں میں سے نہ ہوں۔

۲۰۶۔ جو لوگ آپ کے رب کے حضور میں ہوتے ہیں وہ یقینا اس کی عبادت کرنے سے نہیں اکڑتے اور اس کی تسبیح کرتے ہیں اور اس کے آگے سجدہ ریز رہتے ہیں۔

۷۲۔سورہ جن ۔ مکی ۔ آیات ۲۸

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ کہدیجئے :میری طرف وحی کی گئی ہے کہ جنات کی ایک جماعت نے (قرآن)سنا اور کہا :ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے

۲۔ جو راہ راست کی طرف ہدایت کرتا ہے اس لیے ہم اس پر ایمان لے
آئے ہیں اور اب ہم کسی کو ہرگز اپنے رب کا شریک نہیں بنائیں گے۔

۳۔ اور یہ کہ ہمارے پروردگار کی شان بلند ہے اس نے نہ کسی کو زوجہ بنایا اور
نہ اولاد،

۴۔ اور یہ کہ ہمارے کم عقل لوگ اللہ کے بارے میں خلاف حق باتیں کرتے
ہیں۔

۵۔ اور یہ کہ ہمارا خیال تھا کہ انسان اور جن کبھی بھی اللہ کے بارے میں
جھوٹ نہیں بول سکتے۔

۶۔ اور یہ کہ بعض انسان بعض جنات سے پناہ طلب کیا کرتے تھے جس نے
جنات کی سرکشی مزید بڑھا دی،

۷۔ اور یہ کہ انسانوں نے بھی تم جنات کی طرح گمان کر لیا تھا کہ اللہ کسی کو
دوبارہ نہیں اٹھائے گا۔

۸۔ اور یہ کہ ہم نے آسمان کو ٹٹولا تو اسے سخت پہرے داروں اور شہابوں
سے بھرا ہوا پایا۔

۹۔ اور یہ کہ پہلے ہم سننے کے لیے آسمان کے مقامات میں بیٹھا کرتے تھے،
اب اگر کوئی سننا چاہتا ہے تو وہ ایک شعلے کو اپنی کمین میں پاتا ہے۔

۱۰۔ اور یہ کہ ہمیں نہیں معلوم کہ(اس سے)اہل زمین کے ساتھ کسی برائی
کا ارادہ کیا گیا ہے یا ان کے رب نے ان کے لیے بھلائی کا ارادہ کیا ہے۔

۱۱۔ اور یہ کہ ہم میں سے کچھ لوگ صالح ہیں اور کچھ ہم میں دوسری طرح

کے ہیں اور ہم مختلف مذاہب میں بٹے ہوئے تھے۔

۱۲۔ اور یہ کہ ہم نے یقین کر لیا ہے کہ ہم زمین میں اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے اور نہ بھاگ کر اس کو ہرا سکتے ہیں۔

۱۳۔ اور یہ کہ جب ہم نے ہدایت(کی بات)سنی تو ہم اس پر ایمان لے آئے، پس جو شخص بھی اپنے رب پر ایمان لاتا ہے اسے نہ تو نقصان کا خوف ہے اور نہ ظلم کا۔

۱۴۔ اور یہ کہ ہم میں سے کچھ مسلمان ہیں اور کچھ ہم میں منحرف ہیں، پس جنہوں نے اسلام اختیار کیا انہوں نے راہ راست اختیار کی۔

۱۵۔ اور جو منحرف ہو گئے وہ جہنم کا ایندھن بن گئے۔

۱۶۔ اور(انہیں یہ بھی سمجھا دیں کہ)اگر یہ لوگ اسی راہ پر ثابت قدم رہتے تو ہم انہیں وافر پانی سے سیراب کرتے،

۱۷۔ تاکہ اس میں ہم ان کی آزمائش کریں اور جو شخص اپنے پروردگار کے ذکر سے منہ پھیرے گا وہ اسے سخت عذاب میں مبتلا کرے گا۔

۱۸۔ اور یہ کہ مساجد اللہ کے لیے ہیں، لہٰذا اللہ کے ساتھ کسی کو نہ پکارو۔

۱۹۔ اور یہ کہ جب اللہ کا بندہ اسے پکارنے کے لیے کھڑا ہوا تو قریب تھا کہ ہجوم اس پر ٹوٹ پڑے۔

۲۰۔ کہدیجئے :میں تو صرف اپنے رب کو پکارتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا۔

۲۱۔ کہدیجئے :میں تمہارے لیے نہ کسی نقصان کا اختیار رکھتا ہوں اور نہ کسی

ہدایت کا۔

۲۲۔ کہدیجئے :مجھے اللہ سے کوئی ہر گز نہیں بچا سکتا اور نہ ہر گز اس کے سوا کوئی جائے پناہ پا سکوں گا۔

۲۳۔(میرا کام تو)صرف اللہ کی بات اور اس کے پیغامات کا پہنچانا ہے اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتا ہے اس کے لیے جہنم کی آگ ہے جس میں وہ ابد تک ہمیشہ رہیں گے۔

۲۴۔(وہ ایمان نہیں لائیں گے)یہاں تک کہ وہ اسے دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ کس کا مددگار کمزور ہے اور کس کی جماعت قلت میں ہے۔

۲۵۔ کہدیجئے :میں نہیں جانتا کہ جس کا وعدہ تم سے کیا جاتا ہے وہ قریب ہے یا میرا رب اس کے لیے لمبی مدت مقرر فرماتا ہے۔

۲۶۔ وہ غیب کا جاننے والا ہے اور اپنے غیب کسی پر ظاہر نہیں کرتا۔

۲۷۔ سوائے اس رسول کے جسے اس نے برگزیدہ کیا ہو، وہ اس کے آگے اور پیچھے نگہبان مقرر کر دیتاہے۔

۲۸۔ تاکہ اسے علم ہو جائے کہ انہوں نے اپنے رب کے پیغامات پہنچائے ہیں اور جو کچھ ان کے پاس ہے اس پر اللہ نے احاطہ کر رکھا ہے اور اس نے ہر چیز کو شمار کر رکھا ہے۔

۳۶۔ سورہ یسٓ ۔ مکی ۔ آیات ۸۳

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ یا، سین ۔

۲۔ قسم ہے قرآن حکیم کی

۳۔ کہ آپ یقینا رسولوں میں سے ہیں،

۴۔ راہ راست پر ہیں۔

۵۔(یہ قرآن)غالب آنے والے مہربان کا نازل کردہ ہے،

۶۔ تاکہ آپ ایک ایسی قوم کو تنبیہ کریں جس کے باپ دادا کو تنبیہ نہیں کی گئی تھی لہذاوہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔

۷۔ بتحقیق ان میں سے اکثر پر اللہ کا فیصلہ حتمی ہو چکا ہے پس اب وہ ایمان نہیں لائیں گے۔

۸۔ ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال رکھے ہیں اور وہ ٹھوڑیوں تک(پھنسے ہوئے)ہیں اسی لیے ان کے سر اوپر کی طرف الٹے ہوئے ہیں۔

۹۔ اورہم نے ان کے آگے دیوار کھڑی کی ہے اور ان کے پیچھے بھی دیوار کھڑی کی ہے اور ہم نے انہیں ڈھانک دیا ہے لہذاوہ کچھ دیکھ نہیں پاتے ۔

۱۰۔ اور ان کے لیے یکساں ہے کہ آپ انہیں تنبیہ کریں یا نہ کریں وہ(ہر حالت میں)ایمان نہیں لائیں گے۔

۱۱۔ آپ تو صرف اسے تنبیہ کرسکتے ہیں جو اس ذکر کی اتباع کرے اور بن

دیکھے رحمن کا خوف رکھے، ایسے شخص کو مغفرت اور اجر کریم کی بشارت دے دیں۔

۱۲۔ ہم ہی مردوں کو زندہ کرتے ہیں اور جو کچھ وہ آگے بھیج چکے ہیں اور جو آثار پیچھے چھوڑ جاتے ہیں سب کو ہم لکھتے ہیں اور ہر چیز کو ہم نے ایک امام مبین میں جمع کر دیا ہے۔

۱۳۔ اور ان کے لیے بستی والوں کو مثال کے طور پر پیش کرو جب ان کے پاس پیغمبر آئے.

۱۴۔ جب ہم نے ان کی طرف دو پیغمبر بھیجے تو انہوں نے دونوں کی تکذیب کی پھر ہم نے تیسرے سے(انہیں)تقویت بخشی تو انہوں نے کہا :ہم تو تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں۔

۱۵۔ بستی والوں نے کہا :تم تو صرف ہم جیسے بشر ہو اور خدائے رحمن نے کوئی چیز نازل نہیں کی ہے، تم تو محض جھوٹ بولتے ہو۔

۱۶۔ رسولوں نے کہا :ہمارا رب جانتا ہے کہ ہم تمہاری طرف ہی بھیجے گئے ہیں۔

۱۷۔ اور ہم پر تو فقط واضح طور پر پیغام پہنچانا(فرض)ہے اور بس۔

۱۸۔ بستی والوں نے کہا :ہم تمہیں اپنے لیے برا شگون سمجھتے ہیں، اگر تم باز نہ آئے تو ہم تمہیں ضرور سنگسار کر دیں گے اور ہماری طرف سے تمہیں دردناک عذاب ضرور پہنچے گا۔

۱۹۔ رسولوں نے کہا :تمہاری بدشگونی خود تمہارے ساتھ ہے، کیا یہ(بدشگونی) اس لیے ہے کہ تمہیں نصیحت کی گئی ہے؟ بلکہ تم حد سے تجاوز کرنے والے

ہو۔

۲۰۔ شہر کے دور ترین گوشے سے ایک شخص دوڑتا ہوا آیا، بولا :اے میری قوم !ان رسولوں کی پیروی کرو۔

۲۱۔ ان کی اتباع کرو جو تم سے کوئی اجر نہیں مانگتے اور وہ راہ راست پر ہیں۔

۲۲۔ اور میں کیوں نہ اس ذات کی بندگی کروں جس نے مجھے پیدا کیا ہے اور جس کی طرف تم سب کو پلٹ کر جانا ہے۔

۲۳۔ کیا میں اس ذات کے علاوہ کسی کو معبود بناؤں؟ جب کہ اگر خدائے رحمن مجھے ضرر پہنچانے کا ارادہ کر لے تو ان کی شفاعت مجھے کوئی فائدہ نہیں دے سکتی اور نہ وہ مجھے چھڑا سکتے ہیں۔

۲۴۔ تب تو میں صریح گمراہی میں مبتلا ہو جاؤں گا۔

۲۵۔ میں تو تمہارے پروردگار پر ایمان لے آیا ہوں لہذا میری بات سن لو۔

۲۶۔ اس سے کہدیاگیا :جنت میں داخل ہو جاؤ، اس نے کہا :کاش !میری قوم کو اس بات کا علم ہو جاتا،

۲۷۔ کہ میرے رب نے مجھے بخش دیا اور مجھے عزت والوں میں شامل کیا ہے۔

۲۸۔ اور اس کے بعد اس کی قوم پر ہم نے آسمان سے کوئی لشکر نہیں اتارا اور نہ ہم کوئی لشکر اتارنے والے تھے۔

۲۹۔ وہ تو محض ایک ہی چیخ تھی پس وہ یکایک بجھ کر رہ گئے۔

۳۰۔ ہائے افسوس !ان بندوں پر جن کے پاس جو بھی رسول آیا اس کے ساتھ انہوں نے تمسخر کیا۔

۳۱۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ان سے پہلے کتنی قوموں کو ہم نے ہلاک کر دیا؟ اب وہ ان کی طرف لوٹ کر نہیں آئیں گے۔

۳۲۔ اور ان سب کو ہمارے روبرو حاضر کیا جائے گا۔

۳۳۔ اور مردہ زمین ان کے لیے ایک نشانی ہے جسے ہم نے زندہ کیا اور اس سے غلہ نکالا جس سے یہ کھاتے ہیں۔

۳۴۔ اور ہم نے اس(زمین)میں کھجوروں اور انگوروں کے باغ بنائے اور ہم نے اس(زمین)میں کچھ چشمے جاری کیے۔

۳۵۔ تاکہ وہ اس کے پھلوں سے اور اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھائیں، تو کیا یہ شکر نہیں کرتے؟

۳۶۔ پاک ہے وہ ذات جس نے تمام جوڑے بنائے ان چیزوں سے جنہیں زمین اگاتی ہے اور خود ان سے اور ان چیزوں سے جنہیں یہ جانتے ہی نہیں۔

۳۷۔ اور رات بھی ان کے لیے ایک نشانی ہے جس سے ہم دن کو کھینچ لیتے ہیں تو ان پر اندھیرا چھا جاتا ہے۔

۳۸۔ اور سورج اپنے مقررہ ٹھکانے کی طرف چلا جا رہا ہے، یہ بڑے غالب آنے والے دانا کی تقدیر ہے۔

۳۹۔ اور چاند کے لیے ہم نے منزلیں مقرر کی ہیں یہاں تک کہ وہ کھجور کی پرانی شاخ کی طرح لوٹ جاتا ہے۔

۴۰۔ نہ سورج کے لیے سزاوار ہے کہ وہ چاند کو پکڑ لے اور نہ ہی رات دن پر سبقت لے سکتی ہے اور وہ سب ایک ایک مدار میں تیر رہے ہیں۔

۴۱۔ اور یہ بھی ان کے لیے ایک نشانی ہے کہ ہم نے ان کی نسل کو بھری ہوئی کشتی میں سوار کیا۔

۴۲۔ اور ہم نے ان کے لیے اس(کشتی)جیسی اور(سواریاں)بنائیں جن پر یہ سوار ہوتے ہیں۔

۴۳۔اور اگر ہم چاہیں تو انہیں غرق کر دیں پھر ان کے لیے نہ کوئی فریاد رس ہو گا اور نہ ہی وہ بچائے جائیں گے۔

۴۴۔ مگر ہماری طرف سے رحمت ہے اور(جس سے)انہیں ایک وقت تک متاع(حیات)مل جاتی ہے ۔

۴۵۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اس(گناہ)سے بچو جو تمہارے سامنے ہے اور اس(عذاب)سے جو تمہارے پیچھے آنے والا ہے شاید تم پر رحم کیا جائے۔

۴۶۔ اور ان کے رب کی نشانیوں میں سے جو بھی نشانی ان کے پاس آتی ہے وہ اس سے منہ موڑ لیتے ہیں۔

۴۷۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو رزق تمہیں اللہ نے عنایت کیا ہے اس سے کچھ(راہ خدا میں)خرچ کرو تو کفار مومنین سے کہتے ہیں :کیا ہم اسے کھلائیں جسے اگر اللہ چاہتا تو خود کھلا دیتا؟ تم تو بس صریح گمراہی میں مبتلا ہو۔

۴۸۔ اور وہ کہتے ہیں :اگر تم سچے ہو(تو بتاؤ)یہ وعدہ(قیامت)کب(پورا)ہو گا؟

۴۹۔(درحقیقت)یہ ایک ایسی چیخ کے منتظر ہیں جو انہیں اس حالت میں

گرفت میں لے گی جب یہ لوگ آپس میں جھگڑ رہے ہوں گے۔

۵۰۔ پھر نہ تو وہ وصیت کر پائیں گے اور نہ ہی اپنے گھر والوں کی طرف واپس جا سکیں گے

۵۱۔ اور جب صور پھونکا جائے گا تو وہ اپنی قبروں سے اپنے رب کی طرف دوڑ پڑیں گے۔

۵۲۔ کہیں گے :ہائے ہماری تباہی !ہماری خوابگاہوں سے ہمیں کس نے اٹھایا؟ یہ وہی بات ہے جس کا خدائے رحمن نے وعدہ کیا تھا اور پیغمبروں نے سچ کہا تھا۔

۵۳۔ وہ تو صرف ایک چیخ ہو گی پھر سب کے سب ہمارے سامنے حاضر کیے جائیں گے .

۵۴۔ اس روز کسی پر کچھ بھی ظلم نہیں کیا جائے گا اور تمہیں بس وہی بدلہ دیاجائے گا جیسا تم عمل کرتے رہے ہو۔

۵۵۔ آج اہل جنت یقیناکیف و سرور کے ساتھ مشغلے میں ہوں گے۔

۵۶۔ وہ اور ان کی ازواج سایوں میں مسندوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے۔

۵۷۔ وہاں ان کے لیے میوے اور ان کی مطلوبہ چیزیں موجود ہوں گی۔

۵۸۔ مہربان رب کی طرف سے سلام کہا جائے گا۔

۵۹۔ اے مجرمو !آج تم الگ ہو جاؤ۔

۶۰۔ اے اولاد آدم !کیا ہم نے تم سے عہد نہیں لیا تھا کہ تم شیطان کی پرستش نہ کرنا؟بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

۶۱۔ اور یہ کہ میری بندگی کرنا، یہی سیدھا راستہ ہے۔

۶۲۔ اور بتحقیق اس نے تم میں سے بہت سی مخلوق کو گمراہ کر دیا ہے، تو کیا تم عقل نہیں رکھتے؟

۶۳۔ یہ وہی جہنم ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔

۶۴۔ آج اس جہنم میں جھلس جاؤ اس کفر کے بدلے میں جو تم کیا کرتے تھے۔

۶۵۔ آج ہم ان کے منہ پر مہر لگا دیتے ہیں اور ان کے ہاتھ ہم سے بولیں گے اور ان کے پاؤں گواہی دیں گے اس کے بارے میں جو کچھ وہ کرتے رہے ہیں۔

۶۶۔ اور اگر ہم چاہیں تو ان کی آنکھوں کو مٹا دیں پھر یہ راستے کی طرف لپک بھی جائیں تو کہاں سے راستہ دیکھ سکیں گے؟

۶۷۔ اور اگر ہم چاہیں تو انہیں ان ہی کی جگہ پر اس طرح مسخ کر دیں کہ نہ آگے جانے کی استطاعت ہو گی اور نہ پیچھے پلٹ سکیں گے۔

۶۸۔اور جسے ہم لمبی زندگی دیتے ہیں اسے خلقت میں اوندھا کر دیتے ہیں، کیا وہ عقل سے کام نہیں لیتے؟

۶۹۔ اور ہم نے اس(رسول)کو شعر نہیں سکھایا اور نہ ہی یہ اس کے لیے شایان شان ہے، یہ تو بس ایک نصیحت(کی کتاب)اور روشن قرآن ہے،

۷۰۔ تاکہ جو زندہ ہیں انہیں تنبیہ کرے اور کافروں کے خلاف حتمی فیصلہ ہو جائے.

۷۱۔ کیا یہ لوگ نہیں دیکھتے کہ ہم نے اپنے دست قدرت سے بنائی ہوئی

چیزوں میں سے ان کے لیے مویشی پیدا کیے چنانچہ اب یہ ان کے مالک ہیں؟

۷۲۔ اور ہم نے انہیں ان کے لیے مسخر کر دیا چنانچہ کچھ پر یہ سوار ہوتے ہیں اور کچھ کو کھاتے ہیں۔

۷۳۔ اور ان میں ان کے لیے دیگر فوائد اور مشروبات ہیں تو کیا یہ شکر ادا نہیں کرتے؟

۷۴۔ اور انہوں نے اللہ کے سوا اوروں کو معبود بنا لیا ہے کہ شاید انہیں مدد مل سکے۔

۷۵۔(حالانکہ)وہ(نہ صرف)ان کی مدد نہیں کر سکتے اور وہ الٹے ان معبودوں کے(تحفظ کے)لیے آمادہ لشکر ہیں۔

۷۶۔ لہذا ان کی باتیں آپ کو رنجیدہ نہ کریں، ہم سب باتیں جانتے ہیں جو یہ چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں۔

۷۷۔ کیا انسان یہ نہیں دیکھتا کہ ہم نے اسے نطفے سے پیدا کیا ہے اتنے میں وہ کھلا جھگڑالو بن گیا؟

۷۸۔ پھر وہ ہمارے لیے مثالیں دینے لگتا ہے اور اپنی خلقت بھول جاتا ہے اور کہنے لگتا ہے :ان ہڈیوں کو خاک ہونے کے بعد کون زندہ کرے گا؟

۷۹۔ کہدیجیے :انہیں وہی زندہ کرے گا جس نے انہیں پہلی بار پیدا کیا تھا اور وہ ہر قسم کی تخلیق کو خوب جانتا ہے۔

۸۰۔ وہی ہے جس نے تمہارے لیے سبز درخت سے آگ پیدا کی پھر تم اس سے آگ سلگاتے ہو۔

۸۱۔ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے، آیا وہ اس بات پر قادر نہیں ہے کہ ان جیسوں کو پیدا کرے؟ کیوں نہیں !وہ تو بڑا خالق ، دانا ہے۔

۸۲۔ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کر لیتا ہے تو بس اس کا امر یہ ہوتا ہے :ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے۔

۸۳۔ پس پاک ہے وہ ذات جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی سلطنت ہے اور اسی کی طرف تم پلٹائے جانے والے ہو۔

۲۵۔سورہ فرقان ۔ مکی ۔ آیات ۷۷

بنام خدائے رحمن ورحیم

ا۔بابرکت ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے پر فرقان نازل فرمایا تاکہ وہ سارے جہاں والوں کے لیے انتباہ کرنے والا ہو۔

۲۔ جس کے لیے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے اور جس نے کسی کو بیٹا نہیں بنایااور جس کی بادشاہی میں کوئی شریک نہیں ہے اور جس نے ہر چیز کو خلق فرمایا پھر ہر ایک کو اپنے اندازے میں مقدر فرمایا۔

۳۔ لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر ایسے معبود بنا لیے جو کسی چیز کو خلق نہیں کر سکتے بلکہ خود مخلوق ہیں اور وہ اپنے لیے بھی کسی نفع اور نقصان کا اختیار نہیں رکھتے اور وہ نہ موت کا اختیار رکھتے ہیں اور نہ حیات کا اور نہ ہی اٹھائے جانے

کا۔

۴۔ اور کفار کہتے ہیں: یہ قرآن ایک خود ساختہ چیز ہے جسے اس شخص نے خود گھڑ لیا ہے اور دوسرے لوگوں نے اس کام میں اس کی مدد کی ہے،(ایسی باتیں کر کے)یہ لوگ ظلم اور جھوٹ کے مرتکب ہوئے ہیں۔

۵۔ اور کہتے ہیں:(یہ قرآن)پرانے لوگوں کی داستانیں ہیں جو اس شخص نے لکھوا رکھی ہیں اور جو صبح و شام اسے پڑھ کر سنائی جاتی ہیں۔

٦۔ کہدیجیے :اسے تو اس اللہ نے نازل کیا ہے جو آسمانوں اور زمین کا راز جانتا ہے، بے شک وہ بڑا غفور و رحیم ہے۔

۷۔ اور وہ کہتے ہیں :یہ کیسا رسول ہے جو کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے؟ اس پر کوئی فرشتہ کیوں نازل نہیں ہوتا؟ تاکہ اس کے ساتھ تنبیہ کر دیا کرے۔

۸۔ یا اس کے لیے کوئی خزانہ نازل کر دیا جاتا یا اس کا کوئی باغ ہوتا جس سے وہ کھا لیا کرتا اور ظالم لوگ(اہل ایمان سے)کہتے ہیں :تم تو ایک سحر زدہ شخص کی پیروی کرتے ہو۔

۹۔ دیکھیے !یہ لوگ آپ کے بارے میں کیسی باتیں بنا رہے ہیں، پس یہ ایسے گمراہ ہو گئے ہیں کہ ان کے لیے راہ پانا ممکن نہیں ہے۔

۱۰۔ بابرکت ہے وہ ذات کہ اگر وہ چاہے تو آپ کے لیے اس سے بہتر ایسے باغات بنا دے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں اور آپ کے لیے بڑے بڑے محل بنا دے۔

۱۱۔ بلکہ (حقیقت یہ ہے کہ) انہوں نے قیامت کو جھٹلایا اور جو قیامت کو جھٹلائے اس کے لیے ہم نے جہنم تیار کر رکھی ہے۔

۱۲۔ جب وہ (جہنم) دور سے انہیں دیکھے گی تو یہ لوگ غضب سے اس کا بپھرنا اور دھاڑنا سنیں گے۔

۱۳۔ اور جب انہیں جکڑ کر جہنم کی کسی تنگ جگہ میں ڈال دیا جائے گا تو وہاں وہ موت کو پکاریں گے۔

۱۴۔ (تو ان سے کہا جائے گا) آج ایک موت کو نہ پکارو بلکہ بہت سی اموات کو پکارو.

۱۵۔ کہدیجیے : کیا یہ مصیبت بہتر ہے یا دائمی جنت جس کا اہل تقویٰ سے وعدہ کیا گیا ہے، جو ان کے لیے جزا اور ٹھکانا ہے۔

۱۶۔ وہاں ان کے لیے ہر وہ چیز جسے وہ چاہیں گے موجود ہو گی جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے، یہ لازمی وعدہ آپ کے پروردگار کے ذمے ہے۔

۱۷۔ اور اس دن اللہ، ان لوگوں کو اور اللہ کو چھوڑ کر جن معبودوں کی یہ لوگ پوجا کرتے تھے ان کو (بھی) جمع کرے گا اور پھر فرمائے گا : کیا تم نے میرے ان بندوں کو گمراہ کیا تھا یا یہ خود گمراہ ہوئے تھے؟

۱۸۔ وہ کہیں گے : پاک ہے تیری ذات ہمیں تو حق ہی نہیں پہنچتا کہ ہم تیرے سوا کسی کو اپنا ولی بنائیں لیکن تو نے انہیں اور ان کے باپ دادا کو نعمتیں عطا فرمائیں یہاں تک کہ یہ لوگ (تیری) یاد کو بھول گئے اور یہ ہلاکت میں پڑنے والے لوگ تھے۔

۱۹۔ پس انہوں(تمہارے معبودوں)نے تمہاری باتوں کو جھٹلایا لہذا آج تم نہ تو عذاب کو ٹال سکتے ہو اور نہ ہی کوئی مدد حاصل کر سکتے ہو اور تم میں سے جو بھی ظلم کرے گا ہم اسے بڑا عذاب چکھا دیں گے۔

۲۰۔ اور ہم نے آپ سے پہلے جو بھی رسول بھیجے تھے وہ سب کھانا کھاتے تھے اور بازاروں میں چلتے پھرتے تھے اور ہم نے تمہیں ایک دوسرے کے لیے آزمائش بنا دیا کیا تم صبر کرتے ہو؟ اور آپ کا پروردگار تو خوب دیکھنے والا ہے۔

۲۱۔ اور جولوگ ہماری ملاقات کی امید نہیں رکھتے وہ کہتے ہیں :ہم پر فرشتے کیوں نازل نہیں کیے گئے یا ہم اپنے رب کو کیوں نہیں دیکھ لیتے؟ یہ لوگ اپنے خیال میں خود کو بہت بڑا سمجھ رہے ہیں اور بڑی حد تک سرکش ہو گئے ہیں۔

۲۲۔ جس دن وہ فرشتوں کو دیکھیں گے تو ان مجرموں کے لیے مسرت کا دن نہ ہو گا اور وہ(فرشتے) کہیں گے :(تمہارے لیے مسرت)حرام و ممنوع ہے۔

۲۳۔ پھر ہم ان کے کیے ہوئے عمل کی طرف توجہ کریں گے اور ان کے کیے ہوئے عمل کو اڑتی ہوئی خاک بنا دیں گے۔

۲۴۔ اہل جنت اس دن بہترین ٹھکانے اور بہترین سکون کی جگہ میں ہوں گے۔

۲۵۔ اور اس دن آسمان ایک بادل کے ذریعے پھٹ جائے گا اور فرشتے لگاتار نازل کیے جائیں گے۔

۲۶۔ اس دن سچی بادشاہی صرف خدائے رحمن کی ہو گی اور کفار کے لیے وہ

بہت مشکل دن ہو گا۔

۲۷۔ اور اس دن ظالم اپنے ہاتھوں کو کاٹے گا اور کہے گا: کاش میں نے رسول کے ساتھ راستہ اختیار کیا ہوتا۔

۲۸۔ ہائے تباہی! کاش میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا۔

۲۹۔ اس نے مجھے نصیحت سے گمراہ کر دیا جب کہ میرے پاس نصیحت آ چکی تھی اور انسان کے لیے شیطان بڑا ہی دغا باز ہے۔

۳۰۔ اور رسول کہیں گے: اے میرے پروردگار! میری قوم نے اس قرآن کو واقعی ترک کر دیا تھا۔

۳۱۔ اور اس طرح ہم نے ہر نبی کے لیے مجرمین میں سے بعض کو دشمن بنایا ہے اور ہدایت اور مدد دینے کے لیے آپ کا پروردگار کافی ہے۔

۳۲۔ اور کفار کہتے ہیں: اس (شخص) پر قرآن یکبارگی نازل کیوں نہیں ہوا؟ (بات یہ ہے کہ) اس طرح (آہستہ اس لیے اتارا) تاکہ اس سے ہم آپ کے قلب کو تقویت دیں اور ہم نے اسے ٹھہر ٹھہر کر پڑھ کر سنایا ہے۔

۳۳۔ اور یہ لوگ جب بھی آپ کے پاس کوئی مثال لے کر آئیں تو ہم جواب میں آپ کو حق کی بات اور بہترین وضاحت سے نوازتے ہیں۔

۳۴۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اوندھے منہ جہنم کی طرف دھکیلے جائیں گے، ان کا ٹھکانا بہت برا ہے اور وہ راہ حق سے بہت ہی دور ہو گئے ہیں۔

۳۵۔ اور بتحقیق ہم نے موسیٰ کو کتاب عنایت فرمائی اور ان کے بھائی ہارون کو مددگار بنا کر ان کے ساتھ کر دیا۔

۳۶۔ پھر ہم نے کہا: تم دونوں اس قوم کی طرف جاؤ جنہوں نے ہماری آیات کی تکذیب کی ہے، چنانچہ ہم نے انہیں تباہ و برباد کر دیا۔

۳۷۔ اور جب قوم نوح نے رسولوں کی تکذیب کی تو ہم نے انہیں غرق کر دیا اور انہیں لوگوں کے لیے نشان(عبرت)بنا دیا اور ہم نے ظالموں کے لیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

۳۸۔ اور یہی(حشر)عاد اور ثمود اور اصحاب الرس کا بھی ہوا ہے اور ان کے درمیان بہت سی امتوں کا بھی۔

۳۹۔ اور ان میں سے ہر ایک کو ہم نے مثالوں سے سمجھایا اور(آخر میں) سب کو بالکل ہی تباہ کر دیا۔

۴۰۔ اور بتحقیق یہ لوگ اس بستی سے گزر چکے ہیں جس پر بدترین بارش برسائی گئی تھی تو کیا انہوں نے اس کا حال نہ دیکھا ہو گا؟ بلکہ(اس کے باوجود)یہ دوبارہ اٹھائے جانے کی توقع ہی نہیں رکھتے۔

۴۱۔ اور جب یہ لوگ آپ کو دیکھتے ہیں تو آپ کا مذاق ہی اڑاتے ہیں(اور کہتے ہیں)کیا یہی وہ شخص ہے جسے اللہ نے رسول بنا کر بھیجا ہے؟

۴۲۔ اگر ہم اپنے معبودوں پر ثابت قدم نہ رہتے تو اس(شخص)نے تو ہمیں ان سے گمراہ ہی کر دیا ہوتا اور جب یہ لوگ عذاب کا مشاہدہ کریں گے تو اس وقت انہیں پتہ چلے گا کہ(صحیح راستے سے)گمراہ کون ہے؟

۴۳۔ کیا آپ نے اس(شخص)کو دیکھا جس نے اپنی خواہشات کو اپنا معبود بنا رکھا ہے؟ کیا آپ اس شخص کے ضامن بن سکتے ہیں؟

۴۴۔ یا کیا آپ خیال کرتے ہیں کہ ان میں سے اکثر سننے یا سمجھنے کے لیے تیار ہیں؟(نہیں)یہ لوگ تو محض جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں۔

۴۵۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کا پروردگار سائے کو کس طرح پھیلاتا ہے؟ اگر وہ چاہتا تو اسے ساکن بنا دیتا، پھر ہم نے سورج کو سائے(کے وجود) پر دلیل بنا دیا۔

۴۶۔ پھر ہم تھوڑا تھوڑا کر کے اسے اپنی طرف سمیٹ لیتے ہیں۔

۴۷۔ اور وہ وہی ہے جس نے تمہارے لیے رات کو پردہ اور نیند کو سکون اور دن کو مشقت کے لیے بنایا۔

۴۸۔ اور وہی تو ہے جو ہواؤں کو خوشخبری کے طور پر اپنی رحمت کے آگے آگے بھیجتا ہے اور ہم نے آسمان سے پاک کرنے والا پانی برسایا ہے۔

۴۹۔ تاکہ ہم اس کے ذریعے مردہ دیس کو زندگی بخشیں اور اس سے اپنی مخلوقات میں سے بہت سے چوپاؤں اور انسانوں کو سیراب کریں۔

۵۰۔ اور بتحقیق ہم نے اس(پانی)کو مختلف طریقوں سے ان کے درمیان پھرایا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں مگر اکثر لوگ انکار کے علاوہ کوئی بات قبول نہیں کرتے۔

۵۱۔اگر ہم چاہتے تو ہر بستی میں ایک تنبیہ کرنے والا مبعوث کرتے ۔

۵۲۔ لہذاآپ کفار کی بات ہرگز نہ مانیں اور اس قرآن کے ذریعے ان کے ساتھ بڑے پیمانے پر جہاد کریں۔

۵۳۔ اور اسی نے دو دریاؤں کو مخلوط کیا ہے، ایک شیریں مزیدار اور دوسرا کھارا کڑوا ہے اوراس نے دونوں کے درمیان ایک حد فاصل اور مضبوط رکاوٹ بنا دی ہے۔

۵۴۔ اور وہی ہے جس نے پانی سے بشر کو پیدا کیا پھر اس کو نسب اور سسرال بنایا اور آپ کا پروردگار بڑی طاقت والا ہے۔

۵۵۔ اور یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کی بندگی کرتے ہیں جو نہ تو انہیں نفع پہنچا سکتی ہیں اور نہ ضرر اور کافر اپنے رب کے مقابلے میں(دوسرے کافروں کی)پشت پناہی کرتا ہے۔

۵۶۔ اور(اے رسول)ہم نے آپ کو صرف بشارت دینے والا اور تنبیہ کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔

۵۷۔ کہدیجیے :اس کام پر میں تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا مگر یہ(چاہتا ہوں)کہ جو شخص چاہے وہ اپنے رب کا راستہ اختیار کر لے۔

۵۸۔ اور(اے رسول)اس اللہ پر توکل کیجیے جو زندہ ہے اور اس کے لیے کوئی موت نہیں ہے اور اس کی ثناء کے ساتھ تسبیح کیجیے اور اپنے بندوں کے گناہوں سے مطلع ہونے کے لیے بس وہ خود ہی کافی ہے۔

۵۹۔ جس نے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے(سب کو)چھ دنوں میں پیدا کیا پھر عرش پراقتدار قائم کیا، وہ نہایت رحم کرنے والا ہے لہذااس کے بارے میں کسی باخبر سے دریافت کرو۔

۶۰۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ رحمن کو سجدہ کرو تو وہ کہتے ہیں :رحمن

کیا ہوتا ہے؟ کیا ہم اسے سجدہ کریں جس کے لیے تو کہدے؟ پھر ان کی نفرت میں مزید اضافہ ہوجاتا ہے۔

٦١۔ بابرکت ہے وہ ذات جس نے آسمان میں ستارے بنائے اور اس میں ایک چراغ اور روشن چاند بنایا۔

٦٢۔ اور وہی ہے جس نے ایک دوسرے کی جگہ لینے والے شب و روز بنائے، اس شخص کے لیے جو نصیحت لینا اور شکر ادا کرنا چاہتا ہے۔

٦٣۔ اور رحمن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر(فروتنی سے)دبے پاؤں چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے گفتگو کریں تو کہتے ہیں :سلام۔

٦٤۔اور جو اپنے پروردگار کے حضور سجدے اور قیام کی حالت میں رات گزارتے ہیں۔

٦٥۔ اور جو یوں التجا کرتے ہیں :ہمارے رب !ہمیں عذاب جہنم سے بچا، بے شک اس کا عذاب توبڑی تباہی ہے۔

٦٦۔ بے شک جہنم تو بدترین ٹھکانا اور مقام ہے۔

٦٧۔ اور یہ لوگ جب خرچ کرتے ہیں تونہ اسراف کرتے ہیں اور نہ بخل کرتے ہیں بلکہ ان کے درمیان اعتدال رکھتے ہیں۔

٦٨۔ اور یہ لوگ اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود بناکر نہیں پکارتے اور جس جان کو اللہ نے حرام کیا ہے اسے قتل نہیں کرتے مگر جائز طریقہ سے اور زنا کا ارتکاب(بھی)نہیں کرتے اور جو ایساکام کرے گا وہ اپنے گناہ میں مبتلا ہو گا۔

۶۹۔ قیامت کے دن اس کا عذاب دوگنا ہو جائے گا اور اسے اس عذاب میں ذلت کے ساتھ ہمیشہ رہنا ہو گا۔

۷۰۔ مگر جنہوں نے توبہ کی اور ایمان لائے اور نیک عمل انجام دیا تو اللہ ان کی برائیوں کو نیکیوں میں بدل دیتا ہے اور اللہ تو بڑا غفور و رحیم ہے۔

۷۱۔ اور جو توبہ کرتا ہے اور نیک عمل انجام دیتا ہے تو وہ اللہ کی طرف حقیقی طور پر رجوع کرتا ہے۔

۷۲۔ اور(عباد الرحمن وہ ہیں)جو لوگ جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب بیہودہ باتوں سے ان کا گزر ہوتا ہے تو شریفانہ انداز سے گزر جاتے ہیں۔

۷۳۔ اور وہ لوگ جنہیں ان کے رب کی آیات کے ذریعے نصیحت کی جائے تو وہ اس پر اندھے اور بہرے بن کر نہیں گرتے.

۷۴۔ اور جو دعا کرتے ہیں :اے ہمارے پروردگار !ہمیں ہماری ازواج اور ہماری اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیز گاروں کا امام بنا دے۔

۷۵۔ ایسے لوگوں کو ان کے صبر کے صلے میں اونچے محل ملیں گے اور وہاں ان کا استقبال تحیت اور سلام سے ہو گا۔

۷۶۔ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے، بہت ہی عمدہ ٹھکانا اور مقام ہے۔

۷۷۔ کہدیجیے :اگر تمہاری دعائیں نہ ہوتیں تو میرا رب تمہاری پرواہ ہی نہ کرتا، اب تم نے تکذیب کی ہے اس لیے(سزا)لازمی ہو گی۔

۳۵۔سورۃ فاطر ۔ مکی ۔آیات ۴۵

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ ثنائے کامل اللہ کے لیے ہے جو آسمانوں اور زمین کا ایجاد کرنے والا نیز فرشتوں کو پیام رساں بنانے والا ہے جن کے دو دو، تین تین اور چار چار پر ہیں، وہ جیسے چاہتا ہے مخلوقات میں اضافہ فرماتا ہے، یقینا اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

۲۔ لوگوں کے لیے جو رحمت (کا دروازہ) اللہ کھولے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جسے وہ بند کر دے اسے اللہ کے بعد کوئی کھولنے والا نہیں اور وہ بڑا غالب آنے والا، حکمت والا ہے۔

۳۔ اے لوگو! اللہ کے تم پر جو احسانات ہیں انہیں یاد کرو، کیا اللہ کے سوا کوئی اور خالق ہے جو آسمان اور زمین سے تمہیں رزق دے؟ اس کے سوا کوئی معبود نہیں پس تم کہاں الٹے پھرے جا رہے ہو؟

۴۔ اور اگر یہ لوگ آپ کی تکذیب کرتے ہیں تو آپ سے پہلے بھی رسولوں کی تکذیب ہوئی ہے اور تمام امور کی بازگشت اللہ ہی کی طرف ہے۔

۵۔ اے لوگو! اللہ کا وعدہ یقینا سچا ہے لہذا دنیا کی زندگی تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ ہی وہ دغاباز (شیطان) اللہ کے بارے میں تمہیں فریب دینے پائے۔

۶۔ شیطان یقینا تمہارا دشمن ہے پس تم اسے دشمن سمجھو، بے شک وہ اپنے

گروہ کو صرف اس لیے دعوت دیتا ہے تاکہ وہ لوگ اہل جہنم میں شامل ہو جائیں۔

۷۔ جنہوں نے کفر کیا ان کے لیے شدید عذاب ہے اور جو ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے ان کے لیے مغفرت اور بڑا اجر ہے۔

۸۔ بھلا وہ شخص جس کے لیے اس کا برا عمل خوشنما بنا دیا گیا ہو اور وہ اسے اچھا سمجھنے لگا ہو(ہدایت یافتہ شخص کی طرح ہو سکتا ہے؟)بے شک اللہ جسے چاہتا ہے گمراہی میں ڈال دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے لہذا ان لوگوں پر افسوس میں آپ کی جان نہ چلی جائے، یہ جو کچھ کر رہے ہیں یقینا اللہ کو اس کا خوب علم ہے۔

۹۔اور اللہ ہی ہواؤں کو بھیجتا ہے تو وہ بادل کو اٹھاتی ہیں پھر ہم اسے ایک اجاڑ شہر کی طرف لے جاتے ہیں پھر ہم اس سے زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کر دیتے ہیں، اسی طرح(قیامت کو)اٹھنا ہو گا.

۱۰۔ جو شخص عزت کا خواہاں ہے تو(وہ جان لے کہ)عزت ساری اللہ کے لیے ہے ، پاکیزہ کلمات اسی کی طرف اوپر چلے جاتے ہیں اور نیک عمل اسے بلند کر دیتا ہے اور جو لوگ بری مکاریاں کرتے ہیں ان کے لیے سخت عذاب ہے اور ایسے لوگوں کا مکر نابود ہو جائے گا۔

۱۱۔ اور اللہ نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر نطفے سے پھر تمہیں جوڑا بنا دیا اور کوئی عورت نہ حاملہ ہوتی ہے اور نہ بچہ جنتی ہے مگر اللہ کے علم کے ساتھ اور نہ کسی زیادہ عمر والے کو عمر دی جاتی ہے اور نہ ہی اس کی عمر میں کمی کی جاتی

ہے مگر یہ کہ کتاب میں(ثبت)ہے، یقینا یہ سب کچھ اللہ کے لیے آسان ہے۔
۱۲۔ اور دو سمندر برابر نہیں ہوتے :ایک شیریں، پیاس بجھانے والا، پینے میں خوشگوار اور دوسرا کھارا کڑوا اور ہر ایک سے تم تازہ گوشت کھاتے ہو اور زیورات نکال کر پہنتے ہو اور تم ان کشتیوں کو دیکھتے ہو جو پانی کو چیرتی چلی جاتی ہیں تاکہ تم اللہ کا فضل تلاش کرو اور شاید تم شکرگزار بن جاؤ۔
۱۳۔ وہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور سورج اور چاند کو مسخر کیا ہے، ان میں سے ہر ایک مقررہ وقت تک چلتا رہے گا، یہی اللہ تمہارا رب ہے، سلطنت اسی کی ہے اور اس کے علاوہ جنہیں تم پکارتے ہو وہ کھجور کی گٹھلی کے چھلکے (کے برابر کسی چیز)کے مالک نہیں ہیں۔
۱۴۔ اگر تم انہیں پکارو تو وہ تمہاری پکار سن نہیں سکتے اور اگر سن بھی لیں تو تمہیں جواب نہیں دے سکتے اور قیامت کے دن وہ تمہارے اس شرک کا انکار کریں گے اور(خدائے)باخبر کی طرح تجھے کوئی خبر نہیں دے سکتا۔
۱۵۔ اے لوگو ! تم اللہ کے محتاج ہو اور اللہ تو بے نیاز، لائق ستائش ہے۔
۱۶۔ اگر وہ چاہے تو تمہیں نابود کر دے اور نئی خلقت لے آئے۔
۱۷۔ اور ایسا کرنا اللہ کے لیے مشکل تو نہیں۔
۱۸۔ اور کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا اور اگر کوئی (گناہوں کے)بھاری بوجھ والا اپنا بوجھ اٹھانے کے لیے کسی کو پکارے گا تو اس سے کچھ بھی نہیں اٹھایا جائے گا خواہ وہ قرابتدار ہی کیوں نہ ہو، آپ تو صرف

انہیں ڈرا سکتے ہیں جو بن دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو پاکیزگی اختیار کرتا ہے تو وہ صرف اپنے لیے ہی پاکیزگی اختیار کرتا ہے اور اللہ ہی کی طرف پلٹنا ہے.

۱۹۔ اور نابینا اور بینا برابر نہیں ہو سکتے،

۲۰۔ اور نہ ہی اندھیرا اور نہ روشنی،

۲۱۔ اور نہ سایہ اور نہ دھوپ،

۲۲۔ اور نہ ہی زندے اور نہ ہی مردے یکساں ہوسکتے ہیں، بے شک اللہ جسے چاہتا ہے سنواتا ہے اور آپ قبروں میں مدفون لوگوں کو تو نہیں سنا سکتے۔

۲۳۔ آپ تو صرف تنبیہ کرنے والے ہیں۔

۲۴۔ہم نے آپ کو حق کے ساتھ بشارت دینے والا اور تنبیہ کرنے والا بنا کر بھیجا ہے اور کوئی امت ایسی نہیں گزری جس میں کوئی متنبہ کرنے والا نہ آیا ہو۔

۲۵۔ اور اگر یہ لوگ آپ کی تکذیب کرتے ہیں تو ان سے پہلے والوں نے بھی تکذیب کی ہے، ان کے پاس ان کے رسول واضح دلائل اور صحیفے اور روشن کتاب لے کر آئے تھے۔

۲۶۔ پھر جنہوں نے کفر کیا میں نے انہیں گرفت میں لے لیا پھر(دیکھا)میرا عذاب کیسا سخت تھا؟

۲۷۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے آسمان سے پانی برسایا پھر ہم نے اس سے مختلف رنگوں کے پھل نکالے؟ اور پہاڑوں میں مختلف رنگوں کی سفید

سرخ گھاٹیاں پائی جاتی ہیں اور کچھ گہری سیاہ ہیں۔

۲۸۔ اور اسی طرح انسانوں اور جانوروں اور مویشیوں میں بھی رنگ پائے جاتے ہیں، اللہ کے بندوں میں سے صرف اہل علم ہی اس سے ڈرتے ہیں، بے شک اللہ بڑا غالب آنے والا، معاف کرنے والا ہے.

۲۹۔ بے شک جو لوگ اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور ہم نے جو رزق انہیں دیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور علانیہ خرچ کرتے ہیں، وہ ایسی تجارت کے ساتھ امید لگائے ہوئے ہیں جس میں ہرگز خسارہ نہ ہو گا۔

۳۰۔ تاکہ اللہ ان کا پورا اجر انہیں دے بلکہ اپنے فضل سے مزید بھی عطا فرمائے، یقینا اللہ بڑا معاف کرنے والا، قدر دان ہے۔

۳۱۔ اور ہم نے جو کتاب آپ کی طرف وحی کی ہے وہی برحق ہے، یہ ان کتابوں کی تصدیق کرتی ہے جو اس سے پہلے آئی ہیں، یقینا اللہ اپنے بندوں سے خوب باخبر، ان پر نظر رکھنے والا ہے۔

۳۲۔ پھر ہم نے اس کتاب کا وارث انہیں بنایا جنہیں ہم نے اپنے بندوں میں سے برگزیدہ کیا ہے پس ان میں سے کچھ اپنے نفس پر ظلم کرنے والے ہیں اور کچھ میانہ رو ہیں اور کچھ اللہ کے اذن سے نیکیوں میں سبقت لے جانے والے ہیں یہی تو بڑا فضل ہے

۳۳۔ وہ دائمی جنتیں ہیں جن میں یہ داخل ہوں گے، وہاں انہیں سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور وہاں ان کا لباس ریشمی ہو گا۔

۳۴۔ اور وہ کہیں گے :ثنائے کامل ہے اس اللہ کے لیے جس نے ہم سے غم کو دور کیا، یقینا ہمارا رب بڑا معاف کرنے والا قدردان ہے۔

۳۵۔ جس نے اپنے فضل سے ہمیں دائمی اقامت کی جگہ میں ٹھہرایا جہاں ہمیں نہ کوئی مشقت اور نہ تھکاوٹ لاحق ہو گی.

۳۶۔ اور جنہوں نے کفر اختیار کیا ان کے لیے جہنم کی آتش ہے، نہ تو ان کی قضا آئے گی کہ مر جائیں اور نہ ہی ان کے عذاب جہنم میں تخفیف کی جائے گی، ہر کفر کرنے والے کو ہم اسی طرح سزا دیا کرتے ہیں.

۳۷۔ اور وہ جہنم میں چلا کر کہیں گے :اے ہمارے پروردگار !ہمیں اس جگہ سے نکال، ہم نیک عمل کریں گے بر خلاف ان کاموں کے جو ہم(پہلے)کرتے رہے ہیں،(جواب ملے گا)کیا ہم نے تمہیں اتنی عمر نہیں دی جس میں نصیحت حاصل کرنے والا نصیحت حاصل کر سکتا تھا؟ جب کہ تمہارے پاس تنبیہ کرنے والا بھی آیا تھا، اب ذائقہ چکھو کہ ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

۳۸۔ یقینا اللہ آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ باتوں کا جاننے والا ہے اور وہ ان باتوں کو بھی خوب جانتا ہے جو سینوں میں(مخفی)ہیں.۔

۳۹۔ اسی نے تمہیں زمین میں جانشین بنایا، پس جو کفر کرتا ہے اس کے کفر کا نقصان اسی کو ہے اور کفار کے لیے ان کا کفر ان کے رب کے نزدیک صرف غضب میں اضافہ کرتا ہے اور کفار کے لیے ان کا کفر صرف ان کے خسارے میں اضافے کا موجب بنتا ہے۔

۴۰۔ کہدیجیے :یہ تو بتاؤ ان شریکوں کے بارے میں جنہیں تم اللہ کو چھوڑ کر

پکارتے ہو؟ مجھے دکھلاؤ !انہوں نے زمین سے کیا پیدا کیا؟ یا کیا آسمانوں میں ان کی شرکت ہے؟ یا ہم نے انہیں کوئی کتاب دی ہے جس کی بنا پر یہ کوئی دلیل رکھتے ہوں؟(نہیں)بلکہ یہ ظالم لوگ ایک دوسرے کو محض فریب کی خاطر وعدے دیتے ہیں.

۴۱۔ اللہ آسمانوں اور زمین کو یقینا تھامے رکھتا ہے کہ یہ اپنی جگہ چھوڑ نہ جائیں، اگر یہ اپنی جگہ چھوڑ جائیں تو اللہ کے بعد انہیں کوئی تھامنے والا نہیں ہے، یقینا اللہ بڑا بردبار، بخشنے والا ہے۔

۴۲۔ اور یہ لوگ اللہ کی پکی قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ اگر ان کے پاس کوئی تنبیہ کرنے والا آتا تو وہ ہر قوم سے بڑھ کر ہدایت یافتہ ہو جاتے، لیکن جب ایک متنبہ کرنے والا ان کے پاس آیا تو ان کی نفرت میں صرف اضافہ ہی ہوا۔

۴۳۔ یہ زمین میں تکبر اور بری چالوں کا نتیجہ ہے، حالانکہ بری چال کا وبال اس کے چلنے والے پر ہی پڑتا ہے، تو کیا یہ لوگ اس دستور(الہی)کے منتظر ہیں جو پچھلی قوموں کے ساتھ رہا؟ لہذا آپ اللہ کے دستور میں کوئی تبدیلی نہیں پائیں گے اور نہ آپ اللہ کے دستور میں کوئی انحراف پائیں گے۔

۴۴۔ کیا یہ لوگ زمین میں چل پھر کر نہیں دیکھتے کہ ان لوگوں کا کیا انجام ہوا جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں؟ جب کہ وہ ان سے زیادہ طاقتور تھے، اللہ کو آسمانوں اور زمین میں کوئی شے عاجز نہیں کر سکتی، وہ یقینا بڑا علم رکھنے والا، بڑی قدرت رکھنے والا ہے۔

۴۵۔ اور اگر اللہ لوگوں کو ان کی حرکات کی پاداش میں اپنی گرفت میں لے لیتا تو وہ روئے زمین پر کسی چلنے پھرنے والے کو نہ چھوڑتا لیکن وہ ایک مقررہ وقت تک مہلت دیتا ہے چنانچہ جب ان کا مقررہ وقت آ جائے گا تو اللہ اپنے بندوں پر خوب نگاہ رکھنے والا ہے۔

۱۹۔سورۃ مریم ۔ مکی ۔ آیات ۹۸

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ کاف ، ہا، یا ، عین ، صاد ۔

۲۔ یہ اس رحمت کا ذکر ہے جو آپ کے رب نے اپنے بندے زکریا پر کی تھی۔

۳۔جب انہوں نے اپنے رب کو دھیمی آواز میں پکارا۔

۴۔عرض کی : پروردگارا!میری ہڈیاں کمزور ہو گئی ہیں اور بڑھاپے کی وجہ سے سر کے سفید بال چمکنے لگے ہیں اور اے میرے رب !میں تجھ سے مانگ کر کبھی ناکام نہیں رہا۔

۵۔ اور میں اپنے بعد اپنے رشتہ داروں سے ڈرتا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہے پس تو مجھے اپنے پاس سے ایک وارث عطا فرما۔

۶۔جو میرا وارث بنے اور آل یعقوب کا وارث بنے اور میرے پروردگار !

اسے۔(اپنا)پسندیدہ بنا۔

۷۔(جواب ملا)اے زکریا !ہم آپ کو ایک لڑکے کی بشارت دیتے ہیں جس کانام یحییٰ ہے، اس سے پہلے ہم نے کسی کو اس کا ہمنام نہیں بنایا۔

۸۔ عرض کی :پروردگارا !میرے ہاں بیٹا کس طرح ہو گا جب کہ میری بیوی بانجھ ہے اور میں بھی بڑھاپے کی انتہا کو پہنچ چکا ہوں؟

۹۔ فرمایا :اسی طرح ہو گا، آپ کے پروردگار کا ارشاد ہے :یہ تو میرے لیے آسان ہے، چنانچہ اس سے پہلے خود آپ کو بھی تو میں نے پیدا کیا جب کہ آپ کوئی چیز نہ تھے.

۱۰۔ کہا :اے پروردگار !میرے لیے کوئی نشانی مقرر فرما، فرمایا :آپ کی نشانی یہ ہے کہ آپ تندرست ہوتے ہوئے بھی(کامل)تین راتوں تک لوگوں سے بات نہ کر سکیں گے۔

۱۱۔ پھر وہ محراب سے نکل کر اپنی قوم کے پاس آئے اور ان سے اشارتاً کہا :صبح و شام اللہ کی تسبیح کرتے رہو۔

۱۲۔ اے یحییٰ!کتاب(خدا)کو محکم تھام لو اور ہم نے انہیں بچپن ہی سے حکمت عطا کی تھی۔

۱۳۔اور اپنے ہاں سے مہر و پاکیزگی دی تھی اور وہ پرہیز گار تھے۔

۱۴۔ اور وہ اپنے والدین کے ساتھ نیکی کرنے والے تھے اور سرکش و نافرمان نہیں تھے۔

۱۵۔ اور سلام ہو ان پر جس دن وہ پیدا ہوئے اور جس دن انہوں نے وفات

پائی اور جس دن انہیں زندہ کر کے اٹھایا جائے گا۔

۱۶۔ اور(اے رسول)!اس کتاب میں مریم کا ذکر کیجیے جب وہ اپنے گھر والوں سے الگ ہو کر مشرق کی جانب گئی تھیں۔

۱۷۔ پھر انہوں نے ان سے پردہ اختیار کیا تھا پس ہم نے ان کی طرف اپنا فرشتہ بھیجا، پس وہ ان کے سامنے مکمل انسان کی شکل میں ظاہر ہوا۔

۱۸۔ مریم نے کہا :اگر تو پرہیزگار ہے تو میں تجھ سے رحمن کی پناہ مانگتی ہوں۔

۱۹۔ اس نے کہا :میں تو بس آپ کے پروردگار کا پیغام رساں ہوں تاکہ آپ کو پاکیزہ بیٹا دوں۔

۲۰۔ مریم نے کہا : میرے ہاں بیٹاکیسے ہو گا؟ مجھے کسی بشر نے چھوا تک نہیں ہے اور میں کوئی بدکردار بھی نہیں ہوں۔

۲۱۔ فرشتے نے کہا :اسی طرح ہو گا، آپ کے پروردگار نے فرمایا :یہ تومیرے لیے آسان ہے اور یہ اس لیے ہے کہ ہم اس لڑکے کو لوگوں کے لیے نشانی قرار دیں اور ہماری طرف سے رحمت ثابت ہو اور یہ کام طے شدہ ہے۔

۲۲۔ اور مریم اس بچے سے حاملہ ہوگئیں اور وہ اسے لے کر دور مقام پر چلی گئیں۔

۲۳۔ پھر زچگی کا درد انہیں کھجور کے تنے کی طرف لے آیا، کہنے لگیں :اے کاش !میں اس سے پہلے مر گئی ہوتی اور صفحہ فراموشی میں کھو چکی ہوتی۔

۲۴۔ فرشتے نے مریم کے پائین پا سے آواز دی :غم نہ کیجیے !آپ کے پروردگار نے آپ کے قدموں میں ایک نہر جاری کی ہے۔

۲۵۔ اور کھجور کے تنے کو ہلائیں کہ آپ پر تازہ کھجوریں گریں گی۔

۲۶۔ پس آپ کھائیں اور پیئیں اور آنکھیں ٹھنڈی کریں اور اگر کوئی آدمی نظر آئے تو کہدیں :میں نے رحمٰن کے لیے روزے کی نذر مانی ہے اس لیے آج میں کسی آدمی سے بات نہیں کروں گی۔

۲۷۔ پھر وہ اس بچے کو اٹھا کر اپنی قوم کے پاس لے آئیں، لوگوں نے کہا : اے مریم !تو نے بہت غضب کی حرکت کی۔

۲۸۔ اے ہارون کی بہن !نہ تیرا باپ برا آدمی تھا اور نہ ہی تیری ماں بدکردار تھی۔

۲۹۔ پس مریم نے بچے کی طرف اشارہ کیا لوگ کہنے لگے :ہم اس سے کیسے بات کریں جو بچہ ابھی گہوارے میں ہے؟

۳۰۔ بچے نے کہا: میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب دی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے۔

۳۱۔ اور میں جہاں بھی رہوں مجھے بابرکت بنایا ہے اور زندگی بھر نماز اور زکوٰۃ کی پابندی کا حکم دیا ہے ۔

۳۲۔ اور اپنی والدہ کے ساتھ بہتر سلوک کرنے والا قرار دیا ہے اور اس نے مجھے سرکش اور شقی نہیں بنایا۔

۳۳۔ اور سلام ہو مجھ پر جس روز میں پیدا ہوا اور جس روز میں وفات پاؤں گا اور جس روز زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا ۔

۳۴۔ یہ ہیں عیسی بن مریم،(اور یہ ہے)وہ حق بات جس میں لوگ شبہ کر

رہے ہیں۔

۳۵۔ اللہ کے شایان شان نہیں کہ وہ کسی کو بیٹا بنائے، وہ(ایسی باتوں سے) پاک ہے، جب وہ کسی امر کا ارادہ کر لیتا ہے تو بس اس سے فرماتا ہے :ہو جا سو وہ ہو جاتا ہے۔

۳۶۔ اور یقینا اللہ ہی میرا رب ہے اور تمہارا رب ہے پس اس کی بندگی کرو، یہی راہ راست ہے۔

۳۷۔ مگر(مختلف)فرقوں نے باہم اختلاف کیا پس تباہی ان کافروں کے لیے ہو گی بڑے دن کے حاضر ہونے سے۔

۳۸۔ جس دن وہ ہمارے سامنے ہوں گے تو اس وقت کیا خوب سننے والے اور کیا خوب دیکھنے والے ہوں گے لیکن آج یہ ظالم لوگ صریح گمراہی میں ہیں۔

۳۹۔ اور(اے رسول)انہیں حسرت کے دن سے ڈرایئے جب قطعی فیصلہ کر دیا جائے گا اور یہ لوگ غفلت میں پڑے ہیں اور یہ ایمان نہیں لاتے۔

۴۰۔ اور ہم ہی زمین کے اور جو کچھ اس پر ہے سب کے وارث ہوں گے پھر وہ ہماری طرف لوٹائے جائیں گے۔

۴۱۔ اور اس کتاب میں ابراہیم کا ذکر کیجیے، یقینا وہ بڑے سچے نبی تھے۔

۴۲۔ جب انہوں نے اپنے باپ(چچا)سے کہا :اے ابا !آپ اسے کیوں پوجتے ہیں جو نہ سننے کی اہلیت رکھتا ہے اور نہ دیکھنے کی اور نہ ہی آپ کو کسی چیز سے بے نیاز کرتا ہے۔

۴۳۔ اے ابا !بتحقیق میرے پاس وہ علم آیا ہے جو آپ کے پاس نہیں آیا پس

آپ میری بات مانیں، میں آپ کو سیدھی راہ دکھاؤں گا۔

۴۴۔ اے ابا !شیطان کی پوجا نہ کریں کیونکہ شیطان تو خدائے رحمن کا نافرمان ہے۔

۴۵۔ اے ابا !مجھے خوف ہے کہ خدائے رحمن کا عذاب آپ کو گرفت میں لے لے، ایسا ہوا تو آپ شیطان کے دوست بن جائیں گے۔

۴۶۔ اس نے کہا :اے ابراہیم !کیا تو میرے معبودوں سے برگشتہ ہو گیا ہے؟ اگر تو باز نہ آیا تو میں تجھے ضرور سنگسار کروں گا اور تو ایک مدت کے لیے مجھ سے دور ہو جا۔

۴۷۔ ابراہیم نے کہا :آپ پر سلام ہو !میں آپ کے لیے اپنے رب سے مغفرت طلب کروں گا یقینا وہ مجھ پر نہایت مہربان ہے .

۴۸۔ اور میں تم لوگوں سے نیز اللہ کے سوا جنہیں تم پکارتے ہو ان سے علیحدہ ہو جاتا ہوں اور میں اپنے پروردگار ہی کو پکاروں گا، مجھے امید ہے کہ میں اپنے رب سے مانگ کر کبھی ناکام نہیں رہوں گا۔

۴۹۔ پھر جب ابراہیم ان لوگوں سے اور اللہ کے سوا جنہیں یہ لوگ پوجتے تھے ان سے کنارہ کش ہوئے تو ہم نے انہیں اسحاق اور یعقوب عطا کیے اور سب کو ہم نے نبی بنایا۔

۵۰۔ اور ہم نے انہیں اپنی رحمت سے بھی نوازا اور انہیں اعلی درجے کا ذکر جمیل بھی عطا کیا۔

۵۱۔ اور اس کتاب میں موسیٰ کا ذکر کیجیے، وہ یقینا برگزیدہ نبی مرسل تھے۔

۵۲۔اور ہم نے انہیں طور کی داہنی جانب سے پکارا اور راز دار بنانے کے لیے انہیں قربت عطا کی۔

۵۳۔ اور ان کے بھائی ہارون کو ہم نے اپنی رحمت سے نبی بنا کر(بطور معاون)انہیں عطا کیا۔

۵۴۔ اور اس کتاب میں اسماعیل کا(بھی)ذکر کیجیے، وہ یقینا وعدے کے سچے اور نبی مرسل تھے۔

۵۵۔ وہ اپنے گھر والو ں کو نماز اور زکوۃ کا حکم دیتے تھے اور وہ اپنے رب کے نزدیک پسندیدہ تھے۔

۵۶۔ اور اس کتاب میں ادریس کا(بھی)ذکر کیجیے، وہ یقینا راستگو نبی تھے۔

۵۷۔ اور ہم نے انہیں اعلیٰ مقام پر اٹھایا۔

۵۸۔ یہ وہ انبیاء ہیں جن پر اللہ نے انعام فرمایاجو اولاد آدم میں سے ہیں اور ان میں سے جنہیں ہم نے نوح کے ساتھ کشتی میں اٹھایا اور ابراہیم و اسماعیل کی اولاد میں سے اور ان لوگوں میں سے جنہیں ہم نے ہدایت دی اور برگزیدہ کیا، جب ان پر رحمن کی آیات کی تلاوت کی جاتی تو وہ روتے ہوئے سجدے میں گر پڑتے۔

۵۹۔ پھر ان کے بعد ایسے ناخلف ان کے جانشین ہوئے جنہوں نے نماز کو ضائع کیا اور خواہشات کے پیچھے چل پڑے پس وہ عنقریب ہلاکت سے دوچار ہوں گے۔

۶۰۔ مگر جو توبہ کریں، ایمان لائیں اور نیک اعمال بجا لائیں تو وہ جنت میں

داخل ہوں گے اور ان پر کچھ بھی ظلم نہ ہو گا۔

۶۱۔ ایسی جاودانی بہشت(میں)جس کا اللہ نے اپنے بندوں سے غیبی وعدہ فرمایا ہے، یقینا اس کا وعدہ آنے والا ہے۔

۶۲۔ وہاں وہ بیہودہ باتیں نہیں سنیں گے سوائے سلام کے اور وہاں انہیں صبح و شام رزق ملا کرے گا۔

۶۳۔ یہ وہ جنت ہے جس کا وارث ہم اپنے بندوں میں سے متقین کو بنائیں گے۔

۶۴۔ اور ہم(فرشتے)آپ کے پروردگار کے حکم کے بغیر نہیں اتر سکتے، جو کچھ ہمارے آگے ہے اور جو کچھ ہمارے پیچھے ہے اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب اسی کا ہے اور آپ کا پروردگار بھولنے والا نہیں ہے۔

۶۵۔ وہ آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کارب ہے لہٰذا اسی کی عبادت کرو اور اسی کی بندگی پر ثابت قدم رہو، کیا اس کا کوئی ہمنام تمہارے علم میں ہے؟

۶۶۔ اور انسان کہتا ہے :جب میں مر جاؤں گا تو کیا میں زندہ کر کے نکالا جاؤں گا؟

۶۷۔ کیا اس انسان کو یاد نہیں کہ ہم نے اسے پہلے اس وقت پیدا کیا، جب وہ کچھ بھی نہ تھا؟

۶۸۔ آپ کے رب کی قسم !پھر ہم ان سب کو اور شیاطین کو ضرور جمع کریں گے پھر ہم انہیں جہنم کے گرد گھٹنوں کے بل ضرور حاضر کریں گے۔

۶۹۔ پھر ہم ہر فرقے میں سے ہر اس شخص کو جدا کر دیں گے جو رحمن کے مقابلے میں زیادہ سرکش تھا۔

۷۰۔ پھر (یہ بات) ہم بہتر جانتے ہیں کہ جہنم میں جھلسنے کا زیادہ سزاوار ان میں سے کون ہے۔

۷۱۔ اور تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہو گا جو جہنم پر وارد نہ ہو، یہ حتمی فیصلہ آپ کے رب کے ذمے ہے۔

۷۲۔ پھر اہل تقویٰ کو نجات دیں گے اور ظالموں کو اس میں گھٹنوں کے بل پڑا چھوڑ دیں گے۔

۷۳۔ اور جب انہیں ہماری صریح آیات سنائی جاتی ہیں تو کفار اہل ایمان سے کہتے ہیں: دونوں فریقوں میں سے کون بہتر مقام پر (فائز) ہے اور کس کی محفلیں زیادہ بارونق ہیں؟

۷۴۔ اور ہم ان سے پہلے کتنی ایسی قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں جو سامان زندگی اور نمود میں اس سے کہیں بہتر تھیں۔

۷۵۔ کہدیجیے: جو شخص گمراہی میں ہے اسے خدائے رحمن لمبی مہلت دیتا ہے لیکن جب وہ اس کا مشاہدہ کریں گے جس کا وعدہ ہوا تھا، خواہ وہ عذاب ہو یا قیامت تو اس وقت انہیں معلوم ہو گا کہ کس کا مقام زیادہ برا ہے اور کس کا لاؤ لشکر زیادہ کمزور ہے.

۷۶۔ اور جو لوگ ہدایت یافتہ ہیں اللہ ان کی ہدایت میں اضافہ فرماتا ہے اور آپ کے پروردگار کے نزدیک باقی رہنے والی نیکیاں ثواب کے لحاظ سے بہتر

ہیں اور انجام کے لحاظ سے بھی بہتر ہیں۔

۷۷۔ کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جو ہماری آیات کا انکار کرتا ہے اور کہتا ہے :مجھے مال اور اولاد کی عطا ضرور بالضرور جاری رہے گی؟

۷۸۔ کیا اس نے غیب کی اطلاع حاصل کی ہے یا خدائے رحمن سے کوئی عہد لے رکھا ہے ؟

۷۹۔ ہرگز نہیں، جو کچھ یہ کہتا ہے ہم اسے لکھ لیں گے اور ہم اس کے عذاب میں مزید اضافہ کر دیں گے۔

۸۰۔ اور جو کچھ وہ کہتا ہے اس کے ہم مالک بن جائیں گے اور وہ ہمارے پاس اکیلا حاضر ہو گا۔

۸۱۔ اور انہوں نے اللہ کے سوا دوسرے معبود بنا لیے ہیں تاکہ ان کے لیے باعث تقویت بنیں ۔

۸۲۔ ہرگز نہیں،(کلا)یہ سب ان کی عبادت ہی سے انکار کریں گے اور ان کے سخت مخالف ہوں گے۔

۸۳۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ ہم نے شیاطین کو کفار پر مسلط کر رکھا ہے جو انہیں اکساتے رہتے ہیں؟

۸۴۔ پس آپ ان پر(عذاب کے لیے)عجلت نہ کریں، ہم ان کی گنتی یقینا پوری کریں گے۔

۸۵۔ اس روز ہم متقین کو خدائے رحمن کے پاس مہمانوں کی طرح جمع کریں گے۔

۸٦۔ اور مجرموں کو جہنم کی طرف پیاسے جانوروں کی طرح ہانک کر لے جائیں گے۔

۸۷۔ کسی کو شفاعت کا اختیار نہ ہو گا سوائے اس کے جس نے رحمن سے عہد لیا ہو۔

۸۸۔ اور وہ کہتے ہیں :رحمن نے کسی کو فرزند بنا لیا ہے۔

۸۹۔ بتحقیق تم بہت سخت بیہودہ بات(زبان پر)لائے ہو۔

۹۰۔ قریب ہے کہ اس سے آسمان پھٹ جائیں اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر گر جائیں۔

۹۱۔ اس بات پر کہ انہوں نے رحمن کے لیے فرزند(کی موجودگی)کا الزام لگایا ہے.

۹۲۔ اور رحمن کے شایان شان نہیں کہ وہ کسی کو بیٹا بنائے۔

۹۳۔ جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہے وہ اس رحمٰن کے حضور صرف بندے کی حیثیت سے پیش ہو گا۔

۹۴۔ بتحقیق اس نے ان سب کا احاطہ کر رکھا ہے اور انہیں شمار کر رکھا ہے۔

۹۵۔ اور قیامت کے دن ہر ایک کو اس کے سامنے تنہا حاضر ہونا ہے۔

۹٦۔ جو لوگ ایمان لائے ہیں اور نیک اعمال بجا لائے ہیں ان کے لیے رحمن عنقریب دلوں میں محبت پیدا کرے گا۔

۹۷۔(اے محمد)پس ہم نے یہ قرآن آپ کی زبان میں یقینا آسان کیا ہے تاکہ آپ اس سے صاحبان تقویٰ کو بشارت دیں اور جھگڑالو قوم کی تنبیہ

کریں۔

۹۸۔ اور ہم نے اس سے پہلے کتنی قوموں کو ہلاک کیا ہے۔ کیا آج آپ کہیں بھی ان میں سے کسی ایک کا نشان پاتے ہیں یا ان کی کوئی آہٹ سنتے ہیں؟

۲۰۔سورۃ طٰہٰ ۔مکی ۔آیات ۱۳۵

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ طا، ہا۔

۲۔ ہم نے یہ قرآن آپ پر اس لیے نازل نہیں کیا ہے کہ آپ مشقت میں پڑ جائیں۔

۳۔ بلکہ یہ تو خوف رکھنے والوں کے لیے صرف ایک یاد دہانی ہے۔

۴۔ یہ اس کی طرف سے نازل ہوا ہے جس نے زمین اور بلند آسمانوں کو بنایا ہے۔

۵۔ وہ رحمٰن جس نے عرش پر اقتدار قائم کیا.

۶۔ جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے اور جو کچھ ان کے درمیان اور جو کچھ زمین کی تہ میں ہے سب کا وہی مالک ہے۔

۷۔ اور اگر آپ پکار کر بات کریں تو وہ رازوں کو بلکہ اس سے زیادہ مخفی باتوں کو بھی یقینا جانتا ہے۔

۸۔ اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، بہترین نام اسی کے ہیں۔

۹۔ اور کیا آپ تک موسیٰ کی خبر پہنچی ہے؟

۱۰۔ جب انہوں نے ایک آگ دیکھی تو اپنے گھر والوں سے کہا: ٹھہر جاؤ! میں نے کوئی آگ دیکھی ہے، شاید میں اس میں سے تمہارے لیے کوئی انگارے لے آؤں یا آگ پر پہنچ کر راستے کا پتہ کر لوں۔

۱۱۔ پھر جب وہ آگ کے پاس پہنچے تو آواز آئی :اے موسیٰ!

۱۲۔ میں ہی آپ کا رب ہوں، پس اپنی جوتیاں اتار دیں،بتحقیق آپ طویٰ کی مقدس وادی میں ہیں۔

۱۳۔ اور میں نے آپ کو منتخب کر لیا ہے لہٰذا جو وحی کی جا رہی ہے اسے سنیں۔

۱۴۔ میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، پس صرف میری بندگی کرو اور میری یاد کے لیے نماز قائم کریں۔

۱۵۔ قیامت یقینا آنے والی ہے، میں اسے پوشیدہ رکھوں گا تاکہ ہر فرد کو اس کی سعی کے مطابق جزا ملے۔

۱۶۔ پس جو شخص قیامت پر ایمان نہیں رکھتا اور اپنی خواہشات کی پیروی کرتا ہے کہیں وہ آپ کو اس راہ سے نہ روک دے، ایسا ہوا تو آپ ہلاک ہو جائیں گے۔

۱۷۔ اور اے موسیٰ !یہ آپ کے داہنے ہاتھ میں کیا ہے؟

۱۸۔ موسیٰ نے کہا: یہ میرا عصا ہے، اس پر میں ٹیک لگاتا ہوں اور اس سے اپنی بکریوں کے لیے پتے جھاڑتا ہوں اور میرے لیے اس میں کئی اور مفادات

بھی ہیں۔

۱۹۔ فرمایا: اسے موسیٰ ! اسے پھینکیں۔

۲۰۔ پس موسیٰ نے اسے پھینکا تو وہ یکایک سانپ بن کر دوڑنے لگا۔

۲۱۔ اللہ نے فرمایا: اسے پکڑ لیں اور ڈریں نہیں، ہم اسے اس کی پہلی حالت پر پلٹا دیں گے۔

۲۲۔ اور اپنا ہاتھ اپنی بغل میں رکھیے تو وہ بغیر کسی عیب کے چمکتا ہوا نکلے گا، یہ دوسری نشانی ہے۔

۲۳۔(یہ اس لیے)کہ ہم تمہیں اپنی بڑی نشانیاں دکھا دیں۔

۲۴۔ اب آپ فرعون کی طرف جائیں کہ وہ سرکش ہو گیا ہے۔

۲۵۔ موسیٰ نے کہا: میرے پرودگار !میرا سینہ کشادہ فرما،

۲۶۔ اور میرے کام کو میرے لیے آسان کر دے،

۲۷۔اور میری زبان کی گرہ کھول دے،

۲۸۔ تاکہ وہ میری بات سمجھ جائیں۔

۲۹۔ اور میرے کنبے میں سے میرا ایک وزیر بنا دے۔

۳۰۔ میرے بھائی ہارون کو۔

۳۱۔ اسے میرا پشت پناہ بنا دے،

۳۲۔ اور اسے میرے امر(رسالت)میں شریک بنا دے،

۳۳۔ تاکہ ہم تیری خوب تسبیح کریں،

۳۴۔ اور تجھے کثرت سے یاد کریں۔

۳۵۔ یقینا تو ہی ہمارے حال پر خوب نظر رکھنے والا ہے۔

۳۶۔ فرمایا: اے موسیٰ! یقینا آپ کو آپ کی مراد دے دی گئی۔

۳۷۔ اور بتحقیق ہم نے ایک مرتبہ پھر آپ پر احسان کیا۔

۳۸۔ جب ہم نے آپ کی والدہ کی طرف اس بات کا الہام کیا جو بات الہام کے ذریعے کی جانا تھی۔

۳۹۔(وہ یہ) کہ اس(بچے) کو صندوق میں رکھ دیں پھر اس(صندوق) کو دریا میں ڈال دیں تو دریا اسے ساحل پر ڈال دے گا(تو) میرا اور اس کا دشمن اسے اٹھالے گا اور میں نے آپ پر اپنی طرف سے محبت ڈال دی تاکہ آپ میرے سامنے پرورش پائیں۔

۴۰۔(وہ وقت یاد کرو) جب آپ کی بہن(فرعون کے پاس) گئیں اور کہنے لگیں: کیا میں تمہیں ایسا شخص بتا دوں جو اس بچے کی پرورش کرے؟ اس طرح ہم نے آپ کو آپ کی ماں کے پاس پہنچا دیا تاکہ ان کی آنکھ ٹھنڈی ہو جائے اور وہ رنجیدہ نہ ہوں اور آپ نے ایک شخص کو قتل کیا پس ہم نے آپ کو غم سے نجات دی اور ہم نے آپ کی خوب آزمائش کی، پھر سالوں تک آپ مدین والوں کے ہاں مقیم رہے پھر اے موسیٰ! اب عین مقرر وقت پر آگئے ہیں۔

۴۱۔اور میں نے آپ کو اپنے لیے اختیار کیا ہے۔

۴۲۔ لہٰذا آپ اور آپ کا بھائی میری آیات لے کر جائیں اور دونوں میری یاد میں سستی نہ کرنا۔

۴۳۔ دونوں فرعون کے پاس جائیں کہ وہ سرکش ہو گیا ہے۔

۴۴۔ پس دونوں اس سے نرم لہجے میں بات کرنا شاید وہ نصیحت مان لے یا ڈر جائے۔

۴۵۔ دونوں نے کہا: اے ہمارے پروردگار! ہمیں خوف ہے کہ وہ ہم پر زیادتی کرے گا یا مزید سرکش ہوجائے گا۔

۴۶۔ فرمایا: آپ دونوں خوف نہ کریں میں آپ دونوں کے ساتھ ہوں اور (دونوں کی بات) سن رہاہوں اور دیکھ رہا ہوں۔

۴۷۔ دونوں اس کے پاس جائیں اور کہیں: ہم دونوں تیرے رب کے بھیجے ہوئے ہیں پس بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ جانے دے اور ان پر سختیاں نہ کر، بلاشبہ ہم تیرے رب کی طرف سے نشانی لے کر تیرے پاس آئے ہیں اور سلام ہو اس پر جو ہدایت کی پیروی کرے۔

۴۸۔ ہماری طرف یقینا وحی کی گئی ہے کہ عذاب اس شخص کے لیے معین ہے جو تکذیب کرے اور منہ موڑے۔

۴۹۔ فرعون نے کہا: اے موسیٰ! تم دونوں کا رب کون ہے؟

۵۰۔ موسیٰ نے کہا: ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو اس کی خلقت بخشی پھر ہدایت دی۔

۵۱۔ فرعون بولا: پھر گزشتہ نسلوں کا کیا بنا؟

۵۲۔ موسیٰ نے کہا: ان کا علم میرے رب کے پاس ایک کتاب میں ہے، میرا رب نہ چوکتا ہے نہ بھولتا ہے۔

۵۳۔ جس نے تمہارے لیے زمین کو گہوارہ بنایا اور اس میں تمہارے لیے راستے بنائے اور آسمانوں سے پانی برسایا پھر اس سے ہم نے مختلف نباتات کے جوڑے اگائے۔

۵۴۔ تم بھی کھاؤ اور اپنے جانوروں کو بھی چراؤ، صاحبان علم کے لیے اس میں یقینا بہت سی نشانیاں ہیں۔

۵۵۔ اسی زمین سے ہم نے تمہیں پیدا کیا ہے اور اسی میں ہم تمہیں لوٹائیں گے اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے۔

۵۶۔ اور بتحقیق ہم نے فرعون کو ساری نشانیاں دکھا دیں سو اس نے پھر بھی تکذیب کی اور انکار کیا۔

۵۷۔ فرعون نے کہا: اے موسیٰ! کیا تو اپنے جادو کے زور سے ہمیں ہماری سرزمین سے نکالنے ہمارے پاس آئے ہو؟

۵۸۔ پس ہم بھی تمہارے مقابلے میں ایسا ہی جادو پیش کریں گے، لہٰذا ہمارے اور اپنے درمیان ایک وقت جس کی نہ ہم خلاف ورزی کریں اور نہ تم، صاف میدان مقرر کر لو۔

۵۹۔ موسیٰ نے کہا: تمہارے ساتھ جشن کے دن وعدہ ہے اور یہ کہ دن چڑھے لوگ جمع کیے جائیں۔

۶۰۔ پس فرعون نے پلٹ کر اپنی ساری مکاریوں کو یکجا کیا پھر (مقابلے میں) آ گیا۔

۶۱۔ موسیٰ نے ان سے کہا: تم پر تباہی ہو! تم اللہ پر جھوٹ بہتان نہ باندھو

وگرنہ اللہ تمہیں ایک عذاب سے نابود کرے گا اور جس نے بھی بہتان باندھا وہ نامراد رہا۔

۶۲۔ پھر انہوں نے اپنے معاملے میں آپس میں اختلاف کیا اور(باہمی) مشورے کو خفیہ رکھا ۔

۶۳۔ وہ کہنے لگے :یہ دونوں تو بس جادوگر ہیں، دونوں چاہتے ہیں کہ اپنے جادو کے زور سے تمہیں تمہاری اس سرزمین سے نکال باہر کریں اور دونوں تمہارے اس مثالی مذہب کا خاتمہ کر دیں۔

۶۴۔ لہٰذا اپنی ساری تدبیریں یکجا کرو پھر قطار باندھ کر میدان میں آؤ اور آج جو جیت جائے گا وہی فلاح پائے گا۔

۶۵۔(جادوگروں نے) کہا :اے موسی !تم پھینکو گے یا پہلے ہم پھینکیں؟

۶۶۔ موسیٰ نے کہا :بلکہ تم پھینکو، اتنے میں ان کی رسیاں اور لاٹھیاں ان کے جادو کی وجہ سے موسیٰ کو دوڑتی محسوس ہوئیں۔

۶۷۔ پس موسیٰ نے اپنے اندر خوف محسوس کیا۔

۶۸۔ ہم نے کہا :خوف نہ کر یقینا آپ ہی غالب آنے والے ہیں۔

۶۹۔ اور جو کچھ آپ کے دائیں ہاتھ میں ہے اسے پھینک دیں کہ جو کچھ انہوں نے بنایا ہے یہ ان سب کو نگل جائے گا، یہ لوگ جو کچھ بنا لائے ہیں وہ فقط جادوگر کا فریب ہے اور جادوگر جہاں بھی ہو کامیاب نہیں ہو سکتا ۔

۷۰۔ پھر جادوگر سجدے میں گر پڑے اور کہنے لگے :ہم ہارون اور موسیٰ کے پروردگار پر ایمان لے آئے۔

۷۱۔ فرعون بولا: تم اس پر ایمان لے آئے قبل اس کے کہ میں تمہیں اجازت دوں، یہ یقینا تمہارا بڑا ہے جس نے تمہیں جادو سکھایا اب میں تمہارے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمت سے کٹوا دوں گا اور کھجور کے تنوں پر تمہیں یقینا سولی چڑھوا دوں گا پھر تمہیں ضرور معلوم ہو جائے گا کہ ہم میں سے سخت اور دیرپا عذاب دینے والا کون ہے

۷۲۔ جادوگروں نے کہا: جو دلائل ہمارے پاس پہنچ چکے ہیں ان پر اور جس نے ہمیں خلق کیا ہے اس پر ہم تجھے مقدم نہیں رکھیں گے لہٰذا اب تو نے جو فیصلہ کرنا ہے کر ڈال، تو بس اس دنیا کی زندگی کا خاتمہ کر سکتا ہے۔

۷۳۔ ہم اپنے پروردگار پر ایمان لائے ہیں تاکہ وہ ہمارے گناہوں کو معاف کر دے اور جس جادوگری پر تم نے ہمیں مجبور کیا تھا اسے بھی معاف کر دے اور اللہ سب سے بہتر اور سب سے زیادہ باقی رہنے والا ہے۔

۷۴۔ بے شک جو مجرم بن کر اپنے رب کے پاس آئے گا اس کے لیے یقینا جہنم ہے جس میں وہ نہ مرے گا اور نہ جیے گا۔

۷۵۔ اور جو مومن بن کر اس کے پاس حاضر ہو گا جب کہ وہ نیک اعمال بھی بجا لا چکا ہو تو ایسے لوگوں کے لیے بلند درجات ہیں.

۷۶۔دائمی باغات جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہی پاکیزہ رہنے والے کی جزا ہے۔

۷۷۔ اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی کی کہ میرے بندوں کو لے کر رات کے وقت چل پڑیں پھر ان کے لیے سمندر میں خشک راستہ بنا دیں، آپ کو

(فرعون کی طرف سے)نہ پکڑے جانے کا خطرہ ہو گا اور نہ ہی(غرق کا)
خوف ۔

۷۸۔ پھر فرعون نے اپنے لشکر کے ساتھ ان کا تعاقب کیا اور پھر سمندر ان
پر ایسا چھایا کہ جس طرح چھا جانا چاہیے تھا۔

۷۹۔ اور فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کر دیا اور ہدایت کے لیے کوئی گنجائش
نہیں چھوڑی۔

۸۰۔ اے بنی اسرائیل !تمہارے دشمن سے یقینا ہم نے تمہیں نجات دی اور
تمہیں طور کی دائیں جانب وعدہ دیا اور ہم نے تم پر من و سلویٰ نازل کیا۔

۸۱۔ جو پاکیزہ رزق ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے کھاؤ اور اس میں سرکشی
نہ کرو ورنہ تم پر میرا غضب نازل ہو گا اور جس پر میرا غضب نازل ہوا بتحقیق
وہ ہلاک ہو گیا۔

۸۲۔ البتہ جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک عمل انجام دے پھر راہ
راست پر چلے تو میں اسے خوب بخشنے والا ہوں۔

۸۳۔ اور(فرمایا)اے موسیٰ !آپ نے اپنی قوم سے پہلے(آنے میں)جلدی
کیوں کی؟

۸۴۔ موسیٰ نے عرض کیا:وہ میرے پیچھے آ رہے ہیں اور میرے رب ! میں
نے تیری طرف(آنے میں)جلدی اس لیے کی کہ تو خوش ہو جائے ۔

۸۵۔ فرمایا:پس آپ کے بعد آپ کی قوم کو ہم نے آزمائش میں ڈالا ہے اور
سامری نے انہیں گمراہ کر دیا ہے۔

۸۶۔ چنانچہ موسیٰ غصے اور حزن کی حالت میں اپنی قوم کی طرف پلٹے، بولے : اے میری قوم ! کیا تمہارے رب نے تم سے اچھا وعدہ نہیں کیا تھا؟ کیا مدت تمہارے لیے لمبی ہو گئی تھی؟ یا تم نے یہ سوچا کہ تمہارے رب کا غصہ تم پر آکر رہے؟ اسی لیے تم نے میرے ساتھ وعدہ خلافی کی؟

۸۷۔ انہوں نے کہا :ہم نے آپ سے وعدہ خلافی اپنے اختیار سے نہیں کی بلکہ ہوا یہ کہ ہم پر قوم کے زیورات کا بوجھ لادا گیا تھا تو ہم نے اسے پھینک دیا اور سامری نے بھی اس طرح ڈال دیا۔

۸۸۔ اور ان کے لیے ایک بچھڑے کا قالب بنا کر نکالا جس میں گائے کی سی آواز تھی پھر وہ بولے :یہ ہے تمہارا معبود اور موسیٰ کا معبود پھر وہ بھول گیا۔

۸۹۔ کیا وہ یہ نہیں دیکھتے کہ یہ(بچھڑا)ان کی کسی بات کا جواب تک نہیں دے سکتا اور وہ نہ ان کے کسی نفع اور نہ کسی نقصان کا اختیار رکھتا ہے۔

۹۰۔ اور ہارون نے ان سے پہلے کہدیا تھا :اے میری قوم !بے شک تم اس کی وجہ سے آزمائش میں پڑ گئے ہو جب کہ تمہارا پروردگار تو رحمن ہے لٰہذا تم میری پیروی کرو اور میرے حکم کی اطاعت کرو ۔

۹۱۔ وہ کہنے لگے :ہم موسیٰ کے ہمارے پاس واپس آنے تک برابر اسی کی پرستش میں منہمک رہیں گے۔

۹۲۔ موسیٰ نے کہا : اے ہارون !جب آپ دیکھ رہے تھے کہ یہ لوگ گمراہ ہو رہے ہیں

۹۳۔ تو میری پیروی کرنے سے آپ کو کس چیز نے روکا؟ کیا آپ نے میرے

حکم کی نافرمانی کی؟

۹۴۔ ہارون نے جواب دیا: اے ماں جائے !میری داڑھی اور سر کے بال نہ پکڑیں، مجھے تو اس بات کا خوف تھا کہ کہیں آپ یہ نہ کہیں کہ تو نے بنی اسرائیل میں تفرقہ ڈال دیا اور میری بات کا انتظار نہ کیا۔

۹۵۔ کہا: اے سامری !تیرا مدعا کیا ہے؟

۹۶۔ اس نے کہا: میں نے ایسی چیز کا مشاہدہ کیا جس کا دوسروں نے مشاہدہ نہیں کیا پس میں نے فرستادہ خدا کے نقش قدم سے ایک مٹھی(بھر خاک)اٹھا لی پھر میں نے اسے(بچھڑے کے قالب میں)ڈال دیا اور میرے نفس نے یہ بات میرے لیے بھلی بنا دی۔

۹۷۔ موسیٰ نے کہا: دور ہو جا(تیری سزا یہ ہے کہ) تجھے زندگی بھر یہ کہتے رہنا ہو گا مجھے ہاتھ نہ لگانا اور تیرے لیے ایک وقت مقرر ہے جو تجھ سے ٹلنے والا نہیں ہے اور تو اپنے اس معبود کو دیکھ جس(کی پوجا)میں تو منہمک تھا، ہم اسے ضرور جلا ڈالیں گے پھر اس(کی راکھ) کو اڑا کر دریا میں ضرور بکھیر دیں گے ۔

۹۸۔ بتحقیق تمہارا معبود تو وہ اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اس کا علم ہر چیز پر محیط ہے۔

۹۹۔(اے رسول)اسی طرح ہم آپ سے گزشتگان کی خبریں بیان کرتے ہیں اور ہم نے آپ کو اپنے ہاں سے ایک نصیحت عطا کی ہے.

۱۰۰۔ جو اس سے منہ موڑے گا پس بروز قیامت وہ یقینا ایک بوجھ اٹھائے گا۔

۱۰۱۔ جس میں یہ لوگ ہمیشہ مبتلا رہیں گے اور قیامت کے دن یہ ان کے لیے بدترین بوجھ ہو گا۔

۱۰۲۔ اس دن صور پھونکا جائے گا اور ہم مجرموں کو جمع کریں گے(خوف کے مارے)جن کی آنکھیں بے نور ہو جائیں گی۔

۱۰۳۔(اس وقت)وہ آپس میں دھیمے دھیمے کہیں گے(دنیا میں)تم صرف دس دن رہے ہو گے ۔

۱۰۴۔ ہم خوب جانتے ہیں جو باتیں یہ کرتے ہیں جب ان میں سے زیادہ صائب الرائے کا یہ کہنا ہو گا کہ تم تو صرف ایک دن رہے ہو۔

۱۰۵۔ اور یہ لوگ ان پہاڑوں کے بارے میں پوچھتے ہیں، پس آپ کہدیجیے : میرا رب انہیں اڑا کر بکھیر دے گا ۔

۱۰۶۔ پھر اسے ہموار میدان بنا کر چھوڑے گا.

۱۰۷۔ نہ آپ اس میں کوئی ناہمواری دیکھیں گے نہ بلندی۔

۱۰۸۔ اس دن لوگ منادی کے پیچھے دوڑیں گے جس میں کوئی انحراف نہ ہو گا اور رحمن کے سامنے آوازیں دب جائیں گی، پس آپ آہٹ کے سوا کچھ نہ سنیں گے ۔

۱۰۹۔ اس روز شفاعت کسی کو فائدہ نہ دے گی سوائے اس کے جسے رحمن اجازت دے اور اس کی بات کو پسند کرے ۔

۱۱۰۔ اور وہ لوگوں کے سامنے اور پیچھے کی سب باتیں جانتا ہے اور وہ کسی کے احاطہ علم میں نہیں آ سکتا۔

۱۱۱۔ سب چہرے اس حی اور قیوم کے سامنے جھکے ہوئے ہوں گے اور جو کوئی ظلم کا بوجھ اٹھائے گا وہ نامراد ہو گا۔

۱۱۲۔ اور جو نیک اعمال بجا لائے اور وہ مومن بھی ہو تو اسے نہ ظلم کا خوف ہو گا اور نہ حق تلفی کا۔

۱۱۳۔ اور اسی طرح ہم نے یہ قرآن عربی میں نازل کیا اور اس میں مختلف انداز میں تنبیہیں بیان کی ہیں کہ شاید وہ پرہیز گار بن جائیں یا(قرآن)ان کے لیے کوئی نصیحت وجود میں لائے۔

۱۱۴۔ پس وہ بادشاہ حقیقی اللہ برتر ہے اور آپ پر ہونے والی اس کی وحی کی تکمیل سے پہلے قرآن پڑھنے کی عجلت نہ کریں اور کہدیا کریں: پروردگارا میرے علم میں اضافہ فرما۔

۱۱۵۔ اور بتحقیق ہم نے آدم سے عہد لیا تھا لیکن وہ بھول گئے اور ہم نے ان میں عزم نہیں پایا۔

۱۱۶۔ اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا: آدم کے لیے سجدہ کرو توسب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے، اس نے انکار کیا۔

۱۱۷۔ پھر ہم نے کہا: اے آدم !یہ آپ اور آپ کی زوجہ کا دشمن ہے، کہیں یہ آپ دونوں کو جنت سے نکال نہ دے پھر آپ مشقت میں پڑ جائیں گے۔

۱۱۸۔ یقینا اس جنت میں آپ نہ تو بھوکے رہیں گے اور نہ ننگے۔

۱۱۹۔ اور یقینا اس میں آپ نہ تو پیاسے رہیں گے اور نہ دھوپ کھائیں گے ۔

۱۲۰۔ پھر شیطان نے ان کے دل میں وسوسہ ڈالا اور کہا: اے آدم !کیا میں

تمہیں ہمیشگی کے درخت اور لازوال سلطنت کے بارے میں بتاؤں؟

۱۲۱۔ چنانچہ دونوں نے اس میں سے کھایا تو دونوں کے لیے ان کے ستر کھل گئے اور دونوں نے اپنے اوپر جنت کے پتے گانٹھنے شروع کر دیے اور آدم نے اپنے رب کے حکم میں کوتاہی کی تو غلطی میں رہ گئے ۔

۱۲۲۔ پھر ان کے پروردگار نے انہیں برگزیدہ کیا اور ان کی توبہ قبول کی اور ہدایت دی.

۱۲۳۔ فرمایا: یہاں سے دونوں اکٹھے اتر جاؤ ایک دوسرے کے دشمن ہو کر پھر میری طرف سے تمہارے پاس کوئی ہدایت آئے تو جو میری ہدایت کی اتباع کرے گا وہ نہ گمراہ ہو گا اور نہ شقی۔

۱۲۴۔ اور جو میرے ذکر سے منہ موڑے گا اسے یقینا ایک تنگ زندگی نصیب ہو گی اور بروز قیامت ہم اسے اندھا محشور کریں گے۔

۱۲۵۔ وہ کہے گا: پروردگارا! تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایاحالانکہ میں تو بینا تھا؟

۱۲۶۔ جواب ملے گا: ایسا ہی ہے !ہماری نشانیاں تیرے پاس آئی تھیں تو نے انہیں بھلادیا تھا اور آج تو بھی اسی طرح بھلایا جا رہا ہے۔

۱۲۷۔ اور ہم حد سے تجاوز کرنے والوں اور اپنے رب کی نشانیوں پر ایمان نہ لانے والوں کو اسی طرح سزا دیتے ہیں اور آخرت کا عذاب تو زیادہ شدید اور تادیر باقی رہنے والا ہے۔

۱۲۸۔ کیا انہوں نے اس بات سے کوئی ہدایت حاصل نہیں کی کہ ان سے

پہلے بہت سی نسلوں کو ہم نے ہلاک کر دیا جن کی بستیوں میں آج یہ لوگ چل پھر رہے ہیں؟ اس بات میں یقینا ہوشمندوں کے لیے نشانیاں ہیں۔

۱۲۹۔ اور اگر آپ کے رب کی طرف سے ایک بات طے نہ ہوچکی ہوتی اور ایک مدت کا تعین نہ ہو چکا ہوتا تو(عذاب کا نزول)لازمی تھا۔

۱۳۰۔ لہٰذا جو کچھ یہ لوگ کہتے ہیں اس پر صبر کریں اور طلوع آفتاب سے پہلے اور غروب آفتاب سے پہلے اپنے پروردگار کی ثنا کی تسبیح کریں اور کچھ اوقات شب میں اور دن کے اطراف میں بھی اس کی تسبیح کیا کریں تاکہ آپ خوش رہیں۔

۱۳۱۔ اور(اے رسول)دنیاوی زندگی کی اس رونق کی طرف اپنی نگاہیں اٹھا کر بھی نہ دیکھیں جو ہم نے آزمانے کے لیے ان میں سے مختلف لوگوں کو دے رکھی ہے اور آپ کے رب کا دیا ہوا رزق بہتر اور زیادہ دیرپا ہے۔

۱۳۲۔ اوراپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیں اور خود بھی اس پر ثابت قدم رہیں، ہم آپ سے کوئی رزق نہیں مانگتے بلکہ ہم آپ کو رزق دیتے ہیں اور انجام(اہل)تقویٰ ہی کے لیے ہے۔

۱۳۳۔ اور لوگ کہتے ہیں: یہ اپنے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں لاتے؟ کیا ان کے پاس اگلی کتابوں میں سے واضح ثبوت نہیں آیا؟

۱۳۴۔ اور اگر ہم(نزول قرآن سے)پہلے ہی انہیں عذاب سے ہلاک کر دیتے تو یہ ضرور کہتے :ہمارے پروردگار !تو نے ہماری طرف کسی رسول کو کیوں نہیں بھیجا کہ ذلت و رسوائی سے پہلے ہی ہم تیری آیات کی اتباع کر لیتے؟

۱۳۵۔ کہدیجیے :سب انتظار میں ہیں لہٰذا تم بھی انتظار کرو پھر عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ راہ راست پر چلنے والے کون ہیں اور ہدایت پانے والے کون ہیں۔

۵۶ -سورہ واقعہ ۔ مکی ۔ آیات ۹۶

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ جب ہونے والا واقعہ ہو چکے گا۔

۲۔ تو اس کے وقوع کو جھٹلانے والا کوئی نہ ہو گا۔

۳۔ وہ تہ و بالا کرنے والا(واقعہ)ہو گا۔

۴۔ جب زمین پوری طرح ہلا دی جائے گی،

۵۔ اور پہاڑ ریزہ ریزہ کر دیے جائیں گے،

۶۔ تو یہ منتشر غبار بن کر رہ جائیں گے،

۷۔ اور تم تین گروہوں میں بٹ جاؤ گے۔

۸۔ رہے داہنے ہاتھ والے تو داہنے ہاتھ والوں کا کیا کہنا۔

۹۔ اور رہے بائیں ہاتھ والے تو بائیں ہاتھ والوں کا کیا پوچھنا۔

۱۰۔ اور سبقت لے جانے والے تو آگے بڑھنے والے ہی ہیں۔

۱۱۔ یہی وہ مقرب لوگ ہیں۔

۱۲۔ نعمتوں سے مالا مال جنتوں میں ہوں گے۔

۱۳۔ ایک جماعت اگلوں میں سے۔

۱۴۔ اور تھوڑے لوگ پچھلوں میں سے ہوں گے۔

۱۵۔ جواہر سے مرصع تختوں پر،

۱۶۔ تکیے لگائے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔

۱۷۔ ان کے گرد تا ابد رہنے والے لڑکے پھر رہے ہوں گے۔

۱۸۔(ہاتھوں میں)پیالے اور آفتابے اور صاف شراب کے جام لیے،

۱۹۔ جس سے انہیں نہ سر کا درد ہو گا اور نہ ان کی عقل میں فتور آئے گا،

۲۰۔ اور طرح طرح کے میوے لیے جنہیں وہ پسند کریں،

۲۱۔ اور پرندوں کا گوشت لیے جس کی وہ خواہش کریں،

۲۲۔ اور خوبصورت آنکھوں والی حوریں ہوں گی،

۲۳۔ جو چھپا کر رکھے گئے موتیوں کی طرح(حسین)ہوں گی۔

۲۴۔ یہ ان اعمال کی جزا ہے جو وہ کرتے رہے ہیں۔

۲۵۔ وہاں وہ نہ بیہودہ کلام سنیں گے اور نہ ہی گناہ کی بات۔

۲۶۔ ہاں ! سلام سلام کہنا ہو گا۔

۲۷۔ اور داہنے ہاتھ والے تو داہنے والوں کا کیا کہنا ،

۲۸۔ وہ بے خار بیریوں میں،

۲۹۔ اور کیلوں کے گچھوں،

۳۰۔ اور لمبے سایوں،

۳۱۔ اور بہتے پانیوں،

۳۲۔ اور فراوان پھلوں میں ہوں گے،

۳۳۔ جو نہ ختم ہوں گے اور نہ ان پر کوئی روک ٹوک ہو گی۔

۳۴۔ اور اونچے فرش ہوں گے۔

۳۵۔ ہم نے ان(حوروں)کو ایک انداز تخلیق سے پیدا کیا۔

۳۶۔ پھر ہم نے انہیں باکرہ بنایا۔

۳۷۔ ہمسر دوست، ہم عمر بنایا۔

۳۸۔(یہ سب)داہنے والوں کے لیے۔

۳۹۔ ایک جماعت اگلوں میں سے ہو گی،

۴۰۔ اور ایک جماعت پچھلوں میں سے.

۴۱۔ رہے بائیں والے تو بائیں والوں کا کیا پوچھنا۔

۴۲۔ وہ جلتی ہوا اور کھولتے پانی میں،

۴۳۔ اور سیاہ دھوئیں کے سائے میں ہوں گے،

۴۴۔ جس میں نہ خنکی ہے اور نہ راحت.

۴۵۔ یہ لوگ اس سے پہلے ناز پرورده تھے،

۴۶۔ اور گناہ عظیم پر اصرار کرتے تھے،

۴۷۔ اور کہا کرتے تھے: کیا جب ہم مر جائیں گے اور خاک اورہڈیاں بن جائیں گے تو کیا ہم دوبارہ اٹھائے جائیں گے؟

۴۸۔ اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی؟

۴۹۔ کہدیجئے: اگلے اور پچھلے یقینا سب،

۵۰۔ ایک مقررہ دن مقررہ وقت پر جمع کیے جائیں گے۔

۵۱۔ پھر یقینا تم اے گمراہو !تکذیب کرنے والو!

۵۲۔ زقوم کے درخت میں سے کھانے والے ہو۔

۵۳۔ پھر اس سے پیٹ بھرنے والے ہو۔

۵۴۔ پھر اس پر کھولتا ہوا پانی پینے والے ہو۔

۵۵۔ پھر وہ بھی اس طرح پینے والے ہو جیسے پیاسے اونٹ پیتے ہیں۔

۵۶۔جزا کے دن یہ ان کی ضیافت ہو گی.

۵۷۔ ہم ہی نے تمہیں پیدا کیا ہے، پھر تم تصدیق کیوں نہیں کرتے ؟

۵۸۔ کیا تم نے سوچا ہے کہ جس نطفے کو تم(رحم میں)ڈالتے ہو،

۵۹۔ کیا اس(انسان)کو تم بناتے ہو یا بنانے والے ہم ہیں؟

۶۰۔ ہم ہی نے موت کو تمہارے لیے مقدر کر رکھا ہے اور ہم عاجز نہیں ہیں،

۶۱۔ کہ تمہاری شکلوں کو تبدیل کر کے تمہیں ایسی شکلوں میں پیدا کریں جنہیں تم نہیں پہچانتے۔

۶۲۔ اور بتحقیق پہلی پیدائش کو تم جان چکے ہو، پھر تم عبرت حاصل کیوں نہیں کرتے؟

۶۳۔ کیا تم نے(کبھی)سوچا کہ جو کچھ تم بوتے ہو،

۶۴۔ اسے تم اگاتے ہو یا اسے اگانے والے ہم ہیں؟

۶۵۔ اگر ہم چاہیں تو اسے ریزہ ریزہ کر دیں پھر تم حیرت زدہ،بڑ بڑاتے رہ جاؤ،

۶۶۔ کہ ہم پر تو تاوان پڑ گیا،

۶۷۔ بلکہ ہم تو محروم رہ گئے۔

۶۸۔ یہ تو بتاؤ کہ جو پانی تم پیتے ہو،

۶۹۔ اسے بادلوں سے تم برساتے ہو یا اس کے برسانے والے ہم ہیں؟

۷۰۔ اگر ہم چاہیں تو اسے کھارا بنا دیں پھر تم شکر کیوں نہیں کرتے ؟

۷۱۔ کیاتم نے سوچا کہ جو آگ تم سلگاتے ہو۔

۷۲۔ اس کے درخت کو تم نے پیدا کیا یا اس کے پیدا کرنے والے ہم ہیں؟

۷۳۔ ہم ہی نے اس(آگ)کو یاد دہانی کا ذریعہ اور ضرورت مندوں کے لیے سامان زندگی بنایا۔

۷۴۔ پس اپنے عظیم رب کے نام کی تسبیح کرو.

۷۵۔ میں قسم کھاتا ہوں ستاروں کے مقامات کی۔

۷۶۔ اور اگر تم سمجھو تو یہ یقینا بہت بڑی قسم ہے

۷۷۔ کہ یہ قرآن یقینا بڑی تکریم والا ہے،

۷۸۔ جو ایک محفوظ کتاب میں ہے،

۷۹ .جسے صرف پاکیزہ لوگ ہی چھو سکتے ہیں.

۸۰۔ یہ عالمین کے پروردگار کی طرف سے نازل کردہ ہے۔

۸۱۔ کیا تم اس کلام کے ساتھ بے اعتنائی برتتے ہو؟

۸۲۔ اور تم تکذیب کرنے کو ہی اپنا حصہ قرار دیتے ہو؟

۸۳۔ پس جب روح حلق تک پہنچ چکی ہوتی ہے،

۸۴۔ اور تم اس وقت دیکھ رہے ہوتے ہو،

۸۵۔ اور(اس وقت)تمہاری نسبت ہم اس شخص(مرنے والے)کے زیادہ قریب ہوتے ہیں لیکن تم نہیں دیکھ سکتے۔

۸۶۔ پس اگر تم کسی کے زیر اثر نہیں ہو،

۸۷۔ اور تم اپنی اس بات میں سچے ہو تو(اس نکلی ہوئی روح کو)واپس کیوں نہیں لے آتے؟

۸۸۔ پھر اگر وہ(مرنے والا)مقربین میں سے ہے

۸۹۔ تو(اس کے لیے)راحت اور خوشبودار پھول اور نعمت بھری جنت ہے۔

۹۰۔ اور اگر وہ اصحاب یمین میں سے ہے

۹۱۔ تو(اس سے کہا جائے گا)تجھ پر اصحاب یمین کی طرف سے سلام ہو۔

۹۲۔ اور اگر وہ(مرنے والا)تکذیب کرنے والے گمراہوں میں سے ہے،

۹۳۔ تو(اس کے لیے)کھولتے پانی کی ضیافت ہے۔

۹۴۔ اور بھڑکتی آگ میں تپایا جانا ہے.

۹۵۔ یہ سب سراسر حق پر مبنی قطعی ہے۔

۹۶۔ پس(اے نبی)اپنے عظیم رب کے نام کی تسبیح کیجیے۔

۲۶۔ سورہ شعراء ۔ مکی ۔ آیات ۲۲۷

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ طا ، سین، میم

۲۔ یہ کتاب مبین کی آیات ہیں۔

۳۔ شاید اس رنج سے کہ یہ لوگ ایمان نہیں لاتے آپ اپنی جان کھو دیں گے۔

۴۔ اگر ہم چاہیں تو ان پر آسمان سے ایسی نشانیاں نازل کر دیں جس کے آگے ان کی گردنیں جھک جائیں ۔

۵۔ اور ان کے پاس رحمن کی طرف سے جو بھی تازہ نصیحت آتی ہے تو یہ اس سے منہ موڑ لیتے ہیں۔

۶۔ یہ تکذیب کر بیٹھے ہیں تو جس چیز کا یہ لوگ مذاق اڑاتے تھے اب عنقریب اس کی خبریں آنے والی ہیں۔

۷۔ کیا انہوں نے کبھی زمین کی طرف نہیں دیکھا کہ ہم نے اس میں کتنی وافر مقدار میں ہر قسم کی نفیس نباتات اگائی ہیں؟

۸۔ اس میں یقینا ایک نشانی ضرور ہے مگر ان میں سے اکثر نہیں مانتے۔

۹۔ اور یقینا آپ کا رب ہی بڑا غالب آنے ولا، رحم کرنے والا ہے۔

۱۰۔ اور(وہ وقت یاد کریں)جب آپ کے رب نے موسیٰ کو پکارا(اور کہا) کہ آپ ظالم لوگوں کے پاس جائیں،

۱۱۔(یعنی)فرعون کی قوم کے پاس، کیا وہ ڈرتے نہیں؟

۱۲۔ موسیٰ نے عرض کی :پروردگارا !مجھے اس بات کا خوف ہے کہ وہ میری تکذیب کریں گے۔

۱۳۔ اور میرا سینہ تنگ ہو رہا ہے اور میری زبان نہیں چلتی سو تو ہارون کو (پیغام) بھیج (کہ میرا ساتھ دیں)۔

۱۴۔ اور ان لوگوں کے لیے میرے ذمے ایک جرم (کا دعویٰ) بھی ہے لہذا مجھے خوف ہے کہ وہ مجھے قتل کر دیں گے۔

۱۵۔ فرمایا: ہرگز نہیں! آپ دونوں ہماری نشانیاں لے کر جائیں کہ ہم آپ کے ساتھ سنتے رہیں گے۔

۱۶۔ آپ دونوں فرعون کے پاس جائیں اور (اس سے) کہیں: ہم رب العالمین کے رسول ہیں،

۱۷۔ کہ تو بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ بھیج دے۔

۱۸۔ فرعون نے کہا: کیا ہم نے تجھے بچپن میں اپنے ہاں نہیں پالا؟ اور تو نے اپنی عمر کے کئی سال ہمارے ہاں بسر کیے۔

۱۹۔ اور تو کر گیا اپنا وہ کرتوت جو کر گیا اور تو ناشکروں میں سے ہے۔

۲۰۔ موسیٰ نے کہا: ہاں اس وقت وہ حرکت مجھ سے سرزد ہو گئی تھی اور میں خطاکاروں میں سے تھا۔

۲۱۔اسی لیے جب میں نے تم لوگوں سے خوف محسوس کیا تو میں نے تم سے گریز کیا پھر میرے رب نے مجھے حکمت عنایت فرمائی اور مجھے رسولوں میں سے قرار دیا۔

۲۲۔ اور تم مجھ پر اس بات کا احسان جتاتے ہو کہ تم نے بنی اسرائیل کو غلام بنائے رکھا ہے؟ (یہ تو غلامی تھی احسان نہیں تھا)۔

۲۳۔ فرعون نے کہا: اور رب العالمین کیا ہے؟

۲۴۔ موسیٰ نے کہا: آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے سب کا رب، اگر تم یقین کرنے والے ہو۔

۲۵۔ فرعون نے اپنے ارد گرد کے درباریوں سے کہا: کیا تم سنتے نہیں ہو؟

۲۶۔ موسیٰ نے کہا: وہ تمہارا اور تمہارے پہلے باپ دادا کا پروردگار ہے۔

۲۷۔ فرعون نے (لوگوں سے) کہا: جو رسول تمہاری طرف بھیجا گیا ہے وہ دیوانہ ہے۔

۲۸۔ موسیٰ نے کہا: وہ مشرق و مغرب اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے کا پروردگار ہے، اگر تم عقل رکھتے ہو۔

۲۹۔ فرعون نے کہا: اگر تم نے میرے علاوہ کسی اور کو معبود بنایا تو میں تمہیں قیدیوں میں شامل کروں گا۔

۳۰۔ موسیٰ نے کہا: اگر میں تیرے پاس واضح چیز (معجزہ) لے آؤں تو؟

۳۱۔ فرعون نے کہا: اگر تم سچے ہو تو اسے لے آؤ۔

۳۲۔ پس موسیٰ نے اپنا عصا ڈال دیا تو وہ دفعتاً نمایاں اژدھا بن گیا۔

۳۳۔ اور (گریبان سے) اپنا ہاتھ نکالا تو وہ تمام ناظرین کے لیے چمک رہا تھا۔

۳۴۔ فرعون نے اپنے گرد و پیش کے درباریوں سے کہا: یقینا یہ شخص بڑا ماہر جادوگر ہے۔

۳۵۔ وہ چاہتا ہے کہ اپنے جادو کے ذریعے تمہیں تمہاری سرزمین سے نکال باہر کرے تو اب تم کیا مشورہ دیتے ہو؟

۳۶۔ وہ کہنے لگے : اسے اور اس کے بھائی کو مہلت دو اور شہروں میں ہرکارے بھیج دو

۳۷۔ کہ وہ تمام ماہر جادوگروں کو تمہارے پاس لے آئیں ۔

۳۸۔ چنانچہ مقررہ دن کے مقررہ وقت پر جادوگر جمع کر لیے گئے ۔

۳۹۔ اور لوگوں سے کہا گیا کیا تم جمع ہو جاؤ گے؟

۴۰۔ شاید ہم جادوگروں کے پیچھے چلیں اگر یہ لوگ غالب رہیں ۔

۴۱۔ جب جادوگر آ گئے توفرعون سے کہنے لگے :اگر ہم غالب رہے تو ہمارے لیے کوئی صلہ بھی ہو گا؟

۴۲۔ فرعون نے کہا :ہاں !اور اس صورت میں تو تم مقربین میں سے ہو جاؤ گے۔

۴۳۔موسیٰ نے ان سے کہا : تمہیں جو پھینکنا ہے پھینکو۔

۴۴۔ انہوں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں ڈال دیں اور کہنے لگے :فرعون کے جاہ و جلال کی قسم بے شک ہم ہی غالب آئیں گے۔

۴۵۔ پھر موسیٰ نے اپنا عصا ڈال دیا تو اس نے دفعتاً ان کے سارے خود ساختہ دھندے کو نگل لیا۔

۴۶۔ اس پر تمام جادوگر سجدے میں گر پڑے.

۴۷۔ کہنے لگے :ہم عالمین کے پروردگار پر ایمان لے آئے،

۴۸۔ موسیٰ اور ہارون کے رب پر۔

۴۹۔ فرعون نے کہا :میری اجازت سے پہلے تم موسیٰ کو مان گئے؟ یقینا یہ

(موسیٰ)تمہارا بڑا ہے جس نے تمہیں جادو سکھایا ہے ابھی تمہیں(تمہارا انجام) معلوم ہو جائے گا، میں تمہارے ہاتھ اور تمہارے پاؤں مخالف سمتوں سے ضرور کٹوا دوں گا اور تم سب کو ضرور سولی پر لٹکا دوں گا۔

۵۰ ۔وہ بولے کوئی حرج نہیں ہم اپنے رب کے حضور لوٹ جائیں گے،

۵۱۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ ہمارارب ہماری خطاؤں سے درگزر فرمائے گا کیونکہ ہم سب سے پہلے ایمان لائے ہیں۔

۵۲۔ اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ میرے بندوں کو لے کر رات کو نکل پڑیں یقینا آپ کا تعاقب کیا جائے گا۔

۵۳۔(ادھر)فرعون نے شہروں میں ہرکارے بھیج دیے،

۵۴۔(ان کے ساتھ یہ کہلا بھیجا)کہ بے شک یہ لوگ چھوٹی سی جماعت ہیں۔

۵۵۔ اور انہوں نے ہمیں بہت غصہ دلایا ہے .

۵۶۔ اور اب ہم سب پوری طرح مستعد ہیں.

۵۷۔ چنانچہ ہم نے انہیں باغوں اور چشموں سے نکال دیا ہے۔

۵۸۔ اور خزانوں اور بہترین رہائش گاہوں سے بھی۔

۵۹۔ اس طرح ہم نے بنی اسرائیل کو ان کا وارث بنا دیا۔

۶۰۔ چنانچہ صبح ہوتے ہی(فرعون کے)لوگ ان کے تعاقب میں نکل پڑے۔

۶۱۔ جب دونوں گروہ ایک دوسرے کو دکھائی دینے لگے تو موسیٰ کے ساتھیوں نے کہا :ہم تو پکڑے جانے والے ہیں۔

۶۲۔ موسیٰ نے کہا :ہرگز نہیں !میرا پروردگار یقینا میرے ساتھ ہے، وہ مجھے

راستہ دکھا دے گا۔

۶۳۔ پھر ہم نے موسیٰ کی طرف وحی کی اپنا عصا سمندر پر ماریں چنانچہ دریا پھٹ گیا اور اس کا ہر حصہ عظیم پہاڑ کی طرح ہو گیا۔

۶۴۔ اور وہاں ہم نے دوسرے گروہ کو بھی نزدیک کر دیا،

۶۵۔ پھر ہم نے موسیٰ اور ان کے تمام ساتھیوں کو بچا لیا۔

۶۶۔ اس کے بعد دوسروں کو غرق کر دیا۔

۶۷۔ اس واقعے میں ایک نشانی ہے پھر بھی ان میں سے اکثر ایمان نہیں لائے۔

۶۸۔ اور یقینا آپ کا پروردگار ہی بڑا غالب آنے والا، رحم کرنے والا ہے۔

۶۹۔ اور انہیں ابراہیم کا واقعہ (بھی) سنا دیجیے:

۷۰۔ انہوں نے اپنے باپ (چچا) اور اپنی قوم سے کہا: تم کس چیز کو پوجتے ہو؟

۷۱۔ انہوں نے جواب دیا: ہم بتوں کو پوجتے ہیں اور اس پر ہم قائم رہتے ہیں۔

۷۲۔ ابراہیم نے کہا: جب تم انہیں پکارتے ہو تو کیا یہ تمہاری سنتے ہیں؟

۷۳۔ یا تمہیں فائدہ یا ضرر دیتے ہیں؟

۷۴۔ انہوں نے کہا (: نہیں) بلکہ ہم نے تو اپنے باپ دادا کو ایسا کرتے پایا ہے۔

۷۵۔ ابراہیم نے کہا: کیا تم نے ان کی حالت دیکھی ہے جنہیں تم پوجتے ہو؟

۷۶۔ تم اور تمہارے گزشتہ باپ دادا بھی(پوجتے رہے ہیں)۔
۷۷۔ یقینا یہ سب میرے دشمن ہیں سوائے رب العالمین کے،
۷۸۔ جس نے مجھے پیدا کیا پھر وہی مجھے ہدایت دیتا ہے،
۷۹۔ اور وہی مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے،
۸۰۔ اور جب میں بیمار ہو جاتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے۔
۸۱۔ اور وہی مجھے موت دے گا پھر مجھے زندگی عطا کرے گا۔
۸۲۔ اور میں اسی سے امید رکھتا ہوں کہ روز قیامت میری خطاؤں سے درگزر فرمائے گا۔
۸۳۔ پروردگارا! مجھے حکمت عطا کر اور صالحین میں شامل فرما۔
۸۴۔ اور آنے والوں میں مجھے حقیقی ذکر جمیل عطا فرما۔
۸۵۔ اور مجھے نعمتوں والی جنت کے وارثوں میں قرار دے۔
۸۶۔ اور میرے باپ(چچا)کو بخش دے کیونکہ وہ گمراہوں میں سے ہے۔
۸۷۔ اور مجھے اس روز رسوا نہ کرنا جب لوگ(دوبارہ)اٹھائے جائیں گے۔
۸۸۔ اس روز نہ مال کچھ فائدہ دے گا اور نہ اولاد۔
۸۹۔ سوائے اس کے جو اللہ کے حضور قلب سلیم لے کر آئے۔
۹۰۔ اس روز جنت پرہیزگاروں کے نزدیک لائی جائے گی۔
۹۱۔ اور جہنم گمراہوں کے لیے ظاہر کی جائے گی۔
۹۲ ۔ پھر ان سے پوچھا جائے گا : تمہارے وہ معبود کہاں ہیں؟
۹۳۔ اللہ کو چھوڑ کر(جنہیں تم پوجتے تھے)کیا وہ تمہاری مدد کر رہے ہیں یا

خود کو بچا سکتے ہیں؟

۹۴۔ چنانچہ یہ خود اور گمراہ لوگ منہ کے بل جہنم میں گرا دیے جائیں گے۔

۹۵۔ اور سارے ابلیسی لشکر سمیت۔

۹۶ ۔ اور وہ اس میں جھگڑتے ہوئے کہیں گے:

۹۷۔ قسم بخدا !ہم تو صریح گمراہی میں تھے۔

۹۸۔ جب ہم تمہیں رب العالمین کے برابر درجہ دیتے تھے۔

۹۹۔ اور ہمیں تو ان مجرموں نے گمراہ کیا ہے۔

۱۰۰۔(آج)ہمارے لیے نہ تو کوئی شفاعت کرنے والا ہے،

۱۰۱۔ اور نہ کوئی سچا دوست ہے۔

۱۰۲۔ کاش !ہمیں ایک مرتبہ پھر پلٹنے کا موقع مل جاتا تو ہم مومنین میں سے ہوتے۔

۱۰۳۔ یقینا اس میں ایک نشانی ہے لیکن ان میں اکثر ایمان نہیں لاتے۔

۱۰۴۔ اور یقینا آپ کا پروردگار ہی غالب آنے والا، رحم کرنے والا ہے۔

۱۰۵۔ نوح کی قوم نے بھی پیغمبروں کی تکذیب کی۔

۱۰۶۔ جب ان کی برادری کے نوح نے ان سے کہا : کیا تم اپنا بچاؤ نہیں کرتے ہو؟

۱۰۷۔ میں تمہارے لیے ایک امانتدار رسول ہوں،

۱۰۸۔ لہذا تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

۱۰۹۔ اور اس کام پر میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا میرا اجر تو صرف رب

العالمین پر ہے۔

۱۱۰۔ لہذا تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

۱۱۱۔ انہوں نے کہا: ہم تم پر کیسے ایمان لے آئیں جب کہ ادنی درجے کے لوگ تمہارے پیروکار ہیں۔

۱۱۲۔نوح نے کہا: مجھے علم نہیں وہ کیا کرتے رہے ہیں۔

۱۱۳۔ ان کا حساب تو صرف میرے رب کے ذمے ہے، کاش تم اسے سمجھتے۔

۱۱۴۔ اور میں مومنوں کو دھتکار نہیں سکتا۔

۱۱۵۔ میں تو صرف صاف اور صریح انداز میں تنبیہ کرنے والا ہوں۔

۱۱۶۔ ان لوگوں نے کہا: اے نوح! اگر تم باز نہ آئے تو تمہیں ضرور سنگسار کر دیا جائے گا۔

۱۱۷۔ نوح نے کہا: اے میرے پروردگار! بتحقیق میری قوم نے میری تکذیب کی ہے.

۱۱۸۔ پس تو ہی میرے اور ان کے درمیان حتمی فیصلہ فرما اور مجھے اور جو میرے ساتھ مؤمنین ہیں ان کو نجات دے۔

۱۱۹۔ چنانچہ ہم نے انہیں اور جو ان کے ہمراہ بھری کشتی میں سوار تھے سب کو بچا لیا۔

۱۲۰۔ اس کے بعد ہم نے باقی سب کو غرق کر دیا۔

۱۲۱۔ یقینا اس میں بھی ایک نشانی ہے لیکن ان میں سے اکثر ایمان نہیں لاتے۔

۱۲۲۔ اور یقینا آپ کا رب ہی بڑا غالب آنے والا، رحم کرنے والا ہے۔

۱۲۳۔ قوم عاد نے پیغمبروں کی تکذیب کی.

۱۲۴۔ جب ان کی برادری کے ہود نے ان سے کہا: کیا تم اپنا بچاؤ نہیں کرتے؟

۱۲۵۔ میں تمہارے لیے ایک امانتدار رسول ہوں۔

۱۲۶۔ لہذا اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

۱۲۷۔ اور اس کام پر میں تم سے اجر نہیں مانگتا، میرا اجر تو صرف رب العالمین پر ہے۔

۱۲۸۔ کیا تم ہر اونچی جگہ پر ایک بے سود یادگار بناتے ہو؟

۱۲۹۔ اور تم بڑے محلات بناتے ہو گویا تم نے ہمیشہ رہنا ہے۔

۱۳۰۔ اور جب تم (کسی پر) حملہ کرتے ہو تو نہایت جابرانہ انداز میں حملہ آور ہوتے ہو۔

۱۳۱۔ پس اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

۱۳۲۔ نیز اس سے ڈرو جس نے ان چیزوں سے تمہاری مدد کی جن کا تمہیں (بخوبی) علم ہے۔

۱۳۳۔ اس نے تمہیں جانوروں اور اولاد سے نوازا۔

۱۳۴۔ نیز باغات اور چشموں سے مالا مال کر دیا.

۱۳۵۔ بلاشبہ مجھے تمہارے بارے میں ایک بڑے دن کے عذاب کا خوف ہے۔

۱۳۶۔ انہوں نے کہا: تم نصیحت کرو یا نہ کرو ہمارے لیے یکساں ہے۔

۱۳۷۔ یہ تو بس پرانے لوگوں کی عادات ہیں۔

۱۳۸۔ اور ہمیں عذاب نہیں دیا جائے گا۔

۱۳۹۔(اس طرح)انہوں نے ہود کو جھٹلایا تو ہم نے انہیں ہلاکت میں ڈال دیا، یقینا اس میں بھی ایک نشانی ہے لیکن ان میں سے اکثر لوگ ایمان لانے والے نہ تھے۔

۱۴۰۔ اور بتحقیق آپ کا پروردگار ہی بڑا غالب آنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے۔

۱۴۱۔(قوم)ثمود نے بھی رسولوں کو جھٹلایا۔

۱۴۲۔ جب ان کی برادری کے صالح نے ان سے کہا : کیا تم اپنا بچاؤ نہیں کرتے ؟

۱۴۳۔ میں تمہارے لیے ایک امانتدار رسول ہوں۔

۱۴۴۔پس اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو .

۱۴۵۔ اور اس بات پر میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا،میرا اجر تو صرف رب العالمین پر ہے۔

۱۴۶۔کیاتم لوگ یہاں پر موجود چیزوں(نعمتوں)میں یوں ہی بے فکر چھوڑ دیے جاؤ گے ؟

۱۴۷۔ باغوں اور چشموں میں،

۱۴۸۔ اور کھیتیوں اور کھجوروں میں جن کے نرم خوشے ہیں،

۱۴۹۔ اور تم پہاڑوں کو بڑی مہارت سے تراش کر گھر بناتے ہو۔

۱۵۰۔ پس اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو .

۱۵۱۔ اور حد سے تجاوز کرنے والوں کے حکم کی اطاعت نہ کرو۔

۱۵۲۔ جو زمین میں فساد پھیلاتے ہیں اور اصلاح نہیں کرتے۔

۱۵۳۔ لوگوں نے کہا: تم تو بلاشبہ سحر زدہ آدمی ہو۔

۱۵۴۔ اور تم ہم جیسے بشر کے سوا اور کچھ نہیں ہو، پس اگر تم سچے ہو تو کوئی نشانی(معجزہ) پیش کرو۔

۱۵۵۔ صالح نے کہا: یہ ایک اونٹنی ہے، ایک مقررہ دن اس کے پانی پینے کی باری ہو گی اور ایک مقررہ دن تمہارے پانی پینے کی باری ہو گی۔

۱۵۶۔ اور اسے بری نیت سے نہ چھونا ورنہ ایک بڑے(ہولناک)دن کا عذاب تمہیں گرفت میں لے لے گا۔

۱۵۷۔ تو انہوں نے اونٹنی کی کونچیں کاٹ ڈالیں پھر وہ ندامت میں مبتلا ہوئے.

۱۵۸۔ چنانچہ عذاب نے انہیں گرفت میں لے لیا، یقینا اس میں ایک نشانی ہے لیکن ان میں سے اکثر ایمان نہیں لاتے۔

۱۵۹۔ اور بے شک آپ کا پروردگار ہی بڑا غالب آنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے۔

۱۶۰۔ قوم لوط نے(بھی)رسولوں کی تکذیب کی۔

۱۶۱۔ جب ان کی برادری کے لوط نے ان سے کہا: کیا تم اپنا بچاؤ نہیں کرتے؟

۱۶۲۔میں تمہارے لیے ایک امانتدار رسول ہوں۔

۱۶۳۔ پس اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

۱۶۴۔ اور میں اس کام پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا میرا اجر تو بس رب

العالمین پر ہے۔

۱۶۵۔ کیا ساری دنیا میں سے تم(شہوت رانی کے لیے)مردوں کے پاس ہی جاتے ہو؟

۱۶۶۔اور تمہارے رب نے جو بیویاں تمہارے لیے خلق کی ہیں انہیں چھوڑ دیتے ہو؟ بلکہ تم تو حد سے تجاوز کرنے والی قوم ہو۔

۱۶۷۔ وہ کہنے لگے :اے لوط !اگر تو باز نہ آیا تو تجھے بھی ضرور نکال دیا جائے گا.

۱۶۸۔ لوط نے کہا:میں تمہارے اس کردار کے سخت دشمنوں میں سے ہوں۔

۱۶۹۔ پروردگارا!مجھے اور میرے گھر والوں کو ان کے(برے)کردار سے نجات عطا فرما.

۱۷۰۔ چنانچہ ہم نے انہیں اور ان کے تمام اہل خانہ کو نجات دی۔

۱۷۱۔ سوائے ایک بڑھیا کے جو پیچھے رہنے والوں میں رہ گئی۔

۱۷۲۔ پھر ہم نے باقی سب کو تباہ کر کے رکھ دیا۔

۱۷۳۔ اور ان پر ہم نے بارش برسائی، پس تنبیہ شدہ لوگوں پر یہ بہت بری بارش تھی۔

۱۷۴۔ یقینا اس میں ایک نشانی ہے لیکن ان میں سے اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں۔

۱۷۵۔ اوریقینا آپ کارب ہی بڑا غالب آنے والا ، بڑا رحم کرنے والا ہے۔

۱۷۶۔ ایکہ والوں نے بھی رسولوں کی تکذیب کی۔

۱۷۷۔ جب شعیب نے ان سے کہا: کیا تم اپنا بچاؤ نہیں کرتے ؟

۱۷۸۔ میں تمہارے لیے ایک امانتدار رسول ہوں۔

۱۷۹۔ پس اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

۱۸۰۔ اور اس کام پر میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا، میرا اجر تو صرف رب العالمین پر ہے۔

۱۸۱۔ تم پیمانہ پورا بھرو اور نقصان پہنچانے والوں میں سے نہ ہونا۔

۱۸۲۔ اور سیدھی ترازو سے تولا کرو۔

۱۸۳۔ اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم کر کے نہ دیا کرو اور زمین میں فساد پھیلاتے مت پھرو۔

۱۸۴۔ اور اس اللہ سے ڈرو جس نے تمہیں اور گزشتہ نسلوں کو پیدا کیا ہے

۱۸۵۔ انہوں نے کہا: تم تو بس سحر زدہ ہو۔

۱۸۶۔ اور تم تو بس ہم جیسے انسان ہو نیز ہمارا خیال ہے کہ تم جھوٹے ہو۔

۱۸۷۔ پس تم سچے ہو تو آسمان کا کوئی ٹکڑا ہم پر گرا دو۔

۱۸۸۔ شعیب نے کہا: میرا پروردگار تمہارے اعمال سے خوب واقف ہے۔

۱۸۹۔ انہوں نے شعیب کو جھٹلا ہی دیا، چنانچہ سائبان والے دن کے عذاب نے انہیں گرفت میں لے لیا، بے شک وہ بہت بڑے (ہولناک) دن کا عذاب تھا۔

۱۹۰۔ اس میں یقینا ایک نشانی ہے لیکن ان میں سے اکثر ایمان لانے والے نہ تھے۔

۱۹۱۔ اور یقینا آپ کا پروردگار ہی بڑا غالب آنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے۔

۱۹۲۔ اور بتحقیق یہ (قرآن) رب العالمین کا نازل کیا ہوا ہے۔

۱۹۳۔ جسے روح الامین نے اتارا،

۱۹۴۔ آپ کے قلب پر تاکہ آپ تنبیہ کرنے والوں میں سے ہو جائیں،

۱۹۵۔ صاف عربی زبان میں۔

۱۹۶۔ اور اس (قرآن) کا ذکر (انبیائے) ماسلف کی کتب میں بھی ہے۔

۱۹۷۔ کیا یہ قرآن ان کے لیے ایک نشانی (معجزہ) نہیں ہے کہ اس بات کو بنی اسرائیل کے علماء جانتے ہیں۔

۱۹۸۔ اور اگر ہم اس قرآن کو کسی غیر عربی پر نازل کرتے،

۱۹۹۔ اور وہ اسے پڑھ کر انہیں سنا دیتا تب بھی یہ اس پر ایمان نہ لاتے۔

۲۰۰۔ اس طرح (کے دلائل دے کر) ہم نے اس قرآن کو ان مجرموں کے دلوں میں سے گزارا ہے۔

۲۰۱۔ پھر بھی وہ اس پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک دردناک عذاب دیکھ نہ لیں۔

۲۰۲۔ پس یہ عذاب ناگہاں اور بے خبری میں ان پر واقع ہو گا۔

۲۰۳۔ تو وہ کہیں گے: کیا ہمیں مہلت مل سکے گی؟

۲۰۴۔ کیا یہ لوگ ہمارے عذاب کے لیے عجلت کر رہے ہیں؟

۲۰۵۔ یہ تو بتلاؤ کہ اگر ہم انہیں برسوں سامان زندگی دیتے رہیں،

۲۰۶۔ پھر ان پر وہ عذاب آ جائے جس کا ان کے ساتھ وعدہ ہوا تھا،

۲۰۷۔ تو وہ(سامان زندگی)ان کے کسی کام نہ آئے گا جو انہیں دیا گیا تھا۔
۲۰۸۔ اور ہم نے کسی بستی کو ہلاک نہیں کیا مگر یہ کہ اس بستی کو تنبیہ کرنے والے تھے.
۲۰۹۔ یاد دہانی کے لیے، اور ہم کبھی بھی ظالم نہ تھے۔
۲۱۰۔ اور اس قرآن کو شیاطین نے نہیں اتارا
۲۱۱۔ اور نہ یہ کام ان سے کوئی مناسبت رکھتا ہے اور نہ ہی وہ استطاعت رکھتے ہیں.
۲۱۲۔ وہ تو یقیناً(وحی کے)سننے سے بھی دور رکھے گئے ہیں۔
۲۱۳۔پس آپ اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہ پکاریں ورنہ آپ بھی عذاب پانے والوںمیں شامل ہوجائیں گے۔
۲۱۴۔ اوراپنے قریب ترین رشتے داروں کو تنبیہ کیجیے۔
۲۱۵۔ اور مومنین میں سے جو آپ کی پیروی کریں ان کے ساتھ تواضع سے پیش آئیں .
۲۱۶۔ اگر وہ آپ کی نافرمانی کریں تو ان سے کہدیجیے کہ میں تمہارے کردار سے بیزار ہوں۔
۲۱۷۔ اور بڑے غالب آنے والے مہربان پر بھروسہ رکھیں۔
۲۱۹۔ اور سجدہ کرنے والوں میں آپ کی نشست و برخاست کو بھی۔
۲۲۰۔ وہ یقیناً بڑاسننے والا، جاننے والا ہے۔
۲۲۱۔ کیا میں تمہیں خبر دوں کہ شیاطین کس پر اترتے ہیں؟

۲۲۲۔ ہر جھوٹے بدکار پر اترتے ہیں۔

۲۲۳۔ وہ کان لگائے رکھتے ہیں اور ان میں اکثر جھوٹے ہیں۔

۲۲۴۔ اور شاعروں کی پیروی تو گمراہ لوگ کرتے ہیں۔

۲۲۵۔ کیا آپ نہیں دیکھتے کہ یہ لوگ ہر وادی میں بھٹکتے پھرتے ہیں۔

۲۲۶۔ اور جو کہتے ہیں اسے کرتے نہیں۔

۲۲۷۔ سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل بجا لائے اور کثرت سے اللہ کو یاد کریں اور مظلوم واقع ہونے کے بعد انتقام لیں اور ظالموں کو عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ وہ کس انجام کو پلٹ کر جائیں گے۔

۲۷۔سورہ نمل۔ مکی ۔ آیات ۹۳

بنام خدائے رحمن ورحیم

ا۔ طا، سین، یہ قرآن اور کتاب مبین کی آیات ہیں۔

۲۔ مومنین کے لیے ہدایت و بشارت ہیں.

۳۔ جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔

۴۔ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے یقینا ان کے لیے ہم نے ان کے افعال خوشنما بنا دیے ہیں پس وہ سرگرداں پھرتے ہیں۔

۵۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے لیے برا عذاب ہے اور آخرت میں یہی سب سے

زیادہ خسارے میں ہوں گے۔

۶۔ اور(اے رسول)یہ قرآن آپ کو یقینا ایک حکیم، دانا کی طرف سے دیا جا رہا ہے۔

۷۔(اس وقت کا ذکر کرو)جب موسیٰ نے اپنے گھروالوں سے کہا: میں نے ایک آگ دیکھی ہے، میں جلد ہی اس میں سے کوئی خبر لے کر تمہارے پاس آتاہوں یا انگارا سلگا کر تمہارے پاس لاتا ہوں تاکہ تم تاپو۔

۸۔ جب موسیٰ آگ کے پاس پہنچے تو ندا دی گئی :بابرکت ہو وہ(جس کا جلوہ) آگ کے اندر ہے اور(بابرکت ہو)وہ جو اس کے پاس ہے اور پاکیزہ ہے سارے جہاں کا پروردگار اللہ۔

۹۔ اے موسیٰ !یقینا میں ہی غالب آنے والا، حکمت والا اللہ ہوں۔

۱۰۔ اور آپ اپنا عصا پھینک دیں، جب موسیٰ نے دیکھا کہ عصا سانپ کی طرح جنبش میں آ گیا ہے پیٹھ پھیر کر پلٹے اور پیچھے مڑکر(بھی)نہ دیکھا(ندا آئی)اے موسیٰ !ڈریے نہیں، بے شک میرے حضور مرسلین ڈرا نہیں کرتے۔

۱۱۔ البتہ جس نے ظلم کا ارتکاب کیا ہو پھر برائی کے بعد اسے نیکی میں بدل دیا ہو تو یقینا میں بڑا بخشنے والا، رحم کرنے والا ہوں.

۱۲۔ اور اپنا ہاتھ تو اپنے گریبان میں ڈالیے بغیر کسی عیب کے چمکتا ہوا نکلے گا، یہ ان نو نشانیوں میں سے ہے جنہیں لے کر فرعون اور اس کی قوم کی طرف ۔(آپ کو جانا ہے)بے شک وہ بڑے فاسق لوگ ہیں۔

۱۳۔ جب ہماری نشانیاں نمایاں ہو کر ان کے پاس آئیں تو انہوں نے کہا :یہ تو

صریح جادو ہے۔

۱۴۔ وہ ان نشانیوں کے منکر ہوئے حالانکہ ان کے دلوں کو یقین آگیا تھا، ایسا انہوں نے ظلم اور غرور کی وجہ سے کیا، پس اب دیکھ لو کہ ان مفسدوں کا کیا انجام ہوا۔

۱۵۔ اور بتحقیق ہم نے داؤد اور سلیمان کو علم دیا اور ان دونوں نے کہا: ثنائے کامل ہے اس اللہ کے لیے جس نے ہمیں اپنے بہت سے مومن بندوں پر فضیلت عنایت فرمائی۔

۱۶۔ اور سلیمان داؤد کے وارث بنے اور بولے: اے لوگو! ہمیں پرندوں کی بولی کی تعلیم دی گئی ہے اور ہمیں سب طرح کی چیزیں عنایت ہوئی ہیں، بے شک یہ تو ایک نمایاں فضل ہے۔

۱۷۔ اور سلیمان کے لیے جنوں اور انسانوں اور پرندوں کے لشکر جمع کیے گئے اور ان کی جماعت بندی کی جاتی تھی ۔

۱۸۔ یہاں تک کہ جب وہ چیونٹیوں کی وادی میں پہنچے تو ایک چیونٹی نے کہا: اے چیونٹیو! اپنے اپنے گھروں میں گھس جاؤ، کہیں سلیمان اور ان کا لشکر تمہیں کچل نہ ڈالے اور انہیں پتہ بھی نہ چلے۔

۱۹۔ اس کی باتیں سن کر سلیمان ہنستے ہوئے مسکرائے اور کہنے لگے: پروردگارا مجھے توفیق دے کہ میں تیری ان نعمتوں کا شکر بجا لاؤں جن سے تو نے مجھے اور میرے والدین کو نوازا ہے اور یہ کہ میں ایسا صالح عمل انجام دوں جو تجھے پسند آئے اور اپنی رحمت سے مجھے اپنے صالح بندوں میں داخل فرما.

۲۰۔ سلیمان نے پرندوں کا معائنہ کیا تو کہا: کیا بات ہے کہ مجھے ہُدہُد نظر نہیں آ رہا؟ کیا وہ غائب ہو گیا ہے؟

۲۱۔ میں اسے ضرور سخت ترین سزا دوں گا یا میں اسے ذبح کر دوں گا مگر یہ کہ میرے پاس کوئی واضح عذر پیش کرے۔

۲۲۔ زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ اس نے(حاضر ہو کر)کہا :مجھے اس چیز کا علم ہوا ہے جو آپ کو معلوم نہیں اور ملک سبا سے آپ کے لیے ایک یقینی خبر لے کر آیا ہوں .

۲۳۔ میں نے ایک عورت دیکھی جو ان پر حکمران ہے اور اسے ہر قسم کی چیزیں دی گئیں ہیں اور اس کا عظیم الشان تخت ہے.

۲۴۔ میں نے دیکھا کہ وہ اور اس کی قوم اللہ کو چھوڑ کر سورج کو سجدہ کرتے ہیں اور شیطان نے ان کے اعمال ان کے لیے خوشنما بنا رکھے ہیں اور اس طرح ان کے لیے راہ خدا کو مسدود کر دیا ہے، پس وہ ہدایت نہیں پاتے۔

۲۵۔ کیا وہ اللہ کے لیے سجدہ نہیں کرتے جو آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ چیزیں نکالتا ہے اور وہ تمہارے پوشیدہ اور ظاہری اعمال کو جانتا ہے؟

۲۶۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔

۲۷۔ سلیمان نے کہا: ہم ابھی دیکھ لیتے ہیں کیا تو نے سچ کہا ہے یا تو جھوٹوں میں سے ہے۔

۲۸۔ میرا یہ خط لے جا اور اسے ان لوگوں کے پاس ڈال دے پھر ان سے ہٹ جا اور دیکھ کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں۔

۲۹۔ ملکہ نے کہا :اے دربار والو !میری طرف ایک محترم خط ڈالا گیا ہے ۔
۳۰۔ یہ سلیمان کی جانب سے ہے اور وہ یہ ہے :خدائے رحمن و رحیم کے نام سے

۳۱۔ تم میرے مقابلے میں بڑائی مت کرو اور فرمانبردار ہو کر میرے پاس چلے آؤ۔

۳۲۔ ملکہ نے کہا :اے اہل دربار !میرے اس معاملے میں مجھے رائے دو، میں تمہاری غیر موجودگی میں کسی معاملے کا فیصلہ نہیں کیا کرتی۔

۳۳۔ انہوں نے کہا :ہم طاقتور اور شدید جنگجو ہیں تاہم فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے، آپ دیکھ لیں کہ آپ کو کیا حکم کرنا چاہیے۔

۳۴۔ ملکہ نے کہا :بادشاہ جب کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں تو اسے تباہ کرتے ہیں اور اس کے عزت داروں کو ذلیل کرتے ہیں اور یہ لوگ بھی اسی طرح کریں گے.

۳۵۔ اور میں ان کی طرف ایک ہدیہ بھیج دیتی ہوں اور دیکھتی ہوں کہ ایلچی کیا(جواب)لے کر واپس آتے ہیں۔

۳۶۔پس جب وہ سلیمان کے پاس پہنچا تو انہوں نے کہا :کیاتم مال سے میری مدد کرنا چاہتے ہو؟ جو کچھ اللہ نے مجھے دے رکھا ہے وہ اس سے بہتر ہے جو اس نے تمہیں دے رکھا ہے جب کہ تمہیں اپنے ہدیے پر بڑا ناز ہے۔

۳۷۔(اے ایلچی)تو انہیں کی طرف واپس پلٹ جا، ہم ان کے پاس ایسے لشکر لے کر ضرور آئیں گے جن کا وہ مقابلہ نہیں کر سکیں گے اور ہم انہیں وہاں

سے ذلت کے ساتھ ضرور نکال دیں گے اور وہ خوار بھی ہوں گے۔

۳۸۔ سلیمان نے کہا: اے اہل دربار !تم میں سے کون ہے جو ملکہ کا تخت میرے پاس لے آئے قبل اس کے کہ وہ فرمانبردار ہو کر میرے پاس آئیں؟

۳۹۔ جنوں میں سے ایک عیار نے کہا: میں اسے آپ کے پاس حاضر کر دیتا ہوں قبل اس کے کہ آپ اپنی جگہ سے اٹھیں اور میں یہ کام انجام دینے کی طاقت رکھتا ہوں، امین بھی ہوں۔

۴۰۔ جس کے پاس کتاب میں سے کچھ علم تھا وہ کہنے لگا: میں آپ کی پلک جھپکنے سے پہلے اسے آپ کے پاس حاضر کر دیتا ہوں، جب سلیمان نے تخت کو اپنے پاس نصب شدہ دیکھا تو کہا: یہ میرے پروردگار کا فضل ہے تاکہ وہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا کفران اور جو کوئی شکر کرتا ہے وہ خود اپنے فائدے کے لیے شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے تو میرا پروردگار یقینا بے نیاز اور صاحب کرم ہے۔

۴۱۔ سلیمان نے کہا: ملکہ کے تخت کو اس کے لیے انجانا بنا دو، ہم دیکھیں کیا وہ شناخت کر لیتی ہے یا شناخت نہ کرنے والوں میں سے ہوتی ہے۔

۴۲۔ جب ملکہ حاضر ہوئی تو(اس سے) کہا گیا: کیا آپ کا تخت ایسا ہی ہے ؟ ملکہ نے کہا: گویا یہ تو وہی ہے، ہمیں اس سے پہلے معلوم ہو چکا ہے اور ہم فرمانبردار ہو چکے ہیں۔

۴۳۔ اور سلیمان نے اسے غیر اللہ کی پرستش سے روک دیا کیونکہ پہلے وہ کافروں میں سے تھی۔

۴۴۔ ملکہ سے کہا گیا: محل میں داخل ہو جایئے، جب اس نے محل کو دیکھا تو خیال کیا کہ وہاں گہرا پانی ہے اور اس نے اپنی پنڈلیاں کھول دیں، سلیمان نے کہا: یہ شیشے سے مرصع محل ہے، ملکہ نے کہا: پروردگارا! میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا اور اب میں سلیمان کے ساتھ رب العالمین اللہ پر ایمان لاتی ہوں۔

۴۵۔ اور ہم نے (قوم) ثمود کی طرف ان کی برادری کے صالح کو (یہ پیغام دے کر) بھیجا کہ اللہ کی عبادت کرو تو وہ دو فریق بن کر جھگڑنے لگے۔

۴۶۔ صالح نے کہا: اے میری قوم! نیکی سے پہلے برائی کے لیے کیوں عجلت کرتے ہو؟ تم اللہ سے معافی کیوں طلب نہیں کرتے تاکہ تم پر رحم کیا جائے؟

۴۷۔ وہ کہنے لگے: تم اور تمہارے ساتھی ہمارے لیے بدشگونی کا سبب ہیں، صالح نے کہا: تمہاری بدشگونی اللہ کے پاس ہے بلکہ تم لوگ آزمائے جا رہے ہو۔

۴۸۔ اور اس شہر میں نو دھڑے باز تھے جو زمین میں فساد برپا کرتے تھے اور اصلاح کا کوئی کام نہیں کرتے تھے۔

۴۹۔ انہوں نے کہا: آپس میں اللہ کی قسم کھاؤ کہ ہم رات کے وقت صالح اور ان کے گھر والوں پر ضرور شب خون ماریں گے پھر ان کے وارث سے یہی کہیں گے کہ ہم ان کے گھر والوں کی ہلاکت کے موقع پر موجود ہی نہ تھے اور ہم سچے ہیں.

۵۰۔ اور انہوں نے مکارانہ چال چلی تو ہم نے ایسی حکیمانہ تدبیریں کیں کہ انہیں خبر تک نہ ہوئی۔

۵۱۔ پس دیکھ لو !ان کی مکاری کا کیا انجام ہوا، ہم نے انہیں اوران کی پوری قوم کو نابود کر دیا۔

۵۲۔ پس ان کے یہ گھر ان کے ظلم کے نتیجے میں ویران پڑے ہیں، اس میں علم رکھنے والوں کے لیے ایک نشانی ہے۔

۵۳۔ اور ہم نے ایمان والوں کو نجات دی اور وہی تقویٰ والے تھے۔

۵۴۔ اور لوط(کا وہ وقت یاد کرو)جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا : کیا تم بدکاری کا ارتکاب کرتے ہو؟ حالانکہ تم سمجھتے ہو.

۵۵۔ کیا تم عورتوں کو چھوڑ کر شہوت پرستی کے لیے مردوں کا رخ کرتے ہو؟ بلکہ تم تو جاہل قوم ہو۔

۵۶۔ تو ان کی قوم کا بس یہی جواب تھا کہ وہ کہیں لوط کے گھر والوں کو اپنی بستی سے نکال دو یہ لوگ بڑے پاکباز بنتے ہیں۔

۵۷۔ تو ہم نے لوط اور ان کے گھر والوں کو بچا لیا سوائے لوط کی بیوی کے، ہم نے اس کا مقدر یہ بنایا تھا کہ وہ پیچھے رہ جائے۔

۵۸۔ اور ہم نے ان پر ایک بارش برسائی جو ان کے لیے بہت ہی بری بارش تھی جنہیں تنبیہ کی گئی تھی۔

۵۹۔ کہدیجیے :ثنائے کامل ہے اللہ کے لیے اور سلام ہو اس کے برگزیدہ بندوں پر، کیا اللہ بہتر ہے یا وہ جنہیں یہ شریک ٹھہراتے ہیں؟

۶۰۔(شریک بہتر ہیں)یا وہ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور آسمان سے تمہارے لیے پانی برسایا؟ پھر ہم نے اس سے پررونق باغات اگائے، ان

درختوں کا اگانا تمہارے بس میں نہ تھا، تو کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے؟ بلکہ یہ لوگ تو منحرف قوم ہیں۔

۶۱۔(یہ بت بہتر ہیں)یا وہ جس نے زمین کو جائے قرار بنایا اور اس کے بیچ میں نہریں بنائیں اور اس کے لیے پہاڑ بنائے اور دو سمندروں کے درمیان ایک آڑ بنائی؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے؟ بلکہ ان میں سے اکثر لوگ نہیں جانتے۔

۶۲۔ یا وہ بہتر ہے جو مضطرب کی فریاد سنتا ہے جب وہ اسے پکارتا ہے اور اس کی تکلیف دور کرتا ہے اور تمہیں زمین میں جانشین بناتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے ؟ تم لوگ بہت کم نصیحت حاصل کرتے ہو۔

۶۳۔ یا وہ بہتر ہے جو خشکی اور سمندر کی تاریکیوں میں تمہاری رہنمائی کرتا ہے اور کون ہے جو ہواؤں کو خوشخبری کے طور پر اپنی رحمت کے آگے آگے بھیجتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے؟ اللہ بالاتر ہے ان چیزوں سے جنہیں یہ شریک ٹھہراتے ہیں۔

۶۴۔یا وہ بہتر ہے جو خلقت کی ابتدا کرتا ہے پھر اسے دہراتاہے اور کون تمہیں آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے؟ کہدیجیے :اپنی دلیل پیش کرو اگر تم لوگ سچے ہو۔

۶۵۔ کہدیجیے :جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے، وہ غیب کی باتیں نہیں جانتے سوائے اللہ کے اور نہ انہیں یہ علم ہے کہ کب اٹھائے جائیں گے۔

۶۶۔ بلکہ آخرت کے بارے میں ان کا علم ماند پڑ گیا ہے، بلکہ وہ اس کے

بارے میں شک میں ہیں بلکہ یہ اس کے بارے میں اندھے ہیں۔

۶۷۔ اور کفار کہتے ہیں :جب ہم اور ہمارے باپ دادا خاک ہو چکے ہوں گے تو کیا ہمیں(قبروں سے)نکالا جائے گا؟

۶۸۔ اس قسم کا وعدہ پہلے بھی ہم سے اور ہمارے باپ دادا سے ہوتا رہا ہے یہ تو قصہ ہائے پارینہ کے سوا کچھ نہیں۔

۶۹۔ کہدیجیے :زمین میں چل پھر کر دیکھ لو کہ مجرموں کا کیا انجام ہوا ہے۔

۷۰۔ اور(اے رسول)ان(کے حال)پر رنجیدہ نہ ہوں اور نہ ہی ان کی مکاریوں پر دل تنگ ہوں۔

۷۱۔ اور وہ کہتے ہیں :اگر تم سچے ہو تو یہ وعدہ آخر کب پورا ہو گا؟

۷۲۔ کہدیجیے : ممکن ہے جن بعض باتوں کے لیے تم عجلت چاہ رہے ہو وہ تمہارے پس پشت پہنچ چکی ہوں۔

۷۳۔ اور بتحقیق آپ کا پروردگار لوگوں پر بڑا فضل کرنے والا ہے لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے۔

۷۴۔ اور جو کچھ ان کے سینوں میں پوشیدہ ہے اور جو کچھ وہ ظاہر کرتے ہیں بتحقیق آپ کا پروردگار اسے خوب جانتا ہے ۔

۷۵۔اور آسمان اور زمین میں کوئی ایسی پوشیدہ بات نہیں ہے جو کتاب مبین میں نہ ہو۔

۷۶۔ بے شک یہ قرآن بنی اسرائیل کو اکثر وہ باتیں بیان کر دیتا ہے جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔

۷۷۔ اور یہ اہل ایمان کے لیے یقیناً ہدایت اور رحمت ہے۔

۷۸۔ یقیناً آپ کا رب اپنے حکم سے ان کے درمیان فیصلہ کر دیتا ہے اور وہی بڑا غالب آنے والا، بڑا علم رکھنے والا ہے۔

۷۹۔ لہذا آپ اللہ پر بھروسا کریں، یقیناً آپ صریح حق پر ہیں۔

۸۰۔ آپ نہ مردوں کو سنا سکتے ہیں نہ ہی بہروں کو اپنی دعوت سنا سکتے ہیں جب وہ پیٹھ پھیر کر جا رہے ہوں۔

۸۱۔ اور نہ ہی آپ اندھوں کو ان کی گمراہی سے بچا کر راستہ دکھا سکتے ہیں، آپ ان لوگوں تک اپنی آواز پہنچا سکتے ہیں جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں اور پھر فرمانبردار بن جاتے ہیں۔

۸۲۔ اور جب ان پر وعدہ (عذاب) پورا ہونے والا ہو گا تو ہم ان کے لیے زمین سے ایک چلنے پھرنے والا نکالیں گے جو ان سے کلام کرے گا کہ درحقیقت لوگ ہماری آیات پر یقین نہیں کرتے تھے۔

۸۳۔ اور جس روز ہم ہر امت میں سے ایک ایک جماعت کو جمع کریں گے جو ہماری آیات کو جھٹلایا کرتی تھیں پھر انہیں روک دیا جائے گا۔

۸۴۔ جب سب آ جائیں گے تو (اللہ) فرمائے گا: کیا تم نے میری آیات کو جھٹلا دیا تھا؟ جب کہ ابھی تم انہیں اپنے احاطہ علم میں بھی نہیں لائے تھے اور تم کیا کچھ کرتے تھے؟

۸۵۔ اور ان کے ظلم کی وجہ سے بات ان کے خلاف پوری ہو کر رہے گی اور وہ بول نہیں سکیں گے۔

۸۶۔ کیا انہوں نے یہ نہیں دیکھا کہ ہم نے رات اس لیے بنائی کہ وہ اس میں سکون حاصل کریں اور دن کو روشن بنایا؟ ایمان لانے والوں کے لیے اس میں یقینا نشانیاں ہیں۔

۸۷۔ اور جس روز صور پھونکا جائے گا تو آسمانوں اور زمین کی تمام موجودات خوفزدہ ہو جائیں گی سوائے ان لوگوں کے جنہیں اللہ چاہے اور سب نہایت عاجزی کے ساتھ اس کے حضور پیش ہوں گے۔

۸۸۔ اور آپ پہاڑوں کو دیکھتے ہیں تو سمجھتے ہیں کہ یہ ایک جگہ ساکن ہیں جب کہ(اس وقت)یہ بادلوں کی طرح چل رہے ہوں گے، یہ سب اس اللہ کی صنعت ہے جس نے ہر چیز کو پختگی سے بنایا ہے، وہ تمہارے اعمال سے یقینا خوب باخبر ہے۔

۸۹۔ جو شخص نیکی لے کر آئے گا اسے اس سے بہتر اجر ملے گا اور وہ اس دن کی ہولناکیوں سے امن میں ہوں گے۔

۹۰۔ اور جو شخص برائی لے کر آئے گا پس انہیں اوندھے منہ آگ میں پھینک دیا جائے گا، کیا تمہیں اپنے کیے کے علاوہ کوئی اور جزا مل سکتی ہے؟

۹۱۔(اے رسول !آپ یہ کہیں)مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اس شہر(مکہ) کے رب کی بندگی کروں جس نے اسے محترم بنایا اور ہر چیز اسی کی ملکیت ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں فرمانبرداروں میں سے رہوں۔

۹۲۔ اور یہ کہ میں قرآن پڑھ کر سناؤں اس کے بعد جو ہدایت اختیار کرے گا وہ اپنے لیے ہدایت اختیار کرے گا اور جو گمراہی میں چلا جائے اسے کہدیجیے :

میں تو بس تنبیہ کرنے والا ہوں۔

۹۳۔ اور کہدیجیے :ثنائے کامل اللہ کے لیے ہے، عنقریب وہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھائے گا تو تم انہیں پہچان لو گے اور آپ کا پروردگار تمہارے اعمال سے غافل نہیں ہے۔

۲۸۔سورۃ قصص ۔ مکی ۔ آیات ۸۸

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ طا، سین ، میم۔

۲۔ یہ کتاب مبین کی آیات ہیں۔

۳۔ ہم آپ کو موسیٰ اور فرعون کا واقعہ اہل ایمان کے لیے حقیقت کے مطابق سناتے ہیں۔

۴۔فرعون نے زمین میں سر اٹھا رکھا تھا اور اس کے باسیوں کو گروہوں میں تقسیم کر دیا تھا، ان میں سے ایک گروہ کو اس نے بے بس کر رکھا تھا، وہ ان کے بیٹوں کو ذبح کرتا اور ان کی بیٹیوں کو زندہ چھوڑتا تھا اور وہ یقینا فسادیوں میں سے تھا۔

۵۔ اور ہم یہ ارادہ رکھتے ہیں کہ جنہیں زمین میں بے بس کر دیا گیا ہے ہم ان پر احسان کریں اور ہم انہیں پیشوا بنائیں اور ہم انہی کو وارث بنائیں۔

۶۔ اور ہم زمین میں انہیں اقتدار دیں اور ان کے ذریعے ہم فرعون اور ہامان اور ان کے لشکروں کو وہ کچھ دکھا دیں جس کا انہیں ڈر تھا۔

۷۔ اور ہم نے مادر موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ انہیں دودھ پلائیں اور جب ان کے بارے میں خوف محسوس کریں تو انہیں دریا میں ڈال دیں اور بالکل خوف اور رنج نہ کریں، ہم انہیں آپ کی طرف پلٹانے والے اور انہیں پیغمبروں میں سے بنانے والے ہیں۔

۸۔ چنانچہ آل فرعون نے انہیں اٹھا لیا تاکہ وہ ان کے لیے دشمن اور باعث رنج بن جائیں، یقینا فرعون اورہامان اور ان دونوں کے لشکر والے خطاکار تھے۔

۹۔ اور فرعون کی عورت نے کہا: یہ(بچہ)تو میری اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، اسے قتل نہ کرو۔ ممکن ہے یہ ہمارے لیے مفید ثابت ہو یا ہم اسے بیٹا بنا لیں اور وہ(انجام سے)بے خبر تھے ؟

۱۰۔ اور ادھر مادر موسیٰ کا دل بے قرار ہو گیا، قریب تھا کہ وہ یہ راز فاش کر دیتیں اگر ہم نے ان کے دل کو مضبوط نہ کیا ہوتا، تاکہ وہ ایمان رکھنے والوں میں سے ہو جائیں۔

۱۱۔ اور مادرموسیٰ نے ان کی بہن سے کہا: اس کے پیچھے پیچھے چلی جا تو وہ موسیٰ کو دور سے دیکھتی رہیں کہ دشمنوں کو(اس کا)پتہ نہ چلے۔

۱۲۔ اور ہم نے موسیٰ پر دائیوں کا دودھ پہلے سے حرام کر دیا تھا، چنانچہ موسیٰ کی بہن نے کہا: کیا میں تمہیں ایک ایسے گھرانے کا پتہ بتا دوں جو اس بچے کو تمہارے لیے پالیں اور وہ اس کے خیرخواہ بھی ہوں؟

۱۳۔(اس طرح)ہم نے موسیٰ کو ان کی ماں کے پاس واپس پہنچا دیا تاکہ ماں کی آنکھ ٹھنڈی ہو جائے اور غم نہ کرے اور یہ جان لے کہ اللہ کا وعدہ سچا ہوتا ہے لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔

۱۴۔ اور جب موسیٰ رشد کو پہنچ کر تنومند ہو گئے تو ہم نے انہیں حکمت اور علم عطا کیا اور ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح جزا دیتے ہیں۔

۱۵۔ اور موسیٰ شہر میں اس وقت داخل ہوئے جب شہر والے بے خبر تھے، پس وہاں دو آدمیوں کو لڑتے پایا، ایک ان کی قوم میں سے تھا اور دوسرا ان کے دشمنوں میں سے تھا تو جو ان کی قوم میں سے تھا اس نے اپنے دشمن کے مقابلے کے لیے موسیٰ کو مدد کے لیے پکارا تو موسیٰ نے اس(دوسرے)کو گھونسا مارا اور اس کا کام تمام کر دیا، پھر موسیٰ نے کہا :یہ تو شیطان کا کام ہو گیا، بے شک وہ صریح گمراہ کن دشمن ہے۔

۱۶۔ کہا :پروردگارا!میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا پس مجھے معاف فرما، چنانچہ اللہ نے انہیں معاف کر دیا۔ یقینا وہ بڑامعاف کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔

۱۷۔موسیٰ نے کہا :میرے رب !جس نعمت سے تونے مجھے نوازا ہے اس کے باعث میں آئندہ کبھی بھی مجرموں کا پشت پناہ نہیں بنوں گا۔

۱۸۔موسیٰ صبح کے وقت شہر میں ڈرتے ہوئے اور خطرہ بھانپنے کی حالت میں تھے، اچانک دیکھا کہ جس نے کل مدد مانگی تھی وہ آج پھر اس(موسیٰ)سے فریاد کر رہا ہے، موسیٰ نے اس سے کہا :تو یقینا صریح گمراہ شخص ہے۔

۱۹۔ جب موسیٰ نے اس شخص پرہاتھ ڈالنا چاہا جو ان دونوں کا دشمن تھا تو اس

نے کہا: اے موسی! کیا تم مجھے بھی اسی طرح قتل کر دینا چاہتے ہو جس طرح کل تم نے ایک شخص کو قتل کر دیا تھا؟ کیا تم زمین میں جابر بننا چاہتے ہو اور اصلاح کرنا نہیں چاہتے؟

۲۰۔ شہر کے پرلے کنارے سے ایک شخص دوڑتا ہوا آیا، کہنے لگا: اے موسیٰ! دربار والے تیرے قتل کے مشورے کر رہے ہیں، پس (یہاں سے) نکل جا میں تیرے خیر خواہوں میں سے ہوں۔

۲۱۔ چنانچہ موسیٰ ڈرتے ہوئے خطرہ بھانپتے ہوئے وہاں سے نکلے، کہنے لگے: اے میرے پروردگار! مجھے قوم ظالمین سے بچا۔

۲۲۔ اور جب موسیٰ نے مدین کا رخ کیا تو کہا: امید ہے میرا پروردگار مجھے سیدھے راستے کی ہدایت فرمائے گا۔

۲۳۔ اور جب وہ مدین کے پانی پر پہنچے تو انہوں نے دیکھا لوگوں کی ایک جماعت (اپنے جانوروں کو) پانی پلا رہی ہے اور دیکھا ان کے علاوہ دو عورتیں (اپنے جانور) روکے ہوئے کھڑی ہیں، موسیٰ نے کہا: آپ دونوں کا کیا مسئلہ ہے؟ وہ دونوں بولیں: جب تک یہ چرواہے (اپنے جانوروں کو لے کر) واپس نہ پلٹ جائیں ہم پانی نہیں پلا سکتیں اور ہمارے والد بڑی عمر کے بوڑھے ہیں۔

۲۴۔ موسیٰ نے ان دونوں (کے جانوروں) کو پانی پلایا پھر سایے کی طرف ہٹ گئے اور کہا: پالنے والے! جو خیر بھی تو مجھ پر نازل فرمائے میں اس کا محتاج ہوں۔

۲۵۔ پھر ان دونوں لڑکیوں میں سے ایک حیا کے ساتھ چلتی ہوئی موسیٰ کے

پاس آئی اور کہنے لگی :میرے والد آپ کو بلاتے ہیں تاکہ آپ نے جو ہمارے جانوروں کو پانی پلایا ہے آپ کو اس کی اجرت دیں، جب موسیٰ ان کے پاس آئے اور اپنا سارا قصہ انہیں سنایا تو وہ کہنے لگے :خوف نہ کرو، تم اب ظالموں سے بچ چکے ہو۔

۲۶۔ ان دونوں میں سے ایک لڑکی نے کہا :اے ابا !اسے نوکر رکھ لیجیے کیونکہ جسے آپ نوکر رکھنا چاہیں ان میں سب سے بہتر وہ ہے جو طاقتور، امانتدار ہو۔

۲۷۔(شعیب نے)کہا: میں چاہتا ہوں کہ اپنی ان دو بیٹیوں میں سے ایک کا نکاح اس شرط پر تمہارے ساتھ کروں کہ تم آٹھ سال میری نوکری کرو اور اگر تم دس(سال)پورے کرو تو یہ تمہاری طرف سے(احسان)ہے اور میں تمہیں تکلیف میں ڈالنا نہیں چاہتا، انشاء اللہ تم مجھے صالحین میں پاؤ گے.

۲۸۔ موسیٰ نے کہا :یہ میرے اور آپ کے درمیان وعدہ ہے، میں ان دونوں میں سے جو بھی مدت پوری کروں مجھ پر کوئی زیادتی نہیں ہے اور جو کچھ ہم کہہ رہے ہیں اس پر اللہ کارساز ہے۔

۲۹۔ پھر جب موسیٰ نے مدت پوری کر دی اور وہ اپنے اہل کو لے کر چل دیے تو کوہ طور کی طرف سے ایک آگ دکھائی دی، وہ اپنے اہل سے کہنے لگے :ٹھہرو ! میں نے ایک آگ دیکھی ہے، شاید وہاں سے میں کوئی خبر لاؤں یا آگ کا انگارا لے آؤں تاکہ تم تاپ سکو۔

۳۰۔ پھر جب موسیٰ وہاں پہنچے تو وادی کے دائیں کنارے سے ایک مبارک مقام میں درخت سے ندا آئی :اے موسی !میں ہی عالمین کا پروردگار اللہ

ہوں۔

۳۱۔ اور اپنا عصا پھینک دیجیے، پھر جب موسیٰ نے عصا کو سانپ کی طرح حرکت کرتے دیکھا تو پیٹھ پھیر کر پلٹے اور پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا،(ہم نے کہا)اے موسیٰ !آگے آیئے اور خوف نہ کیجیے، یقینا آپ محفوظ ہیں۔

۳۲۔(اے موسیٰ)اپنا ہاتھ گریبان میں ڈال دیجئے وہ بغیر کسی عیب کے چمکدار ہو کر نکلے گا اور خوف سے بچنے کے لیے اپنے بازو کو اپنی طرف سمیٹ لیجیے، یہ دو معجزے آپ کے پروردگار کی طرف سے فرعون اور اس کے اہل دربار کے لیے ہیں، بتحقیق وہ بڑے فاسق لوگ ہیں۔

۳۳۔ موسیٰ نے عرض کیا :پروردگارا !میں نے ان کا ایک آدمی قتل کیا ہے، لہٰذا میں ڈرتاہوں کہ وہ مجھے قتل نہ کر دیں۔

۳۴۔ اور میرے بھائی ہارون کی زبان مجھ سے زیادہ فصیح ہے لہذا اسے میرے ساتھ مدد گار بنا کر بھیج کہ وہ میری تصدیق کرے کیونکہ مجھے خوف ہے کہ لوگ میری تکذیب کریں گے۔

۳۵۔ فرمایا :ہم آپ کے بھائی کے ذریعے آپ کے بازو مضبوط کریں گے اور ہم آپ دونوں کو غلبہ دیں گے اور ہماری نشانیوں(معجزات) کی وجہ سے وہ آپ تک نہیں پہنچ پائیں گے، آپ دونوں اور آپ کے پیروکاروں کا ہی غلبہ ہو گا۔

۳۶۔ پھر جب موسیٰ ہماری واضح نشانیاں لے کر ان کے پاس پہنچے تو وہ کہنے لگے :یہ تو بس گھڑا ہوا جادو ہے اور ہم نے اپنے اگلے باپ دادوں سے ایسی

باتیں کبھی نہیں سنیں۔

۳۷۔ اور موسیٰ نے کہا: میرا پروردگار اسے جانتا ہے جو اس کے پاس سے ہدایت لے کر آیا ہے اور یہ بھی جانتا ہے کہ آخرت کا گھر کس کے لیے ہے، بے شک ظالم فلاح نہیں پاتے۔

۳۸۔ اور فرعون نے کہا: اے درباریو! میں تمہارے لیے اپنے سوا کسی معبود کو نہیں جانتا، اے ہامان! میرے لیے گارے کو آگ لگا (کر اینٹ بنا دے) پھر میرے لیے ایک اونچا محل بنا دے تاکہ میں موسیٰ کے خدا کو (جھانک کر) دیکھوں اور میرا تو خیال ہے کہ موسیٰ جھوٹا ہے۔

۳۹۔ چنانچہ فرعون اور اس کے لشکر نے زمین میں ناحق تکبر کیا اور یہ خیال کیا کہ وہ ہماری طرف پلٹائے نہیں جائیں گے۔

۴۰۔ تو ہم نے۔ اسے اور اس کے لشکر کو گرفت میں لے لیا اور انہیں دریا میں پھینک دیا، پس دیکھ لو ظالموں کا انجام کیا ہوا۔

۴۱۔ اور ہم نے انہیں ایسے رہنما بنایا جو آتش کی طرف بلاتے ہیں اور قیامت کے دن ان کی مدد نہیں کی جائے گی۔

۴۲۔ اور ہم نے اس دنیا میں ان کے پیچھے لعنت لگا دی ہے اور قیامت کے دن یہ قبیح (چہرہ والے) ہوں گے۔

۴۳۔ اور بتحقیق ہم نے پہلی امتوں کو ہلاک کرنے کے بعد لوگوں کے لیے بصیرتوں اور ہدایت و رحمت (کا سرچشمہ) بنا کر موسیٰ کو کتاب دی، شاید لوگ نصیحت حاصل کریں۔

۴۴۔ اور آپ اس وقت(طور کے)مغربی جانب موجود نہ تھے جب ہم نے موسیٰ کی طرف حکم بھیجا اور آپ مشاہدہ کرنے والوں میں سے نہ تھے۔

۴۵۔ لیکن ہم نے کئی امتوں کو پیدا کیا پھر ان پر طویل مدت گزر گئی اور نہ آپ اہل مدین میں سے تھے کہ انہیں ہماری آیات سنا رہے ہوتے لیکن ہم ہی (ان تمام خبروں کے) بھیجنے والے ہیں۔

۴۶۔ اور آپ طور کے کنارے پر موجود نہ تھے جب ہم نے ندا دی تھی بلکہ (آپ کا رسول بنانا)آپ کے پروردگار کی رحمت ہے تاکہ آپ اس قوم کو تنبیہ کریں جن کے ہاں آپ سے پہلے کوئی تنبیہ کرنے والا نہیں آیا شاید وہ نصیحت حاصل کریں.

۴۷۔اور ایسانہ ہو کہ اپنے ہاتھوں آگے بھیجی ہوئی حرکتوں کی وجہ سے اگر ان پر کوئی مصیبت نازل ہوجائے تو وہ یہ کہنے لگیں :ہمارے رب !تو نے ہماری طرف رسول کیوں نہ بھیجا کہ ہم تیری آیات کی اتباع کرتے اور ایمان لانے والوں میں شامل ہوجاتے ۔

۴۸۔ پھر جب ہماری طرف سے حق ان کے پاس آگیا تو وہ کہنے لگے :جیسی (نشانی)موسیٰ کو دی گئی تھی ایسی(نشانی)انہیں کیوں نہیں دی گئی؟ کیا انہوں نے اس کا انکار نہیں کیا جو قبل ازیں موسیٰ کو دیا گیا تھا؟ انہوں نے کہا :یہ دونوں ایک دوسرے کی مدد کرنے والے جادو ہیں اور کہا :ہم ان سب کے منکر ہیں۔

۴۹۔ کہدیجیے :پس اگر تم سچے ہو تو تم بھی اللہ کی طرف سے کوئی ایسی کتاب

لے آؤ جو ان دونوں سے زیادہ ہدایت بخش ہو، میں اس کی اتباع کروں گا۔

۵۰۔ پس اگر وہ آپ کی یہ بات نہیں مانتے تو آپ سمجھ لیں کہ یہ لوگ بس اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں اور اللہ کی طرف سے کسی ہدایت کے بغیر اپنی خواہشات کی پیروی کرنے والے سے بڑھ کر گمراہ کون ہو گا؟ اللہ ظالموں کو یقینا ہدایت نہیں کرتا۔

۵۱۔ اور بتحقیق ہم نے ان کے لیے(ہدایت کی)باتیں مسلسل بیان کیں۔ شاید یہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔

۵۲۔ جنہیں ہم نے اس سے پہلے کتاب دی تھی وہ اس پر ایمان رکھتے ہیں۔

۵۳۔ اور جب ان پر(یہ قرآن)پڑھ کر سنایا جاتا ہے تو کہتے ہیں:ہم اس پر ایمان لے آئے، یقینا یہ ہمارے پروردگار کی طرف سے برحق ہے، ہم تو اس سے پہلے بھی فرمانبردار تھے۔

۵۴۔ انہیں ان کے صبر کے صلے میں دوبار اجر دیا جائے گا اور یہ لوگ برائی کو نیکی کے ذریعے دور کر دیتے ہیں اور ہم نے جو روزی انہیں دی ہے اس سے (راہ خدا میں)خرچ کرتے ہیں۔

۵۵۔ اور جب وہ بیہودہ بات سنتے ہیں تو اس سے منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں :ہمارے اعمال ہمارے لیے اور تمہارے اعمال تمہارے لیے، تم پر سلام ہو ہم جاہلوں کو پسند نہیں کرتے۔

۵۶۔(اے رسول)جسے آپ چاہتے ہیں اسے ہدایت نہیں کر سکتے لیکن اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور وہ ہدایت پانے والوں کو خوب جانتا ہے۔

۵۷۔ اور کہتے ہیں :اگر ہم آپ کی معیت میں ہدایت اختیار کریں تو ہم اپنی زمین سے اچک لیے جائیں گے، کیا ہم نے ایک پرامن حرم ان کے اختیار میں نہیں رکھا جس کی طرف ہر چیز کے ثمرات کھنچے چلے آتے ہیں؟ یہ رزق ہماری طرف سے عطا کے طور پر ہے لیکن ان میں سے اکثر لوگ نہیں جانتے۔

۵۸۔ اور کتنی ہی ایسی بستیوں کو ہم نے تباہ کر دیا جن کے باشندے اپنی معیشت پر نازاں تھے؟ ان کے بعد ان کے مکانات آباد ہی نہیں ہوئے مگر بہت کم اور ہم ہی تو وارث تھے۔

۵۹۔ اور آپ کا رب ان بستیوں کو تباہ کرنے والا نہ تھا جب تک ان کے مرکز میں ایک رسول نہ بھیج دے جو انہیں ہماری آیات پڑھ کر سنائے اور ہم بستیوں کو تباہ کرنے والے نہ تھے مگر یہ کہ وہاں کے باشندے ظالم ہوئے۔

۶۰۔ اور جو کچھ بھی تمہیں دیا گیا ہے وہ اس دنیاوی زندگی کا سامان اور اس کی زینت ہے اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ(اس سے)زیادہ بہتر اور پائیدار ہے، کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے؟

۶۱۔ کیا وہ شخص جسے ہم نے بہترین وعدہ دیا ہے اور وہ اس(وعدے)کو پا لینے والا ہے اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جسے ہم نے صرف دنیاوی زندگی کا سامان فراہم کر دیا ہے؟ پھر وہ قیامت کے دن پیش کیے جانے والوں میں سے ہو گا

۶۲۔اور جس دن اللہ انہیں پکارے گا اور کہے گا :کہاں ہیں وہ جنہیں تم میرا شریک گمان کرتے تھے ؟

۶۳۔ جن پر(اللہ کا)فیصلہ حتمی ہو چکا ہو گا وہ کہیں گے :ہمارے پروردگار ! یہی لوگ ہیں جنہیں ہم نے گمراہ کیا، جس طرح ہم خود گمراہ ہوئے تھے اسی طرح ہم نے انہیں گمراہ کیا تھا،(اب)ہم تیری طرف متوجہ ہو کر ان سے بیزار ہوتے ہیں کہ وہ ہماری پوجا نہیں کیا کرتے تھے۔

۶۴۔ اور(ان سے)کہا جائے گا :اپنے شریکوں کو بلاؤ تو یہ انہیں پکاریں گے لیکن وہ انہیں جواب نہیں دیں گے اور وہ عذاب کو بھی دیکھ رہے ہوں گے، (اس وقت تمنا کریں گے)کاش وہ ہدایت پر ہوتے۔

۶۵۔ اور اس دن اللہ انہیں ندا دے گا اور فرمائے گا :تم نے پیغمبروں کو کیا جواب دیا تھا؟

۶۶۔ تو ان کو ان باتوں کا پتہ نہیں چلے گا(جن سے رسولوں کو جواب دیا ہے)اور اس دن وہ ایک دوسرے سے پوچھ بھی نہ سکیں گے۔

۶۷۔ لیکن جو توبہ کرے، ایمان لائے اور نیک عمل بجالائے تو امید ہے کہ وہ نجات پانے والوں میں سے ہو جائے گا۔

۶۸۔ اور آپ کا پروردگار جسے چاہتا ہے خلق کرتا ہے اور منتخب کرتا ہے، انہیں انتخاب کرنے کا کوئی حق نہیں ہے، اللہ پاک بلند و برتر ہے اس شرک سے جو یہ لوگ کرتے ہیں۔

۶۹۔ اور آپ کا پروردگار وہ سب باتیں جانتا ہے جنہیں ان کے سینے پوشیدہ رکھتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں۔

۷۰۔ اور وہی تو اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، ثنائے کامل اسی کے

لیے ہے، دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور حکومت اسی کے ہاتھ میں ہے اور اسی کی طرف تم پلٹائے جاؤ گے۔

۷۱۔ کہہ دیجیے :یہ تو بتاؤ کہ اگر اللہ قیامت تک تم پر ہمیشہ کے لیے رات مسلط کر دے تو اللہ کے سوا کون سا معبود ہے جو تمہیں روشنی لا دے؟کیا تم سنتے نہیں ہو؟

۷۲۔ کہہ دیجیے :یہ تو بتاؤ کہ اگر قیامت تک اللہ تم پر ہمیشہ کے لیے دن کو مسلط کر دے تو اللہ کے سوا کون سا معبود ہے جو تمہیں رات لا دے جس میں تم سکون حاصل کرو؟ کیا تم(چشم بصیرت سے)دیکھتے نہیں ہو؟

۷۳۔ اور یہ اللہ کی رحمت ہی تو ہے کہ اس نے تمہارے لیے رات اور دن کو (یکے بعد دیگرے)بنایا تاکہ تم(رات میں)سکون حاصل کر سکو اور(دن میں)اللہ کا فضل(روزی)تلاش کرو اور شاید کہ تم شکر بجا لاؤ۔

۷۴۔ اور جس دن اللہ انہیں ندا دے گا اور فرمائے گا :کہاں ہیں وہ جنہیں تم میرا شریک گمان کرتے تھے ؟

۷۵۔ اور ہم ہر امت سے ایک گواہ نکال لائیں گے پھر ہم(مشرکین سے) کہیں گے :اپنی دلیل پیش کرو،(اس وقت)انہیں علم ہو جائے گا کہ حق بات اللہ کی تھی اور جو جھوٹ باندھتے تھے وہ سب ناپید ہو جائیں گے۔

۷۶۔ بے شک قارون کا تعلق موسیٰ کی قوم سے تھا پھر وہ ان سے سرکش ہو گیا اور ہم نے قارون کو اس قدر خزانے دیے کہ ان کی کنجیاں ایک طاقتور جماعت کے لیے بھی بارگراں تھیں، جب اس کی قوم نے اس سے کہا :اترانا

مت یقیناً اللہ اترانے والوں کو دوست نہیں رکھتا،

۷۷۔ اور جو(مال)اللہ نے تجھے دیا ہے اس سے آخرت کا گھر حاصل کر، البتہ دنیا سے بھی اپنا حصہ فراموش نہ کر اور احسان کر جس طرح اللہ نے تیرے ساتھ احسان کیا ہے اور زمین میں فساد پھیلنے کی خواہش نہ کر یقیناً اللہ فسادیوں کو پسند نہیں کرتا۔

۷۸۔ قارون نے کہا :یہ سب مجھے اس مہارت کی بنا پر ملا ہے جو مجھے حاصل ہے، کیا اسے معلوم نہیں ہے کہ اللہ نے اس سے پہلے بہت سی ایسی امتوں کو ہلاکت میں ڈال دیا جو اس سے زیادہ طاقت اور جمعیت رکھتی تھیں اور مجرموں سے تو ان کے گناہ کے بارے میں پوچھا ہی نہیں جائے گا۔

۷۹۔(ایک روز)قارون بڑی آرائش کے ساتھ اپنی قوم کے سامنے نکلا تو دنیا پسند لوگوں نے کہا :اے کاش !ہمارے لیے بھی وہی کچھ ہوتا جو قارون کو دیا گیاہے، بے شک یہ تو بڑا ہی قسمت والا ہے۔

۸۰۔ اور جنہیں علم دیا گیا تھا وہ کہنے لگے :تم پر تباہی ہو !اللہ کے پاس جو ثواب ہے وہ ایمان لانے والوں اور نیک عمل انجام دینے والوں کے لیے اس سے کہیں بہتر ہے اور وہ صرف صبر کرنے والے ہی حاصل کریں گے۔

۸۱۔ پھر ہم نے قارون اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا تو اللہ کے مقابلے میں کوئی جماعت اس کی نصرت کے لیے موجود نہ تھی اور نہ ہی وہ بدلہ لینے والوں میں سے تھا۔

۸۲۔ اور جو لوگ کل اس کی منزلت کی تمنا کر رہے تھے وہ کہنے لگے :دیکھتے

نہیں ہو !اللہ اپنے بندوں میں سے جس کی چاہتا ہے روزی کشادہ اور تنگ کر دیتا ہے، اگر اللہ ہم پر احسان نہ کرتا تو ہمیں بھی دھنسا دیتا، دیکھتے نہیں ہو ! کافر فلاح نہیں پا سکتے.

۸۳۔ آخرت کا گھر ہم ان لوگوں کے لیے بنا دیتے ہیں جو زمین میں بالادستی اور فساد پھیلانا نہیں چاہتے اور(نیک)انجام تو تقویٰ والوں کے لیے ہے۔

۸۴۔ جو شخص نیکی لے کر آئے گا اسے اس سے بہتر(اجر)ملے گا اور جو کوئی برائی لائے گا تو برے کام کرنے والوں کو صرف وہی بدلہ ملے گا جو وہ کرتے رہے ہیں.

۸۵۔(اے رسول)جس نے آپ پر قرآن(کے احکام کو)فرض کیا ہے وہ یقینا آپ کو بازگشت تک پہنچانے والا ہے، کہدیجیے :میرا رب اسے خوب جانتا ہے جو ہدایت لے کر آیا ہے اور اسے بھی جو واضح گمراہی میں ہے۔

۸۶۔ اور آپ کو یہ امید نہ تھی کہ آپ پر یہ کتاب نازل کی جائے گی مگر آپ کے رب کی رحمت سے لہذاآپ کافروں کے پشت پناہ ہرگز نہ بنیں۔

۸۷۔ جب یہ آیات آپ کی طرف نازل ہو چکی ہیں تو کہیں یہ آپ کو اللہ کی آیات(کی تبلیغ)سے روک نہ دیں اور آپ اپنے رب کی طرف دعوت دیں اور آپ مشرکین میں ہرگز شامل نہ ہوں۔

۸۸۔ اور اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہ پکارو، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، ہر چیز فنا ہونے والی ہے سوائے اس کی ذات کے، حکومت کا حق اسی کو حاصل

ہے اور اسی کی طرف تم سب پلٹائے جاؤ گے۔

۱۷۔سورۂ اسراء ۔ مکی ۔ آیات ۱۱۱

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ پاک ہے وہ جو ایک رات اپنے بندے کو مسجد الحرام سے اس مسجد اقصیٰ تک لے گیا جس کے گرد و پیش میں ہم نے برکتیں رکھیں تاکہ ہم انہیں اپنی کچھ نشانیاں دکھائیں، یقینا وہ خوب سننے والا، دیکھنے والا ہے.

۲۔ اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور اس(کتاب)کو بنی اسرائیل کے لیے ہدایت قرار دیا کہ میرے علاوہ کسی کو کارساز نہ بناؤ.

۳۔ اے ان لوگوں کی اولاد جنہیں ہم نے نوح کے ساتھ(کشتی میں)سوار کیا تھا !نوح یقینا بڑے شکر گزار بندے تھے۔

۴۔ اور ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب میں آگاہ کر دیا تھا کہ تم زمین میں دو مرتبہ ضرور فساد برپا کرو گے اور ضرور بڑی طغیانی دکھاؤ گے۔

۵۔ پس جب دونوں میں سے پہلے وعدے کا وقت آیا تو ہم نے اپنے زبردست طاقتور جنگجو بندوں کو تم پر مسلط کیا پھر وہ گھر گھر گھس گئے اور یہ پورا ہونے والا وعدہ تھا.

۶۔ پھر دوسری بار ہم نے تمہیں ان پر غالب کر دیااور اموال اور اولاد سے

تمہاری مدد کی اور تمہاری تعداد بڑھا دی۔

۷۔ اگر تم نے نیکی کی تو اپنے لیے نیکی کی اور اگر تم نے برائی کی تو بھی اپنے حق میں کی پھر جب دوسرے وعدے کا وقت آیا۔(تو ہم نے ایسے دشمنوں کو مسلط کیا) وہ تمہارے چہرے بدنما کر دیں اور مسجد(اقصیٰ)میں اس طرح داخل ہوجائیں جس طرح اس میں پہلی مرتبہ داخل ہوئے تھے اور جس جس چیز پر ان کا زور چلے اسے بالکل تباہ کر دیں.

۸۔ امید ہے کہ تمہارا پروردگار تم پر رحم کرے گا اور اگر تم نے(شرارت) دہرائی تو ہم بھی(اسی روش کو)دہرائیں گے اور ہم نے جہنم کو کافروں کے لیے قید خانہ بنا رکھا ہے۔

۹۔ یہ قرآن یقینا اس راہ کی ہدایت کرتا ہے جو بالکل سیدھی ہے اور ان مومنین کوجو نیک اعمال بجالاتے ہیں یہ بشارت دیتا ہے کہ ان کے لیے بڑا اجر ہے۔

۱۰۔ اور یہ کہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے ان کے لیے ہم نے ایک دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

۱۱۔ اور انسان کو جس طرح خیر مانگنا چاہیے اسی انداز سے شر مانگتا ہے اور انسان بڑا جلد باز ہے۔

۱۲۔ اور ہم نے رات اور دن کو دو نشانیاں بنایا ہے پھر ہم نے رات کی نشانی کو ماند کر دیا اور دن کی نشانی کو روشن کر دیا تاکہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کرو اور سالوں کا شمار اور حساب معلوم کر سکو اور ہم نے ہر چیز کو پوری تفصیل

سے بیان کر دیا ہے۔
۱۳۔ اور ہم نے ہر انسان کا عمل اس کے گلے میں لٹکا رکھا ہے اور قیامت کے دن ہم اس کے لیے ایک کتاب پیش کریں گے جسے وہ کھلا ہوا پائے گا۔
۱۴۔ پڑھ اپنا نامۂ اعمال !آج اپنے حساب کے لیے تو خود ہی کافی ہے۔
۱۵۔ جوہدایت حاصل کرتا ہے وہ اپنے لیے ہدایت حاصل کرتا ہے اور جو گمراہ ہوتا ہے وہ اپنے ہی خلاف گمراہ ہوتا ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھاتا اور جب تک ہم کسی رسول کو مبعوث نہ کریں عذاب دینے والے نہیں ہیں۔
۱۶۔ اور جب ہم کسی بستی کو ہلاکت میں ڈالنا چاہتے ہیں تو اس کے عیش پرستوں کو حکم دیتے ہیں تو وہ اس بستی میں فسق و فجور کا ارتکاب کرتے ہیں، تب اس بستی پر فیصلہ عذاب لازم ہو جاتا ہے پھر ہم اسے پوری طرح تباہ کر دیتے ہیں۔
۱۷۔ اور نوح کے بعد کتنی نسلوں کو ہم نے ہلاکت میں ڈال دیا اور آپ کا رب ہی اپنے بندوں کے گناہوں پر آگاہی رکھنے، نگاہ رکھنے کے لیے کافی ہے ۔
۱۸۔ جو شخص عجلت پسند ہے تو ہم جسے جو چاہیں اس دنیا میں اسے جلد دیتے ہیں پھر ہم نے اس کے لیے جہنم کو مقرر کیا ہے جس میں وہ مذموم اور راندہ درگاہ ہو کر بھسم ہوجائے گا۔
۱۹۔ اور جو شخص آخرت کا طالب ہے اور اس کے لیے جتنی سعی درکا رہے وہ اتنی سعی کرتا ہے اور وہ مومن بھی ہے تو ایسے لوگوں کی سعی مقبول ہو گی۔

۲۰۔ ہم(دنیا میں)ان کی بھی اور ان کی بھی آپ کے پروردگار کے عطیے سے مدد کرتے ہیں اور آپ کے پروردگار کا عطیہ ۔(کسی کے لیے بھی)ممنوع نہیں ہے۔

۲۱۔ دیکھ لیجیے :ہم نے کس طرح ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے اور آخرت تو درجات کے اعتبار سے زیادہ بڑی اور فضیلت کے اعتبار سے بھی زیادہ بڑی ہے۔

۲۲۔ اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ بنا ورنہ تو مذموم اور بے یار و مددگار ہو کر بیٹھ جائے گا۔

۲۳۔ اور آپ کے پروردگار نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی بندگی نہ کرو اور والدین کے ساتھ نیکی کرو، اگر ان میں سے ایک یا دونوں تمہارے پاس ہوں اور بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو انہیں اف تک نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا بلکہ ان سے عزت و تکریم کے ساتھ بات کرنا۔

۲۴۔ اور مہر و محبت کے ساتھ ان کے آگے انکساری کا پہلو جھکائے رکھو اور دعا کرو :پروردگارا!ان پر رحم فرماجس طرح انہوں نے مجھے بچپن میں(شفقت سے)پالا تھا۔

۲۵۔جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اس پر تمہارا پروردگار زیادہ باخبر ہے، اگر تم صالح ہوئے تو وہ پلٹ کر آنے والوں کے لیے یقینا بڑا معاف کرنے والا ہے۔

۲۶۔اور قریبی ترین رشتہ داروں کو ان کا حق دیا کرو اور مساکین اور مسافروں

کو بھی اور فضول خرچی نہ کیا کرو۔

۲۷۔ فضول خرچی کرنے والے یقینا شیاطین کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔

۲۸۔ اور اگر آپ اپنے پروردگار کی رحمت کی تلاش میں جس کی آپ کو امید بھی ہو ان لوگوں کی طرف توجہ نہ کر سکیں تو ان سے نرمی کے ساتھ بات کریں۔

۲۹۔ اور نہ تو آپ اپنا ہاتھ اپنی گردن سے باندھ کر رکھیں اور نہ ہی اسے بالکل کھلا چھوڑ دیں، ورنہ آپ ملامت کا نشانہ اور تہی دست ہو جائیں گے۔

۳۰۔ یقینا آپ کا رب جس کے لیے چاہتا ہے روزی فراخ اور تنگ کر دیتا ہے، وہ اپنے بندوں کے بارے میں یقینا نہایت باخبر، نگاہ رکھنے والا ہے۔

۳۱۔ اور تم اپنی اولاد کو تنگ دستی کے خوف سے قتل نہ کیا کرو، ہم انہیں رزق دیں گے اور تمہیں بھی، ان کا قتل یقینا بہت بڑا گناہ ہے۔

۳۲۔ اور زنا کے قریب بھی نہ جاؤ، یقینا یہ بڑی بے حیائی ہے اور بہت برا راستہ ہے۔

۳۳۔ اور جس جان کا مارنا اللہ نے حرام کیا ہے تم اسے قتل نہ کرو مگر حق کے ساتھ اور جو شخص مظلوم مارا جائے تو ہم نے اس کے ولی کو(قصاص کا) اختیار دیا ہے، پس اسے بھی قتل میں حد سے تجاوز نہیں کرنا چاہیے، یقینا نصرت اسی کی ہو گی۔

۳۴۔ اور تم یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ مگر اس طریقے سے جس میں

بہتری ہو یہاں تک کہ وہ اپنے سن بلوغ کو پہنچ جائے اور عہد کو پورا کرو، یقینا عہد کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

۳۵۔ اور تم ناپتے وقت پیمانے کو پورا کر کے دو اور جب تول کر دو تو ترازو سیدھی رکھو، بھلائی اسی میں ہے اور انجام بھی اسی کا زیادہ بہتر ہے۔

۳۶۔ اور اس کے پیچھے نہ پڑ جس کا تجھے علم نہیں ہے کیونکہ کان اور آنکھ اور دل ان سب سے باز پرس ہو گی۔

۳۷۔ اور زمین پر اکڑ کر نہ چلو، بلاشبہ نہ تم زمین کو پھاڑ سکتے ہو نہ ہی بلندی کے لحاظ سے پہاڑوں تک پہنچ سکتے ہو۔

۳۸۔ ان سب کی برائی آپ کے رب کے نزدیک ناپسندیدہ ہے۔

۳۹۔ یہ حکمت کی وہ باتیں ہیں جو آپ کے پروردگار نے آپ کی طرف وحی کی ہیں اور اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ بناؤ ورنہ ملامت کانشانہ اور راندہ درگاہ بنا کر جہنم میں ڈال دیے جاؤ گے۔

۴۰۔(اے مشرکین)کیا تمہارے رب نے تم کو بیٹوں کے لیے چن لیا اور خود فرشتوں کو بیٹیاں بنا لیا، بتحقیق تم لوگ بہت بڑی(گستاخی کی)بات کرتے ہو۔

۴۱۔اور ہم نے اس قرآن میں(دلائل کو)مختلف انداز میں بیان کیا ہے تاکہ یہ لوگ سمجھ لیں مگر وہ مزید دور جا رہے ہیں۔

۴۲۔ کہدیجیے :اگر اللہ کے ساتھ دوسرے معبود بھی ہوتے جیساکہ یہ لوگ کہہ رہے ہیں تو وہ مالک عرش تک پہنچنے کے لیے راستہ تلاش کرتے۔

۴۳۔ پاکیزہ اور بالاتر ہے وہ ان باتوں سے جو یہ لوگ کرتے ہیں۔

۴۴۔ ساتوں آسمان اور زمین اور ان میں جو موجودات ہیں سب اس کی تسبیح کرتے ہیں اور کوئی چیز ایسی نہیں جو اس کی ثنا میں تسبیح نہ کرتی ہو لیکن تم ان کی تسبیح کو سمجھتے نہیں ہو، اللہ یقیناً نہایت بردبار، معاف کرنے والا ہے۔

۴۵۔ اور جب آپ قرآن پڑھتے ہیں تو ہم آپ کے اور آخرت پر ایمان نہ لانے والوں کے درمیان ایک نامرئی پردہ حائل کر دیتے ہیں۔

۴۶۔ اور ہم ان کے دلوں پر پردے ڈال دیتے ہیں کہ وہ کچھ سمجھ ہی نہ سکیں اور ان کے کانوں میں سنگینی کر دیتے ہیں اور جب آپ قرآن میں اپنے یکتا رب کا ذکر کرتے ہیں تو وہ نفرت سے اپنی پیٹھ پھیر لیتے ہیں۔

۴۷۔ ہم خوب جانتے ہیں کہ جب یہ لوگ آپ کی طرف کان لگا کر سنتے ہیں تو کیا سنتے ہیں اور جب یہ لوگ سرگوشیاں کرتے ہیں تو یہ ظالم کہتے ہیں: تم (لوگ) تو ایک سحرزدہ آدمی کی پیروی کرتے ہو۔

۴۸۔ دیکھ لیں! ان لوگوں نے آپ کے بارے میں کس طرح کی مثالیں بنائی ہیں پس یہ گمراہ ہو چکے ہیں چنانچہ یہ کوئی راستہ نہیں پا سکتے۔

۴۹۔ اور وہ کہتے ہیں: کیا جب ہم ہڈیاں اور ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو کیا ہم نئے سرے سے پیدا کر کے اٹھائے جائیں گے؟

۵۰۔ کہدیجیے: تم خواہ پتھر ہو جاؤ یا لوہا۔

۵۱۔ یا کوئی ایسی مخلوق جو تمہارے خیال میں بڑی ہو۔ (پھر بھی تمہیں اٹھایا جائے گا) پس وہ پوچھیں گے: ہمیں دوبارہ کون واپس لائے گا؟ کہدیجیے: وہی

جس نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا، پس وہ آپ کے آگے سر ہلائیں گے اور کہیں گے : یہ کب ہو گا؟ کہدیجیے :ہو سکتا ہے وہ(وقت) قریب ہو۔

۵۲۔ جس دن وہ تمہیں بلائے گا تو تم اس کی ثنا کرتے ہوئے تعمیل کرو گے اور(اس وقت)تمہارا یہ گمان ہو گا کہ تم(دنیا میں)تھوڑی دیر رہ چکے ہو۔

۵۳۔ اور میرے بندوں سے کہدیجیے :وہ بات کرو جو بہترین ہو کیونکہ شیطان ان میں فساد ڈلواتا ہے، بتحقیق شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔

۵۴۔ تمہارا رب تمہارے حال سے زیادہ باخبر ہے، اگر وہ چاہے تو تم پر رحم کرے اور اگر چاہے تو تمہیں عذاب دے اور(اے رسول)ہم نے آپ کو ان کا ضامن بنا کر نہیں بھیجا۔

۵۵۔اور(اے رسول) آپ کا رب آسمانوں اور زمین کی موجودات کو بہتر جانتا ہے اور بتحقیق ہم نے انبیاء میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے اور داؤد کو ہم نے زبور عطا کی ہے۔

۵۶۔ کہدیجیے: جنہیں تم اللہ کے سوا(اپنا معبود) سمجھتے ہو انہیں پکارو، پس وہ تم سے نہ کسی تکلیف کو دور کر سکتے ہیں اور نہ ۔(ہی اسے)بدل سکتے ہیں۔

۵۷۔ جن(معبودوں)کو یہ پکارتے ہیں وہ خود اپنے رب تک رسائی کے لیے وسیلہ تلاش کر رہے ہیں کہ ان میں کون زیادہ قریب ہو جائے اور وہ اس کی رحمت کی امید رکھتے ہیں اور اس کے عذاب سے خائف بھی، کیونکہ آپ کے رب کا عذاب یقینا ڈرنے کی چیز ہے۔

۵۸۔ اور کوئی بستی ایسی نہیں جسے ہم قیامت کے دن سے پہلے ہلاک نہ کریں

یا سخت عذاب میں مبتلا نہ کریں، یہ بات کتاب(تقدیر)میں لکھی جا چکی ہے۔
۵۹۔ اور نشانیاں بھیجنے سے ہمارے لیے کوئی مانع نہیں ہے سوائے اس کے کہ اس سے پہلے کے لوگوں نے اسے جھٹلایا ہے اور(مثلا)ثمود کو ہم نے اونٹنی کی کھلی نشانی دی تو انہوں نے اس کے ساتھ ظلم کیا اور ہم ڈرانے کے لیے ہی نشانیاں بھیجتے ہیں۔
۶۰۔ اور(اے رسول وہ وقت یاد کریں)جب ہم نے آپ سے کہا تھا کہ آپ کے رب نے لوگوں کو گھیر رکھا ہے اور جو خواب ہم نے آپ کو دکھلایا ہے اور وہ درخت جسے قرآن میں ملعون ٹھہرایا گیا ہے اسے ہم نے صرف لوگوں کی آزمائش قرار دیا اور ہم انہیں ڈراتے ہیں مگر یہ تو ان کی بڑی سرکشی میں اضافے کا سبب بنتا جاتا ہے۔
۶۱۔ اور(یاد کریں)جب ہم نے فرشتوں سے کہا: آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے، اس نے کہا : کیا میں اسے سجدہ کروں جسے تو نے مٹی سے پیدا کیا ہے ؟
۶۲۔ پھر کہا :مجھے بتاؤ !یہی ہے وہ جسے تو نے مجھ پر فضیلت دی ہے؟ اگر تو نے مجھے قیامت کے دن تک مہلت دے دی تو قلیل تعداد کے سوا میں اس کی سب اولاد کی جڑیں ضرور کاٹ دوں گا۔
۶۳۔(اللہ تعالیٰ نے)فرمایا : دور ہوجا !ان میں سے جو کوئی تیری پیروی کرے گا تو تم سب کے لیے جہنم کی سزا ہی یقینا مکمل سزا ہے۔
۶۴۔ اور ان میں سے تو جس جس کو اپنی آواز سے لغزش سے دوچار کر سکتا

ہے کر اور اپنے سواروں اور پیادوں کے ساتھ ان پر چڑھائی کر دے اور ان کے اموال اور اولاد میں ان کا شریک بن جا اور انہیں(جھوٹے)وعدوں میں لگا رکھ اور شیطان سوائے دھوکے کے انہیں اور کوئی وعدہ نہیں دیتا۔

۶۵۔ میرے بندوں پر تیری کوئی بالادستی نہیں ہے اور آپ کا پروردگار ہی ضمانت کے لیے کافی ہے۔

۶۶۔ تمہارا پروردگار وہ ہے جو سمندر میں تمہارے لیے کشتی چلاتا ہے تاکہ تم اس کا فضل(روزی)تلاش کرو، اللہ تم پر یقینا نہایت مہربان ہے۔

۶۷۔ اور جب سمندر میں تمہیں کوئی حادثہ پیش آتا ہے توسوائے اللہ کے جن جن کو تم پکارتے تھے وہ سب ناپید ہو جاتے ہیں پھر جب اللہ تمہیں خشکی کی طرف نجات دیتا ہے تو تم منہ موڑنے لگتے ہو اور انسان بڑا ہی ناشکرا ثابت ہوا ہے ۔

۶۸۔تو کیا تم اس بات سے خائف نہیں ہو کہ اللہ تمہیں خشکی کی طرف زمین میں دھنسا دے یا تم پر پتھر برسانے والی آندھی چلا دے، پھر تم اپنے لیے کوئی ضامن نہیں پاؤ گے۔

۶۹۔ آیا تمہیں اس بات کا خوف نہیں کہ اللہ تمہیں دوبارہ سمندر کی طرف لے جائے پھر تم پر تیز ہوا چلا دے پھر تمہارے کفر کی پاداش میں تمہیں غرق کر دے؟ پھر تمہیں اپنے لیے اس بات پر ہمارا پیچھا کرنے والا کوئی نہ ملے گا۔

۷۰۔ اور بتحقیق ہم نے اولاد آدم کو عزت و تکریم سے نوازا اور ہم نے انہیں

خشکی اور سمندر میں سواری دی اور انہیں پاکیزہ چیزوں سے روزی عطا کی اور اپنی بہت سی مخلوقات پر انہیں بڑی فضیلت دی۔

۷۱۔ قیامت کے دن ہم ہر گروہ کو اس کے پیشوا کے ساتھ بلائیں گے پھر جن کا نامہ اعمال ان کے دائیں ہاتھ میں دیاجائے گا پس وہ اپنا نامہ اعمال پڑھیں گے اور ان پر ذرہ برابر ظلم نہ ہو گا۔

۷۲۔ اور جو شخص اس دنیا میں اندھا رہا وہ آخرت میں بھی اندھا ہی رہے گا بلکہ(اندھے سے بھی)زیادہ گمراہ ہو گا۔

۷۳۔ اور(اے رسول)یہ لوگ آپ کو اس وحی سے منحرف کرنے کی کوشش کر رہے تھے جو ہم نے آپ کی طرف بھیجی ہے تاکہ آپ(وحی سے ہٹ کر)کوئی اور بات گھڑ کر ہماری طرف منسوب کریں اس صورت میں وہ ضرور آپ کو دوست بنا لیتے.

۷۴۔ اور اگر ہم آپ کو ثابت قدم نہ رکھتے تو بلاشبہ آپ کچھ نہ کچھ ان کی طرف مائل ہوجاتے۔

۷۵۔ اس صورت میں ہم آپ کو زندگی میں بھی دوہرا عذاب اور آخرت میں بھی دوہرا عذاب چکھا دیتے پھر آپ ہمارے مقابلے میں کوئی مددگار نہ پاتے۔

۷۶۔ اور قریب تھا کہ یہ لوگ آپ کے قدم اس سرزمین سے اکھاڑ دیں تاکہ آپ کو یہاں سے نکال دیں اور اگر یہ ایسا کریں گے تو آپ کے بعد یہ زیادہ دیر یہاں نہیں ٹھہر سکیں گے۔

۷۷۔ یہ ہمارا دستور ہے جو ان تمام رسولوں کے ساتھ رہا ہے جنہیں ہم نے

آپ سے پہلے بھیجا تھا اور آپ ہمارے دستور میں کوئی تبدیلی نہیں پائیں گے۔
۷۸۔ زوال آفتاب سے لے کر رات کے اندھیرے تک(ظہر، عصر، مغرب و عشاء کی)نماز قائم کرو اور فجر کی نماز بھی کیونکہ فجر کی نماز(ملائکہ کے) حضور کا وقت ہے.
۷۹۔ اور رات کا کچھ حصہ قرآن کے ساتھ بیداری میں گزارو، یہ ایک زائد (عمل)صرف آپ کے لیے ہے، امید ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر فائز کرے گا.
۸۰۔ اور یوں کہیے :پروردگارا !تو مجھے(ہر مرحلہ میں) سچائی کے ساتھ داخل کر اور سچائی کے ساتھ(اس سے)نکال اور اپنے ہاں سے مجھے ایک قوت عطا فرما جو مددگار ثابت ہو۔
۸۱۔ اور کہدیجیے :حق آگیا اور باطل مٹ گیا، باطل کو تو یقینا مٹنا ہی تھا۔
۸۲۔ اور ہم قرآن میں سے ایسی چیز نازل کرتے ہیں جو مومنین کے لیے تو شفا اور رحمت ہے لیکن ظالموں کے لیے تو صرف خسارے میں اضافہ کرتی ہے۔
۸۳۔ اور جب ہم انسان کو نعمتوں سے نوازتے ہیں تو وہ روگردانی کرتا ہے اور اپنی کروٹ پھیر لیتا ہے اور جب اس پر کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ مایوس ہو جاتا ہے۔
۸۴۔ کہدیجیے :ہر شخص اپنے مزاج و طبیعت کے مطابق عمل کرتا ہے، پس تمہارا رب بہتر علم رکھتا ہے کہ کون بہترین راہ ہدایت پر ہے۔

۸۵۔ اور لوگ آپ سے روح کے بارے میں پوچھتے ہیں، کہدیجیے :روح میرے رب کے امر سے متعلق(ایک راز)ہے اور تمہیں تو بہت کم علم دیا گیا ہے۔

۸۶۔ اور اگر ہم چاہیں تو ہم نے جو کچھ آپ کی طرف وحی کی ہے وہ سب سلب کر لیں، پھر آپ کو ہمارے مقابلے میں کوئی حمایتی نہیں ملے گا۔

۸۷۔ سوائے آپ کے رب کی رحمت کے، آپ پر یقینا اس کا بڑا فضل ہے۔

۸۸۔ کہدیجیے :اگر انسان اور جن سب مل کر اس قرآن کی مثل لانے کی کوشش کریں تو وہ اس کی مثل لا نہیں سکیں گے اگرچہ وہ ایک دوسرے کا ہاتھ بٹائیں۔

۸۹۔ اور بتحقیق ہم نے اس قرآن میں ہر مضمون کو لوگوں کے لیے مختلف انداز میں بیان کیا ہے لیکن اکثر لوگ کفر پر ڈٹ گئے۔

۹۰۔ اور کہنے لگے :ہم آپ پر ایمان نہیں لاتے جب تک آپ ہمارے لیے زمین کو شگافتہ کر کے ایک چشمہ جاری نہ کریں۔

۹۱۔ یا آپ کے لیے کھجوروں اور انگوروں کا ایسا باغ ہو جس کے درمیان آپ نہریں جاری کریں۔

۹۲۔ یا آپ آسمان کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے ہم پر گرا دیں جیساکہ خود آپ کا زعم ہے یا خود اللہ اور فرشتوں کو سامنے لے آئیں۔

۹۳۔ یا آپ کے لیے سونے کا ایک گھر ہو یا آپ آسمان پر چڑھ جائیں اور ہم آپ کے چڑھنے کو بھی نہیں مانیں گے جب تک آپ ہمارے لیے ایسی کتاب

اپنے ساتھ اتار نہ لائیں جسے ہم پڑھیں، کہہ دیجیے: پاک ہے میرا رب، میں تو صرف پیغام پہنچانے والا انسان ہوں۔

۹۴۔ اور جب لوگوں کے پاس ہدایت آگئی تو اس پر ایمان لانے میں اور کوئی چیز مانع نہیں ہوئی سوائے اس کے کہ وہ کہتے تھے: کیا اللہ نے ایک بشر کو رسول بنا کر بھیجا ہے؟

۹۵۔ کہہ دیجیے: اگر زمین میں فرشتے اطمینان سے چلتے پھرتے بس رہے ہوتے تو ہم آسمان سے ایک فرشتے کو رسول بنا کر ان پر نازل کرتے۔

۹۶۔ کہہ دیجیے: میرے اور تمہارے درمیان گواہی کے لیے اللہ کافی ہے، وہی اپنے بندوں کا حال یقیناً خوب جانتا اور دیکھتا ہے۔

۹۷۔ اور ہدایت یافتہ وہ ہے جس کی اللہ ہدایت کرے اور جسے اللہ گمراہ کر دے تو آپ اللہ کے سوا ان کا کوئی کارساز نہیں پائیں گے اور قیامت کے دن ہم انہیں اوندھے منہ اندھے اور گونگے اور بہرے بنا کر اٹھائیں گے، ان کا ٹھکانا جہنم ہو گا، جب آگ فرو ہونے لگے گی تو ہم اسے ان پر اور بھڑکائیں گے۔

۹۸۔ یہ ان کے لیے اس بات کا بدلہ ہے کہ انہوں نے ہماری نشانیوں کا انکار کیا اور کہا: کیا جب ہم ہڈیاں اور خاک ہو جائیں گے تو کیا پھر ہم نئے سرے سے خلق کر کے اٹھائے جائیں گے؟

۹۹۔ کیا انہوں نے یہ نہیں دیکھا کہ جس اللہ نے آسمانوں اور زمین کو خلق کیا ہے وہ ان جیسوں کو پیدا کرنے پر قادر ہے؟ اور اس نے ان کے لیے ایک

وقت مقرر کر رکھا ہے جس کے آنے میں کوئی شک نہیں لیکن ظالم لوگ انکار پر تلے ہوئے ہیں۔

۱۰۰۔ کہدیجیے :اگر تم میرے رب کی رحمت کے خزانوں پر اختیار رکھتے تو تم خرچ کے خوف سے انہیں روک لیتے اور انسان بہت(تنگ دل)واقع ہوا ہے۔

۱۰۱۔اور بتحقیق ہم نے موسیٰ کو نو(۹)واضح نشانیاں دی تھیں یہ بات خود بنی اسرائیل سے پوچھ لیجیے، جب موسیٰ ان کے پاس آئے تو فرعون نے ان (موسیٰ)سے کہا :اے موسیٰ !میرا خیال ہے کہ تم سحر زدہ ہو گئے ہو۔

۱۰۲۔ موسیٰ نے کہا(:اے فرعون دل میں)تو یقینا جانتا ہے کہ ان نشانیوں کو آسمانوں اور زمین کے پروردگار نے ہی بصیرت افروز بنا کر نازل کیا ہے اور اے فرعون !میرا خیال ہے کہ توہلاک ہوجائے گا۔

۱۰۳۔ پس فرعون نے ارادہ کر لیا تھا کہ انہیں زمین سے ہٹا دے مگر ہم نے اسے اور اس کے ساتھیوں کو ایک ہی ساتھ غرق کر دیا۔

۱۰۴۔ اور اس کے بعد ہم نے بنی اسرائیل سے کہا :تم اس سرزمین میں سکونت اختیار کرو پھر جب آخرت کا وعدہ آ جائے گا تو ہم تم سب کو ایک ساتھ لے آئیں گے۔

۱۰۵۔ اور اس قرآن کو ہم نے حق کے ساتھ نازل کیا ہے اور اسی حق کے ساتھ یہ نازل ہوا ہے اور(اے رسول)ہم نے آپ کو صرف بشارت دینے والا اور تنبیہ کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔

۱۰۶۔ اور قرآن کو ہم نے جدا جدا رکھا ہے تا کہ آپ اسے ٹھہر ٹھہر کر

لوگوں کو پڑھ کر سنائیں اور ہم نے اسے بتدریج نازل کیا ہے۔

۱۰۷۔ کہدیجیے :تم خواہ ایمان لاؤ یا ایمان نہ لاؤ، اس سے پہلے جنہیں علم دیا گیا ہے جب یہ پڑھ کر انہیں سنایا جاتا ہے تو یقینا وہ ٹھوڑیوں کے بل سجدے میں گر پڑتے ہیں.

۱۰۸۔ اور کہتے ہیں :پاک ہے ہمارا پروردگار اور ہمارے پروردگار کا وعدہ پورا ہوا۔

۱۰۹۔ اور وہ ٹھوڑیوں کے بل گرتے ہیں اور روتے جاتے ہیں اور اللہ ان کا خشوع مزید بڑھا دیتا ہے۔

۱۱۰۔ کہدیجیے :اللہ کہ کر پکارو یا رحمن کہ کر پکارو، جس نام سے بھی پکارو اس کے سب نام اچھے ہیں اور آپ اپنی نماز نہ بلند آواز سے پڑھیں، نہ بہت آہستہ بلکہ درمیانی راستہ اختیار کریں۔

۱۱۱۔ اور کہدیجیے :ثنائے کامل ہے اس اللہ کے لیے جس نے نہ کسی کو بیٹا بنایا اور نہ اس کی بادشاہی میں کوئی شریک ہے اور نہ وہ ناتواں ہے کہ کوئی اس کی سرپرستی کرے اور اس کی بڑائی کماحقہ بیان کرو۔

۱۰۔سورۂ یونس ۔ مکی ۔ آیات ۱۰۹

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ الف لام ر۔یہ اس کتاب کی آیات ہیں جو حکمت والی ہے۔
۲۔ کیا لوگوں کے لیے یہ تعجب کی بات ہے کہ ہم نے خود انہیں میں سے ایک شخص کی طرف وحی بھیجی کہ لوگوں کو تنبیہ کرے اور جو ایمان لائیں انہیں بشارت دے کہ ان کے لیے ان کے رب کے پاس سچا مقام ہے،(اس پر)کافروں نے کہا :یہ شخص تو بلاشبہ صریح جادوگر ہے۔
۳۔ یقینا تمہارارب وہ اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا پھر اس نے عرش پر اقتدار قائم کیا، وہ تمام امور کی تدبیر فرماتا ہے، اس کی اجازت کے بغیر کوئی شفاعت کرنے والا نہیں ہے، یہی اللہ تو تمہارارب ہے پس اس کی عبادت کرو، کیا تم نصیحت نہیں لیتے؟
۴۔ تم سب کی بازگشت اسی کی طرف ہے، اللہ کا وعدہ حق پر مبنی ہے، وہی خلقت کی ابتدا کرتا ہے پھر وہی اسے دوبارہ پیدا کرے گا تاکہ جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے انہیں انصاف کے ساتھ جزا دے اور جو کافر ہوئے انہیں اپنے کفر کی پاداش میں کھولتا ہوا پانی پینا ہو گااور انہیں دردناک عذاب(بھی) بھگتنا ہو گا۔
۵۔ وہی توہے جس نے سورج کو روشن کیا اور چاند کو چمک دی اور اس کی منزلیں بنائیں تاکہ تم برسوں کی تعداد اور حساب معلوم کر سکو، اللہ نے یہ سب کچھ صرف حق کی بنیاد پر خلق کیا ہے، وہ صاحبان علم کے لیے اپنی آیات کھول کر بیان کرتا ہے۔
٦۔ بے شک رات اور دن کی آمد و رفت میں اور جو کچھ اللہ نے آسمانوں اور

زمین میں پیدا کیا ہے ان میں ان لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں جو(ہلاکت سے)بچنا چاہتے ہیں۔

۷۔ بے شک جو لوگ ہم سے ملنے کی توقع نہیں رکھتے اور دنیاوی زندگی ہی پر راضی ہیں اور اسی میں اطمینان محسوس کرتے ہیں اور جو لوگ ہماری نشانیوں سے غفلت برتتے ہیں،

۸۔ ان کا ٹھکانا جہنم ہے ان اعمال کی پاداش میں جن کا یہ ارتکاب کرتے رہتے ہیں۔

۹۔ جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے بے شک ان کا رب ان کے ایمان کے سبب انہیں نعمتوں والی جنتوں کی راہ دکھائے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔

۱۰۔ جہاں ان کی صدا سبحانك اللهم(اے اللہ تیری ذات پاک ہے)اور وہاں ان کی تحیت سلام ہو گی اور ان کی دعا کا خاتمہ الحمد للہ رب العالمین ہو گا۔

۱۱۔ اور اگر اللہ لوگوں کے ساتھ(ان کی بداعمالیوں کی سزا میں)برا معاملہ کرنے میں اسی طرح عجلت سے کام لیتا جس طرح وہ لوگ(دنیا کی)بھلائی کی طلب میں جلد بازی کرتے ہیں تو ان کی مہلت کبھی کی ختم ہو چکی ہوتی، لیکن جو ہم سے ملنے کی توقع نہیں رکھتے ہم انہیں مہلت دیے رکھتے ہیں کہ وہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے رہیں۔

۱۲۔ اور انسان کو جب کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ لیٹے، بیٹھے اور کھڑے ہمیں

پکارتا ہے پھر جب ہم اس سے تکلیف دور کر دیتے ہیں تو ایسا چل دیتا ہے گویا اس نے کسی تکلیف پر جو اسے پہنچی ہمیں پکارا ہی نہیں، حد سے تجاوز کرنے والوں کے لیے ان کے اعمال اسی طرح خوشنما بنا دیے گئے ہیں۔

۱۳۔ اور بتحقیق تم سے پہلی قوموں کو بھی ہم نے اس وقت ہلاک کیا جب وہ ظلم کے مرتکب ہوئے اور ان کے رسول واضح دلائل لے کر ان کے پاس آئے مگر وہ ایسے نہ تھے کہ ایمان لاتے، ہم مجرموں کو ایسے ہی سزا دیتے ہیں۔

۱۴۔ پھر ان کے بعد ہم نے زمین میں تمہیں جانشین بنایا تاکہ ہم دیکھیں کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔

۱۵۔ اور جب انہیں ہماری آیات کھول کر سنائی جاتی ہیں تو جو لوگ ہم سے ملنے کی توقع نہیں رکھتے وہ کہتے ہیں :اس قرآن کے سوا کوئی اور قرآن لے آؤ یا اسے بدل دو، کہدیجیے :مجھے یہ اختیار نہیں کہ میں اپنی طرف سے اسے بدل دوں، میں تو اس وحی کا تابع ہوں جو میری طرف بھیجی جاتی ہے، میں اپنے رب کی نافرمانی کی صورت میں بہت بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔

۱۶۔ کہدیجیے :اگر اللہ چاہتا تو میں یہ قرآن تمہیں پڑھ کر نہ سناتا اور نہ ہی اللہ تمہیں اس سے آگاہ کرتا، اس سے پہلے میں ایک عمر تمہارے درمیان گزار چکا ہوں، کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے۔

۱۷۔پس اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہو سکتاہے جو اللہ پر جھوٹ بہتان باندھے یا اس کی آیات کی تکذیب کرے؟ مجرم لوگ یقینا فلاح نہیں پائیں

گے۔

۱۸۔ اور یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر ان کی پرستش کرتے ہیں جو نہ انہیں ضرر پہنچا سکتے ہیں اور نہ انہیں کوئی فائدہ دے سکتے ہیں اور(پھر بھی)کہتے ہیں :یہ اللہ کے پاس ہماری شفاعت کرنے والے ہیں، کہدیجیے :کیا تم اللہ کو اس بات کی خبر دیتے ہو جو اللہ کو نہ آسمانوں میں معلوم ہے اور نہ زمین میں؟ وہ پاک و بالاتر ہے اس شرک سے جو یہ لوگ کر رہے ہیں۔

۱۹۔ اور سب انسان ایک ہی امت تھے پھر اختلاف رونما ہوا اور اگر آپ کا پروردگار پہلے طے نہ کر چکا ہوتا تو ان کے درمیان اس بات کا فیصلہ کر دیا جاتا جس میں یہ اختلاف کرتے ہیں۔

۲۰۔ اور کہتے ہیں:اس(نبی)پر اس کے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نازل نہیں ہوئی؟ پس کہدیجیے:غیب تو صرف اللہ کے ساتھ مختص ہے پس تم انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں.

۲۱۔ اور جب انہیں پہنچنے والے مصائب کے بعد ہم لوگوں کو اپنی رحمت کا ذائقہ چکھاتے ہیں تو وہ ہماری آیات کے بارے میں حیلے بازیاں شروع کر دیتے ہیں، کہدیجیے :اللہ کا حیلہ تم سے زیادہ تیز ہے، بیشک ہمارے فرشتے تمہاری حیلے بازیاں لکھ رہے ہیں.

۲۲۔ وہی تو ہے جو تمہیں خشکی اور سمندر میں چلاتا ہے، چنانچہ جب تم کشتیوں میں سوار ہوتے ہو اور وہ لوگوں کو لے کر باد موافق کی مدد سے چلتی ہیں اور وہ اس سے خوش ہوتے ہیں اتنے میں کشتی کو مخالف تیز ہوا کا تھپیڑا لگتا ہے

اور ہر طرف سے موجیں ان کی طرف آنے لگتی ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ(طوفان میں)گھر گئے ہیں تو اس وقت وہ اپنے دین کو اللہ کے لیے خالص کر کے اس سے دعا کرتے ہیں کہ اگر تو نے ہمیں اس مصیبت سے بچایا تو ہم ضرور بالضرور شکر گزاروں میں سے ہوں گے۔

۲۳۔ پھر جب خدا نے انہیں بچا لیا تو یہ لوگ زمین میں ناحق بغاوت کرنے لگے، اے لوگو تمہاری یہ بغاوت خود تمہارے خلاف ہے، دنیا کے چند روزہ مزے لے لو پھر تمہیں ہماری طرف پلٹ کر آنا ہے پھر اس وقت ہم تمہیں بتادیں گے کہ تم کیاکرتے رہے ہو۔

۲۴۔ دنیاوی زندگی کی مثال یقینا اس پانی کی سی ہے جسے ہم نے آسمان سے برسایا جس سے زمین کی نباتات گھنی ہو گئیں جن میں سے انسان اور جانور سب کھاتے ہیں پھر جب زمین سبزے سے خوشنما اور آراستہ ہو گئی اور زمین کے مالک یہ خیال کرنے لگے کہ اب وہ اس پر قابو پا چکے ہیں تو(ناگہاں) رات کے وقت یا دن کے وقت اس پر ہمارا حکم آ پڑا تو ہم نے اسے کاٹ کر ایسا صاف کر ڈالا کہ گویا کل وہاں کچھ بھی موجود نہ تھا، غور و فکر سے کام لینے والوں کے لیے ہم اپنی نشانیاں اس طرح کھول کر بیان کرتے ہیں۔

۲۵۔ اللہ(تمہیں)سلامت کدے کی طرف بلاتا ہے اور جسے وہ چاہتا ہے صراط مستقیم کی ہدایت فرماتا ہے۔

۲۶۔ جنہوں نے نیکی کی ہے ان کے لیے نیکی ہے اور مزید بھی، ان کے چہروں پر نہ سیاہ دھبہ ہو گا اور نہ ذلت(کے آثار)، یہ جنت والے ہیں جو اس

میں ہمیشہ رہیں گے۔

۲۷۔ اور جنہوں نے برائیوں کا ارتکاب کیا ہے تو بدی کی سزا بھی ویسی ہی (بدی)ہے اور ان پر ذلت چھائی ہوئی ہو گی، انہیں اللہ سے بچانے والا کوئی نہ ہو گا گویا ان کے چہرے پر تاریک رات کے سیاہ(پردوں کے)ٹکڑے پڑے ہوئے ہوں، یہ جہنم والے ہیں، اس میں یہ ہمیشہ رہیں گے.

۲۸۔ اور جس دن ہم ان سب کو(اپنی عدالت میں)جمع کریں گے پھر ہم مشرکوں سے کہیں گے :تم اور تمہارے شریک اپنی اپنی جگہ ٹھہر جاؤ، پھر ہم ان میں جدائی ڈال دیں گے تو ان کے شریک کہیں گے :تم ہماری عبادت تو نہیں کرتے تھے.

۲۹۔ پس ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ کی گواہی کافی ہے، تمہاری اس عبادت سے ہم بالکل بے خبر تھے۔

۳۰۔ اس مقام پر ہر کوئی اپنے اس عمل کو جانچ لے گا جو وہ آگے بھیج چکا ہو گااور پھر وہ اپنے مالک حقیقی اللہ کی طرف لوٹائے جائیں گے اور جو بہتان وہ باندھا کرتے تھے ان سے ناپید ہو جائیں گے ۔

۳۱۔ کہدیجیے :تمہیں آسمان اور زمین سے رزق کون دیتا ہے؟سماعت اور بصارت کا مالک کون ہے؟ اور کون ہے جو بے جان سے جاندار کو پیدا کرتا ہے اور جاندار سے بے جان کو پیدا کر تاہے؟ اور کون امور(عالم) کی تدبیر کر رہا ہے؟ پس وہ کہیں گے :اللہ، پس کہدیجیے :تو پھر تم بچتے کیوں نہیں ہو؟

۳۲۔پس یہی اللہ تمہارابرحق پروردگار ہے، پھر حق کے بعد گمراہی کے سوا کیا

رہ گیا؟ پھر تم کدھر پھرائے جا رہے ہو؟

۳۳۔ اس طرح(ان فاسقوں کے بارے میں)آپ کے پروردگار کی بات ثابت ہو گئی کہ یہ لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں.

۳۴۔ کہدیجیے :کیا تمہارے شریکوں میں سے کوئی ایسا ہے جو تخلیق کی ابتدا بھی کرتا ہو پھر اسے دوبارہ بھی پیدا کرے؟ کہدیجیے :اللہ تخلیق کی ابتدا بھی کرتا ہے پھر اسے دوبارہ بھی پیدا کرے گا، پھر تم کدھر الٹے جا رہے ہو۔

۳۵۔ کہدیجیے :کیا تمہارے شریکوں میں سے کوئی ایسا ہے جو حق کی طرف ہدایت کرے؟ کہدیجیے :حق کی طرف صرف اللہ ہدایت کرتا ہے تو پھر (بتاؤ کہ) جو حق کی راہ دکھاتا ہے وہ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ اس کی پیروی کی جائے یاوہ جو خود اپنی راہ نہیں پاتا جب تک اس کی رہنمائی نہ کی جائے ؟ تمہیں کیا ہو گیا ہے تم کیسے فیصلے کر رہے ہو؟

۳۶۔ ان میں سے اکثر محض ظن کی پیروی کرتے ہیں جب کہ ظن انسان کو حق(کی ضرورت)سے ذرہ برابر بے نیاز نہیں کرتا، اللہ ان کے اعمال سے خوب آگاہی رکھتا ہے۔

۳۷۔ اور ایسا نہیں ہو سکتا کہ اس قرآن کو اللہ کے سوا کوئی اور اپنی طرف سے بنا لائے بلکہ یہ تو اس سے پہلے جو(کتاب)آ چکی ہے اسکی تصدیق ہے اور تمام(آسمانی)کتابوں کی تفصیل ہے، اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ رب العالمین کی طرف سے ہے۔

۳۸۔ کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس قرآن کو(محمد نے)از خود بنایاہے؟ کہدیجیے :

اگر تم(اپنے الزام میں)سچے ہو تو تم بھی اس طرح کی ایک سورت بنا لاؤ اور اللہ کے سوا جسے تم بلا سکتے ہو بلا لاؤ۔

۳۹۔بلکہ(حقیقت یہ ہے کہ)انہوں نے اس چیز کو جھٹلایا جو ان کے احاطہ علم میں نہیں آئی اور ابھی اس کا انجام بھی ان کے سامنے نہیں کھلا، اسی طرح ان سے پہلوں نے بھی جھٹلایا تھا، پھر دیکھ لو ان ظالموں کا کیا انجام ہوا۔

۴۰۔ اور ان میں سے کچھ ایسے ہیں جو اس پر ایمان لاتے ہیں اور کچھ ایسے ہیں جو ایمان نہیں لاتے اور آپ کا پروردگار ان مفسدوں کو خوب جانتا ہے۔

۴۱۔ اور اگر یہ لوگ آپکو جھٹلائیں تو کہدیجیے :میرا عمل میرے لیے ہے اور تمہارا عمل تمہارے لیے، تم میرے عمل سے بری ہو اور میں تمہارے عمل سے بری ہوں۔

۴۲۔ اور ان میں سے کچھ ایسے ہیں جو آپ کی طرف کان لگائے بیٹھے ہیں، پھر کیا آپ بہروں کو سنا سکتے ہیں خواہ وہ عقل نہ رکھتے ہوں؟

۴۳۔ اور ان میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو آپ کی طرف دیکھتے ہیں پھر کیا آپ اندھوں کو راہ دکھا سکتے ہیں خواہ وہ کچھ بھی نہ دیکھتے ہوں۔

۴۴۔ اللہ یقینا لوگوں پر ذرہ برابر ظلم نہیں کرتا بلکہ یہ لوگ ہیں جو اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں۔

۴۵۔اور جس(قیامت کے)دن اللہ انہیں جمع کرے گا تو(دنیاکی زندگی یوں لگے گی)گویا وہ دن کی ایک گھڑی بھر سے زیادہ یہاں نہیں رہے وہ آپس میں ایک دوسرے کو پہچان لیں گے، جنہوں نے اللہ سے ملاقات کو جھٹلایا وہ

خسارے میں رہے اور وہ ہدایت یافتہ نہ تھے۔

۴۶۔اور جس(عذاب)کا ہم ان کافروں سے وعدہ کر رہے ہیں اس کا کچھ حصہ ہم آپ کو زندگی میں دکھا دیں یا آپ کو پہلے(ہی دنیا)سے اٹھا لیں انہیں بہرحال پلٹ کر ہماری بارگاہ میں آنا ہے پھر جو کچھ یہ لوگ کر رہے ہیں اس پر اللہ شاہد ہے.

۴۷۔ اور ہر امت کیلیے ایک رسول(بھیجا گیا)ہے،پھرجب ان کا رسول آتا ہے تو ان کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا جاتا ہے اور ان پر کوئی ظلم روا نہیں رکھا جاتا۔

۴۸۔ اور وہ کہتے ہیں :اگرتم سچے ہو تو یہ وعدہ کب پورا ہو گا ؟

۴۹۔ کہدیجیے :میں اللہ کی منشا کے بغیر اپنے نقصان اور نفع کا بھی اختیار نہیں رکھتا، ہر امت کے لیے ایک وقت مقرر ہے، جب ان کا مقررہ وقت آئے گا تو وہ گھڑی بھر کے لیے نہ تاخیر کر سکیں گے اور نہ تقدیم ۔

۵۰۔ ان سے کہدیجیے :یہ تو بتاؤ کہ اللہ کا عذاب رات کو یا دن کو تم پر آ جائے؟ ایسی کون سی چیز ہے جس کے لیے یہ مجرم جلد بازی کرتے ہیں؟

۵۱۔کیا جب عذاب آ چکے گا تب اس پر ایمان لاؤ گے؟ کیا اب(بچنا چاہتے ہو؟)حالانکہ تم خود اسے جلدی چاہ رہے تھے۔

۵۲۔ پھر ظالموں سے کہا جائے گا:دائمی عذاب چکھو، جو تم کرتے رہے ہو اس کی سزا کے علاوہ اور تمہیں کیا مل سکتاہے؟

۵۳۔اور یہ لوگ آپ سے دریافت کرتے ہیں(کہ جو آپ کہ رہے ہیں)کیا

وہ حق ہے؟ کہہ دیجیے :ہاں !میرے رب کی قسم یقیناً یہی حق ہے اور تم اللہ کو کسی طرح عاجز نہیں کر سکتے۔

۵۴۔ اور جس جس نے ظلم کیا ہے اگر اس کے پاس روئے زمین کی دولت بھی ہو تب بھی وہ(عذاب سے بچنے کے لیے یہ پوری دولت)فدیہ دینے پر آمادہ ہو جائے گا اور جب عذاب کا مشاہدہ کریں گے تو دل ہی دل میں پشیمان ہوں گے اور ان کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ ہو گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

۵۵۔ آگاہ رہو !آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے یقیناً وہ اللہ کی ملکیت ہے، اس بات پر بھی آگاہ رہو کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

۵۶۔ وہی زندگی دیتا ہے اور وہی موت اور اسی کی طرف تم سب پلٹائے جاؤ گے۔

۵۷۔ اے لوگو !تمہارے پروردگار کی طرف سے(یہ قرآن)تمہارے پاس نصیحت اور تمہارے دلوں کی بیماری کے لیے شفا اور مومنین کے لیے ہدایت اور رحمت بن کر آیا ہے۔

۵۸۔ کہہ دیجیے :اللہ کے اس فضل اور اس کی اس رحمت کو پا کر لوگوں کو خوش ہونا چاہیے کیونکہ یہ اس(مال و متاع)سے بہتر ہے جسے لوگ جمع کرتے ہیں۔۔

۵۹۔ کہہ دیجیے :یہ تو بتاؤ کہ جو رزق اللہ نے تمہارے لیے نازل کیا ہے اس میں سے تم از خود کچھ کو حرام اور کچھ کو حلال ٹھہراتے ہو؟ کہہ دیجیے :کیا اللہ نے

تمہیں(اس بات کی)اجازت دی ہے یا تم اللہ پر افترا کر رہے ہو؟

۶۰۔ اور جو لوگ اللہ پر جھوٹ بہتان باندھتے ہیں ان کا کیا خیال ہے قیامت کے دن کے بارے میں کہ(اللہ ان کیساتھ کیا سلوک کرے گا؟)اللہ تو لوگوں پر فضل کرنے والا ہے لیکن ان میں سے اکثر شکر نہیں کرتے۔

۶۱۔ اور(اے نبی)آپ جس حال میں ہوتے ہیں اور آپ قرآن میں سے اللہ کی طرف سے جو تلاوت کر رہے ہوتے ہیں اور تم لوگ جو عمل بھی کرتے ہو دوران مصروفیت ہم تم پر ناظر ہیں اور زمین اور آسمان کی ذرہ برابر اور اس سے چھوٹی یا بڑی کوئی چیز ایسی نہیں جو آپ کے رب سے پوشیدہ ہو اور روشن کتاب میں درج نہ ہو۔

۶۲۔ سنو!جو اولیاء اللہ ہیں انہیں نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ وہ رنجیدہ ہوں گے۔

۶۳۔ جو ایمان لائے اور تقویٰ پر عمل کیا کرتے تھے۔

۶۴۔ ان کے لیے دنیا کی زندگی میں بھی بشارت ہے اور آخرت میں بھی، اللہ کے کلمات میں تبدیلی نہیں آ سکتی، یہی بڑی کامیابی ہے۔

۶۵۔ اور(اے نبی)آپ کو ان(کافروں)کی باتیں رنجیدہ نہ کریں ساری بالادستی یقینا اللہ کے لیے ہے، وہ خوب سننے والا، دانا ہے۔

۶۶۔ آگاہ رہو !جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے یقینا سب اللہ کی ملکیت ہے اور جو لوگ اللہ کے سوا دوسرے شریکوں کو پکارتے ہیں وہ کسی چیز کے پیچھے نہیں چلتے بلکہ صرف ظن کے پیچھے چلتے ہیں اور وہ فقط اندازوں سے کام لیتے ہیں۔

۶۷۔ اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لیے رات بنائی تاکہ اس میں تم آرام کرو اور دن کو روشن بنایا، بتحقیق سننے والوں کے لیے اس میں نشانیاں ہیں۔

۶۸۔ وہ کہتے ہیں: اللہ نے کسی کو بیٹا بنا لیا ہے اس کی ذات پاک ہے وہ بے نیاز ہے، جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ سب اسی کا ہے، تمہارے پاس اس بات پر کوئی دلیل بھی نہیں ہے، کیا تم اللہ کے بارے میں ایسی باتیں کرتے ہو جو تمہارے علم میں نہیں؟

۶۹۔ کہدیجیے: جو اللہ پر جھوٹ بہتان باندھتے ہیں وہ یقینا فلاح نہیں پائیں گے۔

۷۰۔ یہ دنیا کی عیش ہے پھر انہیں ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے پھر ہم انہیں شدید عذاب چکھائیں گے اس کفر کی پاداش میں جس کے وہ مرتکب رہے ہیں۔

۷۱۔ انہیں نوح کا قصہ سنا دیجیے جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم! اگر میرا تمہارے درمیان رہنا اور اللہ کی آیات سنا کر تمہیں نصیحت کرنا تمہیں ناگوار گزرتا ہے تو میرا بھروسہ اللہ پر ہے پس تم اپنے شریکوں کے ساتھ مل کر مضبوطی سے اپنا فیصلہ کر لو پھر اس فیصلے کا کوئی پہلو تم پر پوشیدہ نہ رہے پھر میرے ساتھ جو کچھ کرنا ہے کر گزرو اور مجھے مہلت بھی نہ دو۔

۷۲۔ پس اگر تم نے منہ موڑ لیا تو میں نے تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگا میرا اجر تو صرف اللہ پر ہے اور مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں فرمانبرداروں میں شامل رہوں۔

۷۳۔ مگر جب انہوں نے نوح کی تکذیب کی تو ہم نے انہیں اور ان لوگوں کو جو ان کے ساتھ کشتی میں سوار تھے بچا لیا اور انہیں (زمین پر) جانشین بنا دیا

اور ان سب کو غرق کر دیا جنہوں نے ہماری نشانیوں کو جھٹلایا تھا، پھر دیکھ لو جنہیں تنبیہ کی گئی تھی(نہ ماننے پر)ان کا کیا انجام ہوا۔

۷۴۔ پھر نوح کے بعد ہم نے بہت سے پیغمبروں کو اپنی اپنی قوم کی طرف بھیجا پس وہ ان کے پاس کھلی نشانیاں لے کر آئے مگر وہ جس چیز کی پہلے تکذیب کر چکے تھے اس پر ایمان لانے والے نہ تھے، اس طرح ہم حد سے تجاوز کرنے والوں کے دلوں پر مہر لگا دیتے ہیں۔

۷۵۔ پھر ان کے بعد ہم نے موسیٰ اور ہارون کو اپنی نشانیوں کے ساتھ فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف بھیجا تو انہوں نے تکبر کیا اور وہ مجرم لوگ تھے۔

۷۶۔پھر جب ہمارے ہاں سے حق ان کے پاس آیا تو کہنے لگے :بے شک یہ تو صریح جادو ہے ۔

۷۷۔ موسیٰ نے کہا : جب حق تمہارے پاس آیا تو کیا اس کے بارے میں یہ کہتے ہو، کیا یہ جادو ہے؟ جب کہ جادوگر تو کبھی فلاح نہیں پاتے۔

۷۸۔ وہ کہنے لگے :کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو کہ ہمیں اس راستے سے پھیر دو جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے اور ملک میں تم دونوں کی بالادستی قائم ہو جائے؟ اور ہم تو تم دونوں کی بات ماننے والے نہیں‌ہیں۔

۷۹۔اور فرعون نے کہا: تمام ماہر جادوگروں کو میرے پاس لے آؤ۔

۸۰۔جب جادوگر حاضر ہوئے تو موسیٰ نے ان سے کہا: تمہیں جو کچھ ڈالنا ہے ڈالو۔

۸۱۔ پس جب انہوں نے ڈالا تو موسیٰ نے کہا: جو کچھ تم نے پیش کیا ہے وہ جادو ہے، اللہ یقینا اسے نابود کر دے گا، بے شک اللہ مفسدوں کے کام نہیں سدھارتا۔

۸۲ ۔ اور اللہ اپنے فیصلوں سے حق کو ثابت کر دکھاتا ہے خواہ مجرموں کو ناگوار گزرے۔

۸۳۔ چنانچہ موسیٰ پر ان کی اپنی قوم کے چند افراد کے سوا کوئی ایمان نہ لایا، فرعون اور اس کے سرداروں کے خوف کی وجہ سے کہ کہیں وہ انہیں مصیبت سے دوچار نہ کر دیں کیونکہ ملک میں فرعون کی بالادستی تھی اور وہ حد سے بڑھا ہوا تھا۔

۸۴۔اور موسیٰ نے کہا: اے میری قوم !اگر تم اللہ پر ایمان لائے ہو تو اسی پر بھروسا کرو اگر تم مسلمان ہو۔

۸۵۔ پس انہوں نے کہا: ہم نے اللہ پر بھروسہ کیا ہے، اے ہمارے پروردگار ! ہمیں ظالموں کے لیے(ذریعہ)آزمائش نہ بنا۔

۸۶۔ اور اپنی رحمت سے ہمیں کافر قوم سے نجات عطا فرما۔

۸۷۔ اور ہم نے موسیٰ اور ان کے بھائی کی طرف وحی بھیجی کہ مصر میں اپنی قوم کے لیے مکانات مہیا کرو اور اپنے مکانوں کو قبلہ بناؤ اور نماز قائم کرو اور مومنوں کو بشارت دو۔

۸۸۔ اور موسیٰ نے عرض کی: اے ہمارے پروردگار !تو نے فرعون اور اس کے درباریوں کو دنیاوی زندگی میں زینت بخشی اور دولت سے نوازا ہے

پروردگارا! کیا یہ اس لیے ہے کہ یہ لوگ(دوسروں کو) تیری راہ سے بھٹکائیں؟ پروردگارا ان کی دولت کو برباد کر دے اور ان کے دلوں کو سخت کر دے تاکہ یہ لوگ دردناک عذاب کا سامنا کرنے تک ایمان نہ لائیں۔

۸۹۔ اللہ نے فرمایا: تم دونوں کی دعا قبول کی گئی ہے پس تم دونوں ثابت قدم رہنا اور ان لوگوں کے راستے پر نہ چلنا جو علم نہیں رکھتے ۔

۹۰۔ اور ہم نے بنی اسرائیل کو سمندر سے گزار دیاتوفرعون اور اس کے لشکر نے سرکشی اور زیادتی کرتے ہوئے ان کا تعاقب کیا، یہاں تک کہ جب فرعون غرق ہونے لگا تو کہنے لگا: میں ایمان لے آیا کہ اس ذات کے سوا کوئی معبود نہیں جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے اور میں مسلمانوں میں سے ہو گیا ہوں۔

۹۱۔(جواب ملا)اب(ایمان لاتا ہے)جب تو پہلے نافرمانی کرتا رہا اور فسادیوں میں سے تھا؟

۹۲۔ پس آج ہم تیری لاش کو بچائیں گے تاکہ تو بعد میں آنے والوں کے لیے عبرت کی نشانی بنے، اگرچہ بہت سے لوگ ہماری نشانیوں سے غافل رہتے ہیں۔

۹۳۔ بتحقیق ہم نے بنی اسرائیل کو خوشگوار ٹھکانے فراہم کیے اور انہیں پاکیزہ رزق سے نوازا پھر انہوں نے اختلاف نہیں کیا یہاں تک کہ ان کے پاس علم آ گیا، آپ کا رب قیامت کے دن ان کے درمیان یقینا ان باتوں کا فیصلہ کرے گا جن میں یہ لوگ اختلاف کرتے رہے ہیں۔

۹۴۔اگر آپ کو اس بات میں کوئی شبہ ہے جو ہم نے آپ پر نازل کی ہے تو

ان لوگوں سے پوچھ لیں جو آپ سے پہلے کتاب پڑھ رہے ہیں، بتحقیق آپ کے رب کی طرف سے آپ کے پاس حق آ چکا ہے لہٰذا آپ ہرگز شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں.

۹۵۔ اور ہرگز ان لوگوں میں سے نہ ہوں جنہوں نے اللہ کی نشانیوں کی تکذیب کی ورنہ آپ نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوں گے۔

۹۶۔ جن لوگوں کے بارے میں آپ کے رب کا فیصلہ قرار پا چکا ہے وہ یقینا ایمان نہیں لائیں گے۔

۹۷۔ اگر چہ ان کے پاس ہر قسم کی نشانی آ جائے جب تک دردناک عذاب نہ دیکھ لیں۔

۹۸۔ کیا کوئی بستی ایسی ہے کہ (بروقت) ایمان لائی ہو اور اس کا ایمان اس کے لیے سودمند ثابت ہوا ہو سوائے قوم یونس کے؟ جب وہ ایمان لائے تو ہم نے دنیا کی زندگی میں رسوائی کا عذاب ان سے ٹال دیا اور ایک مدت تک انہیں (زندگی سے) بہرہ مند رکھا۔

۹۹۔اگر آپ کا پروردگار چاہتا تو تمام اہل زمین ایمان لے آتے، پھر کیا آپ لوگوں کو ایمان لانے پر مجبور کر سکتے ہیں؟

۱۰۰۔ اور کوئی شخص اللہ کے اذن کے بغیر ایمان نہیں لا سکتا اور جو لوگ عقل سے کام نہیں لیتے اللہ انہیں پلیدی میں مبتلا کر دیتا ہے۔

۱۰۱۔ کہدیجیے : آسمانوں اور زمین میں نظر ڈالو کہ ان میں کیا کیا چیزیں ہیں اور جو قوم ایمان لانا ہی نہ چاہتی ہو اس کے لیے آیات اور تنبیہیں کچھ کام نہیں

دیتیں۔

۱۰۲۔ اب یہ لوگ اس کے سوا کس کے انتظار میں ہیں کہ اس طرح کے برے دن دیکھیں جو ان سے پہلے کے لوگ دیکھ چکے ہیں؟ کہہ دیجیے :پس تم انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں ہوں۔

۱۰۳۔ پھر ہم اپنے رسولوں اور ایمان والوں کو نجات دیں گے، یہ بات ہمارے ذمے ہے کہ ہم مومنین کو نجات دیں۔

۱۰۴۔ کہہ دیجیے :اے لوگو ! اگر تمہیں میرے دین میں کوئی شک ہے تو(جان لو کہ)تم اللہ کو چھوڑ کر جن کی پرستش کرتے ہو میں ان کی عبادت نہیں کرتا بلکہ میں تو صرف اس اللہ کی عبادت کرتا ہوں جو تمہاری روحیں قبض کرتا ہے اور مجھے یہی حکم ملا ہے کہ میں ایمان والوں میں سے ہوں۔

۱۰۵۔ اور یہ کہ آپ یکسوئی کے ساتھ اپنا رخ دین کی طرف ثابت رکھیں اور مشرکوں میں سے ہرگز نہ ہوں۔

۱۰۶۔ اور اللہ کے سوا کسی ایسی چیز کو نہ پکاریں جو آپ کو نہ کوئی فائدہ پہنچا سکتی ہے اور نہ نقصان، اگر آپ ایسا کریں گے تو یقینا آپ ظالموں میں شمار ہوں گے۔

۱۰۷۔ اور اگر اللہ آپ کو کسی تکلیف میں ڈالے تو اس کے سوا کوئی نہیں جو اس تکلیف کو دور کرے اور اگر اللہ آپ سے بھلائی کرنا چاہے تو اس کے فضل کو روکنے والا کوئی نہیں، وہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے فضل کرتا ہے اور وہ بڑا بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔

۱۰۸۔ کہدیجیے :اے لوگو !جب تمہارے رب کی جانب سے حق تمہاری طرف آ چکا ہے، پس جو کوئی ہدایت حاصل کرتا ہے تو اپنی ذات کے لیے اور جو گمراہی اختیار کرتا ہے تو وہ بھی اپنی ذات کو گمراہ کرتا ہے اور میں تمہارا ذمہ دار نہیں ہوں۔

۱۰۹۔ اور(اے نبی)آپ کی طرف جو وحی بھیجی جاتی ہے اس کی پیروی کریں اور اللہ کا فیصلہ آنے تک صبر کریں اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

۱۱۔ سورۂ ہود ۔ مکی ۔ آیات ۱۲۳

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ الف لام را، یہ وہ کتاب ہے جس کی آیات مستحکم کی گئی ہیں پھر ایک باحکمت باخبر ذات کی طرف سے تفصیل سے بیان کی گئی ہیں ۔

۲۔ کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو، میں اللہ کی طرف سے تمہیں تنبیہ کرنے والا اور بشارت دینے والا ہوں۔

۳۔ اور یہ کہ اپنے رب سے مغفرت طلب کرو پھر اس کے آگے توبہ کرو وہ تمہیں مقررہ مدت تک(دنیا میں)اچھی متاع زندگی فراہم کرے گا اور ہر احسان کوش کو اس کی احسان کوشی کا صلہ دے گا اور اگر تم نے منہ پھیر لیا تو مجھے تمہارے بارے میں ایک بڑے دن کے عذاب کا خوف ہے۔

۴۔ تم سب کو اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ۔

۵۔ آگاہ رہو !یہ لوگ اپنے سینوں کو لپیٹ لیتے ہیں تا کہ اللہ سے چھپائیں، یاد رکھو !جب یہ اپنے کپڑوں سے ڈھانپتے ہیں تب بھی وہ ان کی اعلانیہ اور پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے، وہ سینوں کی باتوں سے یقینا خوب واقف ہے ۔

٦۔ اور زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمے نہ ہو اور وہ جانتا ہے کہ اس کی جائے قرار کہاں ہے اور عارضی جگہ کہاں ہے، سب کچھ روشن کتاب میں موجود ہے۔

۷۔ اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں بنایا اور اس کا عرش پانی پر تھا تاکہ وہ تمہیں آزمائے کہ تم میں بہتر عمل کرنے والا کون ہے اور(اے نبی)اگر آپ(لوگوں)سے یہ کہدیں کہ تم مرنے کے بعد اٹھائے جاؤ گے تو کافر ضرور کہیں گے :یہ تو محض کھلا جادو ہے۔

۸۔ اور اگر ہم ایک مقررہ مدت تک ان سے عذاب کو ٹال دیں تو وہ ضرور کہنے لگتے ہیں :اسے کس چیز نے روک رکھا ہے؟ آگاہ رہو !جس دن ان پر عذاب واقع ہو گا تو ان سے ٹالا نہیں جائے گا اور جس چیز کا وہ مذاق اڑا رہے ہیں وہی انہیں گھیر لے گی

۹۔ اور اگر ہم انسان کو اپنی رحمت سے نوازنے کے بعد وہ نعمت اس سے چھین لیں تو بیشک وہ ناامید اور ناشکرا ہو جاتا ہے .

۱۰۔ اور اگر ہم اسے تکلیفوں کے بعد نعمتوں سے نوازتے ہیں تو ضرور کہ اٹھتا ہے :سارے دکھ مجھ سے دور ہو گئے، بیشک وہ خوب خوشیاں منانے اور اکڑنے

لگتا ہے

۱۱۔البتہ صبر کرنے والے اور نیک اعمال بجالانے والے ایسے نہیں ہیں ان کے لیے مغفرت اور بڑا اجر ہے۔

۱۲۔(اے رسول)آپ کی طرف جو وحی کی گئی ہے شاید آپ اس کا کچھ حصہ چھوڑنے والے ہیں اور ان کی اس بات پر دل تنگ ہو رہے ہیں کہ اس پر خزانہ کیوں نازل نہیں ہوا یا اس کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہیں آیا؟ آپ تو صرف تنبیہ کرنے والے ہیں اور اللہ ہر چیز کا ذمہ دار ہے۔

۱۳۔کیا یہ کہتے ہیں کہ اس نے(قرآن کو)خود بنایا ہے؟ کہدیجیے :اگر تم سچے ہو تو اس جیسی خود ساختہ دس سورتیں بنا لاؤ اور اللہ کے سوا جس جس کو بلا سکتے ہو بلا لاؤ۔

۱۴۔ پھر اگر وہ تمہاری مدد کو نہ پہنچیں تو جان لو کہ یہ اللہ کے علم سے نازل ہوا ہے اور یہ کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، کیا تم اس بات کو تسلیم کرنے والے ہو؟

۱۵۔ جو دنیوی زندگی اور اس کی زینت کے طالب ہوتے ہیں ان کی محنتوں کا معاوضہ ہم انہیں دنیا ہی میں دے دیتے ہیں اور ان کے لیے اس میں کمی نہیں کی جائے گی۔

۱۶۔ ایسے لوگوں کے لیے آخرت میں آتش کے سوا کچھ نہ ہو گا اور وہاں ان کے عمل برباد اور ان کا کیا دھرا سب نابود ہو جائے گا۔

۱۷۔ بھلا وہ شخص(افترا کر سکتا ہے)جو اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل

رکھتا ہے اور اس کے پیچھے اس کے رب کی طرف سے ایک شاہد بھی آیا ہو اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب(بھی دلیل ہو جو)راہنما اور رحمت بن کر آئی ہو؟ یہی لوگ اس پر ایمان لائیں گے اور دوسرے فرقوں میں سے جو کوئی اس کا انکار کریں تو اس کی وعدہ گاہ آتش جہنم ہے، آپ اس(قرآن)کے بارے میں کسی شک میں نہ رہیں، یقینا یہ آپ کے رب کی طرف سے حق ہے لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔

۱۸۔ اور اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا جو اللہ پر جھوٹ افترا کرتا ہے، ایسے لوگ اپنے رب کے حضور پیش کیے جائیں گے اور گواہ کہیں گے :یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا تھا، خبردار !ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔

۱۹۔ جو لوگوں کو اللہ کے راستے سے روکتے ہیں اور اس میں کجی لانا چاہتے ہیں اور یہی لوگ آخرت کے منکر ہیں۔

۲۰۔ یہ لوگ زمین میں اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے اور نہ اللہ کے سوا ان کا کوئی حامی ہے ان کا عذاب دوگنا کیا جائے گا، کیونکہ وہ(کسی کی)سن ہی نہ سکتے تھے اور نہ ہی دیکھتے تھے۔

۲۱۔ یہی لوگ ہیں جو اپنے آپ کو خسارے میں ڈال چکے ہیں اور وہ جو کچھ افترا کرتے تھے وہ بھی ان سے کھو گیا۔

۲۲۔ لازمی بات ہے آخرت میں یہ لوگ سب سے زیادہ گھاٹے میں ہوں گے .

۲۳۔ جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے اور اپنے رب کے سامنے

عاجزی کرتے رہے یقینا یہی اہل جنت ہیں، جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

۲۴۔ دونوں فریقوں(مومنوں اور کافروں)کی مثال ایسی ہے جیسے(ایک طرف)اندھا اور بہرا ہو اور(دوسری طرف) دیکھنے والا اور سننے والا ہو، کیا یہ دونوں یکساں ہو سکتے ہیں؟ کیا تم نصیحت نہیں لیتے؟

۲۵۔ اور ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا،(انہوں نے اپنی قوم سے کہا)میں تمہیں صریحا تنبیہ کرنے والا ہوں۔

۲۶۔ کہ تم غیر اللہ کی عبادت نہ کرو، مجھے تمہارے بارے میں ایک دردناک دن کے عذاب کاڈر ہے۔

۲۷۔ تو ان کی قوم کے کافر سرداروں نے کہا :ہماری نظر میں تو تم صرف ہم جیسے بشر ہو اور ہم یہ بھی دیکھ رہے ہیں کہ ہم میں سے ادنیٰ درجے کے لوگ سطحی سوچ سے تمہاری پیروی کر رہے ہیں اور ہمیں کوئی ایسی بات بھی نظر نہیں آتی جس سے تمہیں ہم پر فضیلت حاصل ہو بلکہ ہم تو تمہیں کاذب خیال کرتے ہیں۔

۲۸۔(نوح نے)کہا :اے میری قوم !یہ تو بتاؤ اگر میں اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل رکھتا ہوں اور اس نے مجھے اپنی رحمت سے نوازا ہے مگر وہ تمہیں نہ سوجھتی ہو تو کیا ہم تمہیں اس پر مجبور کر سکتے ہیں جبکہ تم اسے ناپسند کرتے ہو؟

۲۹۔ اور اے میری قوم !میں اس کام پر تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتا، میرا اجر تو صرف اللہ پر ہے اور میں ان لوگوں کو اپنے سے دور بھی نہیں کر سکتا

جو ایمان لا چکے ہیں، یقینا یہ لوگ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہونے والے ہیں لیکن میں دیکھتا ہوں کہ تم لوگ جاہل قوم ہو۔

۳۰۔ اور اے میری قوم !اگر میں انہیں دور کروں تو مجھے اللہ(کے قہر)سے کون بچائے گا؟ کیا تم نصیحت نہیں لیتے ؟

۳۱۔ اور میں تم سے نہ تو یہ کہتا ہوں کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں اور جنہیں تمہاری نگاہیں حقیر سمجھتی ہیں ان کے بارے میں یہ نہیں کہتا کہ اللہ انہیں بھلائی سے نہیں نوازے گا، ان کے دلوں کا حال اللہ بہتر جانتا ہے، اگر میں ایسا کہوں تو میں ظالموں میں سے ہو جاؤں گا۔

۳۲۔ لوگوں نے کہا :اے نوح !تم نے ہم سے بحث کی ہے اور بہت بحث کی اور اب اگر تم سچے ہو تو وہ عذاب لے آؤ جس سے تم ہمیں ڈراتے ہو۔

۳۳۔ کہا :اسے تو بے شک اللہ ہی تم پر لائے گا اگر وہ چاہے اور تم(اسے) عاجز تو نہیں کر سکتے ۔

۳۴۔ اور جب اللہ نے تمہیں گمراہ کرنے کا ارادہ کر لیا تو اگر میں تمہیں نصیحت کرنا بھی چاہوں تو میری نصیحت تمہیں کوئی فائدہ نہیں دے گی، وہی تمہارا رب ہے اور اسی کی طرف تمہیں پلٹ کر جانا ہے۔

۳۵۔ کیا یہ لوگ کہتے ہیں :اس شخص(محمد)نے یہ باتیں بنائی ہیں؟ کہدیجیے : اگر یہ باتیں میں نے بنائی ہیں تو میں اپنے جرم کا خود ذمے دار ہوں اور جس جرم کے تم مرتکب ہو میں اس سے بری ہوں ۔

۳۶۔ اور نوح کی طرف یہ وحی کی گئی کہ جو لوگ ایمان لا چکے ہیں ان کے علاوہ آپ کی قوم میں سے ہر گز کوئی اور ایمان نہیں لائے گا لہٰذا جو کچھ یہ لوگ کرتے ہیں آپ اس سے رنجیدہ نہ ہوں۔

۳۷۔ اور ہماری نگرانی میں اور ہمارے حکم سے ایک کشتی بنائیں اور ظالموں کے بارے میں مجھ سے بات ہی نہ کریں کیونکہ وہ ضرور ڈوبنے والے ہیں۔

۳۸۔ اور وہ(نوح)کشتی بنانے لگے اور ان کی قوم کے سرداروں میں سے جو وہاں سے گزرتا وہ ان کا مذاق اڑاتا تھا، نوح نے کہا :اگر آج تم ہمارا مذاق اڑاتے ہو تو کل ہم تمہارا اسی طرح مذاق اڑائیں گے جیسے تم مذاق اڑاتے ہو۔

۳۹۔ عنقریب تمہیں علم ہو جائے گا کہ کس پر وہ عذاب آتا ہے جو اسے رسوا کر دے گا اور کس پر ہمیشہ رہنے والا عذاب نازل ہو گا.

۴۰۔ یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آگیا اور تنور(سے پانی)ابلنے لگا تو ہم نے کہا(:اے نوح)!ہر جوڑے میں سے دو دو کشتی پر سوار کرو اور اپنے گھر والوں کو بھی سوائے ان کے جن کی بات پہلے ہو چکی ہے اور ان کو بھی (سوار کرو)جو ایمان لا چکے ہیں، اگرچہ ان کے ساتھ ایمان لانے والے بہت کم تھے۔

۴۱۔ اور نوح نے کہا : کشتی میں سوار ہو جاؤ اللہ ہی کے نام سے اس کا چلنا اور ٹھہرنا ہے، بتحقیق میرا رب بڑا بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔

۴۲۔ اور کشتی انہیں لے کر پہاڑ جیسی موجوں میں چلنے لگی، اس وقت نوح نے اپنے بیٹے کو جو کچھ فاصلے پر تھا پکارا :اے بیٹا !ہمارے ساتھ سوار ہو جاؤ اور

کافروں کے ساتھ نہ رہو۔

۴۳۔ اس نے کہا: میں پہاڑ کی پناہ لوں گا وہ مجھے پانی سے بچالے گا، نوح نے کہا: آج اللہ کے عذاب سے بچانے والا کوئی نہیں مگر جس پر اللہ رحم کرے، پھر دونوں کے درمیان موج حائل ہو گئی اور وہ ڈوبنے والوں میں سے ہو گیا۔

۴۴۔ اور کہا گیا: اے زمین! اپنا پانی نگل لے اور اے آسمان! تھم جا اور پانی خشک کر دیا گیا اور کام تمام کر دیا گیا اور کشتی (کوہ) جودی پر ٹھہر گئی اور کہا گیا ظالموں پر نفرین ہو۔

۴۵۔ اور نوح نے اپنے رب کو پکار کر عرض کی: اے میرے پروردگار! میرا بیٹا میرے گھر والوں میں سے ہے اور یقینا تیرا وعدہ سچا ہے اور تو سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

۴۶۔ فرمایا: اے نوح! بے شک یہ آپ کے گھر والوں میں سے نہیں ہے، یہ غیر صالح عمل ہے لہٰذا جس چیز کا آپ کو علم نہیں اس کی مجھ سے درخواست نہ کریں، میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ مبادا نادانوں میں سے ہو جائیں۔

۴۷۔نوح نے کہا: میرے رب میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ ایسی چیز کا تجھ سے سوال کروں جس کا مجھے علم نہیں ہے اور اگر تو مجھے معاف نہیں کرے گا اور مجھ پر رحم نہیں کرے گا تو میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤں گا۔

۴۸۔ کہا گیا: اے نوحؑ! اترو ہماری طرف سے سلامتی اور برکتوں کے ساتھ جو آپ پر اور ان جماعتوں پر ہیں جو آپ کے ساتھ ہیں اور کچھ جماعتیں ایسی

بھی ہوں گی جنہیں ہم کچھ مدت زندگی کا موقع بخشیں گے پھر انہیں ہماری طرف سے دردناک عذاب پہنچے گا۔

۴۹۔ یہ ہیں غیب کی کچھ خبریں جو ہم آپ کی طرف وحی کر رہے ہیں، اس سے پہلے نہ آپ ان باتوں کو جانتے تھے اور نہ آپ کی قوم پس صبر کریں انجام یقینا پرہیز گاروں کے لیے ہے۔

۵۰۔ اور عاد کی طرف ان کی برادری کے فرد ہود کو بھیجا، انہوں نے کہا: اے میری قوم !اللہ کی عبادت کرو،اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے، (دوسرے معبودوں کو)تم نے صرف افتراء کیا ہے۔

۵۱۔ اے میری قوم !میں اس کام پر تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا، میرا اجر تو اس ذات پر ہے جس نے مجھے پیدا کیا ہے، کیا تم عقل نہیں رکھتے؟

۵۲۔ اور اے میری قوم !اپنے رب سے مغفرت مانگو پھر اس کے حضور توبہ کرو وہ تم پر آسمان سے موسلادھار بارش برسائے اور تمہاری قوت میں مزید قوت کا اضافہ کرے گا اور مجرم بن کر منہ نہ پھیرو۔

۵۳۔ کہنے لگے :اے ہود !تم ہمارے سامنے کوئی شہادت نہیں لائے اور ہم تمہاری بات پر اپنے معبودوں کو نہیں چھوڑ سکتے اور نہ ہی ہم تجھ پر ایمان لا سکتے ہیں۔

۵۴۔ کیونکہ ہم تو یہ کہتے ہیں :تجھے ہمارے معبودوں میں سے کسی نے آسیب پہنچایا ہے،ہود نے کہا: میں اللہ کو گواہ بناتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو کہ(اللہ کے سوا)جنہیں تم شریک ٹھہراتے ہو میں ان سے بیزار ہوں۔

۵۵۔اس اللہ کے سوا تم سب مل کر میرے خلاف سازش کرو پھر مجھے مہلت نہ دو۔

۵۶۔ میں نے اللہ پر بھروسہ کیا ہے جو میرا اور تمہارا رب ہے، کوئی جاندار ایسا نہیں جس کی پیشانی اللہ کی گرفت میں نہ ہو، بیشک میرا رب سیدھے راستے پر ہے۔

۵۷۔ پھر اگر تم منہ پھیرتے ہو تو میں نے تو وہ پیغام تمہیں پہنچا دیا ہے جس کے ساتھ میں تمہاری طرف بھیجا گیا تھا اور میرا رب تمہاری جگہ اور لوگوں کو لائے گا اور تم اس کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے، بیشک میرا رب ہر چیز پر نگہبان ہے۔

۵۸۔ پھر جب ہمارا فیصلہ آیا تو ہود اور جو لوگ ان کے ساتھ ایمان لائے تھے ہم نے اپنی رحمت سے انہیں بچا لیا اور ہم نے انہیں سنگین عذاب سے نجات دی۔

۵۹۔ یہ وہی عاد ہیں، جنہوں نے اپنے رب کی نشانیوں کا انکار کیا اور اس کے رسولوں کی نافرمانی کی اور ہر سرکش دشمن کے حکم کی پیروی کی۔

۶۰۔ اور اس دنیا میں بھی لعنت نے ان کا تعاقب کیا اور قیامت کے روز بھی (ایسا ہو گا)، واضح رہے عاد نے اپنے پروردگار سے کفر کیا، آگاہ رہو !ہود کی قوم(یعنی)عاد کے لیے(رحمت حق سے)دوری ہو۔

۶۱۔اور ثمود کی طرف ان کی برادری کے فرد صالح کو بھیجا، انہوں نے کہا : اے میری قوم !اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں، اسی نے

تمہیں زمین سے پیدا کیا اور اس میں تمہیں آباد کیا لہٰذا تم اسی سے مغفرت طلب کرو پھر اس کے حضور توبہ کرو، بے شک میرا رب بہت قریب ہے، (دعاؤں کا) قبول کرنے والا ہے۔

۶۲۔ انہوں نے کہا: اے صالح ! اس سے پہلے ہم تم سے بڑی امیدیں وابستہ رکھتے تھے، اب کیا ان معبودوں کی پوجا کرنے سے تم ہمیں روکتے ہو جن کی ہمارے باپ دادا پوجا کرتے تھے ؟ اور جس بات کی طرف تم ہمیں دعوت دے رہے ہو اس بارے میں ہمیں شبہ انگیز شک ہے ۔

۶۳۔ صالح نے کہا: اے میری قوم ! یہ تو بتاؤ کہ اگر میں اپنے رب کی طرف سے دلیل رکھتا ہوں اور اس نے اپنی رحمت سے مجھے نوازا ہے تو اگر میں اس کی نافرمانی کروں تو اللہ کے مقابلے میں میری حمایت کون کرے گا؟ تم تو میرے گھاٹے میں صرف اضافہ کر سکتے ہو۔

۶۴۔ اور اے میری قوم ! یہ اللہ کی اونٹنی تمہارے لیے ایک نشانی ہے لہٰذا اسے آزاد چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین میں چرتی رہے اور اسے تکلیف نہ پہنچانا ورنہ تمہیں ایک فوری عذاب گرفت میں لے گا۔

۶۵۔ پس انہوں نے اونٹنی کی کونچیں کاٹ ڈالیں تو صالح نے کہا: تم لوگ تین دن اپنے گھروں میں بسر کرو، یہ ایک ناقابل تکذیب وعدہ ہے۔

۶۶۔ پھر جب ہمارا فیصلہ آگیا تو ہم نے صالح اور ان لوگوں کو جو ان کے ساتھ ایمان لائے تھے اپنی رحمت سے نجات دی اور اس دن کی رسوائی سے بھی بچا لیا، یقینا آپ کا رب بڑا طاقتور، غالب آنے والا ہے۔

۶۷۔اور جنہوں نے ظلم کیا تھا انہیں ایک ہولناک چنگھاڑ نے اپنی لپیٹ میں لے لیا اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے ۔

۶۸۔ گویا وہ ان گھروں میں کبھی بسے ہی نہ تھے، واضح رہے ثمود نے اپنے پروردگار سے کفر کیا آگاہ رہو !ثمود کی قوم کے لیے(رحمت حق سے)دوری ہو۔

۶۹۔اور جب ہمارے فرشتے بشارت لے کر ابراہیم کے پاس پہنچے تو کہنے لگے : سلام، ابراہیم نے(جواباً)کہا:سلام، ابھی دیر نہ گزری تھی کہ ابراہیم ایک بھنا ہوا بچھڑا لے آئے۔

۷۰۔ جب ابراہیم نے دیکھا ان کے ہاتھ اس(کھانے) تک نہیں پہنچتے تو انہیں اجنبی خیال کیا اور ان سے خوف محسوس کیا، فرشتوں نے کہا :خوف نہ کیجیے ہم تو قوم لوط کی طرف بھیجے گئے ہیں۔۔

۷۱۔ اور ابراہیم کی زوجہ کھڑی تھیں پس وہ ہنس پڑیں تو ہم نے انہیں اسحاق کی اور اسحاق کے بعد یعقوب کی بشارت دی۔

۷۲۔ وہ بولی :ہائے میری شامت !کیا میرے ہاں بچہ ہو گا جبکہ میں بڑھیا ہوں اور یہ میرے میاں بھی بوڑھے ہیں؟ یقینا یہ تو بڑی عجیب بات ہے۔

۷۳۔ انہوں نے کہا: کیا تم اللہ کے فیصلے پر تعجب کرتی ہو؟ تم اہل بیت پر اللہ کی رحمت اور اس کی برکات ہیں، یقینا اللہ قابل ستائش ، بڑی شان والا ہے۔

۷۴۔پھر جب ابراہیم کے دل سے خوف نکل گیا اور انہیں خوشخبری بھی مل گئی تو وہ قوم لوط کے بارے میں ہم سے بحث کرنے لگے۔

۷۵۔ بے شک ابراہیم بردبار، نرم دل، اللہ کی طرف رجوع کرنے والے تھے۔
۷۶۔(فرشتوں نے ان سے کہا)اے ابراہیم !اس بات کو چھوڑ دیں، بیشک آپ کے رب کا فیصلہ آچکا ہے اور ان پر ایک ایسا عذاب آنے والا ہے جسے ٹالا نہیں جا سکتا۔

۷۷۔ اور جب ہمارے فرستادے لوط کے پاس آئے تو لوط ان سے رنجیدہ ہوئے اور ان کے باعث دل تنگ ہوئے اور کہنے لگے : یہ بڑا سنگین دن ہے۔
۷۸۔ اور لوط کی قوم بے تحاشا دوڑتی ہوئی ان کی طرف آئی اور یہ لوگ پہلے سے بدکاری کا ارتکاب کرتے تھے، لوط نے کہا :اے میری قوم!یہ میری بیٹیاں تمہارے لیے زیادہ پاکیزہ ہیں پس تم اللہ کا خوف کرو اور میرے مہمانوں کے سامنے مجھے رسوا نہ کرو، کیا تم میں کوئی ہوشمند آدمی نہیں ہے؟
۷۹۔ وہ بولے: تمہیں خوب علم ہے ہمیں تمہاری بیٹیوں سے کوئی غرض نہیں ہے اور یقینا تمہیں معلوم ہے کہ ہم کیا چاہتے ہیں.
۸۰۔ لوط نے کہا :اے کاش !مجھ میں(تمہیں روکنے کی)طاقت ہوتی یا میں کسی مضبوط سہارے کی پناہ لے سکتا۔

۸۱۔ فرشتوں نے کہا :اے لوط! ہم آپ کے رب کے فرستادے ہیں یہ لوگ آپ تک نہیں پہنچ سکیں گے، پس آپ رات کے کسی حصے میں اپنے گھر والوں کو لے کر نکل جائیں اور آپ میں سے کوئی شخص پیچھے مڑ کر نہ دیکھے سوائے آپ کی بیوی کے، بیشک جو عذاب دوسروں پر پڑنے والا ہے وہی اس(بیوی) پر بھی پڑے گا، یقینا ان کے وعدہ عذاب کا وقت صبح ہے، کیا صبح کا وقت

قریب نہیں ؟

۸۲۔ پس جب ہمارا حکم آگیا تو ہم نے اس(بستی)کو تہ و بالا کر دیا اور اس پر پختہ مٹی کے پتھروں کی لگاتار بارش برسائی۔

۸۳۔ جن پر آپ کے رب کے ہاں(سے)نشانی لگی ہوئی تھی اور یہ(عذاب) ظالموں سے(کوئی)دور نہیں۔

۸۴۔ اور مدین کی طرف ہم نے ان کی برادری کے فرد شعیب کو بھیجا، انہوں نے کہا : اے میری قوم !اللہ کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے اور ناپ اور تول میں کمی نہ کیا کرو، میں تمہیں آسودگی میں دیکھ رہا ہوں اور مجھے ڈر ہے کہ کہیں وہ دن نہ آ جائے جس کا عذاب تمہیں گھیر لے۔

۸۵۔اوراے میری قوم !انصاف کے ساتھ پورا ناپا اور تولا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دیا کرو اور زمین میں فساد کرتے نہ پھرو۔

۸۶۔ اللہ کی طرف سے باقی ماندہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم مومن ہو اور میں تم پر نگہبان تو نہیں ہوں۔

۸۷۔ انہوں نے کہا :اے شعیب !کیا تمہاری نماز تمہیں یہ حکم دیتی ہے کہ ہم انہیں چھوڑ دیں جنہیں ہمارے باپ دادا پوجتے آئے ہیں یا ہم اپنے اموال میں اپنی مرضی سے تصرف کرنا بھی چھوڑ دیں؟ صرف تو ہی بڑا بردبار عقلمند آدمی ہے؟

۸۸۔ شعیب نے کہا : اے میری قوم ! تم یہ تو بتاؤ کہ اگر میں اپنے رب کی طرف سے دلیل کے ساتھ ہوں اور اس نے مجھے اپنے ہاں سے بہترین رزق

(نبوت)سے نوازا ہے، میں ایسا تو نہیں چاہتا کہ جس امر سے میں تمہیں منع کروں خود اس کو کرنے لگوں میں تو حسب استطاعت فقط اصلاح کرنا چاہتا ہوں اور مجھے صرف اللہ ہی سے توفیق ملتی ہے، اسی پر میرا توکل ہے اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

۸۹۔ اور اے میری قوم !میری مخالفت کہیں اس بات کا موجب نہ بنے کہ تم پر بھی وہی عذاب آ جائے جو قوم نوح یا قوم ہود یا صالح کی قوم پر آیا تھا اور لوط کی قوم(کا زمانہ)تو تم سے دور بھی نہیں ہے۔

۹۰۔ اور تم لوگ اپنے رب سے مغفرت طلب کرو پھر اس کے آگے توبہ کرو، میرا رب یقینابڑا رحم کرنے والا،محبت کرنے والا ہے.

۹۱۔ انہوں نے کہا :اے شعیب !تمہاری اکثر باتیں ہماری سمجھ میں نہیں آتیں اور بیشک تم ہمارے درمیان بے سہارا بھی نظر آتے ہو اور اگر تمہارا قبیلہ نہ ہوتا تم ہم تمہیں سنگسار کر چکے ہوتے(کیونکہ)تمہیں ہم پر کوئی بالادستی حاصل نہیں ہے ۔

۹۲۔ شعیب نے کہا : اے میری قوم !کیا میرا قبیلہ تمہارے لیے اللہ سے زیادہ اہم ہے کہ تم نے اللہ کو پس پشت ڈال دیا ہے؟ میرا رب یقینا تمہارے اعمال پر احاطہ رکھتا ہے۔

۹۳۔ اور اے میری قوم !تم اپنی جگہ پر عمل کرتے جاؤ میں بھی عمل کرتا جاؤ ں گا، عنقریب تمہیں پتہ چل جائے گا کہ رسواکن عذاب کس پر آتاہے اور جھوٹا کون ہے، پس تم بھی انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار میں ہوں۔

۹۴۔ اور جب ہمارا فیصلہ آگیا تو ہم نے شعیب اور ان کے ساتھ ایمان لانے والوں کو اپنی رحمت سے نجات دی اور ظالموں کو ہولناک چیخ نے آلیا اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔

۹۵۔ گویا کہ وہاں کبھی بسے ہی نہ تھے، آگاہ رہو !قوم مدین(رحمت حق سے) اس طرح دور ہو جس طرح قوم ثمود دور ہوئی۔

۹۶۔ اور بتحقیق موسیٰ کو ہم نے اپنی نشانیوں اور واضح دلیل کے ساتھ بھیجا۔

۹۷۔ فرعون اور ان کے درباریوں کی طرف، پھر بھی انہوں نے فرعون کے حکم کی پیروی کی، جب کہ فرعون کا حکم عقل کے مطابق نہ تھا۔

۹۸۔ قیامت کے دن وہ اپنی قوم کے آگے ہو گا اورانہیں جہنم تک پہنچا دے گا، کتنی بری جگہ ہے جہاں یہ وارد کیے جائیں گے۔

۹۹۔ اور اس دنیا میں بھی لعنت ان کے تعاقب میں ہے اور قیامت کے دن بھی، کتنا برا صلہ ہے یہ جو(کسی کے)حصے میں آئے۔

۱۰۰۔ یہ ہیں ان بستیوں کے حالات جو ہم آپ کو سنا رہے ہیں، ان میں سے بعض کھڑی ہیں اور بعض کی جڑیں کٹ چکی ہیں۔

۱۰۱۔ اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ انہوں نے اپنے آپ پر ظلم کیا، پس جب آپ کے رب کا حکم آگیا تو اللہ کے سوا جن معبودوں کووہ پکارتے تھے وہ ان کے کچھ بھی کام نہ آئے اور انہوں نے تباہی کے سوا کسی چیز میں اضافہ نہ کیا۔

۱۰۲۔ اور آپ کے رب کی پکڑ اسی طرح ہے جب وہ کسی ظالم بستی کو اپنی

گرفت میں لیتا ہے، تو اس کی گرفت یقینا دردناک اور سخت ہوا کرتی ہے۔

۱۰۳۔ عذاب آخرت سے ڈرنے والے کے لیے یقینا اس میں نشانی ہے، وہ ایسا دن ہو گا جس میں سب لوگ جمع کیے جائیں گے اور وہ ایسا دن ہو گا جس میں سب حاضر کیے جائیں گے۔

۱۰۴۔ اور ہم اس دن کے لانے میں فقط ایک مقررہ وقت کی وجہ سے تاخیر کرتے ہیں۔

۱۰۵۔ جب وہ دن آئے گا تو اللہ کی اجازت کے بغیر کوئی بات نہ کر سکے گا، پھر ان میں سے کچھ لوگ بدبخت اور کچھ نیک بخت ہوں گے۔

۱۰۶۔پس جو بدبخت ہوں گے وہ جہنم میں جائیں گے جس میں انہیں چلانا اور دھاڑنا ہو گا۔

۱۰۷۔ وہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے جب تک آسمانوں اور زمین کا وجود ہے مگر یہ کہ آپ کا رب(نجات دینا)چاہے، بیشک آپ کا رب جو ارادہ کرتا ہے اسے خوب بجا لاتا ہے۔

۱۰۸۔ اور جو نیک بخت ہوں گے وہ جنت میں ہوں گے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے جب تک آسمان اور زمین کا وجود ہے مگر جو آپ کا رب چاہے، وہاں منقطع نہ ہونے والی بخشش ہو گی۔

۱۰۹۔(اے نبی)جس کی یہ لوگ پوجا کر رہے ہیں اس سے آپ کو شبہ نہ ہو، یہ لوگ اسی طرح پوجا کر رہے ہیں جس طرح پہلے ان کے باپ دادا پوجا کرتے تھے اور ہم انہیں ان کا حصہ(عذاب)بغیر کسی نقص و کسر کے پورا

کرنے والے ہیں.

۱۱۰۔ بتحقیق ہم نے موسیٰ کو کتاب دی پھر اس کے بارے میں اختلاف کیا گیا اور اگر آپ کے رب کی طرف سے فیصلہ کن کلمہ نہ کہا گیا ہوتا تو ان کا بھی فیصلہ ہو چکا ہوتا اور وہ اس بارے میں تردد میں ڈالنے والے شک میں پڑے ہوئے ہیں۔

۱۱۱۔ اور بے شک آپ کا رب ان سب کے اعمال کا پورا بدلہ ضرور دے گا، وہ ان کے اعمال سے یقینا خوب باخبر ہے۔

۱۱۲۔جیساکہ آپ کو حکم دیا گیا ہے آپ اور وہ لوگ بھی جو آپ کے ساتھ (اللہ کی طرف)پلٹ آئے ہیں ثابت قدم رہیں اور(حد سے)تجاوز بھی نہ کریں، اللہ تمہارے اعمال کو یقینا خوب دیکھنے والا ہے۔

۱۱۳۔ اور جنہوں نے ظلم کیا ہے ان پر تکیہ نہ کرنا ورنہ تمہیں جہنم کی آگ چھو لے گی اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی سرپرست نہ ہو گا پھر تمہاری کوئی مدد بھی نہیں کی جائے گی۔

۱۱۴۔اور نماز قائم کرو دن کے دونوں سروں اور رات کے کچھ حصوں میں، نیکیاں بیشک برائیوں کو دور کر دیتی ہیں، نصیحت ماننے والوں کے لیے یہ ایک نصیحت ہے۔

۱۱۵۔ اور صبر کرو یقینا اللہ نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

۱۱۶۔ تم سے پہلے والی قوموں میں کچھ لوگ(خیر و صلاح والے)کیوں باقی نہیں رہے جو(لوگوں کو) زمین میں فساد پھیلانے سے منع کرتے سوائے ان

چند افراد کے جنہیں ہم نے ان میں سے بچا لیا تھا؟ اور ظالم لوگ ان چیزوں کے پیچھے لگے رہے جن میں عیش و نوش تھا اور وہ جرائم پیشہ لوگ تھے۔

۱۱۷۔ اور آپ کا رب ان بستیوں کو ناحق تباہ نہیں کرتا اگر ان کے رہنے والے اصلاح پسند ہوں۔

۱۱۸۔ اور اگر آپ کا رب چاہتا تو تمام لوگوں کو ایک ہی امت بنا دیتا مگر وہ ہمیشہ اختلاف کرتے رہیں گے۔

۱۱۹۔ سوائے ان کے جن پر آپ کے پروردگار نے رحم فرمایا ہے اور اسی کے لیے تو اللہ نے انہیں پیدا کیا ہے اور تیرے رب کا وہ فیصلہ پورا ہو گیا(جس میں فرمایا تھا)کہ میں جہنم کو ضرور بالضرور جنات اور انسانوں سب سے بھر دوں گا۔

۱۲۰۔ اور(اے رسول)ہم پیغمبروں کے وہ تمام حالات آپ کو بتاتے ہیں جن سے ہم آپ کو ثبات قلب دیتے ہیں اور ان کے ذریعے حق بات آپ تک پہنچ جاتی ہے نیز مومنین کے لیے نصیحت اور یاد دہانی ہو جاتی ہے۔

۱۲۱۔ اور جو لوگ ایمان نہیں لاتے ان سے کہدیجیے :تم اپنی جگہ عمل کرتے جاؤ ہم بھی عمل کرتے جائیں گے۔

۱۲۲۔ اور تم انتظار کرو ہم بھی انتظار کریں گے۔

۱۲۳۔ اور آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ باتوں کا علم صرف اللہ کو ہے اور سارے امور کا رجوع اسی کی طرف ہے لہٰذا اسی کی عبادت کرو اور اسی پر

بھروسا کرو اور تمہارا رب تمہارے اعمال سے غافل نہیں ہے۔

۱۲۔ سورۂ یوسف ۔ مکی ۔ آیات ۱۱۱

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ الف لام را، یہ واضح کتاب کی آیات ہیں۔
۲۔ ہم نے اسے عربی قرآن بناکر نازل کیا تاکہ تم سمجھ سکو۔
۳۔ ہم اس قرآن کو آپ کی طرف وحی کر کے آپ سے بہترین قصہ بیان کرنا چاہتے ہیں اور آپ اس سے پہلے(ان واقعات سے)بے خبر تھے۔
۴۔ جب یوسف نے اپنے باپ سے کہا: اے بابا !میں نے(خواب میں) گیارہ ستاروں کو دیکھا ہے اور سورج اور چاند کو میں نے دیکھا کہ وہ مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔
۵۔ کہا: بیٹا! اپنا خواب اپنے بھائیوں سے بیان نہ کرنا ورنہ وہ آپ کے خلاف کوئی چال سوچیں گے کیونکہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔
۶۔ اور آپ کا رب اسی طرح آپ کو برگزیدہ کرے گا اور آپ کو خوابوں کی تعبیر سکھائے گا اور آپ پر اور آل یعقوب پر اپنی نعمت اسی طرح پوری کرے گا جس طرح اس سے پہلے آپ کے اجداد ابراہیم و اسحاق پر کر چکا ہے، بے شک آپ کا رب بڑا علم والا، حکمت والا ہے۔

۷۔ بتحقیق یوسف اور اس کے بھائیوں(کے قصے)میں پوچھنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔

۸۔ جب بھائیوں نے ۔(آپس میں)کہا :یوسف اور اس کا بھائی ہمارے ابا کو ہم سے زیادہ پیارے ہیں حالانکہ ہم ایک جماعت ہیں، بے شک ہمارے ابا تو صریح غلطی پر ہیں۔

۹۔ یوسف کو مار ڈالو یا اسے کسی سر زمین میں پھینک دو تاکہ تمہارے ابا کی توجہ صرف تمہاری طرف ہو جائے اوراس کے بعد تم لوگ نیک بن جاؤ گے۔

۱۰۔ ان میں سے ایک کہنے والا بولا:یوسف کو قتل نہ کرو(اور اگر تمہیں کچھ کرنا ہی ہے تو)اسے کسی گہرے کنویں میں ڈال دو کوئی قافلہ اسے نکال کر لے جائے گا۔

۱۱۔ کہنے لگے :اے ہمارے ابا جان !کیا وجہ ہے کہ آپ یوسف کے بارے میں ہم پر اعتماد نہیں کرتے حالانکہ ہم اس کے خیر خواہ ہیں۔

۱۲۔ کل اسے ہمارے ہمراہ بھیج دیجیے تاکہ کچھ کھا پی لے اور کھیل کود کرے اور ہم یقینا اس کی حفاظت کریں گے۔

۱۳۔ یعقوب نے کہا : تمہارا اسے لے جانا میرے لیے حزن کا باعث ہے اور مجھے ڈر ہے اسے بھیڑیا کھا جائے اور تم اس سے غافل ہو۔

۱۴۔ کہنے لگے :ہم ایک جماعت ہیں اس کے باوجود اگر یوسف کو بھیڑیا کھا جائے تو ہم نقصان اٹھانے والے ٹھہریں گے.

۱۵۔ پس جب وہ اسے لے گئے اور سب نے اتفاق کر لیا کہ اسے گہرے کنویں

میں ڈال دیں اور ہم نے یوسف کی طرف وحی کی(کہ ایک دن ایسا آئے گا) کہ آپ ان کے پاس ان کے اس فعل(شنیع)کے بارے میں انہیں ضرور بتائیں گے جبکہ انہیں اس بات کا شعور تک نہیں ہو گا۔

۱۶۔ اور یہ لوگ رات کی ابتدا میں اپنے باپ کے پاس روتے ہوئے آئے ۔

۱۷۔ کہنے لگے :اے اباجان!ہم دوڑ لگانے میں مصروف ہو گئے اور یوسف کو اپنے سامان کے پاس چھوڑ گئے تو اسے بھیڑیا کھا گیا اور آپ ہماری بات نہیں مانتے گو ہم سب سچے ہوں۔

۱۸۔ چنانچہ وہ یوسف کے کرتے پر جھوٹا خون لگا کر لے آئے، یعقوب نے کہا : نہیں ، تم نے اپنے تئیں ایک بات بنائی ہے، پس میں بہت اچھے صبر کا مظاہرہ کروں گا اور جو بات تم بیان کر رہے ہو اس پر اللہ ہی سے مدد مطلوب ہے۔

۱۹۔ پھر ایک قافلہ آیا اور انہوں نے اپنا سقا بھیجا جس نے اپنا ڈول کنویں میں ڈالا(تو یوسف آویزاں نکلے)وہ بولا : کیا خوب ! یہ تو ایک لڑکا ہے اور انہوں نے اسے تجارتی سرمایہ بنا کر چھپا لیا اور جو کچھ وہ کر رہے ہیں اللہ اس سے خوب باخبر ہے۔

۲۰۔ اور انہوں نے یوسف کو تھوڑی سی قیمت معدودے چند درہموں کے عوض بیچ ڈالا اور وہ اس میں زیادہ طمع بھی نہیں رکھتے تھے۔

۲۱۔ اور مصر کے جس آدمی نے انہیں خریدا اس نے اپنی بیوی سے کہا :اس کا مقام معزز رکھنا، ممکن ہے کہ وہ ہمارے لیے فائدہ مند ہو یا ہم اسے بیٹا بنا لیں اور اس طرح ہم نے یوسف کو اس سرزمین میں تمکنت دی اور اس لیے

بھی کہ ہم انہیں خوابوں کی تعبیر کی تعلیم دیں اور اللہ اپنے عمل میں غالب ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

۲۲۔ اور جب یوسف اپنی جوانی کو پہنچے تو ہم نے انہیں علم اور حکمت عطا کی اور ہم نیکی کرنے والوں کو ایسی ہی جزا دیا کرتے ہیں۔

۲۳۔ اور یوسف جس عورت کے گھر میں تھے اس نے انہیں اپنے ارادے سے منحرف کر کے اپنی طرف مائل کرنا چاہا اور سارے دروازے بند کر کے کہنے لگی: آ جاؤ، یوسف نے کہا: پناہ بخدا! یقینا میرے رب نے مجھے اچھا مقام دیا ہے، بے شک اللہ ظالموں کو کبھی فلاح نہیں دیتا۔

۲۴۔ اور اس عورت نے یوسف کا ارادہ کر لیا اور یوسف بھی اس کا ارادہ کرلیتے اگر وہ اپنے رب کی برہان نہ دیکھ چکے ہوتے، اس طرح ہوا تاکہ ہم ان سے بدی اور بے حیائی کو دور رکھیں، کیونکہ یوسف ہمارے برگزیدہ بندوں میں سے تھے۔

۲۵۔ دونوں دروازے کی طرف دوڑ پڑے اور اس عورت نے یوسف کا کرتہ پیچھے سے پھاڑ دیا اتنے میں دونوں نے اس عورت کے شوہر کو دروازے پر موجود پایا، عورت کہنے لگی: جو شخص تیری بیوی کے ساتھ برا ارادہ کرے اس کی سزا کیا ہو سکتی ہے سوائے اس کے کہ اسے قید میں ڈالا جائے یا دردناک عذاب دیا جائے؟

۲۶۔ یوسف نے کہا: یہ عورت مجھے اپنے ارادے سے پھسلانا چاہتی تھی اور اس عورت کے خاندان کے کسی فرد نے گواہی دی کہ اگر یوسف کا کرتہ آگے سے

پھٹا ہے تو یہ سچی ہے اور یوسف جھوٹا ہے۔

۲۷۔ اور اگر اس کا کرتہ پیچھے سے پھٹا ہے تو یہ جھوٹی ہے اور یوسف سچا ہے۔

۲۸۔جب اس نے دیکھا کہ کرتہ تو پیچھے سے پھٹا ہے(تو اس کے شوہر نے) کہا :بے شک یہ(سب)تم عورتوں کی فریب کاری ہے، تم عورتوں کی فریب کاری تو بہت بھاری ہوتی ہے۔

۲۹۔ یوسف اس معاملے سے درگزر کرو اور(اے عورت)تو اپنے گناہ کی معافی مانگ، بیشک تو ہی خطاکاروں میں سے تھی۔

۳۰۔ اور شہر کی عورتوں نے کہنا شروع کیا :عزیز کی بیوی اپنے غلام کو اس کے ارادے سے پھسلانا چاہتی ہے، اس کی محبت اس کے دل کی گہرائیوں میں اتر چکی ہے، ہم تو اسے یقینا صریح گمراہی میں دیکھ رہی ہیں۔

۳۱۔ پس اس نے جب عورتوں کی مکارانہ باتیں سنیں تو انہیں بلا بھیجا اوران کے لیے مسندیں تیار کیں اور ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں ایک چھری دے دی(کہ پھل کاٹیں)پھر اس نے یوسف سے کہا ان کے سامنے نکل آؤ، پس جب عورتوں نے انہیں دیکھا تو انہیں بڑا حسین پایا اور وہ اپنے ہاتھ کاٹ بیٹھیں اور کہہ اٹھیں :پاک ہے اللہ، یہ بشر نہیں، یہ تو کوئی معزز فرشتہ ہے۔

۳۲۔ اس نے کہا :یہ وہی ہے جس کے بارے میں تم مجھے طعنے دیتی تھیں اور بیشک میں نے اسے اپنے ارادے سے پھسلانے کی کوشش کی مگر اس نے اپنی عصمت قائم رکھی اور اگر میرا حکم نہ مانے گا تو ضرور قید کر دیا جائے گا اور خوار بھی ہوگا۔

۳۳۔ یوسف نے کہا: اے میرے رب! قید مجھے اس چیز سے زیادہ پسند ہے جس کی طرف یہ عورتیں مجھے دعوت دے رہی ہیں اور اگر تو ان کی مکاریاں مجھ سے دور نہ فرمائے گا تو میں ان عورتوں کی طرف راغب ہو جاؤں گا اور نادانوں میں شامل ہو جاؤں گا۔

۳۴۔ پس اللہ نے یوسف کی دعا سن لی اور یوسف سے ان عورتوں کی مکاری دور کر دی، بیشک وہ خوب سننے والا جاننے والا ہے۔

۳۵۔ پھر (یوسف کی پاکدامنی کی) علامات دیکھ چکنے کے باوجود انہوں نے مناسب سمجھا کہ کچھ مدت کے لیے یوسف کو ضرور قید کر دیں۔

۳۶۔ اور قید خانے میں یوسف کے ساتھ دو جوان بھی داخل ہوئے، ان میں سے ایک
نے کہا: میں نے خواب میں دیکھا کہ شراب کشید کر رہا ہوں اور دوسرے نے کہا: میں نے دیکھا کہ میں اپنے سر پر روٹی اٹھائے ہوئے ہوں، پرندے اس میں سے کھا رہے ہیں، ہمیں اس کی تاویل بتا دیجیے، یقینا ہمیں آپ نیک انسان نظر آتے ہیں.

۳۷۔ یوسف نے کہا: جو کھانا تم دونوں کو دیا جاتا ہے وہ ابھی آیا بھی نہ ہو گا کہ میں اس کی تعبیر تمہیں بتا دوں گا قبل اس کے کہ وہ کھانا تمہارے پاس آئے، یہ ان (تعلیمات) میں سے ہے جو میرے رب نے مجھے سکھائی ہیں، میں نے اس قوم کا مذہب ترک کر دیا ہے جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور آخرت کا انکار کرتے ہیں۔

۳۸۔اور میں نے تو اپنے اجداد ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کے مذہب کو اپنایا ہے، ہمیں کسی چیز کو اللہ کا شریک بنانے کا حق حاصل نہیں ہے، ہم پر اور دیگر لوگوں پر یہ اللہ کا فضل ہے لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے ۔

۳۹۔ اے میرے زندان کے ساتھیو ! کیا متفرق ارباب بہتر ہیں یا وہ اللہ جو یکتا ہے جو سب پر غالب ہے ۔

۴۰۔ تم لوگ اللہ کے سوا جن چیزوں کی بندگی کرتے ہو وہ صرف تم اور تمہارے باپ دادا کے خودساختہ نام ہیں، اللہ نے توان پر کوئی دلیل نازل نہیں کی، اقتدار تو صرف اللہ ہی کا ہے، اس نے حکم دیا ہے کہ اس کے سوا تم کسی کی بندگی نہ کرو، یہی مستحکم دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

۴۱۔ اے میرے زندان کے ساتھیو !تم دونوں میں سے ایک تو اپنے مالک کو شراب پلائے گا اور دوسرا سولی چڑھایا جائے گا پھر پرندے اس کا سر نوچ کھائیں گے، جو بات تم دونوں مجھ سے دریافت کر رہے تھے اس کا فیصلہ ہو چکا ہے ۔

۴۲۔اور ان دونوں میں سے جس کی رہائی کا خیال کیا تھا(یوسف نے)اس سے کہا : اپنے مالک(شاہ مصر)سے میرا ذکر کرنا مگر شیطان نے اسے بھلا دیا کہ وہ اپنے مالک سے یوسف کا ذکر کرے، یوں یوسف کئی سال زندان میں پڑے رہے۔

۴۳۔ اور(ایک روز)بادشاہ نے کہا :میں نے خواب میں سات موٹی گائیں دیکھی ہیں جنہیں سات دبلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات سبز خوشے ہیں اور

سات خشک(خوشے)، اے دربار والو !اگر تم خوابوں کی تعبیر کر سکتے ہو تو میرے اس خواب کی تعبیر سے مجھے آگاہ کرو۔

۴۴۔ انہوں نے کہا: یہ تو پریشان خوابوں میں سے ہے اور ہم اس قسم کے خوابوں کی تعبیر نہیں جانتے۔

۴۵۔ اور ان دو قیدیوں میں سے جس نے رہائی پائی تھی اور اسے وہ بات بڑی مدت بعدیاد آگئی ، اس نے کہا: میں تمہیں اس خواب کی تعبیر بتاتا ہوں مجھے (یوسف کے پاس زندان)بھیج دیجیے۔

۴۶۔ اے یوسف !اے بڑے راستگو !سات دبلی گائیں سات موٹی گایوں کو کھا رہی ہیں اور سات خوشے سبز اور سات خوشے خشک ہیں، ہمیں(اس کی تعبیر)بتائیں تاکہ میں لوگوں کے پاس واپس جاؤں(آپ کی سچی تعبیر سن کر) شاید وہ جان لیں۔

۴۷۔ یوسف نے کہا: تم سات برس تک متواتر کھیتی باڑی کرتے رہوگے ان سالوں میں جو فصل تم کاٹو ان میں سے قلیل حصہ تم کھاؤ باقی اس کے خوشوں ہی میں رہنے دو۔

۴۸۔ پھر اس کے بعد سات برس ایسے سخت آئیں گے جن میں وہ غلہ کھا لیا جائے گا جو تم نے ان سالوں کے لیے جمع کر رکھا ہو گا سوائے اس تھوڑے حصے کے جو تم بچا کر رکھو گے۔

۴۹۔ اس کے بعد ایک سال ایسا آئے گا جس میں لوگوں کو خوب بارش ملے گی اور اس میں وہ رس نچوڑیں گے۔

۵۰۔ اور بادشاہ نے کہا: یوسف کو میرے پاس لاؤ پھر جب قاصد یوسف کے پاس آیا تو انہوں نے کہا: اپنے مالک کے پاس واپس جا اور اس سے پوچھ کہ ان عورتوں کا مسئلہ کیا تھا جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ دیے تھے؟ میرا رب تو ان کی مکاریوں سے یقینا خوب باخبر ہے۔

۵۱۔(بادشاہ نے عورتوں سے)پوچھا: اس وقت تمہارا کیا واقعہ تھا جب تم نے یوسف کو اس کے ارادے سے پھسلانے کی کوشش کی تھی؟ سب عورتوں نے کہا: پاکیزہ ہے اللہ، ہم نے تو یوسف میں کوئی برائی نہیں دیکھی،(اس موقع پر)عزیز کی بیوی نے کہا: اب حق کھل کر سامنے آگیا، میں نے ہی یوسف کو اس کی مرضی کے خلاف پھسلانے کی کوشش کی تھی اور یوسف یقینا سچوں میں سے ہیں۔

۵۲۔(یوسف نے کہا)ایسا میں نے اس لیے کیا کہ وہ جان لے کہ میں نے اس کی عدم موجودگی میں اس کے ساتھ کوئی خیانت نہیں کی اور اللہ خیانت کاروں کے مکر و فریب کو کامیابی سے ہمکنار نہیں کرتا۔

۵۳۔ اور میں اپنے نفس کی صفائی پیش نہیں کرتا، کیونکہ(انسانی)نفس تو برائی پر اکساتا ہے مگر یہ کہ میرا پروردگار رحم کرے، بیشک میرا پروردگار بڑا بخشنے، رحم کرنے والا ہے۔

۵۴۔ اور بادشاہ نے کہا: اسے میرے پاس لے آؤ، میں اسے خاص طور سے اپنے لیے رکھوں گا پھر جب یوسف نے بادشاہ سے گفتگو کی تو اس نے کہا: بے شک آج آپ ہمارے با اختیار امانتدار ہیں۔

۵۵۔ یوسف نے کہا: مجھے ملک کے خزانوں پر مقرر کریں کہ میں بلاشبہ خوب حفاظت کرنے والا، مہارت رکھنے والا ہوں۔

۵۶۔ اور اس طرح ہم نے یوسف کو اس ملک میں اقتدار دیا کہ وہ جہاں چاہے اپنا مسکن بنا لے، ہم جسے چاہتے ہیں اپنی رحمت سے نوازتے ہیں اور نیک لوگوں کا اجر ہم ضائع نہیں کرتے۔

۵۷۔اور آخرت کا اجر تو ایمان اور تقویٰ والوں کے لیے زیادہ بہتر ہے ۔

۵۸۔ اور برادران یوسف(مصر)آئے اور یوسف کے ہاں حاضر ہوئے پس یوسف نے تو انہیں پہچان لیا اور وہ یوسف کو پہچان نہیں رہے تھے۔

۵۹۔ اور جب یوسف ان کے لیے سامان تیار کر چکے تو کہنے لگے(: دوبارہ آؤ تو)باپ کی طرف سے اپنے ایک(سوتیلے)بھائی کو میرے پاس لانا، کیا تم نہیں دیکھتے کہ میں پورا ناپتا ہوں اور بہترین مہمان نواز ہوں ؟

۶۰۔ پس اگر تم اس بھائی کو نہ لاؤ گے تو میرے پاس سے نہ تو تمہیں کوئی غلہ ملے گا اور نہ ہی تم میرے نزدیک آنا۔

۶۱۔ انہوں نے کہا:ہم اس کے والد سے اسے طلب کریں گے اور ہم ایسا کر کے رہیں گے۔

۶۲۔ اور یوسف نے اپنے خدمتگاروں سے کہا: ان کی پونجی(جو غلے کی قیمت تھی)انہی کے سامان میں رکھ دو تاکہ جب وہ پلٹ کر اپنے اہل و عیال کی طرف جائیں تو اسے پہچان لیں، اس طرح ممکن ہے وہ واپس آجائیں۔

۶۳۔ پھر جب وہ اپنے والد کے پاس واپس گئے تو کہنے لگے :اے ہمارے ابا !

ہمارے لیے غلے کی بندش ہو گئی لہٰذا آپ ہمارے بھائی کو ہمارے ساتھ بھیج دیجیے تاکہ ہم غلہ حاصل کریں اور بے شک ہم بھائی کی حفاظت کریں گے۔

٦٤۔ یعقوب بولے : کیا میں اس کے بارے میں تم پر اسی طرح اعتماد کروں جس طرح اس سے پہلے اس کے بھائی(یوسف)کے بارے میں کیا تھا ؟ اللہ بہترین محافظ ہے اور وہ سب سے بہترین رحم کرنے والا ہے۔

٦٥۔اور جب انہوں نے اپنا سامان کھولا تو دیکھا ان کی پونجی انہیں واپس کر دی گئی کہنے لگے:اے ہمارے ابا !ہمیں اور کیا چاہیے؟دیکھئے !ہماری یہ پونجی ہمیں واپس کر دی گئی ہے اور ہم اپنے اہل وعیال کے لیے غلہ لائیں گے اور اپنے بھائی کی حفاظت بھی کریں گے اور ایک اونٹ کا بوجھ غلہ زیادہ لائیں گے اور وہ غلہ آسانی سے(حاصل)ہو جائے گا۔

٦٦۔(یعقوب نے)کہا :میں اسے ہرگز تمہارے ساتھ نہیں بھیجوں گا جب تک کہ تم اللہ کے ساتھ عہد نہ کرو کہ تم اسے میرے پاس ضرور واپس لاؤ گے مگر یہ کہ تم(کسی مشکل میں)گھیر لیے جاؤ پھر جب انہوں نے اپنا عہد دے دیا تو یعقوب نے کہا :ہم جو بات کر رہے ہیں اس پر اللہ ضامن ہے۔

٦٧۔ اور یعقوب نے کہا :بیٹو !تم سب ایک ہی دروازے سے داخل نہ ہونا بلکہ الگ الگ دروازوں سے داخل ہونا اور میں اللہ کے مقابلے میں تمہارے کچھ بھی کام نہیں آ سکتا، حکم صرف اللہ ہی کا چلتا ہے، اسی پر میں نے بھروسا کیا اور بھروسا کرنے والوں کو اسی پر بھروسا کرنا چاہیے۔

٦٨۔اور جب وہ داخل ہوئے جہاں سے ان کے والد نے انہیں حکم دیا تھا

توکوئی انہیں اللہ سے بچانے والا نہ تھا مگر یہ کہ یعقوب کے دل میں ایک خواہش تھی جسے انہوں نے پورا کر دیا اور یعقوب یقیناً صاحب علم تھے اس لیے کہ ہم نے انہیں علم دیا تھا لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

۶۹۔ اور جب یہ لوگ یوسف کے ہاں داخل ہوئے تو یوسف نے اپنے بھائی کو اپنے پاس جگہ دی۔ کہا: بے شک میں ہی تیرا بھائی ہوں پس ان لوگوں کے سلوک پر ملال نہ کرنا۔

۷۰۔ پھر جب (یوسف نے) ان کا سامان تیار کر لیا تو اپنے بھائی کے سامان میں پیالہ رکھ دیا پھر کسی پکارنے والے نے آواز دی: اے قافلے والو! تم چور ہو۔

۷۱۔ وہ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور بولے: تمہاری کیا چیز کھو گئی ہے؟

۷۲۔ کہنے لگے: بادشاہ کا پیالہ کھو گیا ہے اور جو اسے پیش کر دے اس کے لیے ایک بار شتر (انعام) ہے اور میں اس کا ضامن ہوں۔

۷۳۔ قافلے والوں نے کہا: اللہ کی قسم تم لوگوں کو بھی علم ہے کہ ہم اس سرزمین میں فساد کرنے نہیں آئے اور نہ ہی ہم چور ہیں۔

۷۴۔ انہوں نے کہا: اگر تم جھوٹے ثابت ہوئے تو اس کی سزا کیا ہونی چاہیے؟

۷۵۔ کہنے لگے: اس کی سزا یہ ہے کہ جس کے سامان میں (مسروقہ مال) پایا جائے وہی اس کی سزا میں رکھ لیا جائے، ہم تو ظلم کرنے والوں کو اسی طرح سزا دیتے ہیں۔

۷۶۔ پھر یوسف نے اپنے بھائی کے تھیلے سے پہلے ان کے تھیلوں کو (دیکھنا) شروع کیا پھر اسے اپنے بھائی کے تھیلے سے نکالا، اس طرح ہم نے یوسف کے

لیے تدبیر کی ورنہ وہ شاہی قانون کے تحت اپنے بھائی کو نہیں لے سکتے تھے مگر یہ کہ اللہ کی مشیت ہو، جس کے ہم چاہتے ہیں درجات بلند کرتے ہیں اور ہر صاحب علم سے بالاتر ایک بہت بڑی دانا ذات ہے۔

۷۷۔(برادران یوسف نے)کہا :اگر اس نے چوری کی ہے(تو نئی بات نہیں) اس کے بھائی(یوسف)نے بھی تو پہلے چوری کی تھی، پس یوسف نے اس بات کو دل میں سہ لیا اور اسے ان پر ظاہر نہ کیا(البتہ اتنا ضرور)کہا :تم لوگ برے ہو(نہ کہ ہم دونوں)اور جو بات تم بیان کر رہے ہو اسے اللہ بہتر جانتا ہے۔

۷۸۔ وہ کہنے لگے:اے عزیز ! اس کا باپ بہت سن رسیدہ ہو چکا ہے پس آپ اس کی جگہ ہم میں سے کسی کو رکھ لیں ہمیں آپ نیکی کرنے والے نظر آتے ہیں۔

۷۹۔ کہا : پناہ بخدا !جس کے ہاں سے ہمارا سامان ہمیں ملا ہے اس کے علاوہ ہم کسی اور کو پکڑیں؟ اگر ہم ایسا کریں تو زیادتی کرنے والوں میں ہوں گے۔

۸۰۔ پھر جب وہ اس سے مایوس ہوگئے تو الگ ہو کر مشورہ کرنے لگے، ان کے بڑے نے کہا :کیا تمہیں نہیں معلوم کہ تمہارے والد نے تم سے اللہ کا عہد لیا ہے اور اس سے پہلے بھی یوسف کے بارے میں تقصیر کر چکے ہو؟ لہٰذا میں تو اس سرزمین سے ہلنے والا نہیں ہوں جب تک میرے والد مجھے اجازت نہ دیں یا اللہ میرے بارے میں کوئی فیصلہ نہ کرے اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

۸۱۔ تم اپنے والد کے پاس جاؤ اور ان سے کہو :اے ہمارے ابا جان!آپ کے بیٹے نے چوری کی ہے اور ہمیں جو علم ہوا اس کی ہم نے گواہی دے دی ہے اور غیب کے ہم ذمہ دار نہیں ہیں۔

۸۲۔ اور اس بستی(والوں)سے پوچھیے جس میں ہم ٹھہرے تھے اور اس قافلے سے پوچھیے جس میں ہم آئے ہیں اور(یقین جانیے)ہم بالکل سچے ہیں۔

۸۳۔(یعقوب نے) کہا :بلکہ تم نے خود اپنی طرف سے ایک بات بنائی ہے پس بہترین صبر کروں گا امید ہے کہ اللہ ان سب کو میرے پاس لے آئے، یقینا وہ بڑا دانا، حکمت والا ہے۔

۸۴۔ اور یعقوب نے ان سے منہ پھیر لیا اور کہاہائے یوسف اور ان کی آنکھیں(روتے روتے)غم سے سفید پڑ گئیں اور وہ گھٹے جا رہے تھے۔

۸۵۔(بیٹوں نے) کہا :قسم بخدا ! یوسف کو برابر یادکرتے کرتے آپ جان بلب ہو جائیں گے یا جان دے دیں گے۔

۸۶۔ یعقوب نے کہا : میں اپنا اضطراب اور غم صرف اللہ کے سامنے پیش کر رہا ہوں اور اللہ کی جانب سے وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

۸۷۔ اے میرے بیٹو !جاؤ یوسف اور اس کے بھائی کو تلاش کرو اور اللہ کے فیض سے مایوس نہ ہونا کیونکہ اللہ کے فیض سے تو صرف کافر لوگ مایوس ہوتے ہیں۔

۸۸۔ پھر جب وہ یوسف کے ہاں داخل ہوئے تو کہنے لگے :اے عزیز ! ہم اور ہمارے اہل و عیال سخت تکلیف میں ہیں اور ہم نہایت ناچیز پونجی لے کر آئے

ہیں پس آپ ہمیں پورا غلہ دیجیے اور ہمیں خیرات (بھی) دیجیے، اللہ خیرات دینے والوں کو یقیناً اجر عطا کرنے والا ہے۔

۸۹۔ یوسف نے کہا: کیا تم جانتے ہو کہ جب تم نادان تھے تو تم نے یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

۹۰۔ وہ کہنے لگے: کیا واقعی آپ یوسف ہیں؟ کہا: میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ہے، اللہ نے ہم پر احسان کیا ہے، اگر کوئی تقویٰ اختیار کرے اور صبر کرے تو اللہ نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

۹۱۔ انہوں نے کہا: قسم بخدا! اللہ نے آپ کو ہم پر فضیلت دی ہے اور ہم ہی خطاکار تھے۔

۹۲۔ یوسف نے کہا: آج تم پر کوئی عتاب نہیں ہو گا، اللہ تمہیں معاف کر دے گا اور وہ سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے

۹۳۔ یہ میرا کرتا لے جاؤ پھر اسے میرے والد کے چہرے پر ڈال دو تو اس کی بصارت لوٹ آئے گی اور تم اپنے تمام اہل و عیال کو میرے پاس لے آنا۔

۹۴۔ اور جب یہ قافلہ (مصر کی سرزمین سے) دور ہوا تو ان کے باپ نے کہا: اگر تم مجھے بہکا ہوا نہ سمجھو تو یقیناً مجھے یوسف کی خوشبو آرہی ہے۔

۹۵۔ لوگوں نے کہا: قسم بخدا! آپ اپنے اسی پرانے خبط میں (مبتلا) ہیں۔

۹۶۔ پھر جب بشارت دینے والا آیا تو اس نے یوسف کا کرتا یعقوب کے چہرے پر ڈال دیا تو وہ دفعتاً بینا ہوگئے، کہنے لگے: کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ میں اللہ کی طرف سے وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے؟

۹۷۔ بیٹوں نے کہا: اے ہمارے ابا! ہمارے گناہوں کی مغفرت کے لیے دعا کیجیے، ہم ہی خطاکار تھے۔

۹۸۔(یعقوب نے) کہا: عنقریب میں تمہارے لیے اپنے رب سے مغفرت کی دعا کروں گا، وہ یقینا بڑا بخشنے والا، مہربان ہے

۹۹۔جب یہ لوگ یوسف کے پاس پہنچے تو یوسف نے اپنے والدین کو اپنے ساتھ بٹھایا اور کہا: اللہ نے چاہا تو امن کے ساتھ مصر میں داخل ہو جائیے۔

۱۰۰۔ اور یوسف نے اپنے والدین کو تخت پر بٹھایا اور وہ سب ان کے آگے سجدے میں گر پڑے اور یوسف نے کہا: اے ابا جان! یہی میرے اس خواب کی تعبیر ہے جو میں نے پہلے دیکھا تھا، بتحقیق میرے رب نے اسے سچ کر دکھایا اور اس نے سچ مچ مجھ پر احسان کیا جب مجھے زندان سے نکالا بعد اس کے کہ شیطان نے میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان فساد ڈالا آپ کو صحرا سے (یہاں) لے آیا، یقینا میرا رب جو چاہتا ہے اسے تدبیر خفی سے انجام دیتا ہے، یقینا وہی بڑا دانا، حکمت والا ہے۔

۱۰۱۔ اے میرے رب! تو نے مجھے اقتدار کا ایک حصہ عنایت فرمایا اور ہر بات کے انجام کا علم دیا، آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! تو ہی دنیا میں بھی میرا سرپرست ہے اور آخرت میں بھی، مجھے (دنیا سے) مسلمان اٹھا لے اور نیک بندوں میں شامل فرما۔

۱۰۲۔ یہ غیب کی خبروں کا حصہ ہیں جنہیں ہم آپ کی طرف وحی کر رہے ہیں وگرنہ آپ اس وقت ان کے پاس موجود نہ تھے جب وہ اپنا عزم پختہ کر

کے سازش کر رہے رہے تھے۔

۱۰۳۔ اور آپ کتنے ہی خواہش مند کیوں نہ ہوں ان لوگوں میں سے اکثر ایمان لانے والے نہیں ہیں۔

۱۰۴۔اور(حالانکہ)آپ اس بات پر ان سے کوئی اجرت بھی نہیں مانگتے اور یہ (قرآن)تو عالمین کے لیے بس ایک نصیحت ہے۔

۱۰۵۔ اور آسمانوں اور زمین میں کتنی ہی نشانیاں ہیں جن پر سے یہ لوگ بغیر اعتنا کے گزر جاتے ہیں۔

۱۰۶۔ ان میں سے اکثر لوگ اللہ پر ایمان لائے بھی ہیں تو اس کے ساتھ شرک بھی کرتے ہیں۔

۱۰۷۔کیا یہ لوگ اس بات سے بے فکر ہیں کہ اللہ کی طرف سے کوئی عذاب انہیں گھیر لے یا ناگہاں قیامت کی گھڑی آ جائے اور انہیں خبر تک نہ ہو؟

۱۰۸۔ کہدیجیے:یہی میرا راستہ ہے، میں اور میرے پیروکار، پوری بصیرت کے ساتھ اللہ کی طرف دعوت دیتے ہیں اور پاکیزہ ہے اللہ اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔

۱۰۹۔ اور آپ سے پہلے ہم ان بستیوں میں صرف مردوں ہی کو بھیجتے رہے ہیں جن کی طرف ہم وحی بھیجتے تھے، تو کیا یہ لوگ روئے زمین پر چل پھر کر نہیں دیکھتے کہ ان سے پہلے والوں کا انجام کیا ہوا؟ اور اہل تقویٰ کے لیے تو آخرت کا گھر ہی بہتر ہے، کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے؟

۱۱۰۔ یہاں تک کہ جب انبیاء(لوگوں سے)مایوس ہو گئے اور لوگ بھی یہ

خیال کرنے لگے کہ ان سے جھوٹ بولا گیا تھا تو پیغمبروں کے لیے ہماری نصرت پہنچ گئی، اس کے بعد جسے ہم نے چاہا اسے نجات مل گئی اور مجرموں سے تو ہمارا عذاب ٹالا نہیں جا سکتا۔

۱۱۱۔ بتحقیق ان (رسولوں) کے قصوں میں عقل رکھنے والوں کے لیے عبرت ہے، یہ (قرآن) گھڑی ہوئی باتیں نہیں بلکہ اس سے پہلے آئے ہوئے کلام کی تصدیق ہے اور ایمان لانے والوں کے لیے ہدایت و رحمت ہے۔

۱۵۔ سورۃ حجر۔ مکی۔ آیات ۹۹

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ الف لام را، یہ کتاب اور قرآن مبین کی آیات ہیں۔

۲۔ ایک وقت ایسا ہوگا کہ کافر لوگ آرزو کریں گے کہ کاش وہ مسلمان ہوتے۔

۳۔ انہیں چھوڑ دیجئے کہ وہ کھائیں اور مزے کریں اور (طویل) آرزوئیں انہیں غافل بنا دیں کہ عنقریب انہیں معلوم ہو جائے گا۔

۴۔ اور ہم نے کسی بستی کو ہلاکت میں نہیں ڈالا مگر یہ کہ اس کے لیے ایک معینہ مدت لکھی ہوئی تھی۔

۵۔ کوئی قوم اپنی معینہ مدت سے نہ آگے نکل سکتی ہے اور نہ پیچھے رہ سکتی

ہے۔

۶۔ اور(کافر لوگ)کہتے ہیں :اے وہ شخص جس پر ذکر نازل کیا گیا ہے یقینا تو مجنون ہے۔

۷۔ اگر تو سچا ہے تو ہمارے سامنے فرشتوں کو کیوں نہیں لاتا؟

۸۔(کہد یجیے)ہم فرشتوں کو صرف(فیصلہ کن)حق کے ساتھ ہی نازل کرتے ہیں اور پھر کافروں کو مہلت نہیں دیتے۔

۹۔ اس ذکر کو یقینا ہم ہی نے اتارا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔

۱۰۔ اور بتحقیق ہم نے آپ سے پہلے بھی گزشتہ قوموں میں رسول بھیجے ہیں۔

۱۱۔ اور ان کے پاس کوئی رسول ایسا نہیں آیا جس کا انہوں نے استہزاء نہ کیا ہو۔

۱۲۔ اسی طرح ہم اس ذکر کو مجرموں کے دلوں میں سے گزارتے ہیں،

۱۳۔ کہ وہ اس(رسول)پر ایمان نہیں لائیں گے اور بے شک پہلوں کی روش بھی یہی رہی ہے۔

۱۴۔ اور اگر ہم ان پر آسمان کا کوئی دروازہ کھول دیں اور وہ روز روشن میں اس پر چڑھتے چلے جائیں۔

۱۵۔ تو یہی کہیں گے :ہماری آنکھوں کو یقینا مدہوش کیا گیا بلکہ ہم پر جادو کیا گیا ہے۔

۱۶۔ اور بتحقیق ہم نے آسمانوں میں نمایاں ستارے بنا دیے اور دیکھنے والوں کے لیے انہیں زیبائی بخشی۔

۱۷۔ اور ہم نے ہر شیطان مردود سے انہیں محفوظ کر دیا ہے ۔

۱۸۔ ہاں اگر کوئی چوری چھپے سننے کی کوشش کرے تو ایک چمکتا ہو اشعلہ اس کا پیچھا کرتا ہے ۔

۱۹۔ اور زمین کو ہم نے پھیلایا اور اس میں پہاڑ گاڑ دیے اور ہم نے زمین میں معینہ مقدار کی ہرچیز اگائی۔

۲۰۔ اور ہم نے تمہارے لیے زمین میں سامان زیست فراہم کیا اور ان مخلوقات کے لیے بھی جن کی روزی تمہارے ذمے نہیں ہے۔

۲۱۔ اور کوئی چیز ایسی نہیں جس کے خزانے ہمارے پاس نہ ہوں پھر ہم اسے مناسب مقدار کے ساتھ نازل کرتے ہیں۔

۲۲۔ اور ہم نے باردار کنندہ ہوائیں چلائیں پھر ہم نے آسمان سے پانی برسایا پھر اس سے تمہیں سیراب کیا(ورنہ)تم اسے جمع نہیں رکھ سکتے تھے۔

۲۳۔ اور بے شک ہم ہی زندہ کرتے اور مارتے ہیں اور ہم ہی وارث ہیں۔

۲۴۔ اور بتحقیق ہم تم میں سے اگلوں کو بھی جانتے ہیں اور پچھلوں کو بھی جانتے ہیں۔

۲۵۔ اور آپ کا رب ہی ان سب کو(ایک جگہ)جمع کرے گا، بے شک وہ بڑا حکمت والا، علم والا ہے۔

۲۶۔ بتحقیق ہم نے انسان کو سڑے ہوئے گارے سے تیار شدہ خشک مٹی سے پیدا کیا۔

۲۷۔ اور اس سے پہلے ہم لو) گرم ہوا (سے جنوں کو پیدا کر چکے تھے۔

۲۸۔ اور (وہ موقع یاد رکھو)جب آپ کے رب نے فرشتوں سے کہا : میں سڑے ہوئے گارے سے تیار شدہ خشک مٹی سے ایک بشر پیدا کر رہا ہوں۔

۲۹۔ پھر جب میں اس کی تخلیق مکمل کر لوں اور اس میں اپنی روح میں سے پھونک دوں تو تم سب اس کے آگے سجدہ ریز ہو جاؤ۔

۳۰۔ پس تمام کے تمام فرشتوں نے سجدہ کر لیا،

۳۱۔ سوائے ابلیس کے کہ اس نے سجدہ کرنے والوں میں شامل ہونے سے انکار کر دیا۔

۳۲۔ اللہ نے فرمایا :اے ابلیس !تجھے کیا ہوا کہ تو سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا؟

۳۳۔ کہا : میں ایسے بشر کو سجدہ کرنے کا نہیں ہوں جسے تو نے سڑے ہوئے گارے سے تیار شدہ خشک مٹی سے پیدا کیا ہے۔

۳۴۔ اللہ نے فرمایا :نکل جا !اس مقام سے کیونکہ تو مردود ہو چکا ہے ۔

۳۵۔ اور تجھ پر تاروز قیامت لعنت ہو گئی.

۳۶۔ کہا : پروردگارا ! پھر مجھے لوگوں کے اٹھائے جانے کے دن(قیامت)تک مہلت دے دے۔

۳۷۔ فرمایا :تومہلت ملنے والوں میں سے ہے

۳۸۔ معین وقت کے دن تک۔

۳۹۔(ابلیس نے)کہا :میرے رب ! چونکہ تو نے مجھے بہکایا ہے(لہذا)میں بھی زمین میں ان کے لیے(باطل کو)ضرور آراستہ کر کے دکھاؤں گا اور سب

کو ضرور بالضرور بہکاؤں گا۔

۴۰۔ ان میں سے سوائے تیرے مخلص بندوں کے۔

۴۱۔ اللہ نے فرمایا: یہی راستہ ہے جو سیدھا مجھ تک پہنچتا ہے۔

۴۲۔ جو میرے بندے ہیں ان پر یقینا تیری بالادستی نہ ہوگی سوائے ان بہکے ہوئے لوگوں کے جو تیری پیروی کریں۔

۴۳۔ ان سب کی وعدہ گاہ جہنم ہے۔

۴۴۔ جس کے سات دروازے ہیں ہر دروازے کے لیے ان کا ایک حصہ مخصوص کر دیا گیا ہے۔

۴۵۔(ادھر) اہل تقویٰ یقینا باغوں اور چشموں میں ہوں گے۔

۴۶۔(ان سے کہا جائے گا) سلامتی و امن کے ساتھ ان میں داخل ہو جاؤ۔

۴۷۔ اور ان کے دلوں میں جو کینہ ہو گا ہم نکال دیں گے وہ برادرانہ طور پر تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔

۴۸۔ جہاں نہ انہیں کوئی تکلیف پہنچے گی نہ انہیں وہاں سے نکالا جائے گا۔

۴۹۔(اے رسول) میرے بندوں کو بتا دو کہ میں بڑا درگزر کرنے والا، مہربان ہوں۔

۵۰۔ اور یہ کہ میرا عذاب بھی یقینا بڑا دردناک عذاب ہے ۔

۵۱۔ اور انہیں ابراہیم کے مہمانوں کا حال بھی سنا دو۔

۵۲۔ جب وہ ابراہیم کے ہاں داخل ہوئے تو انہوں نے کہا: سلام! ابراہیم نے کہا: ہم تم سے خوفزدہ ہیں۔

۵۳۔ کہنے لگے: آپ خوف نہ کریں ہم آپ کو ایک دانا لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں۔

۵۴۔ کہا: کیا تم مجھے اس وقت خوشخبری دیتے ہو جب بڑھاپے نے مجھے گرفت میں لے لیا ہے؟ کس بات کی خوشخبری دیتے ہو؟

۵۵۔ کہنے لگے: ہم نے آپ کو سچی خوشخبری دی ہے آپ مایوس نہ ہوں۔

۵۶۔ ابراہیم بولے: اپنے رب کی رحمت سے تو صرف گمراہ لوگ ہی مایوس ہوتے ہیں.

۵۷۔ پھر فرمایا: اے فرستادگان! تمہاری مہم کیا ہے؟

۵۸۔ کہنے لگے: ہم ایک مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں۔

۵۹۔ مگر آل لوط کہ ان سب کو ہم ضرور بچا لیں گے۔

۶۰۔ البتہ ان کی بیوی کے بارے میں ہم نے یہ طے کیا ہے کہ وہ ضرور پیچھے رہ جانے والوں میں ہو گی۔

۶۱۔ جب یہ فرستادگان آل لوط کے ہاں آئے۔

۶۲۔ تو لوط نے کہا: تم تو ناآشنا لوگ ہو۔

۶۳۔ کہنے لگے: ہم آپ کے پاس وہی چیز لے کر آئے ہیں جس کے بارے میں لوگ شک کر رہے تھے۔

۶۴۔ اور ہم تو آپ کے پاس امر حق لے کر آئے ہیں اور ہم بالکل سچے ہیں۔

۶۵۔ لہٰذا آپ اپنے گھر والوں کو لے کر رات کے کسی حصے میں یہاں سے چلے جائیں اور آپ ان کے پیچھے چلیں اور آپ میں سے کوئی شخص مڑ کر نہ

دیکھے اور جدھر جانے کا حکم دیا گیا ہے ادھر چلے جائیں۔

٦٦۔ اور ہم نے لوط کو اپنا فیصلہ پہنچا دیا کہ صبح ہوتے ہی ان کی جڑ کاٹ دی جائے گی۔

٦٧۔ ادھر شہر کے لوگ خوشیاں مناتے (لوط کے گھر) آئے۔

٦٨۔ لوط نے کہا: بلا شبہ یہ میرے مہمان ہیں لہٰذا تم مجھے رسوا نہ کرو۔

٦٩۔ اور اللہ سے ڈرو اور مجھے بدنام نہ کرو۔

٧٠۔ کہنے لگے: کیاہم نے تمہیں ساری دنیا کے لوگوں (کی پذیرائی) سے منع نہیں کیا تھا؟

٧١۔ لوط نے کہا: یہ میری بیٹیاں ہیں اگر تم کچھ کرنا ہی چاہتے ہو۔

٧٢۔ (اے رسول) آپ کی زندگی کی قسم! یقینا وہ بدمستی میں مدہوش تھے۔

٧٣۔ پھر سورج نکلتے وقت انہیں خوفناک آواز نے گرفت میں لے لیا۔

٧٤۔ پھر ہم نے اس بستی کو تہ و بالا کر کے رکھ دیا اور ہم نے ان پر کنگریلے پتھر برسائے۔

٧٥۔ اس واقعہ میں صاحبان فراست کے لیے نشانیاں ہیں۔

٧٦۔ اور یہ بستی زیر استعمال گزرگاہ میں (آج بھی) موجود ہے۔

٧٧۔ اس میں ایمان والوں کے لیے یقینا نشانی ہے ۔

٧٨۔ اورایکہ والے یقینا بڑے ظالم تھے۔

٧٩۔ تو ہم نے ان سے انتقام لیا اور یہ دونوں بستیاں ایک کھلی شاہراہ پر واقع ہیں۔

۸۰۔ اور بتحقیق حجر کے باشندوں نے بھی رسولوں کی تکذیب کی۔

۸۱۔ اور ہم نے انہیں اپنی نشانیاں دکھائیں لیکن وہ ان سے منہ پھیرتے تھے۔

۸۲۔ اور وہ پہاڑوں کو تراش کر پر امن مکانات بناتے تھے۔

۸۳۔ اور انہیں صبح کے وقت ایک خوفناک آواز نے گرفت میں لے لیا۔

۸۴۔ پس جو وہ کیا کرتے تھے ان کے کام نہ آیا۔

۸۵۔ اور ہم نے آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان موجودات کو برحق پیدا کیا ہے اور قیامت یقینا آنے والی ہے لہٰذا (اے رسول) ان سے باوقار انداز میں درگزر کریں۔

۸۶۔ یقینا آپ کا رب خالق اور بڑا دانا ہے۔

۸۷۔ اور بتحقیق ہم نے آپ کو (بار بار) دہرائی جانے والی سات (آیات) اور عظیم قرآن عطا کیا ہے۔

۸۸۔ (اے رسول) آپ اس سامان عیش کی طرف ہرگز نگاہ نہ اٹھائیں جو ہم نے ان (کافروں) میں سے مختلف جماعتوں کو دے رکھا ہے اور نہ ہی ان کے حال پر رنجیدہ خاطر ہوں اور آپ مومنوں کے ساتھ تواضع سے پیش آئیں۔

۸۹۔ اور کہدیجیے: میں تو صریحاً تنبیہ کرنے والا ہوں۔

۹۰۔ جیسا (عذاب) ہم نے دھڑے بندی کرنے والوں پر نازل کیا تھا۔

۹۱۔ جنہوں نے قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تھا.

۹۲۔ پس آپ کے رب کی قسم ہم ان سب سے ضرور پوچھیں گے۔

۹۳۔ ان اعمال کی بابت جو وہ کیا کرتے تھے.

۹۴۔ آپ کو جس چیز کا حکم ملا ہے اس کا واشگاف الفاظ میں اعلان کریں اور مشرکین کی اعتنا نہ کریں۔
۹۵۔ آپ کے واسطے ان تمسخر کرنے والوں سے نپٹنے کے لیے یقینا ہم کافی ہیں۔
۹۶۔ جو اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود بنا لیتے ہیں عنقریب انہیں(اپنے انجام کا)علم ہو جائے گا۔
۹۷۔ اور بتحقیق ہمیں علم ہے کہ یہ جو کچھ کہہ رہے ہیں اس سے آپ یقینا دل تنگ ہو رہے ہیں۔
۹۸۔ پس آپ اپنے رب کی ثنا کے ساتھ تسبیح کریں اور سجدہ کرنے والوں میں سے ہو جائیں ۔
۹۹۔ اور اپنے رب کی عبادت کریں یہاں تک کہ آپ کو یقین(موت) آ جائے ۔

٦۔ سورۂ انعام ۔ مکی ۔ آیات ١٦٥

بنام خدائے رحمن ورحیم
ا۔ ثنائے کامل اللہ کے لیے ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور تاریکیوں اور روشنی کو بنایا، پھر بھی یہ کافر(دوسرے دیوتاؤں کو)اپنے رب

کے برابر لاتے ہیں۔

۲۔ اسی نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر ایک مدت کا فیصلہ کیا اور ایک مقررہ مدت اس کے پاس ہے، پھر بھی تم تردد میں مبتلا ہو۔

۳۔ اور آسمانوں میں بھی اور زمین میں بھی وہی ایک اللہ ہے، وہ تمہاری پوشیدہ اور ظاہری باتوں کو جانتا ہے اور تمہارے اعمال کو بھی جانتا ہے ۔

۴۔ اور اللہ کی نشانیوں میں سے جو بھی نشانی ان کے پاس آتی ہے یہ اس سے منہ موڑ لیتے ہیں۔

۵۔ چنانچہ جب حق ان کے پاس آیا تو انہوں نے اسے بھی جھٹلا دیا، پس جس چیز کا یہ لوگ مذاق اڑاتے ہیں اس کی خبر عنقریب انہیں معلوم ہو جائے گی۔

۶۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی ہی ایسی قوموں کو نابود کر دیا جنہیں ہم نے زمین میں وہ اقتدار دیا تھا جو ہم نے تمہیں نہیں دیا؟ اور ہم نے ان پر آسمان سے موسلا دھار بارشیں برسائیں اور ان کے نیچے نہریں جاری کر دیں پھر ہم نے ان کے گناہوں کے سبب انہیں ہلاک کر دیا اور ان کے بعد ہم نے اور قومیں پیدا کیں۔

۷۔اور(اے رسول)اگر ہم کاغذ پر لکھی ہوئی کوئی کتاب(بھی)آپ پر نازل کرتے اور یہ لوگ اپنے ہاتھوں سے اسے چھو بھی لیتے تب بھی کافر یہی کہتے کہ یہ ایک صریح جادو کے سوا کچھ نہیں۔

۸۔ اور کہتے ہیں :اس(پیغمبر)پر فرشتہ کیوں نازل نہیں کیا گیا اور اگر ہم نے فرشتہ نازل کر دیا ہوتا تو(اب تک)فیصلہ بھی ہو چکا ہوتا پھر

انہیں (ذرا) مہلت نہ دی جاتی۔

۹۔اور اگر ہم اسے فرشتہ قرار دیتے بھی تو مردانہ (شکل میں) قرار دیتے اور ہم انہیں اسی شبہ میں مبتلا کرتے جس میں وہ اب مبتلا ہیں۔

۱۰۔ اور آپ سے پہلے بھی رسولوں کے ساتھ تمسخر ہوتا رہا ہے آخر کار تمسخر کرنے والوں کو اسی بات نے گرفت میں لیا جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے۔

۱۱۔(ان سے) کہدیجیے: زمین میں چلو پھرو پھر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا ہے؟

۱۲۔ ان سے پوچھ لیجیے: آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ کس کا ہے؟ کہدیجیے(: سب کچھ) اللہ ہی کا ہے، اس نے رحمت کو اپنے پر لازم کر دیا ہے، وہ تم سب کو قیامت کے دن جس کے آنے میں کوئی شک نہیں ضرور بہ ضرور جمع کرے گا جنہوں نے اپنے آپ کو خسارے میں ڈال رکھا ہے وہ ایمان نہیں لائیں گے۔

۱۳۔ اور جو (مخلوق) رات اور دن میں بستی ہے وہ سب اللہ کی ہے اور وہ بڑا سننے والا، جاننے والا ہے۔

۱۴۔ کہدیجیے: کیا میں آسمانوں اور زمین کے خالق اللہ کو چھوڑ کر کسی اور کو اپنا آقا بناؤں؟ جبکہ وہی کھلاتا ہے اور اسے کھلایا نہیں جاتا، کہدیجیے: مجھے یہی حکم ہے کہ سب سے پہلے اس کے آگے سر تسلیم خم کروں اور یہ (بھی کہا گیا ہے) کہ تم ہرگز مشرکین میں سے نہ ہونا۔

۱۵۔ (یہ بھی) کہدیجیے: اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے بڑے دن

کے عذاب کا خوف ہے۔

۱۶۔ جس شخص سے اس روز یہ (عذاب) ٹال دیا گیا اس پر اللہ نے (بڑا ہی) رحم کیا اور یہی نمایاں کامیابی ہے۔

۱۷۔ اور اگر اللہ تمہیں ضرر پہنچائے تو خود اس کے سوا اسے دور کرنے والا کوئی نہیں اور اگر وہ تمہیں کوئی بھلائی عطا کرے تو وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

۱۸۔ اور وہی اپنے بندوں پر غالب ہے اور وہی بڑا حکمت والا، باخبر ہے۔

۱۹۔ کہدیجیے: گواہی کے لحاظ سے کون سی چیز سب سے بڑی ہے؟ کہدیجیے: اللہ ہی میرے اور تمہارے درمیان گواہ ہے اور یہ قرآن میری طرف بذریعہ وحی نازل کیا گیا ہے تاکہ میں تمہیں اور جس تک یہ پیغام پہنچے سب کو تنبیہ کروں، کیا تم یہ گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ کہدیجیے: میں تو ایسی گواہی نہیں دیتا، کہدیجیے: معبود تو صرف وہی ایک ہے اور جو شرک تم کرتے ہو میں اس سے بیزار ہوں۔

۲۰۔ جنہیں ہم نے کتاب دی ہے وہ اس (رسول) کو ایسے پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں، جنہوں نے اپنے آپ کو خسارے میں ڈال رکھا ہے، پس وہی ایمان نہیں لائیں گے۔

۲۱۔ اور اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا جو اللہ پر جھوٹ افترا کرے یا اس کی آیات کو جھٹلائے؟ یقینا ایسے ظالم کبھی نجات نہیں پائیں گے۔

۲۲۔ اور جس دن ہم تمام لوگوں کو جمع کریں گے پھر ہم مشرکوں سے پوچھیں گے: تمہارے وہ شریک اب کہاں ہیں جن کا تمہیں زعم تھا؟

۲۳۔ پھر ان سے اور کوئی عذر بن نہ سکے گا سوائے اس کے کہ وہ کہیں: اپنے رب اللہ کی قسم ہم مشرک نہیں تھے۔

۲۴۔ دیکھیں: انہوں نے اپنے آپ پر کیسا جھوٹ بولا اور جو کچھ وہ افترا کرتے تھے کس طرح بے حقیقت ثابت ہوا؟

۲۵۔ اور ان میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو کان لگا کر آپ کی باتیں سنتے ہیں، لیکن ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیے ہیں کہ وہ انہیں سمجھ نہ سکیں اور ان کے کانوں میں گرانی (بہرہ پن) ہے اور اگر وہ تمام نشانیاں دیکھ لیں پھر بھی ان پر ایمان نہیں لائیں گے یہاں تک کہ یہ (کافر) آپ کے پاس آتے ہیں تو آپ سے جھگڑتے ہیں، کفار کہتے ہیں: یہ تو بس قصہ ہائے پارینہ ہیں۔

۲۶۔ اور یہ (لوگوں کو) اس سے روکتے ہیں اور (خود بھی) ان سے دور رہتے ہیں اور وہ صرف اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال رہے ہیں مگر اس کا شعور نہیں رکھتے۔

۲۷۔ اور اگر آپ (وہ منظر) دیکھیں جب وہ جہنم کے کنارے کھڑے کیے جائیں گے تو کہیں گے: کاش ہم پھر (دنیا میں) لوٹا دیے جائیں اور ہم اپنے رب کی آیات کی تکذیب نہ کریں اور ہم ایمان والوں میں شامل ہو جائیں۔

۲۸۔ بلکہ ان پر وہ سب کچھ واضح ہو گیا جسے یہ پہلے چھپا رکھتے تھے اور اگر انہیں واپس بھیج بھی دیا جائے تو یہ پھر وہی کریں گے جس سے انہیں منع کیا گیا ہے اور یقینا یہ جھوٹے ہیں۔

۲۹۔اور کہتے ہیں :ہماری اس دنیاوی زندگی کے سوا کچھ بھی نہیں اور ہم (مرنے کے بعد دوبارہ)زندہ نہیں کیے جائیں گے۔

۳۰۔ اور اگر آپ(وہ منظر) دیکھ لیں جب یہ لوگ اپنے رب کے سامنے کھڑے کیے جائیں گے تووہ فرمائے گا : کیا یہ(دوبارہ زندہ ہونا)حق نہیں ہے؟ وہ کہیں گے : کیوں نہیں؟ ہمارے رب کی قسم(یہ حق ہے)، وہ فرمائے گا : پھر اپنے کفر کے بدلے عذاب چکھو۔

۳۱۔وہ لوگ گھاٹے میں رہ گئے جو اللہ سے ملاقات کو جھٹلاتے ہیں یہاں تک کہ جب ان پر اچانک قیامت آجائے گی تو(یہی لوگ) کہیں گے :افسوس ہم نے اس میں کتنی کوتاہی کی اور اس وقت وہ اپنے گناہوں کا بوجھ اپنی پیٹھوں پر لادے ہوئے ہوں گے،دیکھو کتنا برا ہے یہ بوجھ جو یہ اٹھائے ہوئے ہیں۔

۳۲۔ اور دنیا کی زندگی ایک کھیل اور تماشے کے سوا کچھ نہیں اور اہل تقویٰ کے لیے دار آخرت ہی بہترین ہے، کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے؟

۳۳۔ہمیں علم ہے کہ ان کی باتیں یقینا آپ کے لیے رنج کا باعث ہیں، پس یہ صرف آپ کی تکذیب نہیں کرتے بلکہ یہ ظالم لوگ درحقیقت اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہیں۔

۳۴۔ اور بتحقیق آپ سے پہلے بھی بہت سے رسول جھٹلائے جاتے رہے اور تکذیب و ایذا پر صبر کرتے رہے ہیں یہاں تک کہ انہیں ہماری مدد پہنچ گئی اور اللہ کے کلمات تو کوئی بدل نہیں سکتا، چنانچہ سابقہ پیغمبروں کی خبریں آپ تک پہنچ چکی ہیں۔

۳۵۔ اور ان لوگوں کی بے رخی اگر آپ پر گراں گزرتی ہے تو آپ سے ہو سکے تو زمین میں کوئی سرنگ یا آسمان میں کوئی سیڑھی تلاش کریں پھر ان کے پاس کوئی نشانی لے کر آئیں اور اگر اللہ چاہتا تو ان سب کو ہدایت پر جمع کر دیتا، پس آپ نادانوں میں سے ہرگز نہ ہوں۔

۳۶۔ یقینا مانتے وہی ہیں جو سنتے ہیں اور مردوں کو تو اللہ (قبروں سے) اٹھائے گا پھر وہ اسی کی طرف پلٹائے جائیں گے۔

۳۷۔ اور وہ کہتے ہیں: اس (نبی) پر اس کے رب کی طرف سے کوئی معجزہ نازل کیوں نہیں ہوا؟ کہدیجیے: اللہ معجزہ نازل کرنے پر قادر ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

۳۸۔ اور زمین پر چلنے والے تمام جانور اور ہوا میں اپنے دو پروں سے اڑنے والے سارے پرندے بس تمہاری طرح کی امتیں ہیں، ہم نے اس کتاب میں کسی چیز کی کمی نہیں چھوڑی پھر (سب) اپنے رب کی طرف جمع کیے جائیں گے۔

۳۹۔ اور جو لوگ ہماری آیات کو جھٹلاتے ہیں وہ بہرے اور گونگے ہیں جو تاریکیوں میں (پڑے ہوئے) ہیں، اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے سیدھے راستے پر لگا دیتا ہے۔

۴۰۔ کہدیجیے: یہ تو بتاؤ کہ اگر تم پر اللہ کا عذاب آ جائے یا قیامت آ جائے تو کیا تم (اس وقت) اللہ کے سوا کسی اور کو پکاروگے؟ (بتاؤ) اگر تم سچے ہو۔

۴۱۔ بلکہ (اس وقت) تم اللہ ہی کو پکاروگے اور اگر اللہ چاہے تو یہ مصیبت تم سے ٹال دے گا جس کے لیے تم اسے پکارتے تھے اور جنہیں تم نے شریک

بنا رکھا ہے اس وقت انہیں تم بھول جاؤ گے۔

۴۲۔اور بے شک آپ سے پہلے(بھی)بہت سی قوموں کی طرف ہم نے رسول بھیجے پھر ہم نے انہیں سختیوں اور تکالیف میں مبتلا کیا تا کہ وہ عاجزی کا اظہار کریں.

۴۳۔ پھر جب ہماری طرف سے سختیاں آئیں تو انہوں نے عاجزی کا اظہار کیوں نہ کیا؟ بلکہ ان کے دل اور سخت ہو گئے اور شیطان نے ان کے اعمال انہیں آراستہ کر کے دکھائے۔

۴۴۔پھر جب انہوں نے وہ نصیحت فراموش کر دی جو انہیں کی گئی تھی تو ہم نے ان پر ہر طرح(کی خوشحالی)کے دروازے کھول دیے یہاں تک کہ وہ ان بخششوں پر خوب خوش ہو رہے تھے ہم نے اچانک انہیں اپنی گرفت میں لے لیا پھر وہ مایوس ہو کر رہ گئے۔

۴۵۔اس طرح ظالموں کی جڑ کاٹ دی گئی اور ثنائے کامل اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔

۴۶۔ کہدیجیے(:کافرو)تم یہ تو بتلاؤ کہ اگر اللہ تمہاری سماعت اور تمہاری بصارت تم سے چھین لے اور تمہارے دلوں پر مہر لگا دے تو اللہ کے سوا کون سا معبود ہے جو تمہیں یہ(چیزیں)عطا کرے؟ دیکھو ہم کس طرح اپنی آیات بیان کرتے ہیں پھر بھی یہ لوگ منہ موڑ لیتے ہیں۔

۴۷۔ کہدیجیے :بھلا تم یہ تو بتاؤ کہ اگر اللہ کا عذاب تم پر اچانک یا اعلانیہ طور پر آ جائے تو کیاظالموں کے سوا کوئی ہلاک ہو گا؟

۴۸۔اور ہم تو رسولوں کو صرف بشارت دینے والے اور تنبیہ کرنے والے بنا کر بھیجتے ہیں، پھر جو ایمان لے آئے اور اصلاح کر لے تو ایسے لوگوں کے لیے نہ تو کوئی خوف ہو گا اور نہ ہی وہ محزون ہوں گے۔

۴۹۔اور جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا وہ اپنی نافرمانیوں کی پاداش میں عذاب میں مبتلا ہوں گے۔

۵۰۔ کہدیجیے :میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ ہی میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں، میں تو صرف اس حکم کی پیروی کرتا ہوں جس کی میری طرف وحی ہوتی ہے، کہدیجیے :کیا اندھا اور بینا برابر ہو سکتے ہیں؟کیا تم غور نہیں کرتے؟

۵۱۔ اور آپ اس(قرآن)کے ذریعے ان لوگوں کو متنبہ کریں جو اس بات کا خوف رکھتے ہیں کہ وہ اپنے رب کے سامنے ایسی حالت میں جمع کیے جائیں گے کہ اللہ کے سوا ان کا نہ کوئی کارساز ہو گا اور نہ شفاعت کنندہ، شاید وہ تقویٰ اختیار کریں۔

۵۲۔اور جو لوگ صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اور اس کی خوشنودی چاہتے ہیں انہیں اپنے سے دور نہ کریں، نہ آپ پر ان کا کوئی بار حساب ہے اور نہ ہی ان پر آپ کا کوئی بار حساب ہے کہ آپ انہیں(اپنے سے)دور کر دیں پس(اگر ایسا کیا تو)آپ ظالموں میں سے ہو جائیں گے۔

۵۳۔ اور اس طرح ہم نے ان میں سے بعض کو بعض کے ذریعے(یوں) آزمائش میں ڈالا کہ وہ یہ کہدیں کہ کیا ہم میں سے یہی وہ لوگ ہیں جن پر

اللہ نے فضل و کرم کیا ہے؟(کہدیجیے)کیا اللہ اپنے شکر گزار بندوں کو بہتر نہیں جانتا؟

۵۴۔اور جب آپ کے پاس ہماری آیات پر ایمان لانے والے لوگ آجائیں تو ان سے کہیے :سلام علیکم تمہارے رب نے رحمت کو اپنے اوپر لازم قرار دیا ہے کہ تم میں سے جو نادانی سے کوئی گناہ کر بیٹھے پھر اس کے بعد توبہ کرلے اور اصلاح کر لے تو وہ بڑا بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔

۵۵۔ اور اسی طرح آیات کو ہم تفصیل سے بیان کرتے ہیں تاکہ مجرموں کا راستہ نمایاں ہو جائے۔

۵۶۔ کہدیجیے :اللہ کے سوا جنہیں تم پکارتے ہو ان کی بندگی سے مجھے منع کیا گیا ہے، کہدیجیے :میں تمہاری خواہشات کی اتباع نہیں کروں گا اور اگر ایسا کروں تو میں گمراہ ہو جاؤں گا اور ہدایت یافتہ افراد میں شامل نہیں رہوں گا۔

۵۷۔ کہدیجیے :میں اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل پر(قائم)ہوں اور تم اس کی تکذیب کر چکے ہو، جس چیز کی تم جلدی کر رہے ہووہ میرے پاس نہیں ہے، فیصلہ تو صرف اللہ ہی کرتا ہے وہ حقیقت بیان فرماتا ہے اور وہی بہترین فیصلہ کرنے والا ہے.

۵۸۔ کہدیجیے :جس چیز کی تم جلدی کر رہے ہو اگر وہ میرے پاس موجود ہوتی تو میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ ہو چکا ہوتا اور اللہ ظالموں سے خوب واقف ہے۔

۵۹۔ اور اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جنہیں اس کے سوا کوئی نہیں جانتا

اور وہ خشکی اور سمندر کی ہر چیز سے واقف ہے اور کوئی پتہ نہیں گرتا مگر وہ اس سے آگاہ ہوتا ہے اور زمین کی تاریکیوں میں کوئی دانہ اور خشک و تر ایسا نہیں ہے جو کتاب مبین میں موجود نہ ہو۔

۶۰۔ اور وہی تو ہے جو رات کو تمہاری روحیں قبض کرتا ہے اور دن میں جو کچھ تم کرتے ہو اس کا علم رکھتا ہے پھر وہ دن میں تمہیں اٹھا دیتا ہے تاکہ معینہ مدت پوری کی جائے پھر تم سب کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے پھر وہ تمہیں بتا دے گا کہ تم کیا کرتے رہے ہو۔

۶۱۔ اور وہ اپنے بندوں پر غالب ہے اور تم پر نگہبانی کرنے والے بھیجتا ہے یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی ایک کو موت آ جائے تو ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) اس کی روح قبض کر لیتے ہیں اور وہ کوتاہی نہیں کرتے۔

۶۲۔ پھر وہ اپنے مالک حقیقی اللہ کی طرف لوٹائے جائیں گے، آگاہ رہو فیصلہ کرنے کا حق صرف اسی کو حاصل ہے اور وہ نہایت سرعت سے حساب لینے والا ہے۔

۶۳۔ کہدیجیے: کون ہے جو تمہیں صحرا اور سمندر کی تاریکیوں میں نجات دیتا ہے؟ جس سے تم گڑگڑا کر اور چپکے چپکے التجا کرتے ہو کہ اگر اس (بلا) سے ہمیں بچا لیا تو ہم شکر گزاروں میں سے ہوں گے۔

۶۴۔ کہدیجیے: تمہیں اس سے اور ہر مصیبت سے اللہ ہی نجات دیتا ہے پھر بھی تم شرک کرتے ہو۔

۶۵۔ کہدیجیے: اللہ اس بات پر قدرت رکھتا ہے کہ تمہارے اوپر سے یا

تمہارے قدموں کے نیچے سے تم پر کوئی عذاب بھیج دے یا تمہیں فرقوں میں الجھا کر ایک دوسرے کی لڑائی کا مزہ چکھا دے، دیکھو ہم اپنی آیات کو کس طرح مختلف انداز میں بیان کرتے ہیں تاکہ وہ سمجھ جائیں۔

۶۶۔اور آپ کی قوم نے اس(قرآن)کی تکذیب کی ہے حالانکہ یہ حق ہے۔، کہدیجیے :میں تمہارا نگہبان نہیں ہوں۔

۶۷۔ اور ہر خبر کے لیے ایک وقت مقرر ہے عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا۔

۶۸۔ اور جب آپ دیکھیں کہ لوگ ہماری آیات کے بارے میں چہ میگوئیاں کر رہے ہیں تو آپ وہاں سے ہٹ جائیں یہاں تک کہ وہ کسی دوسری گفتگو میں لگ جائیں اور اگر کبھی شیطان آپ کو بھلا دے تو یاد آنے پر آپ ظالموں کے ساتھ نہ بیٹھیں

۶۹۔اور اہل تقویٰ پر ان(ظالموں)کا کچھ بار حساب نہیں تاہم نصیحت کرنا چاہیے شاید وہ اپنے آپ کو بچا لیں۔

۷۰۔ اور(اے رسول)جنہوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشا بنایا ہوا ہے اور دنیا کی زندگی نے انہیں فریب دے رکھا ہے آپ انہیں چھوڑ دیں البتہ اس (قرآن)کے ذریعے انہیں نصیحت ضرور کریں مبادا کوئی شخص اپنے کیے کے بدلے پھنس جائے کہ اللہ کے سوا اس کا نہ کوئی کارساز ہے اور نہ ہی شفاعت کنندہ اور اگر وہ ہر ممکن معاوضہ دینا چاہے تب بھی اس سے قبول نہ ہو گا، یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی کرتوتوں کی وجہ سے گرفتار بلا ہوئے، ان کے کفر کے

عوض ان کے پینے کے لیے کھولتا ہوا پانی اور دردناک عذاب ہے۔

۷۱۔ کہدیجیے: کیا ہم اللہ کو چھوڑ کر انہیں پکاریں جو نہ ہمارا بھلا کر سکتے ہیں اور نہ برا؟ اور کیا اللہ کی طرف سے ہدایت ملنے کے بعد ہم اس شخص کی طرح الٹے پاؤں پھر جائیں جسے شیاطین نے بیابانوں میں راستہ بھلا دیا ہو اور وہ سرگرداں ہو؟ جب کہ اس کے ساتھی اسے بلا رہے ہوں کہ سیدھے راستے کی طرف ہمارے پاس چلا آ، کہدیجیے :ہدایت تو صرف اللہ کی ہدایت ہے اور ہمیں حکم ملا ہے کہ ہم رب العالمین کے آگے سر تسلیم خم کر دیں۔

۷۲۔ اور یہ کہ نماز قائم کرو اور تقوائے الٰہی اختیار کرو اور وہی تو ہے جس کی بارگاہ میں تم جمع کیے جاؤ گے۔

۷۳۔ اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو برحق پیدا کیااور جس دن وہ کہے گا ہو جا !تو ہو جائے گا،اس کا قول حق پر مبنی ہے اور اس دن بادشاہی اسی کی ہو گی جس دن صور پھونکا جائے گا، وہ پوشیدہ اور ظاہری باتوں کا جاننے والا ہے اور وہی باحکمت خوب باخبر ہے۔

۷۴۔اور جب ابراہیم نے اپنے باپ(چچا) آزر سے کہا : کیا تم بتوں کو معبود بناتے ہو؟ میں تمہیں اور تمہاری قوم کو صریح گمراہی میں دیکھ رہا ہوں۔

۷۵۔اور اس طرح ہم ابراہیم کو آسمانوں اور زمین کا(نظام)حکومت دکھاتے تھے تاکہ وہ اہل یقین میں سے ہو جائیں۔

۷۶۔چنانچہ جب ابراہیم پر رات کی تاریکی چھائی تو ایک ستارہ دیکھا، کہنے لگے : یہ میرا رب ہے، پھر جب وہ غروب ہو گیا تو کہنے لگے :میں غروب ہو جانے

والوں کو پسند نہیں کرتا۔

۷۷۔ پھر جب چمکتا چاند دیکھا تو کہا : یہ میرا رب ہے اور جب چاند چھپ گیا تو بولے :اگر میرا رب میری رہنمائی نہ فرماتا تو میں بھی ضرور گمراہوں میں سے ہو جاتا۔

۷۸۔ پھر جب سورج کو جگمگاتے ہوئے دیکھا تو بولے:یہ میرا رب ہے یہ سب سے بڑا ہے پھر جب وہ بھی غروب ہو گیا تو کہنے لگے:اے میری قوم !جن چیزوں کو تم اللہ کا شریک ٹھہراتے ہو میں ان سے بیزار ہوں ۔

۷۹۔ میں نے تو اپنا رخ پوری یکسوئی سے اس ذات کی طرف کیا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں ۔

۸۰ ۔ اور ابراہیم کی قوم نے ان سے بحث کی تو انہوں نے کہا: کیا تم مجھ سے اس اللہ کے بارے میں بحث کرتے ہو جس نے مجھے سیدھا راستہ دکھایا ہے؟ اور جن چیزوں کو تم اس کا شریک ٹھہراتے ہو ان سے مجھے کوئی خوف نہیں مگر یہ کہ میرا پروردگار کوئی امر چاہے، میرے پروردگار کے علم نے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے، کیا تم سوچتے نہیں ہو؟

۸۱۔ اور میں تمہارے بنائے ہوئے شریکوں سے کیونکر ڈروں جب کہ تم ان چیزوں کو اللہ کا شریک بناتے ہوئے نہیں ڈرتے جن کی کوئی دلیل اس نے تم پر نازل نہیں کی؟ اگر تم کچھ علم رکھتے ہو تو بتاؤ کہ کون سا فریق امن و اطمینان کا زیادہ مستحق ہے ۔

۸۲۔ جو ایمان لائے ہیں اور انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم سے ملوث نہیں کیا

یہی لوگ امن میں ہیں اور یہی ہدایت یافتہ ہیں۔

۸۳۔ اور یہ ہماری وہ دلیل ہے جو ہم نے ابراہیم کو اس کی قوم کے مقابلے میں عنایت فرمائی، جس کے ہم چاہتے ہیں درجات بلند کرتے ہیں، بے شک آپ کا رب بڑا حکمت والا، خوب علم والا ہے۔

۸۴۔اور ہم نے ابراہیم کو اسحاق اور یعقوب عنایت کیے، سب کی رہنمائی بھی کی اور اس سے قبل ہم نے نوح کی رہنمائی کی تھی اور ان کی اولاد میں سے داؤد، سلیمان، ایوب، یوسف، موسیٰ اور ہارون کی بھی اور نیک لوگوں کو ہم اسی طرح جزا دیتے ہیں،

۸۵۔اور زکریا، یحییٰ، عیسیٰ اور الیاس کی بھی،(یہ)سب صالحین میں سے تھے.

۸۶۔ اور اسماعیل، یسع، یونس اور لوط(کی رہنمائی کی)اور سب کو عالمین پر فضیلت ہم نے عطا کی ۔

۸۷۔ اور اسی طرح ان کے آبا اور ان کی اولاد اور ان کے بھائیوں کو بھی (ہدایت دی)اور ہم نے انہیں منتخب کر لیا اور ہم نے راہ راست کی طرف ان کی رہنمائی کی۔

۸۸۔یہ ہے اللہ کی ہدایت جس سے وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے نوازے اور اگر وہ لوگ شرک کرتے تو ان کے کیے ہوئے تمام اعمال برباد ہو جاتے ۔

۸۹۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں ہم نے کتاب اور حکمت اور نبوت عطا کی، اب اگر یہ لوگ ان کا انکار کریں تو ہم نے ان پر ایسے لوگ مقرر کر رکھے ہیں جو

ان کے منکر نہیں ہیں۔

۹۰۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت سے نوازا ہے تو آپ بھی انہی کی ہدایت کی اقتدا کریں، کہدیجیے :میں اس(تبلیغ قرآن)پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا، یہ تو عالمین کے لیے فقط ایک نصیحت ہے۔

۹۱۔اور انہوں نے اللہ کو ایسے نہیں پہچانا جیسے اسے پہچاننے کا حق تھا جب انہوں نے کہا :اللہ نے کسی بشر پر کچھ نازل نہیں کیا ان سے پوچھیں :پھر وہ کتاب جو موسیٰ لے کر آئے تھے کس نے نازل کی جو لوگوں کے لیے روشنی اور ہدایت تھی؟ اس کا کچھ حصہ ورق ورق کر کے دکھاتے ہو اور بہت کچھ چھپا لیتے ہو اور تمہیں وہ علم سکھا دیا تھا جو نہ تم جانتے ہو نہ تمہارے باپ دادا، کہدیجیے :اللہ ہی نے(اسے نازل کیا تھا)، پھر انہیں ان کی بیہودگیوں میں کھیلتے چھوڑ دیں۔

۹۲۔ اور یہ کتاب جو ہم نے نازل کی ہے بڑی بابرکت ہے جو اس سے پہلے آنے والی کی تصدیق کرتی ہے اور تاکہ آپ ام القریٰ(اہل مکہ)اور اس کے اطراف میں رہنے والوں کو تنبیہ کریں اور جو لوگ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں وہی اس(قرآن)پر بھی ایمان لاتے ہیں اور وہ اپنی نماز کی پابندی کرتے ہیں۔

۹۳۔ اور اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہو سکتا ہے جو اللہ پر جھوٹ بہتان باندھے یا یہ دعویٰ کرے کہ مجھ پر وحی ہوئی ہے حالانکہ اس پر کوئی وحی نہیں ہوئی اور جو یہ کہے کہ جیسا اللہ نے نازل کیا ہے ویسا میں بھی نازل کر سکتا ہوں اور کاش آپ ظالموں کو سکرات موت کی حالت میں دیکھ لیتے جب

فرشتے ہاتھ بڑھائے ہوئے کہ رہے ہوں : نکالو اپنی جان، آج تمہیں ذلت آمیز عذاب دیا جائے گا کیونکہ تم اللہ پر ناحق باتوں کی تہمت لگایا کرتے تھے اور اللہ کی نشانیوں کے مقابلے میں تکبر کیا کرتے تھے۔

۹۴۔اور لو آج تم ہمارے پاس اسی طرح تنہا آگئے ہو جس طرح ہم نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تھا اور جو کچھ ہم نے تمہیں عطا کیا تھا وہ سب اپنے پیچھے چھوڑ آئے ہو اور ہم تمہارے ساتھ تمہارے وہ سفارشی نہیں دیکھ رہے ہیں جن کے بارے میں تمہارا یہ خیال تھا کہ وہ تمہارے کام بنانے میں تمہارے شریک ہوں گے، آج تمہارے باہمی تعلقات منقطع ہو گئے اور تم جو دعوے کیا کرتے تھے وہ سب ناپید ہو گئے۔

۹۵۔ بے شک اللہ دانے اور گٹھلی کا شگافتہ کرنے والا ہے، وہی مردے سے زندہ کو اور زندہ سے مردے کو نکالنے والا ہے، یہ ہے اللہ، پھر تم کدھر بہکے جا رہے ہو۔

۹۶۔وہ صبح کا شگافتہ کرنے والا ہے اور اس نے رات کو(باعث)سکون اور سورج اور چاند کو حساب سے رکھا ہے، یہ سب غالب آنے والے دانا کی بنائی ہوئی تقدیر ہے.

۹۷۔ اور وہی ہے جس نے تمہارے لیے ستارے بنائے تاکہ تم ان کے ذریعے خشکی اور سمندر کی تاریکیوں میں راستہ معلوم کرو، اہل علم کے لیے ہم نے اپنی آیات کھول کر بیان کی ہیں۔

۹۸۔اور وہی ہے جس نے تم سب کو ایک ہی ذات سے پیدا کیا، پھر ایک

جائے استقرار ہے اور جائے ودیعت، ہم نے صاحبان فہم کے لیے آیات کو کھول کر بیان کر دیا ہے۔

۹۹۔ اور وہی تو ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا جس سے ہم نے ہر طرح کی روئیدگی نکالی پھر اس سے ہم نے سبزہ نکالا جس سے ہم تہ بہ تہ گتھے ہوئے دانے نکالتے ہیں اور کھجور کے شگوفوں سے آویزاں گچھے اور انگور، زیتون اور انار کے باغات(جن کے پھل)ایک دوسرے سے مشابہ اور(ذائقے)جدا جدا ہیں، ذرا اس کے پھل کو جب وہ پھلتا ہے اور اس کے پکنے کو دیکھو، اہل ایمان کے لیے یقینا ان میں نشانیاں ہیں۔

۱۰۰۔اور ان لوگوں نے جنات کو اللہ کا شریک بنایا حالانکہ اس نے انہیں پیدا کیا ہے اور نادانی سے اللہ کے لیے بیٹے اور بیٹیاں گھڑ ڈالیں، جو باتیں یہ لوگ کہتے ہیں اللہ ان سے پاک اور بالاتر ہے۔

۱۰۱۔ وہ آسمانوں اور زمین کاموجد ہے، اس کا بیٹا کیونکر ہو سکتا ہے جبکہ اس کی کوئی شریک زندگی نہیں ہے اور ہر چیز کو اس نے پیدا کیا ہے اور وہ ہر چیز کا خوب علم رکھتا ہے۔

۱۰۲ ۔ یہی اللہ تمہارا پروردگار ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ہر چیز کا خالق ہے لہٰذا اس کی عبادت کرو اور وہ ہر چیز پر نگران ہے ۔

۱۰۳۔ نگاہیں اسے پا نہیں سکتیں جب کہ وہ نگاہوں کو پا لیتا ہے اور وہ نہایت باریک بین، بڑا باخبر ہے۔

۱۰۴۔ تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس بصیرت افروز دلائل آ گئے

ہیں، اب جس نے آنکھ کھول کر دیکھا اس نے اپنا بھلا کیا اور جو اندھا بن گیا اس نے اپنا نقصان کیا اور میں تمہارا نگہبان نہیں ہوں۔

۱۰۵۔ اور ہم اس طرح آیات مختلف انداز میں بیان کرتے ہیں جس سے وہ یہ کہیں گے کہ آپ نے (کسی سے قرآن) پڑھا ہے اور اس لیے بھی کہ ہم یہ بات اہل علم پر واضح کر دیں۔

۱۰۶۔ آپ کے پروردگار کی طرف سے آپ پر جو وحی ہوئی ہے اس کی اتباع کریں، اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور مشرکین سے کنارہ کش ہو جائیں۔

۱۰۷۔ اور اگر اللہ کی مشیت ہوتی تو یہ لوگ شرک کر ہی نہیں سکتے تھے اور ہم نے آپ کو ان پر نگہبان مقرر نہیں کیا اور نہ ہی آپ ان کے ذمے دار ہیں۔

۱۰۸۔ گالی مت دو ان کو جن کو یہ اللہ کو چھوڑ کر پکارتے ہیں مبادا وہ عداوت اور نادانی میں اللہ کو برا کہنے لگیں، اس طرح ہم نے ہر قوم کے لیے ان کے اپنے کردار کو دیدہ زیب بنایا ہے، پھر انہیں اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانا ہے، پس وہ انہیں بتا دے گا کہ وہ کیا کرتے رہے ہیں۔

۱۰۹۔ اور یہ لوگ اللہ کی پکی قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ اگر ان کے پاس کوئی معجزہ آئے تو یہ اس پر ضرور ایمان لے آئیں گے، کہدیجیے: معجزے صرف اللہ کے پاس ہیں، لیکن (مسلمانو)! تمہیں کیا معلوم کہ معجزے آ بھی جائیں تب بھی یہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے۔

۱۱۰۔ اور ہم ان کے دل و نگاہ کو اس طرح پھیر دیں گے جیسا کہ یہ پہلی مرتبہ

اس پر ایمان نہیں لائے تھے اور ہم انہیں ان کی سرکشی میں سرگرداں چھوڑے رکھیں گے۔

۱۱۱۔ اور اگر ہم ان پر فرشتے بھی نازل کر دیں اور مردے بھی ان سے باتیں کرنے لگیں اور ہر چیز کو ہم ان کے سامنے جمع کر دیں تب بھی یہ ایمان نہیں لائیں گے، مگر اللہ چاہے(تو اور بات ہے)لیکن ان میں سے اکثر لوگ جہالت میں ہیں۔

۱۱۲۔ اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے لیے جن و انس کے شیطانوں کو دشمن قرار دیا ہے جو ایک دوسرے کو فریب کے طور پر ملمع آمیز باتوں کا وسوسہ ڈالتے ہیں اور اگر آپ کا رب چاہتا تو یہ ایسا نہ کر سکتے، پس انہیں بہتان تراشی میں چھوڑ دیں۔

۱۱۳۔ اور(شیاطین وسوسہ ڈالتے ہیں)تاکہ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے دل(ملمع آمیز باتوں کی طرف)مائل رہیں اور وہ اس سے راضی رہیں اور جن حرکتوں میں یہ لوگ لگے ہوئے ہیں انہی میں مصروف رہیں۔

۱۱۴۔ کیا میں اللہ کے سوا کسی اور کو منصف بناؤں؟ حالانکہ اس نے تمہاری طرف مفصل کتاب نازل کی ہے اور جنہیں ہم نے کتاب دی ہے وہ جانتے ہیں کہ یہ قرآن آپ کے رب کی طرف سے برحق نازل ہوا ہے، لہٰذا آپ ہرگز شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں۔

۱۱۵۔اور آپ کے رب کا کلمہ سچائی اور عدل کے اعتبار سے کامل ہے، اس کے کلمات کو تبدیل کرنے والا کوئی نہیں اور وہ خوب سننے والا، جاننے والا ہے۔

۱۱۶۔ اور اگر آپ زمین پر بسنے والے لوگوں کی اکثریت کے کہنے پر چلیں گے تو وہ آپ کو راہ خدا سے بہکا دیں گے، یہ لوگ تو صرف ظن کی پیروی کرتے ہیں اور یہ صرف قیاس آرائیاں ہی کیا کرتے ہیں۔

۱۱۷۔ بے شک آپ کا رب خوب جانتا ہے کہ کون اس کے راستے سے بھٹک جائے گا اور ہدایت پانے والوں سے بھی وہ خوب آگاہ ہے۔

۱۱۸۔ لہٰذا اگر تم اللہ کی نشانیوں پر ایمان رکھتے ہو تو وہ(ذبیحہ)کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو۔

۱۱۹۔ اور کیا وجہ ہے کہ تم وہ(ذبیحہ)نہیں کھاتے جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو؟ حالانکہ اللہ نے جن چیزوں کو اضطراری حالت کے سوا تم پر حرام قرار دیا ہے ان کی تفصیل اس نے تمہیں بتا دی ہے اور بے شک اکثر لوگ اپنی خواہشات کی بنا پر نادانی میں گمراہ کرتے ہیں، آپ کا رب حد سے تجاوز کرنے والوں کو یقینا خوب جانتا ہے۔

۱۲۰۔ اور تم ظاہری اور پوشیدہ گناہوں کو ترک کر دو، جو لوگ گناہ کا ارتکاب کرتے ہیں بے شک وہ عنقریب اپنے کیے کی سزا پائیں گے۔

۱۲۱۔ اور جس(ذبیحہ)پر اللہ کا نام نہیں لیا گیا اسے نہ کھاؤ کیونکہ یہ سنگین گناہ ہے اور شیاطین اپنے دوستوں کو پڑھاتے ہیں کہ وہ تم سے بحث کریں اور اگر تم نے ان کی اطاعت کی تو یقینا تم بھی مشرک بن جاؤ گے۔

۱۲۲۔ کیا وہ شخص جو مردہ تھا پھر ہم نے اسے زندہ کر دیا اور ہم نے اسے روشنی بخشی جس کی بدولت وہ لوگوں میں چلتا پھرتا ہے اس شخص کی طرح ہو

سکتا ہے جو تاریکیوں میں پھنسا ہوا ہو اور اس سے نکل نہ سکتا ہو؟ یوں کافروں کے لیے ان کے کرتوت خوشنما بنا دیے گئے ہیں۔

۱۲۳۔ اور اسی طرح ہم نے ہر بستی میں وہاں کے بڑے بڑے مجرموں کو پیدا کیا کہ وہاں پر(برے)منصوبے بناتے رہیں(درحقیقت)وہ غیر شعوری طور پر اپنے ہی خلاف منصوبے بناتے ہیں۔

۱۲۴۔اور جب کوئی آیت ان کے پاس آتی ہے تو کہتے ہیں:ہم اس وقت تک نہیں ہرگز مانیں گے جب تک ہمیں بھی وہ چیز نہ دی جائے جو اللہ کے رسولوں کو دی گئی ہے، اللہ(ہی)بہتر جانتا ہے کہ اپنی رسالت کہاں رکھے، جن لوگوں نے جرم کا ارتکاب کیا انہیں ان کی مکاریوں کی پاداش میں اللہ کے ہاں عنقریب ذلت اور شدید عذاب کا سامنا کرنا ہوگا۔

۱۲۵۔ پس جسے اللہ ہدایت بخشنا چاہتا ہے اس کا سینہ اسلام کے لیے کشادہ کر دیتا ہے اور جسے گمراہ کرنے کا ارادہ کرتا ہے اس کے سینے کو ایسا تنگ گھٹا ہوا کر دیتا ہے گویا وہ آسمان کی طرف چڑھ رہا ہو، ایمان نہ لانے والوں پر اللہ اس طرح ناپاکی مسلط کرتا ہے۔

۱۲۶۔ اور یہ آپ کے رب کا سیدھا راستہ ہے، ہم نے نصیحت حاصل کرنے والوں کے لیے نشانیاں واضح کر دی ہیں۔

۱۲۷۔ ان کے پروردگار کے ہاں ان کے لیے سلامتی کا گھر ہے اور ان کے اعمال کے عوض وہی ان کا کارساز ہے۔

۱۲۸۔اور اس دن اللہ سب کو جمع کرے گا(اور فرمائے گا)اے گروہ جنات !

تم نے انسانوں(کی گمراہی)میں بڑا حصہ لیا، انسانوں میں سے جنات کے ہمنوا کہیں گے :ہمارے پروردگار !ہم نے ایک دوسرے سے خوب استفادہ کیا ہے اور اب ہم اس وقت کو پہنچ گئے ہیں جو وقت تو نے ہمارے لیے مقرر کر رکھا تھا، اللہ فرمائے گا:اب آتش جہنم ہی تمہارا ٹھکانا ہے جس میں تم ہمیشہ رہو گے سوائے اس کے جسے اللہ(نجات دینا)چاہے، آپ کا رب یقینا بڑا حکمت والا، علم والا ہے۔

۱۲۹۔ اور اس طرح ہم ظالموں کو ان کے ان کرتوتوں کی وجہ سے جو وہ کر رہے ہیں ایک دوسرے پر مسلط کریں گے۔

۱۳۰۔ اے گروہ جن و انس !کیا تمہارے پاس خود تم میں سے رسول نہیں آئے تھے جو میری آیات تمہیں سناتے تھے اور آج کے دن کے وقوع کے بارے میں تمہیں متنبہ کرتے تھے؟ وہ کہیں گے :ہم اپنے خلاف گواہی دیتے ہیں اور دنیاوی زندگی نے انہیں دھوکہ دے رکھا تھا اور(آج)وہ اپنے خلاف گواہی دے رہے ہیں کہ وہ کافر تھے۔

۱۳۱۔ وہ اس لیے کہ آپ کا رب بستیوں کو ظلم سے اس حال میں تباہ نہیں کرتا کہ اس کے باشندے بے خبر ہوں۔

۱۳۲۔اور ہر شخص کے لیے اس کے اعمال کے مطابق درجات ہوں گے اور آپ کا رب لوگوں کے اعمال سے بے خبر نہیں ہے۔

۱۳۳۔ اور آپ کا رب بے نیاز ہے، رحمت کا مالک ہے، اگر وہ چاہے تو تمہیں ختم کر کے تمہاری جگہ جسے چاہے جانشین بنا دے جیسا کہ خود تمہیں دوسری

قوم کی نسل سے پیدا کیا ہے۔

۱۳۴۔ جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے بیشک وہ واقع ہونے ہی والا ہے اور تم (اللہ کو)مغلوب نہیں کر سکتے۔

۱۳۵۔ کہہ دیجیے :اے میری قوم !تم اپنی جگہ عمل کرتے جاؤ میں بھی عمل کرتا ہوں، عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ کس کا انجام کار اچھا ہوتا ہے (بہر حال)ظالموں کے لیے فلاح کی کوئی گنجائش نہیں۔

۱۳۶۔ اور یہ لوگ اللہ کی پیدا کردہ چیزوں مثلاً کھیتی اور چوپاؤں میں اللہ کا ایک حصہ مقرر کرتے ہیں اوراپنے زعم میں کہتے ہیں :یہ حصہ اللہ کا ہے اور یہ ہمارے شریکوں(بتوں)کا ہے تو جو(حصہ)ان کے شریکوں کے لیے (مخصوص)ہے وہ اللہ کو نہیں پہنچتا، مگر جو(حصہ)اللہ کے لیے(متعین)ہے وہ ان کے شریکوں کو پہنچ جاتا ہے، یہ لوگ کتنے برے فیصلے کرتے ہیں۔

۱۳۷۔اور اسی طرح ان کے شریکوں نے اکثر مشرکوں کی نظر میں انہیں کے بچوں کے قتل کو ایک اچھے عمل کے طور پر جلوہ گر کیا ہے تاکہ انہیں ہلاکت میں ڈال دیں اور ان کے دین کو ان پر مشتبہ بنا دیں اور اگر اللہ چاہتا تو وہ ایسا نہ کر سکتے پس آپ انہیں بہتان تراشی میں چھوڑ دیں۔

۱۳۸۔اور یہ کہتے ہیں :یہ جانور اور کھیتی ممنوع ہیں انہیں صرف وہی کھا سکتے ہیں جنہیں ان کے زعم میں ہم کھلانا چاہیں اور کچھ جانور ایسے ہیں جن کی پیٹھ (پر سواری یا باربرداری)حرام ہے اور کچھ جانور ایسے ہیں جن پر محض اللہ پر بہتان باندھتے ہوئے اللہ کا نام نہیں لیتے، اللہ عنقریب انہیں ان کی بہتان

تراشیوں کا بدلہ دے گا۔

۱۳۹۔اور کہتے ہیں:جو(بچہ)ان جانوروں کے شکم میں ہے وہ صرف ہمارے مردوں کے لیے ہے اور ہماری بیویوں پر حرام ہے اور اگر وہ(بچہ)مرا ہوا ہو تو وہ سب اس میں شریک ہیں، اللہ ان کے اس بیان پر انہیں عنقریب سزا دے گا، یقینا وہ بڑا حکمت والا، دانا ہے۔

۱۴۰۔وہ لوگ یقینا خسارے میں ہیں جنھوں نے بیوقوفی سے جہالت کی بنا پر اپنی اولاد کو قتل کیا اور اللہ نے جو رزق انہیں عطا کیا ہے اللہ پر بہتان باندھتے ہوئے اسے حرام کر دیا،بیشک یہ لوگ گمراہ ہو گئے اور ہدایت پانے والے نہ تھے۔

۱۴۱۔اور وہ وہی ہے جس نے مختلف باغات پیدا کیے کچھ چھتریوں چڑھے ہوئے اور کچھ بغیر چڑھے نیز کھجور اور کھیتوں کی مختلف ماکولات اور زیتون اور انار جو باہم مشابہ بھی ہیں اور غیر مشابہ بھی پیدا کیے، تیار ہونے پر ان پھلوں کو کھاؤ، البتہ ان کی فصل کاٹنے کے دن اس(اللہ)کا حق(غریبوں کو)ادا کرو اور فضول خرچی نہ کرو، بتحقیق اللہ فضول خرچی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

۱۴۲۔ اور مویشیوں میں کچھ بوجھ اٹھانے والے(پیدا کیے)اور کچھ بچھانے (کے وسائل فراہم کرنے)والے، اللہ نے تمہیں جو رزق دیا ہے اس میں سے کھاؤ اور شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو، بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

۱۴۳۔(اللہ نے)آٹھ جوڑے(پیدا کیے)ہیں، دو بھیڑ کے اور دو بکری کے،

آپ ان سے پوچھ لیجیے : کیا اللہ نے دونوں نر حرام کیے ہیں یا دونوں مادائیں؟ یا وہ(بچے)جو دونوں ماداؤں(بھیڑ یا بکری)کے پیٹ میں ہیں؟ اگر تم لوگ سچے ہو تو مجھے کسی علمی حوالے سے بتاؤ۔

۱۴۴۔ اور دو اونٹوں میں سے اور دو گایوں میں سے،(یہ بھی)پوچھ لیں کہ کیا اس نے دونوں نر حرام کیے ہیں یا دونوں مادائیں؟ یا وہ(بچے)جو دونوں ماداؤں کے پیٹ میں ہیں؟کیا تم اس وقت موجود تھے جب اللہ تمہیں یہ حکم دے رہا تھا؟ پس اس سے بڑھ کر ظالم کون ہو سکتا ہے جو اللہ پر جھوٹ بہتان باندھے تاکہ لوگوں کو بغیر کسی علم کے گمراہ کرے؟ بتحقیق اللہ ظالموں کوہدایت نہیں کرتا۔

۱۴۵۔ کہدیجیے:جو وحی میرے پاس آئی ہے، اس میں کوئی چیز ایسی نہیں پاتا جو کھانے والے پر حرام ہو مگر یہ کہ مردار ہو یا بہتا ہوا خون ہو یا سور کا گوشت کیونکہ یہ ناپاک ہیں یا ناجائزذبیحہ جس پر غیر اللہ کا نام لیا گیا ہو، پس اگر کوئی مجبور ہوتا ہے(اور ان میں سے کوئی چیز کھا لیتا ہے)نہ(قانون کا)باغی ہو کر اور نہ(ہی ضرورت سے)تجاوز کا مرتکب ہو کر تو آپ کا رب یقینا بڑا بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے.

۱۴۶۔اور ہم نے یہود پر ہر ناخن والا جانور حرام کر دیا تھااور بکری اور گائے کی چربی حرام کر دی تھی سوائے اس چربی کے جو ان کی پشت پر یا آنتوں میں یا ہڈی کے ساتھ لگی ہوئی ہو، ایسا ہم نے ان کی سرکشی کی سزا کے طور پر کیا اور ہم صادق القول ہیں۔

۱۴۷۔ اگر یہ لوگ آپ کو جھٹلائیں تو آپ کہدیں: تمہارا پروردگار وسیع رحمتوں کا مالک ہے تاہم مجرموں سے اس کا عذاب ٹالا (بھی) نہیں جا سکتا ہے۔

۱۴۸۔ مشرکین کہیں گے کہ اگر اللہ چاہتا تو نہ ہم شرک کرتے نہ ہمارے باپ دادا اور نہ ہی ہم کسی چیز کو حرام گردانتے، اسی طرح ان سے پہلے والوں نے بھی تکذیب کی تھی یہاں تک کہ انہوں نے ہمارا عذاب چکھ لیا، کہدیجیے: کیا تمہارے پاس کوئی علم ہے جسے ہمارے سامنے لا سکو؟ تم تو صرف گمان کے پیچھے چلتے ہو اور یہ کہ تم فقط قیاس آرائیاں کرتے ہو۔

۱۴۹۔ کہدیجیے: اللہ کے پاس نتیجہ خیز دلائل ہیں، پس اگر وہ چاہتا تو تم سب کو (جبراً) ہدایت دے دیتا۔

۱۵۰۔ (ان سے) کہدیجیے: اپنے گواہوں کو لے آؤ جو اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ نے اس چیز کو حرام کیا ہے، پھر اگر وہ (خود ساختہ) شہادت دیں بھی تو آپ ان کے ساتھ گواہی نہ دیں اور آپ ان لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کریں جو ہماری آیات کو جھٹلاتے ہیں اور جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور دوسروں کو اپنے رب کے برابر سمجھتے ہیں۔

۱۵۱۔ کہدیجیے: آؤ میں تمہیں وہ چیزیں بتا دوں جو تمہارے رب نے تم پر حرام کر دی ہیں، (وہ یہ کہ) تم لوگ کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ اور والدین پر احسان کرو اور مفلسی کے خوف سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو، ہم تمہیں بھی رزق دیتے ہیں اور انہیں بھی اور علانیہ اور پوشیدہ (کسی طور پر بھی) بے حیائی کے قریب نہ جاؤ اور جس جان کے قتل کو اللہ نے حرام کیا ہے اسے قتل نہ

کرو ہاں مگر حق کے ساتھ، یہ وہ باتیں ہیں جن کی وہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے تاکہ تم عقل سے کام لو۔

۱۵۲۔اور یتیم کے مال کے نزدیک نہ جانا مگر ایسے طریقے سے جو(یتیم کے لیے)بہترین ہو یہاں تک کہ وہ اپنے رشد کو پہنچ جائے اور ناپ تول انصاف کے ساتھ پورا کرو، ہم کسی پر اس کی طاقت سے زیادہ ذمے داری نہیں ڈالتے اور جب بات کرو تو عدل کے ساتھ اگرچہ اپنے قریب ترین رشتے داروں کے خلاف ہی کیوں نہ جائے اور اللہ سے کیا ہوا عہد پورا کرو، یہ وہ ہدایات ہیں جو اللہ نے تمہیں دی ہیں شاید تم یاد رکھو۔

۱۵۳۔اور یہی میرا سیدھا راستہ ہے اسی پر چلو اور مختلف راستوں پر نہ چلو ورنہ یہ تمہیں اللہ کے راستے سے ہٹا کر پراگندہ کر دیں گے، اللہ نے تمہیں یہ ہدایات(اس لیے)دی ہیں تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

۱۵۴۔ پھر ہم نے موسیٰ کو کتاب عنایت کی تاکہ نیکی کرنے والے پر احکام پورے کر دیں اور اس میں ہر چیز کی تفصیل بیان ہو اور ہدایت اور رحمت(کا باعث)ہو تاکہ وہ اپنے رب کی ملاقات پر ایمان لے آئیں۔

۱۵۵۔ اور یہ ایک مبارک کتاب ہے جو ہم نے نازل کی پس اس کی پیروی کرو اور تقویٰ اختیار کرو شاید تم پر رحم کیا جائے۔

۱۵۶۔ تاکہ کبھی تم یہ نہ کہو کہ کتاب تو ہم سے پہلے دو گروہوں پر نازل ہوئی تھی اور ہم تو ان کے پڑھنے پڑھانے سے بے خبر تھے.

۱۵۷۔ یا تم یوں کہتے :اگر ہم پر بھی کتاب نازل ہو جاتی تو ہم ان سے بہتر

ہدایت لیتے،پس اب تمہارے رب کی طرف سے واضح دلیل، ہدایت اور رحمت تمہارے پاس آ گئی ہے، پس اس کے بعد اس سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا جو اللہ کی نشانیوں کی تکذیب کرے اور ان سے منہ موڑے؟ جو لوگ ہماری آیات سے منہ موڑ لیتے ہیں انہیں ہم اس روگردانی پر بدترین سزا دیں گے۔

۱۵۸۔کیا یہ لوگ اس بات کے منتظر ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آئیں یا آپ کا رب خود آئے یا آپ کے رب کی کچھ نشانیاں آجائیں؟ جس روز آپ کے رب کی بعض نشانیاں آ جائیں گی تو کسی ایسے شخص کو اس کا ایمان فائدہ نہیں دے گا جو(نشانی کے آنے سے)پہلے ایمان نہ لا چکا ہو یا حالت ایمان میں اس نے کوئی کارخیر انجام نہ دیا ہو، کہدیجیے:انتظار کرو ہم بھی منتظر ہیں.

۱۵۹۔جنہوں نے اپنے دین میں تفرقہ ڈالا اور گروہوں میں بٹ گئے بیشک آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے، ان کا معاملہ یقینا اللہ کے حوالے ہے پھر وہ انہیں بتائے گا جو کچھ وہ کرتے رہے ہیں۔

۱۶۰۔ جو(اللہ کے پاس)ایک نیکی لے کر آئے گا اسے دس گنا(اجر)ملے گا اور جو برائی لے کر آئے گا اسے صرف اسی برائی جتنا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہیں کیاجائے گا۔

۱۶۱۔ کہدیجیے :میرے پروردگار نے مجھے صراط مستقیم دکھائی ہے جو ایک استوار دین ہے،(یہی)ملت ابراہیم(اور توحید کی طرف)یکسوئی کا دین ہے اور ابراہیم مشرکوں میں سے نہیں تھے۔

۱۶۲۔ کہد یجیے :میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا سب یقینا اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔

۱۶۳۔ جس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا فرمانبردار ہوں۔

۱۶۴۔ کہد یجیے: کیا میں کسی غیر اللہ کو اپنا معبود بناؤں؟حالانکہ اللہ ہر چیز کا رب ہے اور ہر شخص اپنے کیے کا خود ذمے دار ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا پھر تم سب کو اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانا ہے پھر(وہاں)وہ تمہیں بتائے گا جس چیز کے بارے میں تم لوگ اختلاف کیا کرتے تھے۔

۱۶۵۔اور وہ وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں نائب بنایا اور تم میں سے بعض پر بعض کے درجات بلند کیے تاکہ جو کچھ اللہ نے تمہیں دیا ہے اس میں وہ تمہیں آزمائے، بے شک آپ کا رب(جہاں)جلد عذاب دینے والا ہے (وہاں)وہ یقینا بڑا غفور، رحیم بھی ہے۔

۳۷۔ سورہ صافات ۔ مکی ۔آیات ۱۸۲

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ قسم ہے پوری طرح صف باندھنے والوں کی،

۲۔ پھر بطور کامل جھڑکی دینے والوں کی،

۳۔ پھر ذکر کی تلاوت کرنے والوں کی،

۴۔ یقینا تمہارا معبود ایک ہی ہے۔

۵۔ جو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا پروردگار اور مشرقوں کا پروردگار ہے۔

۶۔ ہم نے آسمان دنیا کو ستاروں کی زینت سے مزین کیا،

۷۔ اور ہر سرکش شیطان سے بچاؤ کا ذریعہ بھی،

۸۔ کہ وہ عالم بالا کی طرف کان نہ لگا سکیں اور ہر طرف سے ان پر (انگارے) پھینکے جاتے ہیں۔

۹۔ دھتکارے جاتے ہیں اور ان پر دائمی عذاب ہے ۔

۱۰۔ مگر ان میں سے جو کسی بات کو اچک لے تو ایک تیز شعلہ اس کا پیچھا کرتا ہے۔

۱۱۔ تو ان سے پوچھ لیجیے کہ کیا ان کا پیدا کرنا مشکل ہے یا وہ جنہیں ہم نے (ان کے علاوہ) خلق کیا ہے؟ ہم نے انہیں لیسدار گارے سے پیدا کیا۔

۱۲۔ بلکہ آپ تعجب کر رہے ہیں اور یہ لوگ تمسخر کرتے ہیں۔

۱۳۔ اور جب انہیں نصیحت کی جاتی ہے تو نصیحت نہیں مانتے۔

۱۴۔ اور جب کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو اس کا مذاق اڑاتے ہیں۔

۱۵۔ اور کہتے ہیں : یہ تو ایک کھلا جادو ہے۔

۱۶۔ کیا جب ہم مر چکیں گے اور خاک اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہم

(دوبارہ)اٹھائے جائیں گے ؟

۱۷۔ کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی(اٹھائے جائیں گے)؟

۱۸۔ کہدیجیے:ہاں اور تم ذلیل کرکے(اٹھائے جاؤ گے)۔

۱۹۔ وہ تو بس ایک جھڑکی ہو گی پھر وہ اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے،

۲۰۔ اور کہیں گے :ہائے ہماری تباہی !یہ تو یوم جزا ہے۔

۲۱۔ یہ فیصلے کا وہ دن ہے جس کی تم تکذیب کرتے تھے۔

۲۲۔ گھیر لاؤ ظلم کا ارتکاب کرنے والوں کو اور ان کے ہم جنسوں کو اور انہیں جن کی یہ پوجا کیا کرتے تھے،

۲۳۔ اللہ کو چھوڑ کر۔ پھر انہیں جہنم کے راستے کی طرف ہانکو۔

۲۴۔ انہیں روکو، ان سے پوچھا جائے گا۔

۲۵۔ تمہیں ہوا کیا ہے کہ تم ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے؟

۲۶۔بلکہ آج تووہ گردنیں جھکائے(کھڑے)ہیں۔

۲۷۔ اور وہ ایک دوسرے کی طرف رخ کر کے باہم سوال کرتے ہیں۔

۲۸۔ کہتے ہیں :تم ہمارے پاس طاقت سے آتے تھے۔

۲۹۔ وہ کہیں گے :بلکہ تم خود ایمان لانے والے نہ تھے،

۳۰۔ ورنہ ہماراتم پر کوئی زور نہ تھا بلکہ تم خود سرکش لوگ تھے۔

۳۱۔ پس ہمارے بارے میں ہمارے رب کا فیصلہ حتمی ہو گیا، اب ہم(عذاب) چکھیں گے۔

۳۲۔ پس ہم نے تمہیں گمراہ کیا جب کہ ہم خود بھی گمراہ تھے۔

۳۳۔ تو اس دن وہ سب کے سب عذاب میں شریک ہوں گے۔

۳۴۔ ہم مجرموں کے ساتھ یقینا ایسا ہی کیا کرتے ہیں۔

۳۵۔ جب ان سے کہا جاتا تھا: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو یہ تکبر کرتے تھے،

۳۶۔ اور کہتے تھے: کیا ہم ایک دیوانے شاعر کی خاطر اپنے معبودوں کو چھوڑ دیں؟

۳۷۔(نہیں)بلکہ وہ حق لے کر آئے ہیں اور اس نے رسولوں کی تصدیق کی ہے۔

۳۸۔ بتحقیق تم دردناک عذاب چکھنے والے ہو .

۳۹۔ اور تمہیں صرف اس کی جزا ملے گی جو تم کرتے تھے۔

۴۰۔ سوائے اللہ کے مخلص بندوں کے۔

۴۱۔ ان کے لیے ایک معین رزق ہے،

۴۲۔(ہر قسم کے)میوے اور وہ احترام کے ساتھ ہوں گے

۴۳۔ نعمتوں والی جنت میں۔

۴۴۔ وہ تختوں پر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہوں گے۔

۴۵۔ بہتی شراب کے جام ان میں پھرائے جائیں گے،

۴۶۔ جو چمکتی ہو گی، پینے والوں کے لیے لذیذ ہو گی،

۴۷۔ جس میں نہ سر درد ہو گا اور نہ ہی اس سے ان کی عقل زائل ہو گی۔

۴۸۔ اور ان کے پاس نگاہ نیچے رکھنے والی بڑی آنکھوں والی عورتیں ہوں گی۔

۴۹۔ گویا کہ وہ محفوظ انڈے ہیں۔

۵۰۔ پھر وہ آمنے سامنے بیٹھ کر آپس میں باتیں کریں گے۔

۵۱۔ ان میں سے ایک کہنے والا کہے گا: میرا ایک ہم نشین تھا،

۵۲۔ جو (مجھ سے) کہتا تھا: کیا تم (قیامت کی) تصدیق کرنے والوں میں سے ہو؟

۵۳۔ بھلا جب ہم مر چکیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہمیں جزا ملے گی؟

۵۴۔ ارشاد ہو گا: کیا تم دیکھنا چاہتے ہو؟

۵۵۔ پھر اس نے جھانکا تو اسے وسط جہنم میں دیکھے گا۔

۵۶۔ کہے گا: قسم بخدا قریب تھا کہ تو مجھے بھی ہلاک کر دے۔

۵۷۔ اور اگر میرے رب کی نعمت نہ ہوتی تو میں بھی (عذاب میں) حاضر کیے جانے والوں میں ہوتا۔

۵۸۔ کیا اب ہمیں نہیں مرنا؟

۵۹۔ ہماری پہلی موت کے بعد ہمیں کوئی اور عذاب نہ ہو گا؟

۶۰۔ یقینا یہ عظیم کامیابی ہے۔

۶۱۔ عمل کرنے والوں کو ایسی ہی کامیابی کے لیے عمل کرنا چاہیے۔

۶۲۔ کیا یہ مہمانی اچھی ہے یا زقوم کا درخت؟

۶۳۔ ہم نے اسے ظالموں کے لیے ایک آزمائش بنا دیا ہے۔

۶۴۔ یہ ایسا درخت ہے جو جہنم کی تہ سے نکلتا ہے۔

۶۵۔ اس کے خوشے شیاطین کے سروں جیسے ہیں۔

۶۶۔ پھر وہ اس میں سے کھائیں گے اور اس سے پیٹ بھریں گے۔

۶۷۔پھر ان کے لیے اس پر کھولتا ہوا پانی ملا دیا جائے گا۔

۶۸۔ پھر ان کا ٹھکانا بہر صورت جہنم ہو گا۔

۶۹۔ بلا شبہ انہوں نے اپنے باپ دادا کو گمراہ پایا۔

۷۰۔ پھر وہ ان کے نقش قدم پر دوڑ پڑے۔

۷۱۔ اور بتحقیق ان سے پہلے اگلوں کی اکثریت گمراہ ہو چکی ہے۔

۷۲۔ اور ہم نے ان میں تنبیہ کرنے والے(رسول)بھیجے تھے۔

۷۳۔پھر دیکھو کہ تنبیہ شدگان کا کیا انجام ہوا،

۷۴۔ سوائے اللہ کے مخلص بندوں کے۔

۷۵۔ اور نوح نے ہمیں پکارا تو دیکھا کہ ہم کیسے بہترین جواب دینے والے ہیں۔

۷۶۔ اور ہم نے انہیں اوران کے گھر والوں کو عظیم مصیبت سے بچایا۔

۷۷۔ اور ان کی نسل کو ہم نے باقی رہنے والوں میں رکھا۔

۷۸۔ اور ہم نے آنے والوں میں ان کے لیے(ذکر جمیل)باقی رکھا۔

۷۹۔ تمام عالمین میں نوح پر سلام ہو۔

۸۰۔ ہم نیکی کرنے والوں کو ایسے ہی جزا دیتے ہیں۔

۸۱۔ بے شک وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔

۸۲۔ پھر ہم نے دوسروں کو غرق کر دیا۔

۸۳۔ اور ابراہیم یقیناً نوح کے پیروکاروں میں سے تھے۔

۸۴۔ جب وہ اپنے رب کی بارگاہ میں قلب سلیم لے کر آئے۔

۸۵۔ جب انہوں نے اپنے باپ(چچا)اور قوم سے کہا:تم کس کی پوجا کرتے ہو؟

۸۶۔ کیا اللہ کو چھوڑ کر گھڑے ہوئے معبودوں کو چاہتے ہو ؟

۸۷۔ پروردگار عالم کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟

۸۸۔ پھر انہوں نے ستاروں پر ایک نظر ڈالی،

۸۹۔ اور کہا:میں تو بیمار ہو ں۔

۹۰۔ چنانچہ وہ لوگ انہیں پیچھے چھوڑ گئے ۔

۹۱۔ پھر وہ ان کے معبودوں میں جا گھسے اور کہنے لگے :تم کھاتے کیوں نہیں ہو؟

۹۲۔ تمہیں کیا ہوا ہے کہ تم بولتے نہیں ہو؟

۹۳۔ پھر انہیں پوری طاقت سے مارنے لگے

۹۴۔ تو لوگ دوڑتے ہوئے ان کے پاس آئے۔

۹۵۔ ابراہیم نے کہا:کیا تم اسے پوجتے ہو جسے تم خود تراشتے ہو؟

۹۶۔ حالانکہ خود تمہیں اور جو کچھ تم بناتے ہو(سب کو)اللہ نے پیدا کیا ہے۔

۹۷۔ انہوں نے کہا:اس کے لیے ایک عمارت تیار کرو پھر اسے آگ کے ڈھیر میں پھینک دو۔

۹۸۔ پس انہوں نے اس کے خلاف ایک چال چلنے کا ارادہ کیا لیکن ہم نے

انہیں زیر کر دیا۔

۹۹۔ اور ابراہیم نے کہا: میں اپنے رب کی طرف جا رہا ہوں وہ مجھے راستہ دکھائے گا

۱۰۰۔ اے میرے پروردگار! مجھے صالحین میں سے (اولاد) عطا کر۔

۱۰۱۔ چنانچہ ہم نے انہیں ایک بردبار بیٹے کی بشارت دی۔

۱۰۲۔ پھر جب وہ ان کے ساتھ کام کاج کی عمر کو پہنچا تو کہا: اے بیٹا! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں، پس دیکھ لو تمہاری کیا رائے ہے، اس نے کہا: اے ابا جان آپ کو جو حکم ملا ہے اسے انجام دیں، اللہ نے چاہا تو آپ مجھے صبر کرنے والوں میں پائیں گے۔

۱۰۳۔ پس جب دونوں نے (حکم خدا کو) تسلیم کیا اور اسے ماتھے کے بل لٹا دیا،

۱۰۴۔ تو ہم نے ندا دی: اے ابراہیم!

۱۰۵۔ تو نے خواب سچ کر دکھایا، بے شک ہم نیکوکاروں کو ایسے ہی جزا دیتے ہیں۔

۱۰۶۔ یقینا یہ ایک نمایاں امتحان تھا۔

۱۰۷۔ اور ہم نے ایک عظیم قربانی سے اس کا فدیہ دیا۔

۱۰۸۔ اور ہم نے آنے والوں میں ان کے لیے (ذکر جمیل) باقی رکھا۔

۱۰۹۔ ابراہیم پر سلام ہو۔

۱۱۰۔ ہم نیکو کاروں کو ایسے ہی جزا دیتے ہیں۔

۱۱۱۔ یقینا وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔

۱۱۲۔ اور ہم نے ابراہیم کو اسحاق کی بشارت دی کہ وہ صالحین میں سے نبی ہوں گے.

۱۱۳۔ اور ہم نے ان پر اور اسحاق پر برکات نازل کیں اور ان دونوں کی اولاد میں نیکی کرنے والا بھی ہے اور اپنے نفس پر صریح ظلم کرنے والا بھی ہے۔

۱۱۴۔ اور بتحقیق موسیٰ اور ہارون پر ہم نے احسان کیا۔

۱۱۵۔ اور ان دونوں کو اور ان دونوں کی قوم کو عظیم مصیبت سے ہم نے نجات دی۔

۱۱۶۔ اور ہم نے ان کی مدد کی تو وہی غالب آنے والے ہو گئے۔

۱۱۷۔ اور ہم نے ان دونوں کو روشن کتاب دی۔

۱۱۸۔ اور ان دونوں کو سیدھا راستہ ہم نے دکھایا۔

۱۱۹۔ اور ہم نے آنے والوں میں ان دونوں کے لیے(ذکر جمیل)باقی رکھا۔

۱۲۰۔موسیٰ اور ہارون پر سلام ہو۔

۱۲۱۔ ہم نیکی کرنے والوں کو ایسے ہی جزا دیتے ہیں۔

۱۲۲۔ یہ دونوں ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔

۱۲۳۔ اور الیاس بھی یقینا پیغمبروں میں سے تھے۔

۱۲۴۔ جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا : کیا تم اپنا بچاؤ نہیں کرتے ؟

۱۲۵۔ کیا تم بعل کو پکارتے ہو اور سب سے بہتر خلق کرنے والے کو چھوڑ دیتے ہو؟

۱۲۶۔ اللہ ہی تمہارا اور تمہارے پہلے باپ دادا کا پروردگار ہے۔

۱۲۷۔ تو انہوں نے ان کی تکذیب کی پس وہ حاضر کیے جائیں گے،

۱۲۸۔ سوائے اللہ کے مخلص بندوں کے،

۱۲۹۔ اور ہم نے آنے والوں میں ان کے لیے(ذکر جمیل)باقی رکھا۔

۱۳۰۔ آل یاسین پر سلام ہو۔

۱۳۱۔ ہم نیکی کرنے والوں کو ایسے ہی جزا دیتے ہیں۔

۱۳۲۔ بے شک وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔

۱۳۳۔اورلوط بھی یقیناپیغمبروں میں سے تھے

۱۳۴۔ جب ہم نے انہیں اور ان کے سب گھر والوں کو نجات دی۔

۱۳۵۔ سوائے ایک بڑھیا کے جو پیچھے رہ جانے والوں میں سے تھی۔

۱۳۶۔ پھر ہم نے سب کو ہلاک کر دیا۔

۱۳۷۔ اور تم دن کو بھی ان(بستیوں)سے گزرتے رہتے ہو،

۱۳۸۔ اور رات کو بھی، تو کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے؟

۱۳۹۔ اور یونس بھی یقینا پیغمبروں میں سے تھے۔

۱۴۰۔ جب وہ بھری ہوئی کشتی کی طرف بھاگے۔

۱۴۱۔ پھر قرعہ ڈالا تو وہ مات کھانے والوں میں سے ہوئے۔

۱۴۲۔ پھر مچھلی نے انہیں نگل لیا اور وہ(اپنے آپ کو)ملامت کر رہے تھے۔

۱۴۳۔ پھر اگر وہ تسبیح کرنے والوں میں سے نہ ہوتے،

۱۴۴۔ تو قیامت تک اس مچھلی کے پیٹ میں رہ جاتے۔

۱۴۵۔ اور ہم نے بیمار حالت میں انہیں چٹیل میدان میں پھینک دیا۔

۱۴۶۔ اور ہم نے ان پر کدو کی بیل اگائی۔

۱۴۷۔ اور ہم نے انہیں ایک لاکھ یا اس سے زائد لوگوں کی طرف بھیجا۔

۱۴۸۔ پھر وہ ایمان لے آئے تو ہم نے ایک وقت تک انہیں متاع حیات سے نوازا۔

۱۴۹۔ پس آپ ان سے پوچھیں : کیا تمہارے رب کے لیے تو بیٹیاں ہوں اور ان کے لیے بیٹے ہوں؟

۱۵۰۔ کیا ہم نے فرشتوں کو جب مؤنث بنایا تو وہ دیکھ رہے تھے ؟

۱۵۱۔ آگاہ رہو !یہ لوگ اپنی طرف سے گھڑ کر کہتے ہیں،

۱۵۲۔ کہ اللہ نے اولاد پیدا کی اور یہ لوگ یقینا جھوٹے ہیں۔

۱۵۳۔ کیا اللہ نے بیٹوں کی جگہ بیٹیوں کو پسند کیا؟

۱۵۴۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ تم کیسے فیصلے کرتے ہو؟

۱۵۵۔ کیا تم غور نہیں کرتے؟

۱۵۶۔ یا تمہارے پاس کوئی واضح دلیل ہے؟

۱۵۷۔ پس اپنی کتاب پیش کرو اگر تم سچے ہو.

۱۵۸۔ اور انہوں نے اللہ میں اور جنوں میں رشتہ بنا رکھا ہے، حالانکہ جنات کو علم ہے کہ وہ(اللہ کے سامنے)حاضر کیے جائیں گے۔

۱۵۹۔ اللہ ان کے ہر بیان سے پاک ہے،

۱۶۰۔ سوائے اللہ کے مخلص بندوں کے(جو ایسی بات منسوب نہیں کرتے)۔

۱۶۱۔ پس یقیناً تم اور جنہیں تم پوجتے ہو،

۱۶۲۔سب مل کر اللہ کے خلاف(کسی کو)بہکا نہیں سکتے،

۱۶۳۔ سوائے اس کے جو جہنم میں جھلسنے والا ہے۔

۱۶۴۔ اور(ملائکہ کہتے ہیں)ہم میں سے ہر ایک کے لیے مقام مقرر ہے،

۱۶۵۔ اور ہم ہی صف بستہ رہتے ہیں،

۱۶۶۔ اور ہم ہی تسبیح کرنے والے ہیں۔

۱۶۷۔ اور یہ لوگ کہا تو کرتے تھے:

۱۶۸۔ اگر ہمارے پاس اگلوں سے کوئی نصیحت آ جاتی،

۱۶۹۔ تو ہم اللہ کے مخلص بندے ہوتے۔

۱۷۰۔ لیکن(اب)اس کا انکار کیا لہٰذا عنقریب انہیں معلوم ہو جائے گا۔

۱۷۱۔ اور بتحقیق ہمارے بندگان مرسل سے ہمارا یہ وعدہ ہو چکا ہے۔

۱۷۲۔ یقیناً وہ مدد کیے جانے والے ہیں،

۱۷۳۔ اور یقیناً ہمارا لشکر ہی غالب آ کر رہے گا۔

۱۷۴۔ لہٰذا آپ ایک مدت تک ان سے منہ پھیر لیں۔

۱۷۵۔ اور انہیں دیکھتے رہیں کہ عنقریب یہ خود بھی دیکھ لیں گے۔

۱۷۶۔ کیا یہ ہمارے عذاب میں عجلت چاہ رہے ہیں؟

۱۷۷۔ پس جب یہ(عذاب)ان کے دالان میں اترے گا تو تنبیہ شدگان کی صبح بہت بری ہو گی۔

۱۷۸۔ اور آپ ایک مدت تک ان سے منہ پھیر لیں۔

۱۷۹۔ اور دیکھتے رہیں عنقریب یہ خود بھی دیکھ لیں گے۔

۱۸۰۔ آپ کا رب جو عزت کا مالک ہے ان باتوں سے پاک ہے جو یہ بیان کرتے ہیں .

۱۸۱۔ اور پیغمبروں پر سلام ہو۔

۱۸۲۔ اور ثنائے کامل اس اللہ کے لیے ہے جو عالمین کا پروردگار ہے۔

۳۱۔ سورہ لقمان ۔ مکی ۔ آیات ۳۴

بنام خدائے رحمن و رحیم

ا۔ الف ، لام ، میم۔

۲۔ یہ حکمت بھری کتاب کی آیات ہیں۔

۳۔ نیکوکاروں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے،

۴۔ جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ ادا کرتے ہیں اور وہی تو آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔

۵۔ یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

۶۔ اور انسانوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو بیہودہ کلام خریدتے ہیں تاکہ نادانی میں (لوگوں کو) راہ خدا سے گمراہ کریں اور اس (راہ) کا مذاق اڑائیں، ایسے

لوگوں کے لیے ذلت میں ڈالنے والا عذاب ہو گا۔

۷۔ اور جب اسے ہماری آیات سنائی جاتی ہیں تو وہ تکبر کے ساتھ اس طرح منہ موڑ لیتا ہے جیسے اس نے سنا ہی نہ ہو، گویا اس کے دونوں کان بہرے ہیں، پس اسے دردناک عذاب کی بشارت دے دیں۔

۸۔ جو لوگ ایمان لائیں اور نیک اعمال انجام دیں ان کے لیے نعمت والے باغات ہوں گے،

۹۔ جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے اور وہ بڑا غالب آنے والا، حکمت والا ہے۔

۱۰۔ اس نے آسمانوں کو ایسے ستونوں کے بغیر پیدا کیا جو تمہیں نظر آئیں اور اس نے زمین میں پہاڑ گاڑ دیے تاکہ وہ تمہیں لے کر ڈگمگا نہ جائے اور اس میں ہر قسم کے جانور پھیلا دیے اور ہم نے آسمان سے پانی برسایا پھر ہم نے اس(زمین)میں ہر قسم کے نفیس جوڑے اگائے ۔

۱۱۔ یہ ہے اللہ کی تخلیق، اب ذرا مجھے دکھاؤ اللہ کے سوا دوسروں نے کیا پیدا کیا ہے، بلکہ ظالم لوگ صریح گمراہی میں ہیں۔

۱۲۔ اور بتحقیق ہم نے لقمان کو حکمت سے نوازا کہ اللہ کا شکر کریں اور جو شکر کرتا ہے وہ اپنے(فائدے کے)لیے شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے تو اللہ یقینا بے نیاز، لائق ستائش ہے۔

۱۳۔ اور جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا :اے بیٹا !اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا، یقینا شرک بہت بڑا ظلم ہے۔

۱۴۔ اور ہم نے انسان کو اس کے والدین کے بارے میں نصیحت کی، اس کی ماں نے کمزوری پر کمزوری سہ کر اسے(پیٹ میں)اٹھایا اور اس کے دودھ چھڑانے کی مدت دو سال ہے(نصیحت یہ کہ)میرا شکر بجا لاؤ اور اپنے والدین کا بھی(شکر ادا کرو آخر میں)بازگشت میری طرف ہے۔

۱۵۔ اور اگر وہ دونوں تجھ پر دباؤ ڈالیں کہ تو میرے ساتھ کسی ایسے کو شریک قرار دے جس کا تجھے علم نہیں ہے تو ان کی بات نہ ماننا، البتہ دنیا میں ان کے ساتھ اچھا برتاؤ رکھنا اور اس کی راہ کی پیروی کرنا جس نے میری طرف رجوع کیا ہے، پھر تمہاری بازگشت میری طرف ہے، پھر میں تمہیں بتا دوں گا کہ تم کیا عمل کرتے رہے ہو۔

۱۶۔اے میرے بیٹے !اگررائی کے دانے کے برابر بھی کوئی(اچھی یا بری)چیز کسی پتھر کے اندر یا آسمانوں میں یا زمین میں ہو تواللہ اسے یقینا نکال لائے گا یقینا اللہ بڑا باریک بین، خوب باخبر ہے۔

۱۷۔ اے میرے بیٹے !نماز قائم کرو اور نیکی کا حکم دو اور بدی سے منع کرو اور جو مصیبت تجھے پیش آئے اس پر صبر کرو، یہ معاملات میں عزم راسخ(کی علامت)ہے۔

۱۸۔ اور لوگوں سے(غرور و تکبر سے)رخ نہ پھیرا کرو اور زمین پر اکڑ کر نہ چلا کرو، اللہ کسی اترانے والے خود پسند کو یقینا دوست نہیں رکھتا۔

۱۹۔ اور اپنی چال میں اعتدال رکھو اور اپنی آواز نیچی رکھ، یقینا آوازوں میں سب سے بری گدھے کی آواز ہوتی ہے۔

۲۰۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے اللہ نے تمہارے لیے مسخر کیا ہے اور تم پر اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں کامل کر دی ہیں اور(اس کے باوجود)کچھ لوگ اللہ کے بارے میں بحث کرتے ہیں حالانکہ ان کے پاس نہ علم ہے اورنہ ہدایت اور نہ کوئی روشن کتاب۔

۲۱۔ اور جب ان سے کہا جاتاہے : جو اللہ نے نازل کیا ہے اس کی پیروی کرو تو وہ کہتے ہیں :ہم تو اس چیز کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے، خواہ شیطان ان(کے بڑوں)کو بھڑکتی آگ کے عذاب کی طرف بلاتا رہا ہو۔

۲۲۔ اور جو شخص اپنے آپ کو اللہ کے حوالے کر دے اور وہ نیکوکار بھی ہو تو اس نے مضبوط رسی کو تھام لیا اور سب امور کا انجام اللہ ہی کی طرف ہے۔

۲۳۔ اور جو کفر کرتا ہے اس کا کفر آپ کو محزون نہ کرے، انہیں پلٹ کر ہماری طرف آنا ہے پھر ہم انہیں بتائیں گے کہ وہ کیا کرتے رہے ہیں یقینا اللہ ہر وہ بات خوب جانتا ہے جو سینوں میں ہے۔

۲۴۔ ہم انہیں(دنیا میں)تھوڑا مزہ لینے کا موقع دیں گے پھر انہیں مجبور کر کے شدید عذاب کی طرف لے آئیں گے۔

۲۵۔ اور اگر آپ ان سے پوچھیں :آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے؟ تو یہ ضرور کہیں گے :اللہ نے، : الحمد للہ بلکہ ان میں سے اکثر لوگ نہیں جانتے۔

۲۶۔ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اللہ کی ملکیت ہے، وہ اللہ یقینا بے نیاز،

لائق ستائش ہے۔
۲۷۔ اور اگر زمین کے تمام درخت قلم بن جائیں اور سمندر کے ساتھ مزید سات سمندر مل(کر سیاہی بن)جائیں تب بھی اللہ کے کلمات ختم نہ ہوں گے، یقینا اللہ بڑا غالب آنے والا، حکمت والا ہے۔
۲۸۔ اللہ کے لیے تم سب کا پیدا کرنا پھر دوبارہ اٹھانا ایک جان(کے پیدا کرنے اور پھر اٹھانے)کی طرح ہے، یقینا اللہ خوب سننے والا، دیکھنے والا ہے۔
۲۹۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ رات کو دن اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور اسی نے سورج اور چاند کو مسخر کیا ہے؟ سب ایک مقررہ وقت تک چل رہے ہیں اور بتحقیق اللہ تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے.
۳۰۔ یہ اس لیے کہ اللہ(کی ذات)ہی برحق ہے اور اس کے سوا جنہیں وہ پکارتے ہیں سب باطل ہیں اور اللہ ہی برتر و بزرگ ہے۔
۳۱۔ کیاتم نے نہیں دیکھا کہ کشتی سمندر میں اللہ کی نعمت سے چلتی ہے تاکہ وہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھائے، تمام صبر اور شکر کرنے والوں کے لیے یقینا اس میں نشانیاں ہیں۔
۳۲۔ اور جب ان پر(سمندر کی)موج سائبان کی طرح چھا جاتی ہے تو وہ عقیدے کو اسی کے لیے خالص کر کے اللہ کو پکارتے ہیں پھر جب وہ انہیں نجات دے کر خشکی پر پہنچا دیتا ہے تو ان میں سے کچھ اعتدال پر قائم رہتے ہیں اور ہماری نشانیوں کا وہی انکار کرتا ہے جو بدعہد ناشکرا ہے۔
۳۳۔ اے لوگو !اپنے پروردگار(کے غضب)سے بچو اوراس دن کا خوف کرو

جس دن نہ باپ بیٹے کے اور نہ بیٹا اپنے باپ کے کچھ کام آئے گا، اللہ کا وعدہ یقینا سچا ہے لہذا دنیا کی یہ زندگی تمہیں دھوکہ نہ دے اور دھوکے باز تمہیں اللہ کے بارے میں دھوکے میں نہ رکھے۔

۳۴۔ قیامت کا علم یقینا اللہ ہی کے پاس ہے اور وہی بارش برساتا ہے اور وہی جانتا ہے جو کچھ رحموں میں ہے اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کمانے والا ہے اور نہ کوئی یہ جانتا ہے کہ کس سرزمین میں اسے موت آئے گی، یقینا اللہ خوب جاننے والا، بڑا باخبر ہے۔

۳۴۔سورہ سبا۔ مکی ۔ آیات ۵۴

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ ثنائے کامل اس اللہ کے لیے ہے جو آسمانوں اور زمین کی ہر چیز کا مالک ہے اور آخرت میں بھی ثنائے کامل اسی کے لیے ہے اور وہ بڑا حکمت والا، خوب باخبر ہے۔

۲۔ جو کچھ زمین کے اندر جاتا ہے اور جو کچھ اس سے نکلتا ہے اور جو کچھ آسمان سے اترتا ہے اور جو کچھ اس میں چڑھتا ہے سب کو اللہ جانتا ہے اور وہی رحیم و غفور ہے۔

۳۔ اور کفار کہتے ہیں :قیامت ہم پر نہیں آئے گی، کہدیجیے :میرے عالم

الغیب رب کی قسم وہ تم پر ضرور آکر رہے گی، آسمانوں اور زمین میں ذرہ برابر بھی(کوئی چیز)اس سے پوشیدہ نہیں ہے اور نہ ذرے سے چھوٹی چیز اور نہ اس سے بڑی مگر یہ کہ سب کچھ کتاب مبین میں ثبت ہے۔

۴۔ تاکہ اللہ ایمان لانے والوں اور نیک عمل انجام دینے والوں کو جزا دے، یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے مغفرت اور رزق کریم ہے۔

۵۔ اور جنہوں نے ہماری آیات کے بارے میں کوشش کی کہ(ہم کو)مغلوب کریں ان کے لیے بلا کا دردناک عذاب ہے۔

۶۔ اور جنہیں علم دیا گیا ہے وہ خوب جانتے ہیں کہ آپ کے رب کی طرف سے آپ پر جو کچھ نازل کیا گیا ہے وہ حق ہے اور وہ بڑے غالب آنے والے اور قابل ستائش(اللہ)کی راہ کی طرف ہدایت کرتا ہے۔

۷۔ اور کفار کہتے ہیں: کیا ہم تمہیں ایک ایسے آدمی کا پتہ بتائیں جو تمہیں یہ خبر دیتا ہے کہ جب تم مکمل طور پر پارہ پارہ ہو جاؤ گے تو بلاشبہ تم نئی خلقت پاؤ گے؟

۸۔ اس نے اللہ پر جھوٹ بہتان باندھا ہے یا اسے جنون لاحق ہے؟(نہیں) بلکہ(بات یہ ہے کہ)جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ لوگ عذاب میں اور گہری گمراہی میں مبتلا ہیں۔

۹۔ کیا انہوں نے اپنے آگے اور پیچھے محیط آسمان اور زمین کو نہیں دیکھا؟ اگر ہم چاہیں تو انہیں زمین میں دھنسا دیں یا آسمان سے ان پر ٹکڑے برسا دیں۔ یقینا اس میں اللہ کی طرف رجوع کرنے والے ہر بندے کے لیے نشانی ہے۔

۱۰۔ اور بتحقیق ہم نے داؤد کو اپنی طرف سے فضیلت دی،(اور ہم نے کہا) اے پہاڑو !اس کے ساتھ(تسبیح پڑھتے ہوئے)خوش الحانی کرو اور پرندوں کو بھی(یہی حکم دیا)اور ہم نے لوہے کو ان کے لیے نرم کر دیا

۱۱۔ کہ تم زرہیں بناؤ اور ان کے حلقوں کو باہم مناسب رکھو اور تم سب نیک عمل کرو بتحقیق جو کچھ تم کرتے ہو میں اسے دیکھتا ہوں.

۱۲۔ اور سلیمان کے لیے(ہم نے)ہوا(کو مسخر کر دیا)، صبح کے وقت اس کا چلنا ایک ماہ کا راستہ اور شام کے وقت کا چلنا بھی ایک ماہ کا راستہ(ہوتا)اور ہم نے اس کے لیے تانبے کا چشمہ بہا دیا اور جنوں میں سے بعض ایسے تھے جو اپنے رب کی اجازت سے سلیمان کے آگے کام کرتے تھے اور ان میں سے جو ہمارے حکم سے انحراف کرتا ہم اسے بھڑکتی ہوئی آگ کے عذاب کا ذائقہ چکھاتے۔

۱۳۔ سلیمان جو چاہتے یہ جنات ان کے لیے بنا دیتے تھے، بڑی مقدس عمارات، مجسمے، حوض جیسے پیالے اور زمین میں گڑی ہوئی دیگیں، اے آل داؤد !شکر ادا کرو اور میرے بندوں میں شکر کرنے والے کم ہیں۔

۱۴۔ پھر جب ہم نے سلیمان کی موت کا فیصلہ کیا تو ان جنات کو سلیمان کی موت کی بات کسی نے نہ بتائی سوائے زمین پر چلنے والی(دیمک)کے جو ان کے عصا کو کھا رہی تھی، پھر جب سلیمان زمین پر گرے تو جنوں پر بات واضح ہو گئی کہ اگر وہ غیب جانتے ہوتے تو ذلت کے اس عذاب میں مبتلا نہ رہتے۔

۱۵۔بتحقیق(اہل)سبا کے لیے ان کی آبادی میں ایک نشانی تھی،(یعنی)دو باغ

دائیں اور بائیں تھے، اپنے رب کے رزق سے کھاؤ اور اس کا شکر ادا کرو، ایک پاکیزہ شہر(ہے)اور بڑا بخشنے والا پروردگار۔

۱۶۔ پس انہوں نے منہ پھیر لیا تو ہم نے ان پر بند کا سیلاب بھیج دیا اور ان دو باغوں کے عوض ہم نے انہیں دو ایسے باغات دیے جن میں بدمزہ پھل اور کچھ جھاؤ کے درخت اور تھوڑے سے بیر تھے۔

۱۷۔ ان کی ناشکری کے سبب ہم نے انہیں یہ سزا دی اور کیا(ایسی)سزا ناشکروں کے علاوہ ہم کسی اور کو دیتے ہیں؟

۱۸۔ اور ہم نے ان کے اور جن بستیوں کو ہم نے برکت سے نوازا تھا، کے درمیان چند کھلی بستیاں بسا دیں اور ان میں سفر کی منزلیں متعین کیں، ان میں راتوں اور دنوں میں امن کے ساتھ سفر کیا کرو۔

۱۹۔ پس انہوں نے کہا: ہمارے پروردگار !ہمارے سفر کی منزلوں کو لمبا کر دے اور انہوں نے اپنے آپ پر ظلم کیا چنانچہ ہم نے بھی انہیں افسانے بنا دیا اور انہیں مکمل طور پر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا، یقینا اس(واقعہ)میں ہر صبر اور شکر کرنے والے کے لیے نشانیاں ہیں۔

۲۰۔ اور بتحقیق ابلیس نے ان کے بارے میں اپنا گمان درست پایا اور انہوں نے اس کی پیروی کی سوائے مومنوں کی ایک جماعت کے۔

۲۱۔ اور ابلیس کو ان پر کوئی بالادستی حاصل نہ تھی مگر ہم یہ جاننا چاہتے تھے کہ آخرت کا ماننے والا کون ہے اور ان میں سے کون اس بارے میں شک میں ہے اور آپ کا رب ہر چیز پر نگہبان ہے۔

۲۲۔ کہہ دیجیے: جنہیں تم اللہ کے سوا(معبود) سمجھتے ہو انہیں پکارو، وہ ذرہ بھر چیز کے مالک نہیں ہیں نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں اور نہ ہی ان دونوں میں ان کی شرکت ہے اور نہ ان میں سے اس کا کوئی مدد گار ہے۔

۲۳۔اور اللہ کے نزدیک کسی کے لیے شفاعت فائدہ مند نہیں سوائے اس کے جس کے حق میں اللہ نے اجازت دی ہو، یہاں تک کہ جب ان کے دلوں سے پریشانی دور ہو گی تو وہ کہیں گے: تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ وہ کہیں گے: حق فرمایا ہے اور وہی برتر، بزرگ ہے۔

۲۴۔ان سے پوچھیے: تمہیں آسمانوں اور زمین سے رزق کون دیتا ہے؟ کہہ دیجیے: اللہ، تو ہم اور تم میں سے کوئی ایک ہدایت پر یا صریح گمراہی میں ہے۔

۲۵۔ کہہ دیجیے: ہمارے گناہوں کی تم سے پرسش نہیں ہو گی اور نہ ہی تمہارے اعمال کے بارے میں ہم سے سوال ہو گا۔

۲۶۔ کہہ دیجیے: ہمارا رب ہمیں جمع کرے گا پھر ہمارے درمیان حق پر مبنی فیصلہ فرمائے گا اور وہ بڑا فیصلہ کرنے والا، دانا ہے۔

۲۷۔ کہہ دیجیے: مجھے وہ تو دکھاؤ جنہیں تم نے شریک بنا کر اللہ کے ساتھ ملا رکھا ہے، ہرگز نہیں، بلکہ بڑا غالب آنے والا، حکمت والا صرف اللہ ہے۔

۲۸۔ اور ہم نے آپ کو تمام انسانوں کے لیے فقط بشارت دینے والا اور تنبیہ کرنے والا بنا کر بھیجا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

۲۹۔ اور یہ کہتے ہیں: اگر تم لوگ سچے ہو(تو بتاؤ قیامت کے)وعدے کا دن کب آنے والا ہے؟

۳۰۔ کہہ دیجیے :تم سے ایک دن کا وعدہ ہے جس سے تم نہ ایک گھڑی پیچھے ہٹ سکو گے اور نہ آگے بڑھ سکو گے۔

۳۱۔ اور کفار کہتے ہیں :ہم اس قرآن پر ہرگز ایمان نہ لائیں گے اور نہ(ان کتابوں پر)جو اس سے پہلے ہیں اور کاش آپ ان کا وہ حال دیکھ لیتے جب یہ ظالم اپنے رب کے سامنے کھڑے کیے جائیں گے اور ایک دوسرے پر الزام عائد کر رہے ہوں گے،(چنانچہ)جو لوگ دبے ہوئے ہوتے تھے وہ بڑا بننے والوں سے کہیں گے :اگر تم نہ ہوتے تو ہم مومن ہوتے۔

۳۲۔ اور بڑا بننے والے دبے رہنے والوں سے کہیں گے :ہدایت تمہارے پاس آ جانے کے بعد کیا ہم نے تمہیں اس سے روکا تھا؟(نہیں)بلکہ تم خود ہی مجرم ہو۔

۳۳۔ اور کمزور لوگ بڑا بننے والوں سے کہیں گے :بلکہ یہ رات دن کی چالیں تھیں جب تم ہمیں اللہ سے کفر کرنے اور اس کے لیے ہمسر بنانے کے لیے کہتے تھے، جب وہ عذاب کو دیکھ لیں گے تو دل میں ندامت لیے بیٹھیں گے اور ہم کفار کی گردنوں میں طوق ڈالیں گے، کیا ان کو اس کے سوا کوئی بدلہ ملے گا جس کے یہ مرتکب ہوا کرتے تھے۔

۳۴۔ اور ہم نے کسی بستی کی طرف کسی تنبیہ کرنے والے کو نہیں بھیجا مگر یہ کہ وہاں کے مراعات یافتہ لوگ کہتے تھے :جو پیغام تم لے کر آئے ہو ہم اسے نہیں مانتے۔

۳۵۔ اور کہتے تھے :ہم اموال اور اولاد میں بڑھ کر ہیں ہم پر عذاب نہیں ہو

گا۔

۳۶۔ کہدیجیے :میرا رب جس کے لیے چاہتا ہے رزق فراوان اور تنگ کر دیتا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

۳۷۔ اور تمہارے اموال و اولاد ایسے نہیں جو تمہیں ہماری قربت میں درجہ دلائیں سوائے اس کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرے، پس ان کے اعمال کا دگنا ثواب ہے اور وہ سکون کے ساتھ بالا خانوں میں ہوں گے.

۳۸۔ اور جو لوگ ہماری آیات کے بارے میں سعی کرتے ہیں کہ(ہم کو) مغلوب کریں یہ لوگ عذاب میں حاضر کیے جائیں گے۔

۳۹۔ کہدیجیے :میرا رب اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے فراوانی اور تنگی سے رزق دیتا ہے اور جو کچھ تم خرچ کرتے ہو اس کی جگہ وہ اور دیتا ہے اور وہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔

۴۰۔ اور جس دن وہ ان سب لوگوں کو جمع کرے گا پھر فرشتوں سے پوچھے گا :کیا یہ لوگ تمہاری پرستش کرتے تھے؟

۴۱۔ وہ کہیں گے :پاک ہے تیری ذات، تو ہی ہمارا آقا ہے نہ کہ وہ، بلکہ وہ تو جنات کی پرستش کرتے تھے اور ان کی اکثریت انہی کو مانتی ہے۔

۴۲۔ لہذا آج تم میں سے کوئی ایک دوسرے کو نفع اور نقصان پہنچانے کا اختیار نہیں رکھتا اور ظالموں سے ہم کہدیں گے :اب چکھو اس جہنم کا عذاب جس کی تم تکذیب کرتے تھے۔

۴۳۔ اور جب ان پر ہماری واضح آیات کی تلاوت کی جاتی ہے تو کہتے ہیں :یہ

شخص تو تمہیں تمہارے باپ دادا کے معبودوں سے روکنا چاہتا ہے اور کہتے ہیں: یہ (قرآن) تو محض ایک خود ساختہ جھوٹ ہے اور کفار (کا یہ وطیرہ رہا ہے کہ ان) کے پاس جب بھی حق آیا تو کہنے لگے: بے شک یہ تو ایک کھلا جادو ہے۔

۴۴۔ اور نہ تو ہم نے پہلے انہیں کتابیں دی تھیں جنہیں یہ پڑھتے ہوں اور نہ ہی آپ سے پہلے ہم نے ان کی طرف کوئی تنبیہ کرنے والا بھیجا ہے۔

۴۵۔ اور ان سے پہلے لوگوں نے بھی تکذیب کی تھی اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا تھا یہ اس کے دسویں حصے کو بھی نہیں پہنچے مگر جب انہوں نے میرے رسولوں کی تکذیب کی تو (دیکھ لیا) میرا عذاب کتنا سخت تھا۔

۴۶۔ کہدیجیے: میں تمہیں ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں کہ تم اللہ کے لیے اٹھ کھڑے ہو ایک ایک اور دو دو کر کے پھر سوچو کہ تمہارے ساتھی میں جنون کی کوئی بات نہیں ہے، وہ تو تمہیں ایک شدید عذاب سے پہلے خبردار کرنے والا ہے۔

۴۷۔ کہدیجیے: جو اجر (رسالت) میں نے تم سے مانگا ہے وہ خود تمہارے ہی لیے ہے، میرا اجر تو اللہ کے ذمے ہے اوروہ ہر چیز پر گواہ ہے.

۴۸۔ کہدیجیے: میرا رب یقینا حق نازل فرماتا ہے اور وہ غیب کی باتوں کا خوب جاننے والا ہے۔

۴۹۔ کہدیجیے: حق آگیا اور باطل نہ تو پہلی بار ایجاد کر سکتا ہے اور نہ ہی دوبارہ پلٹا سکتا ہے۔

۵۰۔ کہہ دیجیے :اگر میں گمراہ ہو گیا ہوں تو اس گمراہی کا نقصان خود مجھے ہی ہے اور اگر میں ہدایت یافتہ ہوں تو یہ اس وحی کی بنا پر ہے جو میرے رب کی طرف سے مجھ پر ہوتی ہے، اللہ یقینا بڑا سننے والا قریب ہے۔

۵۱۔ اور کاش !آپ دیکھ لیتے کہ جب یہ پریشان حال ہوں گے تو بچ نہ سکیں گے اور نزدیک ہی سے پکڑ لیے جائیں گے۔

۵۲۔(اب)وہ کہیں گے :ہم قیامت پر ایمان لے آئے لیکن اب وہ اتنی دور نکلی ہوئی چیز کو کہاں پا سکیں گے؟

۵۳۔ اور اس سے پہلے بھی وہ اس کا انکار کر چکے تھے اور انہوں نے بن دیکھے دور ہی دور سے(گمان کے)تیر چلائے تھے۔

۵۴۔ اور اب ان کے اور ان کی مطلوبہ اشیاء کے درمیان پردے حائل کر دیے گئے ہیں جیسا کہ پہلے بھی ان کے ہم خیال لوگوں کے ساتھ(یہی)کیا گیا تھا، یقینا وہ شبہ انگیز شک میں مبتلا تھے۔

۳۹۔سورۃ زمر ۔ مکی ۔ آیات ۷۵

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ اس کتاب کا نزول بڑے غالب آنے والے اور حکمت والے اللہ کی طرف سے ہے۔

۲۔ ہم نے آپ کی طرف یہ کتاب برحق نازل کی ہے لہذا آپ دین کو اسی کے لیے خالص کر کے صرف اللہ کی عبادت کریں۔

۳۔ آگاہ رہو !خالص دین صرف اللہ کے لیے ہے اور جنہوں نے اللہ کو چھوڑ کر اوروں کو سرپرست بنایا ہے(ان کا کہنا ہے کہ)ہم انہیں صرف اس لیے پوجتے ہیں کہ وہ ہمیں اللہ کا مقرب بنا دیں، اللہ ان کے درمیان یقینا ان باتوں کا فیصلہ کرے گا جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں، اللہ جھوٹے منکر کو یقینا ہدایت نہیں کرتا ہے۔

۴۔ اگر اللہ کسی کو اپنا بیٹا بنانا چاہتا تو اپنی مخلوق میں سے جسے چاہتا منتخب کر لیتا، وہ پاکیزہ ہے اور وہ اللہ یکتا، غالب ہے۔

۵۔ اسی نے آسمانوں اور زمین کو برحق پیدا کیا ہے، وہی رات کو دن پر لپیٹتا ہے اور دن کو رات پر لپیٹتا ہے اور اس نے سورج اور چاند کو مسخر کیا ہے، یہ سب ایک مقررہ وقت تک چلتے رہیں گے، آگاہ رہو !وہی بڑا غالب آنے والا معاف کرنے والا ہے.

۶۔ اسی نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا پھر اس سے اس کا جوڑا بنایا اور اسی نے تمہارے لیے چوپاؤں میں سے آٹھ جوڑے بنائے، وہی تمہیں تمہاری ماؤں کے شکموں میں تین تاریکیوں میں ایک خلقت کے بعد دوسری خلقت دیتا ہے، یہی اللہ تمہارا پروردگار ہے، اسی کی بادشاہی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، پھر تم کہاں پھرے جاتے ہو؟

۷۔ اگر تم کفر کرو تو یقینا اللہ تم سے بے نیاز ہے اور وہ اپنے بندوں کے لیے

کفر پسند نہیں کرتا اور اگر تم شکر کرو تو وہ اسے تمہارے لیے پسند کرے گا اور کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا پھر تمہیں اپنے رب کی بارگاہ کی طرف لوٹنا ہے پھر وہ تمہیں بتا دے گا کہ تم کیا کرتے رہے ہو، یقینا وہ دلوں کا حال خوب جاننے والا ہے.

۸۔ اور جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اپنے رب کی طرف رجوع کر کے اسے پکارتا ہے، پھر جب وہ اسے اپنی طرف سے کوئی نعمت دیتا ہے تو جسے پہلے پکارتا تھا اسے بھول جاتا ہے اور اللہ کے لیے شریک بنانے لگتا ہے تاکہ اس کی راہ سے(دوسروں کو)گمراہ کر دے، کہدیجیے :اپنے کفر سے تھوڑا سا لطف اندوز ہو جا، یقینا تو جہنمیوں میں سے ہے۔

۹۔(مشرک بہتر ہے)یا وہ شخص جو رات کی گھڑیوں میں سجدے اورقیام کی حالت میں عبادت کرتا ہے، آخرت سے ڈرتا ہے اور اپنے رب کی رحمت سے امید لگائے رکھتا ہے، کہدیجیے :کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے یکساں ہو سکتے ہیں؟ بے شک نصیحت تو صرف عقل والے ہی قبول کرتے ہیں۔

۱۰۔ کہدیجیے :اے میرے مومن بندو!اپنے رب سے ڈرو، جو اس دنیا میں نیکی کرتے ہیں ان کے لیے بھلائی ہے اور اللہ کی زمین بہت وسیع ہے، یقینا بے شمار ثواب تو صرف صبر کرنے والوں ہی کو ملے گا۔

۱۱۔ کہدیجیے :مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں دین کو اس کے لیے خالص کر کے اللہ کی بندگی کروں۔

۱۲۔ اور مجھے یہ حکم بھی ملا ہے کہ میں سب سے پہلا مسلم بنوں۔

۱۳۔ کہہ دیجیے :اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔

۱۴۔ کہہ دیجیے : میں اللہ ہی کی بندگی کرتا ہوں اپنے دین کو اس کے لیے خالص رکھتے ہوئے۔

۱۵۔ پس تم اللہ کے علاوہ جس جس کی بندگی کرنا چاہو کرتے رہو، کہہ دیجیے : گھاٹے میں تو یقینا وہ لوگ ہیں جو قیامت کے دن خود کو اور اپنے عیال کو گھاٹے میں ڈال دیں، خبردار !یہی کھلا گھاٹا ہے۔

۱۶۔ ان کے لیے ان کے اوپر آگ کے سائبان اور ان کے نیچے بھی شعلے ہوں گے، یہ وہ بات ہے جس سے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے، پس اے میرے بندو !مجھ سے ڈرو۔

۱۷۔ اور جن لوگوں نے طاغوت کی بندگی سے اجتناب کیا اور اللہ کی طرف رجوع کیا ان کے لیے خوشخبری ہے، پس آپ میرے ان بندوں کو بشارت دے دیجیے،

۱۸۔ جو بات کو سنا کرتے ہیں اور اس میں سے بہتر کی پیروی کرتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت دی ہے اور یہی صاحبان عقل ہیں۔

۱۹۔ بھلا جس شخص پر عذاب کا فیصلہ حتمی ہو گیا ہو کیا آپ اسے بچا سکتے ہیں جو آگ میں گر چکا ہو؟

۲۰۔ لیکن جو اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں ان کے لیے بالا خانے ہیں جن کے اوپر(مزید)بالا خانے بنے ہوئے ہیں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں، یہ

اللہ کا وعدہ ہے اور اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

۲۱۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ آسمان سے پانی نازل کرتا ہے پھر چشمے بنا کر اسے زمین میں جاری کرتا ہے پھر اس سے رنگ برنگی فصلیں اگاتا ہے، پھر وہ خشک ہو جاتی ہیں تو تم دیکھتے ہو کہ وہ زرد پڑ گئی ہیں پھر وہ اسے بھوسہ بنا دیتا ہے ؟ عقل والوں کے لیے یقینا اس میں نصیحت ہے۔

۲۲۔ کیا وہ شخص جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لیے کھول دیا ہو اور جسے اپنے رب کی طرف سے روشنی ملی ہو(سخت دل والوں کی طرح ہو سکتا ہے؟)، پس تباہی ہے ان لوگوں کے لیے جن کے دل ذکر خدا سے سخت ہو جاتے ہیں، یہ لوگ صریح گمراہی میں ہیں۔

۲۳۔ اللہ نے ایسی کتاب کی شکل میں بہترین کلام نازل فرمایا ہے جس کی آیات باہم مشابہ اور مکرر ہیں جس سے اپنے رب سے ڈرنے والوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں پھر ان کی جلدیں اور دل نرم ہو کر ذکر خدا کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں، یہی اللہ کی ہدایت ہے وہ جسے چاہتا ہے اس سے ہدایت دیتا ہے اور جسے اللہ گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے۔

۲۴۔ کیا وہ شخص جو قیامت کے دن برے عذاب سے بچنے کے لیے اپنے منہ کو سپر بناتا ہے(وہ امن پانے والوں کی طرح ہو سکتا ہے؟)اور ظالموں سے کہا جائے گا: چکھو اس کا ذائقہ جو تم کماتے تھے۔

۲۵۔ ان سے پہلوں نے تکذیب کی تو ان پر ایسی جگہ سے عذاب آیا جہاں سے وہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے۔

۲۶۔ پھر اللہ نے انہیں دنیاوی زندگی میں رسوائی کا ذائقہ چکھا دیا اور آخرت کا عذاب تو بہت بڑا ہے، اے کاش !وہ جان لیتے۔

۲۷۔ اور ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لیے ہر طرح کی مثالیں دی ہیں شاید وہ نصیحت حاصل کریں۔

۲۸۔ ایسا قرآن جو عربی ہے، جس میں کوئی عیب نہیں ہے تاکہ یہ تقویٰ اختیار کریں۔

۲۹۔ اللہ ایک شخص(غلام)کی مثال بیان فرماتا ہے جس(کی ملکیت)میں کئی بدخو(مالکان)شریک ہیں اور ایک(دوسرا)مرد(غلام)ہے جس کا صرف ایک ہی آقا ہے، کیا یہ دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ الحمد للہ، بلکہ ان میں سے اکثر نہیں جانتے ۔

۳۰۔(اے رسول)یقینا آپ کو بھی انتقال کرنا ہے اور انہیں بھی یقینا مرنا ہے۔

۳۱۔ پھر قیامت کے دن تم سب اپنے رب کے سامنے مقدمہ پیش کرو گے۔

۳۲۔ پس اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا جس نے اللہ پر جھوٹ باندھا اور جب سچائی اس کے پاس آئی تو اسے جھٹلا دیا؟ کیا کفار کے لیے جہنم میں ٹھکانا نہیں ہے؟

۳۳۔ اور جو شخص سچائی لے کر آیا اور جس نے اس کی تصدیق کی وہی لوگ اہل تقویٰ ہیں۔

۳۴۔ ان کے لیے جو کچھ وہ چاہیں ان کے پروردگار کے پاس ہے، نیکی کرنے

والوں کی یہی جزا ہے۔

۳۵۔ تاکہ اللہ ان کے بدترین اعمال کو مٹا دے اور جو بہترین اعمال انہوں نے انجام دیے ہیں انہیں ان کا اجر عطا کرے۔

۳۶۔ کیا اللہ اپنے بندے کے لیے کافی نہیں ہے؟ اور یہ لوگ آپ کو اس (اللہ) کے علاوہ دوسروں سے ڈراتے ہیں جب کہ اللہ جسے گمراہ کر دے اسے راہ دکھانے والا کوئی نہیں ہے۔

۳۷۔ اور جس کی اللہ رہنمائی کرے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا، کیا اللہ بڑا غالب آنے والا ، انتقام لینے والا نہیں ہے؟

۳۸۔ اور اگر آپ ان سے پوچھیں :آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا؟ تو وہ ضرور کہیں گے :اللہ نے، کہدیجیے :اللہ کے سوا جنہیں تم پکارتے ہو ان کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ اگر اللہ مجھے کوئی تکلیف پہنچانا چاہے تو کیا یہ معبود اس کی اس تکلیف کو دور کر سکتے ہیں؟ یا(اگر)اللہ مجھ پر مہربانی کرنا چاہے تو کیا یہ اس کی مہربانی کو روک سکتے ہیں؟ کہدیجیے :میرے لیے اللہ ہی کافی ہے، بھروسا رکھنے والے اسی پر بھروسا رکھتے ہیں۔

۳۹۔ کہدیجیے :اے میری قوم !تم اپنی جگہ عمل کیے جاؤ، میں بھی عمل کر رہا ہوں، پس عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا،

۴۰۔ کہ کس پر وہ عذاب آئے گا جو اسے رسوا کرے گا اور کس پر دائمی عذاب نازل ہونے والا ہے۔

۴۱۔ ہم نے آپ پر یہ کتاب انسانوں کے لیے برحق نازل کی ہے لہذا جو ہدایت

حاصل کرتا ہے وہ اپنے لیے حاصل کرتا ہے اور جو گمراہ ہوتا ہے وہ اپنا ہی نقصان کرتا ہے اور آپ ان کے ذمہ دار نہیں ہیں۔

۴۲۔ موت کے وقت اللہ روحوں کو قبض کرتا ہے اور جو ابھی نہیں مرا اس کی(روح)نیند میں(قبض کر لیتا ہے)پھر وہ جس کی موت کا فیصلہ کر چکا ہوتا ہے اسے روک رکھتا ہے اور دوسری کو ایک وقت تک کے لیے چھوڑ دیتا ہے، فکر کرنے والوں کے لیے یقینا اس میں نشانیاں ہیں۔

۴۳۔ کیا انہوں نے اللہ کے سوا اوروں کو شفیع بنا لیا ہے؟ کہدیجیے :خواہ وہ کسی چیز کا اختیار نہ رکھتے ہوں اور نہ ہی کچھ سمجھتے ہوں(تب بھی شفیع بنیں گے)؟

۴۴۔ کہدیجیے :ساری شفاعت اللہ کے اختیار میں ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اسی کی ہے پھر تم اسی کی طرف پلٹائے جاؤ گے۔

۴۵۔ اور جب صرف اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو آخرت پر ایمان نہ رکھنے والوں کے دل متنفر ہو جاتے ہیں اور جب اللہ کے سوا اوروں کا ذکر کیا جاتا ہے تو وہ خوش ہو جاتے ہیں۔

۴۶۔ کہدیجیے :اے اللہ !آسمانوں اور زمین کے خالق، پوشیدہ اور ظاہری باتوں کے جاننے والے !تو ہی اپنے بندوں کے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کرے گا جن میں وہ اختلاف کر رہے ہیں۔

۴۷۔اور اگر ظالموں کے پاس وہ سب(دولت)موجود ہو جو زمین میں ہے اور اتنی مزید بھی ہو تو قیامت کے دن برے عذاب سے بچنے کے لیے وہ اسے

فدیہ دینے کے لیے آمادہ ہو جائیں گے اور اللہ کی طرف سے وہ امر ان پر ظاہر ہو کر رہے گا جس کا انہوں نے خیال بھی نہیں کیا تھا۔

۴۸۔ اور ان کی بری کمائی بھی ان پر ظاہر ہو جائے گی اور جس بات کی وہ ہنسی اڑاتے تھے وہ انہیں گھیر لے گی۔

۴۹۔ جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ ہمیں پکارتا ہے، پھر جب ہم اپنی طرف سے اسے نعمت سے نوازتے ہیں تو کہتا ہے: یہ تو مجھے صرف علم کی بنا پر ملی ہے، نہیں بلکہ یہ ایک آزمائش ہے لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔

۵۰۔ ان سے پہلے (لوگ) بھی یہی کہا کرتے تھے تو جو کچھ وہ کرتے تھے ان کے کسی کام نہ آیا۔

۵۱۔ پس ان پر ان کے برے اعمال کے وبال پڑ گئے اور ان میں سے جنہوں نے ظلم کیا ہے عنقریب ان پر بھی ان کے برے اعمال کے وبال پڑنے والے ہیں اور وہ (اللہ کو) عاجز نہیں کر سکتے۔

۵۲۔ کیا انہیں معلوم نہیں کہ اللہ جس کے لیے چاہتا ہے رزق کشادہ اور تنگ کر دیتا ہے؟ ایمان لانے والوں کے لیے یقیناً اس میں نشانیاں ہیں۔

۵۳۔ کہد یجیے: اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا، یقیناً اللہ تمام گناہوں کو معاف فرماتا ہے، وہ یقیناً بڑا معاف کرنے والا، مہربان ہے۔

۵۴۔ اور اپنے رب کی طرف پلٹ آؤ اور اس کے فرمانبردار بن جاؤ قبل اس

کے کہ تم پر عذاب آ جائے، پھر تمہاری مدد نہیں کی جائے گی۔

۵۵۔ اور تمہارے رب کی طرف سے تم پر جو بہترین(کتاب)نازل ہوئی ہے اس کی پیروی کرو قبل اس کے کہ تم پر ناگہاں عذاب آ جائے اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔

۵۶۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص یہ کہے :افسوس ہے اس کوتاہی پر جو میں نے اللہ کے حق میں کی اور میں تو مذاق اڑانے والوں میں سے تھا۔

۵۷۔ یا وہ کہے :اگر اللہ میری ہدایت کرتا تو میں متقین میں سے ہو جاتا۔

۵۸۔ یا عذاب دیکھ کر یہ کہے :اگر مجھے واپس(دنیا میں)جانے کا موقع ملتا تو میں نیکی کرنے والوں میں سے ہو جاتا۔

۵۹۔)جواب ملے گا)کیوں نہیں!میری آیات تجھ تک پہنچیں مگر تو نے انہیں جھٹلایا اور تکبر کیا اور تو کافروں میں سے تھا۔

۶۰۔ اور جنہوں نے اللہ کی نسبت جھوٹ بولا قیامت کے دن آپ ان کے چہرے سیاہ دیکھیں گے، کیا تکبر کرنے والوں کا ٹھکانا جہنم میں نہیں ہے؟

۶۱۔ اور اہل تقویٰ کو ان کی کامیابی کے سبب اللہ نجات دے گا، انہیں نہ کوئی تکلیف پہنچے گی اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔

۶۲۔ اللہ ہر چیز کا خالق ہے اور وہ ہر چیز کا نگہبان ہے۔

۶۳۔ آسمانوں اور زمین کی کنجیاں اسی کی ملکیت ہیں اور جنہوں نے اللہ کی آیات کاانکار کیاوہی نقصان اٹھانے والے ہیں.

۶۴۔ کہدیجیے :اے نادانو !کیا تم مجھے کہتے ہو کہ میں غیر اللہ کی بندگی کروں؟

۶۵۔ اور بتحقیق آپ کی طرف اور آپ سے پہلے انبیاء کی طرف یہی وحی بھیجی گئی ہے کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارا عمل ضرور حبط ہو جائے گا اور تم ضرور نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

۶۶۔ بلکہ اللہ ہی کی عبادت کرو اور شکر گزاروں میں سے ہو جاؤ۔

۶۷۔ اور ان لوگوں نے اللہ کی قدر شناسی نہ کی جیسا کہ اس کی قدر کرنے کا حق ہے اور قیامت کے دن پوری زمین اس کے قبضہ قدرت میں ہو گی اور آسمان اس کے دست قدرت میں لپٹے ہوئے ہوں گے، وہ پاک اور بالاتر ہے اس شرک سے جو یہ کرتے ہیں۔

۶۸۔ اور (جب) صور پھونکا جائے گا تو جو آسمانوں اور زمین میں ہیں سب بیہوش ہو جائیں گے مگر جنہیں اللہ چاہے، پھر دوبارہ پھونکا جائے گا تو اتنے میں وہ سب کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے۔

۶۹۔ اور زمین اپنے رب کے نور سے چمک جائے گی اور (اعمال کی) کتاب رکھ دی جائے گی اور پیغمبروں اور گواہوں کو حاضر کیا جائے گا اور ان کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

۷۰۔ اور ہر شخص نے جو عمل کیا ہے اسے اس کا پورا بدلہ دیا جائے گا اور اللہ ان کے اعمال سے خوب واقف ہے۔

۷۱۔ اور کفار گروہ در گروہ جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے، یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس پہنچ جائیں گے تو اس کے دروازے کھول دیے جائیں گے اور جہنم کے کارندے ان سے کہیں گے: کیا تمہارے پاس تم میں سے پیغمبر نہیں

آئے تھے، جو تمہارے رب کی آیات تمہیں سناتے اور اس دن کے پیش آنے کے بارے میں تمہیں متنبہ کرتے؟ وہ کہیں گے :ہاں(کیوں نہیں)!
لیکن(اب)کفار کے حق میں عذاب کا فیصلہ حتمی ہو چکا ہے۔
۷۲۔ کہا جائے گا :جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ جس میں تمہیں ہمیشہ رہنا ہے، پس تکبر کرنے والوں کا کتنا برا ٹھکانا ہے۔
۷۳۔اور جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے رہے ہیں انہیں گروہ در گروہ جنت کی طرف چلایا جائے گا یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس پہنچ جائیں گے اور اس کے دروازے کھول دیے جائیں گے اور جنت کے منتظمین ان سے کہیں گے : تم پر سلام ہو۔ تم بہت خوب رہے، اب ہمیشہ کے لیے اس میں داخل ہو جاؤ۔
۷۴۔ اور وہ کہیں گے :ثنائے کامل ہے اس اللہ کے لیے جس نے ہمارے ساتھ اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اور ہمیں اس سرزمین کا وارث بنایا کہ جنت میں ہم جہاں چاہیں جگہ بنا سکیں، پس عمل کرنے والوں کا اجر کتنا اچھا ہے۔
۷۵۔ اور آپ فرشتوں کو عرش کے گرد حلقہ باندھے ہوئے اپنے رب کی ثنا کے ساتھ تسبیح کرتے ہوئے دیکھیں گے اور لوگوں کے درمیان برحق فیصلہ ہو چکا ہو گا اور کہا جائے گا :ثنائے کامل اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔

۴۰۔سورہ مومن/غافر ۔ مکی۔ آیات ۸۵

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ حا، میم۔

۲۔ اس کتاب کی تنزیل بڑے غالب آنے والے، دانا اللہ کی طرف سے ہے،

۳۔ جو گناہ معاف کرنے والا اور توبہ قبول کرنے والا، شدید عذاب دینے والا اور بڑے فضل والا ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اسی کی طرف پلٹ کر جانا ہے۔

۴۔ اللہ کی آیات کے بارے میں صرف کفار ہی جھگڑتے ہیں لہذاان کا شہروں میں چلنا پھرنا آپ کو دھوکے میں نہ رکھے۔

۵۔ ان سے پہلے نوح کی قوم اور ان کے بعد کے گروہوں نے بھی(انبیاء کی) تکذیب کی ہے اور ہر امت نے اپنے رسول کو گرفتار کرنے کا عزم کیا اور باطل ذرائع سے جھگڑتے رہے تاکہ اس سے حق کو زائل کر دیں تو میں نے انہیں اپنی گرفت میں لیا پس(دیکھ لو)میرا عذاب کیسا تھا۔

۶۔ اور اسی طرح کفار کے بارے میں آپ کے پروردگار کا یہ فیصلہ حتمی ہے کہ وہ اہل دوزخ ہیں۔

۷۔ جو(فرشتے)عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو(فرشتے)اس کے اردگرد ہیں سب اپنے رب کی ثناء کے ساتھ تسبیح کر رہے ہیں اور اس پر ایمان لائے ہیں اور ایمان والوں کے لیے مغفرت طلب کرتے ہیں، ہمارے پروردگار !

تیری رحمت اور علم ہر چیز کا احاطہ کیے ہوئے ہے پس ان لوگوں کو بخش دے جنہوں نے توبہ کی ہے اور تیرے راستے کی پیروی کی ہے اور انہیں عذاب جہنم سے بچا لے۔

۸۔ ہمارے پروردگار !انہیں ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں داخل فرما جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے اور ان کے باپ دادا اور ان کی ازواج اور ان کی اولاد میں سے جو نیک ہوں انہیں بھی، تو یقینا بڑا غالب آنے والا، حکمت والا ہے۔

۹۔ اور انہیں برائیوں سے بچا اور جسے تو نے اس روز برائیوں سے بچا لیا اس پر تو نے رحم فرمایا اور یہی تو بڑی کامیابی ہے۔

۱۰۔ جنہوں نے کفر اختیار کیا بلاشبہ انہیں پکار کر کہا جائے گا(:آج)جتنا تم اپنے آپ سے بیزار ہو رہے ہو اللہ اس سے زیادہ تم سے اس وقت بیزار تھا جب تمہیں ایمان کی طرف دعوت دی جاتی تھی اور تم کفر کرتے تھے۔

۱۱۔ وہ کہیں گے :اے ہمارے پروردگار !تو نے ہمیں دو مرتبہ موت اور دو مرتبہ زندگی دی ہے،اب ہم اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہیں تو کیا نکلنے کی کوئی راہ ہے؟

۱۲۔ایسا اس لیے ہوا کہ جب خدائے واحد کی طرف دعوت دی جاتی تھی تو تم انکار کرتے تھے اور اگر اس کے ساتھ شریک ٹھہرایا جاتا تو تم مان لیتے تھے، پس(آج)فیصلہ برتر، بزرگ اللہ کے پاس ہے۔

۱۳۔ وہ وہی ہے جو تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے اور آسمان سے تمہارے لیے رزق نازل فرماتا ہے اور نصیحت تو صرف وہی حاصل کرتا ہے جو(اس کی

طرف) رجوع کرتا ہے۔

۱۴۔ پس دین کو صرف اس کے لیے خالص کر کے اللہ ہی کو پکارو اگرچہ کفار کو برا لگے۔

۱۵۔ وہ بلند درجات کا مالک اور صاحب عرش ہے، وہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنے حکم سے روح نازل فرماتا ہے تاکہ وہ ملاقات کے دن کے بارے میں متنبہ کرے۔

۱۶۔ اس دن وہ سب(قبروں سے)نکل پڑیں گے، اللہ سے ان کی کوئی چیز پوشیدہ نہ رہے گی،(اس روز پوچھا جائے گا)آج کس کی بادشاہت ہے؟ (جواب ملے گا)خدائے واحد، قہار کی ۔

۱۷۔ آج ہر شخص کو اس کے عمل کا بدلہ دیا جائے گا، آج ظلم نہیں ہو گا، اللہ یقینا جلد حساب لینے والا ہے۔

۱۸۔ انہیں قریب الوقوع دن کے بارے میں متنبہ کیجیے، جب دل حلق تک آ رہے ہوں گے، غم سے گھٹ گھٹ جائیں گے، ظالموں کے لیے نہ کوئی دوست ہو گا اور نہ ہی کوئی ایسا سفارشی جس کی بات سنی جائے۔

۱۹۔ اللہ نگاہوں کی خیانت اور جو کچھ سینوں میں پوشیدہ ہے سے واقف ہے۔

۲۰۔ اور اللہ برحق فیصلہ کرتا ہے اور اللہ کے سوا جنہیں یہ لوگ پکارتے ہیں وہ کسی چیز کا فیصلہ کرنے کے(اہل)نہیں ہیں، یقینا اللہ ہی خوب سننے والا، دیکھنے والا ہے.

۲۱۔ کیا یہ لوگ زمین پر چلے پھرے نہیں ہیں تاکہ وہ ان لوگوں کا انجام دیکھ

لیتے جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں؟ وہ طاقت اور زمین پر اپنے آثار چھوڑنے میں ان سے کہیں زیادہ زبردست تھے، پس اللہ نے ان کے گناہوں کی وجہ سے انہیں گرفت میں لے لیا اور انہیں اللہ سے بچانے والا کوئی نہ تھا.

۲۲۔ یہ اس لیے کہ ان کے پیغمبر واضح دلائل لے کر ان کے پاس آتے تھے لیکن انہوں نے انکار کر دیا، پھر اللہ نے انہیں گرفت میں لے لیا، اللہ یقینا بڑا طاقتور، عذاب دینے میں سخت ہے۔

۲۳۔ اور بتحقیق ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں اور واضح دلائل کے ساتھ بھیجا،

۲۴۔ فرعون اور ہامان اور قارون کی طرف تو ان لوگوں نے کہا: یہ تو بہت جھوٹا جادوگر ہے۔

۲۵۔ پس جب انہوں نے ہماری طرف سے ان لوگوں کو حق پہنچایا تو وہ کہنے لگے: جو اس کے ساتھ ایمان لے آئیں، ان کے بیٹوں کو قتل کر دو اور ان کی بیٹیوں کو زندہ رہنے دو(مگر)کافروں کی چال اکارت ہی جاتی ہے۔

۲۶۔ اور فرعون نے کہا: مجھے چھوڑو کہ میں موسیٰ کو قتل کروں اور وہ اپنے رب کو پکارے مجھے ڈر ہے کہ وہ تمہارا دین بدل ڈالے گا یا زمین میں فساد برپا کرے گا۔

۲۷۔ اور موسیٰ نے کہا: میں اپنے اور تمہارے رب کی پناہ مانگتا ہوں ہر اس تکبر کرنے والے سے جو یوم حساب پر ایمان نہیں لاتا.

۲۸۔ اور آل فرعون میں سے ایک مومن جو اپنا ایمان چھپائے ہوئے تھا کہنے لگا: کیا تم ایسے شخص کو قتل کرنا چاہتے ہو جو کہتا ہے میرا رب اللہ ہے اور

تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس واضح دلائل لے کر آیا ہے؟ اگر وہ جھوٹا ہے تو اس کا جھوٹ خود اس کے خلاف جائے گا اور اگر وہ سچا ہے تو جس(عذاب)کا وہ تم سے وعدہ کر رہا ہے اس میں سے کچھ تو تم پرواقع ہو ہی جائے گا، اللہ یقینا تجاوز کرنے والے جھوٹے کو ہدایت نہیں دیتا.

۲۹۔ اے میری قوم !آج تمہاری بادشاہت ہے اور ملک میں تم غالب ہو پس اگر ہم پر اللہ کا عذاب آگیا تو ہماری کون مدد کرے گا؟ فرعون نے کہا: میں تمہیں صرف وہی رائے دوں گا جسے میں صائب سمجھتا ہوں اور میں اسی راستے کی طرف تمہاری رہنمائی کرتاہوں جو درست ہے۔

۳۰۔ اور جو شخص ایمان لایا تھا کہنے لگا: اے میری قوم !مجھے خوف ہے کہ تم پر کہیں وہ دن نہ آئے جیسا(پہلی)امتوں پر آیا تھا،

۳۱۔ جیسے قوم نوح اور عاد اور ثمود اور ان کے بعد والی امتوں پر آیا تھا اور اللہ تو بندوں پر ظلم کرنا نہیں چاہتا۔

۳۲۔ اور اے میری قوم !مجھے تمہارے بارے میں فریاد کے دن(قیامت)کا خوف ہے۔

۳۳۔ جس دن تم پیٹھ پھیر کر بھاگو گے تمہیں اللہ(کے عذاب)سے بچانے والا کوئی نہ ہو گا اور جسے اللہ گمراہ کر دے اسے ہدایت دینے والا کوئی نہیں۔

۳۴۔ اور بتحقیق اس سے پہلے یوسف واضح دلائل کے ساتھ تمہارے پاس آئے مگر تمہیں اس چیز میں شک ہی رہا جو وہ تمہارے پاس لائے تھے یہاں تک کہ جب ان کا انتقال ہوا تو تم کہنے لگے: ان کے بعد اللہ کوئی پیغمبر مبعوث نہیں

کرے گا اس طرح اللہ ان لوگوں کو گمراہ کر دیتا ہے جو تجاوز کرنے والے، شک کرنے والے ہوتے ہیں.

۳۵۔ جو اللہ کی آیات میں جھگڑا کرتے ہیں بغیر ایسی دلیل کے جو اللہ کی طرف سے ان کے پاس آئی ہو(ان کی)یہ بات اللہ اور ایمان لانے والوں کے نزدیک نہایت ناپسندیدہ ہے، اسی طرح ہر متکبر، سرکش کے دل پر اللہ مہر لگا دیتا ہے۔

۳۶۔ اور فرعون نے کہا :اے ہامان !میرے لیے ایک بلند عمارت بناؤ، شاید میں راستوں تک رسائی حاصل کر لوں،

۳۷۔ آسمانوں کے راستوں تک، پھر میں موسیٰ کے خدا کو دیکھ لوں اور میرا گمان یہ ہے کہ موسیٰ جھوٹا ہے، اس طرح فرعون کے لیے اس کی بد عملی کو خوشنما بنا دیا گیا اور وہ راہ راست سے روک دیا گیا اور فرعون کی چال تو صرف گھاٹے میں ہے۔

۳۸۔ اور جو شخص ایمان لایا تھا بولا :اے میری قوم !میری اتباع کرو، میں تمہیں صحیح راستہ دکھاتا ہوں۔

۳۹۔ اے میری قوم !یہ دنیاوی زندگی تو صرف تھوڑی دیر کی لذت ہے اور آخرت یقینا دائمی قیام گاہ ہے۔

۴۰۔ جو برائی کا ارتکاب کرے گا اسے اتنا ہی بدلہ ملے گا اور جو نیکی کرے گا وہ مرد ہو یا عورت اگر صاحب ایمان بھی ہو تو ایسے لوگ جنت میں داخل ہو ں گے جس میں انہیں بے شمار رزق ملے گا ۔

۴۱۔ اور اے میری قوم !آخر مجھے ہوا کیا ہے کہ میں تمہیں نجات کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھے آتش کی طرف بلاتے ہو؟

۴۲۔ تم مجھے دعوت دیتے ہو کہ میں اللہ کے ساتھ کفر کروں اور اسے اللہ کا شریک قرار دوں جس کا مجھے علم ہی نہیں ہے اور میں تمہیں بڑے غالب آنے والے، بخشنے والے اللہ کی طرف بلاتا ہوں۔

۴۳۔ حقیقت یہ ہے کہ جس چیز کی طرف تم مجھے دعوت دیتے ہو اس کی نہ دنیا میں کوئی دعوت ہے اور نہ آخرت میں اور ہماری بازگشت یقینا اللہ کی طرف ہے اور حد سے تجاوز کرنے والے تو یقینا جہنمی ہیں۔

۴۴۔ جو بات(آج)میں تم سے کہ رہا ہوں(کل)تم اسے ضرور یاد کرو گے اور میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں، بے شک اللہ بندوں پر خوب نگاہ کرنے والا ہے۔

۴۵۔ پس اللہ نے اس(مومن)کو ان کی بری چالوں سے بچایا اور آل فرعون کو برے عذاب نے گھیر لیا۔

۴۶۔ وہ لوگ صبح و شام آتش جہنم کے سامنے پیش کیے جائیں گے اور جس دن قیامت برپا ہو گی(تو حکم ہو گا)آل فرعون کو سخت ترین عذاب میں داخل کرو۔

۴۷۔ اور جب وہ جہنم میں جھگڑیں گے تو کمزور درجے کے لوگ بڑا بننے والوں سے کہیں گے :ہم تو تمہارے تابع تھے، تو کیا تم ہم سے آتش کا کچھ حصہ دور کر سکتے ہو؟

۴۸۔ بڑا بننے والے کہیں گے :ہم سب اس(آتش)میں ہیں، اللہ تو بندوں کے درمیان یقینا فیصلہ کر چکا ہے۔

۴۹۔ اور جو لوگ آتش جہنم میں ہوں گے وہ جہنم کے کارندوں سے کہیں گے :اپنے پروردگار سے درخواست کرو کہ ہم سے ایک دن کے لیے عذاب میں تخفیف کرے۔

۵۰۔ وہ کہیں گے :کیا تمہارے پیغمبر واضح دلائل لے کر تمہارے پاس نہیں آئے تھے؟ وہ کہیں گے :کیوں نہیں، تو وہ کہیں گے :پس درخواست کرتے رہو اور کفار کی درخواست بے نتیجہ ہی رہے گی ۔

۵۱۔ہم اپنے رسولوں اور ایمان لانے والوں کی دنیاوی زندگی میں بھی مدد کرتے رہیں گے اور اس روز بھی جب گواہ کھڑے ہوں گے۔

۵۲۔ اس روز ظالموں کو ان کی معذرت فائدہ نہیں دے گی اور ان پر لعنت پڑے گی اور ان کے لیے بدترین ٹھکانا ہو گا۔

۵۳۔ اور بتحقیق ہم نے موسیٰ کو ہدایت دی اور بنی اسرائیل کو ہم نے اس کتاب کا وارث بنایا،

۵۴۔ جو صاحبان عقل کے لیے ہدایت اور نصیحت تھی۔

۵۵۔ پس آپ صبر کریں،یقیناالله کا وعدہ برحق ہے اور اپنے گناہ کے لیے استغفار کریں اور صبح و شام اپنے رب کی ثناء کے ساتھ تسبیح کریں۔

۵۶۔ بے شک جو لوگ اللہ کی آیات کے بارے میں جھگڑتے ہیں بغیر کسی دلیل کے جو ان کے پاس آئی ہو، ان کے دلوں میں بڑائی کے سوا کچھ نہیں،

وہ اس(بڑائی)تک نہیں پہنچ پائیں گے، لہذا آپ اللہ کی پناہ مانگیں، وہ یقینا خوب سننے والا، دیکھنے والا ہے۔

۵۷۔ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا انسانوں کے خلق کرنے سے زیادہ بڑا کام ہے، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ۔

۵۸۔ اور نابینا اور بینا برابر نہیں ہو سکتے نیز نہ ہی ایماندار اور عمل صالح بجالانے والے اور بدکار، تم لوگ بہت کم نصیحت قبول کرتے ہو۔

۵۹۔ قیامت یقینا آنے والی ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہے لیکن اکثرلوگ ایمان نہیں لاتے۔

۶۰۔ اور تمہارا پروردگار فرماتا ہے :مجھے پکارو، میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا، جو لوگ از راہ تکبر میری عبادت سے منہ موڑتے ہیں یقینا وہ ذلیل ہو کر عنقریب جہنم میں داخل ہوں گے۔

۶۱۔ اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لیے رات بنائی کہ تم اس میں آرام کرو اور دن کو روشن بنایا، اللہ لوگوں پر بڑا فضل کرنے والا ہے لیکن اکثر لوگ شکر ادا نہیں کرتے۔

۶۲۔ یہی اللہ تمہارارب ہے جو ہر چیز کا خالق ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، پھر تم کہاں بھٹک رہے ہو؟

۶۳۔ اسی طرح وہ لوگ بھی بھٹکتے رہے جو اللہ کی آیات کا انکار کرتے تھے۔

۶۴۔ اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو جائے قرار اور آسمان کو عمارت بنایا اور اسی نے تمہاری صورت بنائی تو بہترین صورت بنائی اور تمہیں

پاکیزہ رزق دیا، یہی اللہ تمہارا رب ہے، پس بابرکت ہے وہ اللہ جو عالمین کا رب ہے۔

٦٥۔ وہی زندہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں لہذا تم دین کو اس کے لیے خالص کر کے اسی کو پکارو، ثنائے کامل ہے اس اللہ کے لیے جو عالمین کا پروردگار ہے۔

٦٦۔ کہدیجیے :مجھے اس بات سے روک دیا گیا ہے کہ میں ان کی عبادت کروں جنہیں تم اللہ کے علاوہ پکارتے ہو جب کہ میرے پاس میرے رب کی طرف سے واضح دلائل آچکے ہیں اور مجھے یہ حکم ہوا ہے کہ میں رب العالمین کا تابع فرمان رہوں۔

٦٧۔ وہ وہی ہے جس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر نطفے سے پھر لوتھڑے سے پھر تمہیں بچے کی صورت میں پیدا کرتا ہے پھر(تمہاری نشو و نما کرتا ہے)تاکہ تم اپنی جوانی کو پہنچ جاؤ پھر(تمہیں مزید زندگی دیتا ہے)تاکہ تم بڑھاپے کو پہنچ پاؤ اور تم میں سے کوئی تو پہلے ہی مر جاتا ہے اور(بعض کو مہلت ملتی ہے)تاکہ تم اپنے مقررہ وقت کو پہنچ جاؤ اور تاکہ تم عقل سے کام لو۔

٦٨۔ وہی تو ہے جو زندگی دیتا ہے اور وہی موت بھی دیتا ہے پھر جب وہ کسی امر کا فیصلہ کر لیتا ہے تو اس سے صرف یہ کہتا ہے :ہو جا !پس وہ ہوجاتا ہے۔

٦٩۔ کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو اللہ کی آیات کے بارے میں جھگڑتے ہیں؟ یہ لوگ کہاں پھرے جاتے ہیں؟

۷۰۔ جنہوں نے اس کتاب کی اور جو کچھ ہم نے پیغمبروں کو دے کر بھیجا ہے اس کی تکذیب کی ہے، انہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا۔

۷۱۔ جب طوق اور زنجیریں ان کی گردنوں میں ہوں گی، گھسیٹے جا رہے ہوں گے،

۷۲۔ کھولتے پانی کی طرف، پھر آگ میں جھونک دیے جائیں گے ۔

۷۳۔ پھر ان سے پوچھا جائے گا: کہاں ہیں وہ جنہیں تم شریک ٹھہراتے تھے،

۷۴۔ اللہ کو چھوڑ کر ؟ وہ کہیں گے :وہ تو ہم سے ناپید ہو گئے بلکہ ہم تو پہلے کسی چیز کو پکارتے ہی نہیں تھے، اسی طرح کفار کو اللہ گمراہ کر دیتا ہے۔

۷۵۔ یہ(انجام)اس لیے ہوا کہ تم زمین میں حق کے برخلاف(باطل پر) خوش ہوتے تھے اور اس کا بدلہ ہے کہ تم اترایا کرتے تھے۔

۷۶۔ جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ جس میں تم ہمیشہ رہو گے، تکبر کرنے والوں کا کتنا برا ٹھکانا ہے۔

۷۷۔ پس آپ صبر کریں، یقیناً اللہ کا وعدہ سچا ہے، اب انہیں ہم نے جو وعدہ (عذاب)دیا ہے اس میں سے کچھ حصہ ہم آپ کو(زندگی ہی میں)دکھا دیں یا آپ کو دنیا سے اٹھا لیں، بہرحال انہیں ہماری طرف پلٹ کر آنا ہے۔

۷۸۔ اور بتحقیق ہم نے آپ سے پہلے بہت سے رسول بھیجے ہیں، ان میں سے بعض کے حالات ہم نے آپ سے بیان کیے ہیں اور بعض کے حالات آپ سے بیان نہیں کیے اور کسی پیغمبر کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اللہ کے اذن کے بغیر کوئی معجزہ پیش کرے، پھر جب اللہ کا حکم آگیا تو حق کے ساتھ فیصلہ کر

دیا گیا اور اس طرح اہل باطل خسارے میں پڑ گئے۔
۷۹۔ اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لیے چوپائے بنائے تاکہ تم ان میں سے بعض پر سواری کرو اور بعض کا گوشت کھاؤ۔
۸۰۔ اور تمہارے لیے ان میں منفعت ہے اور تاکہ تمہارے دلوں میں(کہیں جانے کی)حاجت ہو تو ان پر(سوار ہو کر)پہنچ جاؤ نیز ان پر اور کشتیوں پر تم سوار کیے جاتے ہو۔
۸۱۔ اور وہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے پس تم اس کی کن کن نشانیوں کا انکار کرو گے.
۸۲۔ کیا وہ زمین میں چلے پھرے نہیں کہ انہیں ان لوگوں کا انجام نظر آتا جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں؟ وہ تعداد میں ان سے کہیں زیادہ تھے نیز طاقت اور زمین میں(اپنے)آثار چھوڑنے میں بھی ان سے زیادہ تھے،(اس کے باوجود)جو کچھ انہوں نے کیا وہ ان کے کچھ بھی کام نہ آیا۔
۸۳۔ پھر جب ان کے پیغمبر واضح دلائل کے ساتھ ان کے پاس آئے تو وہ اس علم پر نازاں تھے جو ان کے پاس تھا، پھر انہیں اس چیز نے گھیر لیا جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے۔
۸۴۔ پھر جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا تو کہنے لگے :ہم خدائے واحد پر ایمان لاتے ہیں اور جسے ہم اللہ کے ساتھ شریک ٹھہراتے تھے اس کا انکار کرتے ہیں۔
۸۵۔ لیکن ہمارا عذاب دیکھ لینے کے بعد ان کا ایمان ان کے لیے فائدہ مند

نہیں رہے گا، یہ اللہ کی سنت ہے جو اس کے بندوں میں چلی آ رہی ہے اور اس وقت کفار خسارے میں پڑ گئے۔

۴۱۔سورہ حمٓ سجدہ/فصلت ۔ مکی ۔ آیات ۵۴

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ حا، میم ۔

۲۔ خدائے رحمن و رحیم کی نازل کردہ(کتاب)ہے۔

۳۔ ایسی کتاب جس کی آیات کھول کر بیان کی گئی ہیں، ایک عربی(زبان کا) قرآن علم رکھنے والوں کے لیے ،

۴۔ بشارت دیتا ہے اور تنبیہ بھی کرتا ہے لیکن ان میں سے اکثر نے منہ پھیر لیا ہے پس وہ سنتے نہیں ہیں۔

۵۔ اور وہ کہتے ہیں :جس چیز کی طرف تو ہمیں بلاتا ہے اس کے لیے ہمارے دل غلاف میں ہیں اور ہمارے کانوں میں بھاری پن(بہراپن)ہے اور ہمارے درمیان اور تمہارے درمیان پردہ حائل ہے، پس تم اپنا کام کرو، ہم اپنا کام کرتے ہیں۔

۶۔ کہدیجیے :میں بھی تم جیسا آدمی ہوں، میری طرف وحی ہوتی ہے کہ ایک اللہ ہی تمہارا معبود ہے لہذا تم اس کی طرف سیدھے رہو اور اسی سے مغفرت

مانگو اور تباہی ہے ان مشرکین کے لیے ،

۷۔ جو زکوٰۃ نہیں دیتے اور جو آخرت کا انکار کرتے ہیں۔

۸۔ لیکن جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالح بجا لائے یقینا ان کے لیے نہ ختم ہونے والا ثواب ہے۔

۹۔ کہدیجیے : کیا تم اس ذات کا انکار کرتے ہو اور اس کے لیے مدمقابل قرار دیتے ہو جس نے زمین کو دو دن میں پیدا کیا؟ وہی تو عالمین کا پروردگار ہے۔

۱۰۔ اور اسی نے زمین میں اس کے اوپر پہاڑ بنائے اور اس میں برکات رکھ دیں اور اس میں چار دنوں میں حاجتمندوں کی ضروریات کے برابر سامان خوراک مقرر کیا۔

۱۱۔ پھر وہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا جو اس وقت دھواں تھا پھر آسمان اور زمین سے کہا : دونوں آ جاؤ خواہ خوشی سے یا کراہت سے، ان دونوں نے کہا : ہم بخوشی آ گئے.

۱۲۔ پھر انہیں دو دنوں میں سات آسمان بنا دیے اور ہر آسمان میں اس کا حکم پہنچا دیا اور ہم نے آسمان دنیا کو چراغوں سے آراستہ کیا اور محفوظ بھی بنایا، یہ سب بڑے غالب آنے والے، دانا کی تقدیر سازی ہے۔

۱۳۔ اگر یہ منہ پھیر لیں تو کہدیجیے : میں نے تمہیں ایسی بجلی سے ڈرایا ہے جیسی بجلی قوم عاد و ثمود پر آئی تھی۔

۱۴۔ جب ان کے پاس پیغمبر آگئے تھے ان کے سامنے اور پیچھے سے کہ اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہ کرو تو وہ کہنے لگے :اگر ہمارا پروردگار چاہتا تو فرشتے

نازل کرتا پس جس پیغام کے ساتھ تم بھیجے گئے ہو ہم اسے نہیں مانتے۔
۱۵۔ مگر عاد نے زمین میں ناحق تکبر کیا اور کہا: ہم سے بڑھ کر طاقتور کون ہے ؟ کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ جس اللہ نے انہیں پیدا کیا ہے وہ ان سے زیادہ طاقتور ہے؟(اس طرح)وہ ہماری آیات کا انکار کرتے تھے.
۱۶۔ تو ہم نے منحوس ایام میں ان پر طوفانی ہوا چلا دی تاکہ ہم دنیاوی زندگی ہی میں انہیں رسوائی کا عذاب چکھا دیں اور آخرت کا عذاب تو زیادہ رسوا کن ہے اور ان کی مدد بھی نہیں کی جائے گی۔
۱۷۔ اور(ادھر)ثمود کو تو ہم نے راہ راست دکھا دی تھی مگر انہوں نے ہدایت کی جگہ اندھا رہنے کو پسند کیا تو انہیں ان کے اعمال کے سبب ذلت آمیز عذاب کی بجلی نے گرفت میں لے لیا۔
۱۸۔ اور ہم نے انہیں بچا لیا جو ایمان لے آتے تھے اور تقویٰ اختیار کرتے تھے۔
۱۹۔ اور جس دن اللہ کے دشمن جہنم کی طرف چلائے جائیں گے تو انہیں روک لیا جائے گا۔
۲۰۔ یہاں تک کہ جب سب وہاں پہنچ جائیں گے تو ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور ان کی کھالیں ان کے خلاف گواہی دیں گی کہ وہ کیا کچھ کرتے رہے ہیں۔
۲۱۔ تو وہ اپنی کھالوں سے کہیں گے :تم نے ہمارے خلاف گواہی کیوں دی؟ وہ جواب دیں گی :اسی اللہ نے ہمیں گویائی دی ہے جس نے ہر چیز کو گویائی

دی اور اسی نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا اور تم اسی کی طرف پلٹائے جاؤ گے۔

۲۲۔ اور تم (گناہ کے وقت) اپنے کان کی گواہی سے اپنے آپ کو چھپا نہیں سکتے تھے اور نہ اپنی آنکھوں اور نہ اپنی کھالوں کی (گواہی سے) بلکہ تمہارا گمان یہ تھا کہ اللہ کو تمہارے بہت سے اعمال کی خبر نہیں ہے۔

۲۳۔ اور یہ تمہارا گمان تھا، جو گمان تم اپنے پروردگار کے بارے میں رکھتے تھے اسی نے تمہیں ہلاک کر دیا اور تم خسارہ اٹھانے والوں میں ہو گئے۔

۲۴۔ پس اگر وہ صبر کریں تو بھی ان کا ٹھکانا آتش ہے اور اگر وہ معذرت کریں تو ان کا عذر قبول نہیں کیا جائے گا۔

۲۵۔ اور ہم نے ان کے ساتھ ایسے ہم نشین لگا دیے تھے جو انہیں ان کے اگلے اور پچھلے اعمال کو خوشنما بنا کر دکھاتے تھے اور ان پر بھی وہی فیصلہ حتمی ہو گیا جو ان سے پہلے جنوں اور انسانوں کی امتوں پر لازم ہو چکا تھا، وہ یقینا خسارے میں تھے۔

۲۶۔ اور جو لوگ کافر ہو گئے ہیں وہ کہتے ہیں: اس قرآن کو نہ سنا کرو اور اس میں شور مچا دیا کرو تاکہ تم غالب آ جاؤ۔

۲۷۔ پس ہم کفار کو ضرور بالضرور سخت عذاب چکھائیں گے اور انہیں ان کے برے اعمال کی بدترین سزا ضرور دیں گے۔

۲۸۔ یہی آتش دشمنان خدا کی سزا ہے۔ اس میں ان کے لیے ہمیشہ کا گھر ہے، یہ اس بات کی سزا ہے کہ وہ ہماری آیات کا انکار کرتے تھے۔

۲۹۔ اور کفار کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! جنوں اور انسانوں دونوں کو

ہمیں دکھا دے جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا تاکہ ہم انہیں پاؤں تلے روند ڈالیں تاکہ وہ خوار ہوں۔

۳۰۔ جو کہتے ہیں :ہمارا پروردگار اللہ ہے پھر ثابت قدم رہتے ہیں ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں(اور ان سے کہتے ہیں)نہ خوف کرو نہ غم کرو اور اس جنت کی خوشی مناؤ جس کا تم سے وعدہ کیا تھا۔

۳۱۔ ہم دنیا میں بھی تمہارے رفیق تھے اور آخرت میں بھی(تمہارے ساتھی ہیں)اور یہاں تمہارے لیے تمہاری من پسند چیزیں موجود ہیں اور جو چیز تم طلب کرو گے وہ تمہارے لیے اس میں موجود ہو گی،

۳۲۔اس ذات کی طرف سے ضیافت کے طور پر جو بڑا بخشنے والا رحیم ہے۔

۳۳۔ اور اس شخص کی بات سے زیادہ کس کی بات اچھی ہو سکتی ہے جس نے اللہ کی طرف بلایا اور نیک عمل کیا اور کہا :میں مسلمانوں میں سے ہوں

۳۴۔ اورنیکی اور بدی برابر نہیں ہو سکتے، آپ(بدی کو)بہترین نیکی سے دفع کریں تو آپ دیکھ لیں گے کہ آپ کے ساتھ جس کی عداوت تھی وہ گویا نہایت قریبی دوست بن گیا ہے۔

۳۵۔ اور یہ(خصلت)صرف صبر کرنے والوں کو ملتی ہے اور یہ صفت صرف انہیں ملتی ہے جو بڑے نصیب والے ہیں۔

۳۶۔ اور اگر آپ شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ محسوس کریں تو اللہ کی پناہ مانگیں وہ یقینا خوب سننے والا، جاننے والا ہے۔

۳۷۔ اور رات اور دن اور سورج اور چاند اس کی نشانیوں میں سے ہیں، تم نہ تو

سورج کو سجدہ کرو اور نہ ہی چاند کو بلکہ اللہ کو سجدہ کرو جس نے ان سب کو پیدا کیا ہے، اگر تم صرف اللہ کی بندگی کرتے ہو۔

۳۸۔ پس اگر یہ لوگ تکبر کرتے ہیں تو جو (فرشتے) آپ کے پروردگار کے پاس ہیں وہ رات اور دن اسی کی تسبیح کرتے ہیں اور تھکتے نہیں ہیں۔

۳۹۔ اور اس کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ آپ زمین کو جمود کی حالت میں دیکھتے ہیں اور جب ہم اس پر پانی برسائیں تو وہ یکایک جنبش میں آتی ہے اور پھلنے پھولنے لگتی ہے، تو جس نے زمین کو زندہ کیا وہی یقینا مردوں کو زندہ کرنے والا ہے، وہ یقینا ہر چیز پر قادر ہے۔

۴۰۔ جو لوگ ہماری آیات میں ہیرا پھیری کرتے ہیں وہ ہم سے پوشیدہ نہیں ہیں کیا وہ شخص جو جہنم میں ڈالا جائے بہتر ہے یا وہ جو قیامت کے دن امن کے ساتھ حاضر ہوگا؟ تم جو چاہو کرتے رہو، جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے یقینا خوب دیکھنے والا ہے۔

۴۱۔ جو لوگ اس ذکر کا انکار کرتے ہیں جب وہ ان کے پاس آ جائے، حالانکہ یہ معزز کتاب ہے۔

۴۲۔ باطل نہ اس کے سامنے سے آ سکتا ہے اور نہ پیچھے سے، یہ حکمت والے اور لائق ستائش کی نازل کردہ ہے ۔

۴۳۔ آپ سے وہی کچھ کہا جا رہا ہے جو آپ سے پہلے رسولوں سے کہا گیا ہے، آپ کا رب یقینا مغفرت والا اور دردناک عذاب دینے والا ہے۔

۴۴۔ اور اگر ہم اس قرآن کو عجمی زبان میں قرار دیتے تو یہ لوگ کہتے کہ

اس کی آیات کو کھول کر بیان کیوں نہیں کیا گیا؟(کتاب)عجمی اور(نبی) عربی؟ کہدیجیے :یہ کتاب ایمان لانے والوں کے لیے ہدایت اور شفا ہے اورر جو ایمان نہیں لاتے ان کے کانوں میں بھاری پن(بہرا پن)ہے اور وہ ان کے لیے اندھا پن ہے، وہ ایسے ہیں جیسے انہیں دور سے پکارا جاتا ہو۔

۴۵۔ اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تو اس میں بھی اختلاف کیا گیا اور اگر آپ کے رب کی بات پہلے طے نہ ہوئی ہوتی تو ان کے درمیان فیصلہ ہو چکا ہوتا اور وہ اس(قرآن)کے بارے میں شبہ پیدا کرنے والے شک میں پڑے ہوئے ہیں۔

۴۶۔ جو نیک عمل کرتا ہے وہ اپنے لیے ہی کرتا ہے اور جو برا کام کرتا ہے خود اپنے ہی خلاف کرتا ہے اور آپ کا پروردگار تو بندوں پر قطعاً ظلم کرنے والا نہیں ہے۔

۴۷۔ قیامت کا علم اللہ کی طرف پلٹا دیا جاتا ہے، اس کے علم کے بغیر نہ کوئی پھل اپنے شگوفوں سے نکلتا ہے اور نہ کوئی مادہ حاملہ ہوتی ہے اور نہ جنتی ہے اور جس دن وہ انہیں پکارے گا : کہاں ہیں میرے شریک؟ تو وہ کہیں گے :ہم آپ سے اظہار کر چکے ہیں کہ ہم میں سے کوئی بھی گواہی دینے والا نہیں ہے۔

۴۸۔ اور جنہیں وہ پہلے پکارتے تھے وہ ان سے ناپید ہو جائیں گے اور وہ سمجھ جائیں گے کہ ان کے لیے کوئی خلاصی نہیں ہے۔

۴۹۔ انسان آسودگی مانگ مانگ کر تو تھکتا نہیں لیکن جب کوئی آفت آجاتی ہے تو مایوس ہوتا ہے اور آس توڑ بیٹھتا ہے۔

۵۰۔ اور اگر تکلیف پہنچنے کے بعد ہم اسے اپنی رحمت کی لذت چکھائیں تو ضرور کہتا ہے :یہ تو میرا حق تھا اور میں گمان نہیں کرتا کہ قیامت آنے والی ہے اور اگر میں اپنے رب کی طرف پلٹایا بھی گیا تو میرے لیے اللہ کے ہاں یقینا بھلائی ہے،(حالانکہ)کفار کو ان کے اعمال کے بارے میں ہم ضرور بتائیں گے وہ کیا کچھ کرتے رہے ہیں اور انہیں بدترین عذاب چکھائیں گے۔

۵۱۔ اور جب ہم انسان کو نعمت سے نوازتے ہیں تو وہ منہ پھیرتا اور اکڑ جاتا ہے اور جب اسے تکلیف پہنچتی ہے تو وہ لمبی دعائیں کرنے لگتا ہے۔

۵۲۔ کہدیجیے :یہ تو بتاؤ کہ اگر(یہ قرآن)اللہ کی طرف سے ہو، پھر تم اس سے انکار کرو تو اس شخص سے بڑھ کر گمراہ اور کون ہو گا جو اس(کی مخالفت) میں دور تک نکل گیا ہو؟

۵۳۔ ہم عنقریب انہیں اپنی نشانیاں آفاق عالم میں بھی دکھائیں گے اور خود ان کی ذات میں بھی یہاں تک کہ ان پر واضح ہو جائے کہ یقینا وہی(اللہ) حق ہے، کیا آپ کے پروردگار کا یہ وصف کافی نہیں ہے کہ وہ ہر چیز پر خوب شاہد ہے؟

۵۴۔ آگاہ رہو !بے شک یہ لوگ اپنے رب کی ملاقات کے بارے میں شک میں ہیں، آگاہ رہو !یقینا وہ ہر چیز کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔

۴۲۔سورہ شوریٰ ۔ مکی ۔ آیات ۵۳

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ حا، میم ۔

۲۔ عین ، سین ، قاف۔

۳۔ اسی طرح آپ کی طرف اور آپ سے پہلوں کی طرف بڑا غالب آنے والا، حکمت والا اللہ وحی بھیجتا رہا ہے۔

۴۔ جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کی ملکیت ہے اور وہ عالی مرتبہ، عظیم ہے۔

۵۔ قریب ہے کہ آسمان ان کے اوپر سے پھٹ پڑیں اور فرشتے اپنے پروردگار کی ثناء کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور اہل زمین کے لیے استغفار کرتے ہیں، آگاہ رہو !اللہ ہی بڑا بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔

۶۔ اور جنہوں نے اللہ کے سوا دوسروں کو سرپرست بنایا ہے اللہ ہی ان(کے اعمال)پر نگہبان ہے اور آپ ان کے ذمہ دار نہیں ہیں۔

۷۔ اور اسی طرح ہم نے آپ کی طرف عربی قرآن بھیجا ہے تاکہ آپ مکہ اور اس کے گرد و پیش میں رہنے والوں کو تنبیہ کریں اور اجتماع(قیامت)کے دن بارے میں بھی(تنبیہ کریں)جس میں کوئی شبہ نہیں ہے،(اس روز)ایک گروہ کو جنت جانا ہے اور دوسرے گروہ کو جہنم جاناہے ۔

۸۔ اور اگر اللہ چاہتا تو ان سب کو ایک ہی امت بنا دیتا لیکن و ہ جسے چاہتا ہے

اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے اور ظالموں کے لیے نہ کوئی سرپرست ہے اور نہ مددگار۔

۹۔ کیا انہوں نے اللہ کے علاوہ سرپرست بنا لیے ہیں؟ پس سرپرست تو صرف اللہ ہے اور وہی مردوں کو زندہ کرتا ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔

۱۰۔ اور تم جس بات میں اختلاف کرتے ہو اس کا فیصلہ اللہ کی طرف سے ہو گا وہی میرا پروردگار ہے، اسی پر میں نے بھروسا کیا اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

۱۱۔(وہی)آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے، اسی نے خود تمہاری جنس سے تمہارے لیے ازواج بنائے اور چوپایوں کے بھی جوڑے بنائے، اس طرح سے وہ تمہاری افزائش کرتا ہے، اس جیسی کوئی چیز نہیں ہے اور وہ خوب سننے والا، دیکھنے والا ہے۔

۱۲۔ آسمانوں اور زمین کی کنجیاں اس کی ملکیت ہیں وہ جس کے لیے چاہتا ہے رزق میں کشادگی اور تنگی دیتا ہے، وہ یقینا ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۔

۱۳۔ اس نے تمہارے لیے دین کا وہی دستور معین کیا جس کا اس نے نوح کو حکم دیا تھا اور جس کی ہم نے آپ کی طرف وحی بھیجی ہے اور جس کا ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو حکم دیا تھا کہ اس دین کو قائم رکھنا اور اس میں تفرقہ نہ ڈالنا، مشرکین کو وہ بات ناگوار گزری ہے جس کی طرف آپ انہیں دعوت دیتے ہیں، اللہ جسے چاہتا ہے اپنا برگزیدہ بنا لیتا ہے اور جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے اسی کو اپنی طرف راستہ دکھاتا ہے۔

۱۴۔ اور یہ لوگ اپنے پاس علم آنے کے بعد صرف آپس کی سرکشی کی وجہ سے تفرقے کا شکار ہوئے اور اگر آپ کے پروردگار کی طرف سے ایک مقررہ وقت تک کے لیے بات طے نہ ہو چکی ہوتی تو ان کے درمیان فیصلہ ہو چکا ہوتا اور جو لوگ ان کے بعد کتاب کے وارث ہوئے وہ اس کے بارے میں شبہ انگیز شک میں ہیں۔

۱۵۔ لہذا آپ اس کے لیے دعوت دیں اور جیسے آپ کو حکم ملا ہے ثابت قدم رہیں اور ان کی خواہشات کی پیروی نہ کریں اور کہد یجیے :اللہ نے جو کتاب نازل کی ہے میں اس پر ایمان لایا اور مجھے حکم ملا ہے کہ میں تمہارے درمیان انصاف کروں، اللہ ہمارا رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے، ہمارے اعمال ہمارے لیے اور تمہارے اعمال تمہارے لیے ہیں، ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی بحث نہیں، اللہ ہی ہمیں(ایک جگہ)جمع کرے گا اور بازگشت بھی اسی کی طرف ہے۔

۱۶۔ اور جو لوگ اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں بعد اس کے کہ اسے مان لیا گیا ہے، ان کے پروردگار کے نزدیک ان کی دلیل باطل ہے اور ان پر غضب ہے اور ان کے لیے سخت ترین عذاب ہے ۔

۱۷۔ اللہ وہی ہے جس نے برحق کتاب اور میزان نازل کیا اور آپ کو کیا معلوم کہ شاید قیامت نزدیک آگئی ہو۔

۱۸۔ جو لوگ اس(قیامت)پر ایمان نہیں رکھتے وہ اس کے بارے میں جلدی مچا رہے ہیں اور جو لوگ ایمان لائے ہیں وہ اس سے ڈرتے ہیں اور جانتے ہیں

کہ قیامت یقینا برحق ہے، آگاہ رہو !جو قیامت کے بارے میں جھگڑتے ہیں، وہ یقینا گمراہی میں دور نکل گئے ہیں۔

۱۹۔ اللہ اپنے بندوں پر مہربان ہے، وہ جسے چاہتا ہے رزق دیتا ہے اور وہی بڑا طاقت والا، بڑا غالب آنے والا ہے۔

۲۰۔ جو شخص آخرت کی کھیتی کا خواہاں ہو ہم اس کی کھیتی میں اضافہ کرتے ہیں اور جو دنیا کی کھیتی کا خواہاں ہو ہم اسے دنیا میں سے(کچھ)دے دیتے ہیں اور آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہ ہو گا۔

۲۱۔ کیا ان کے پاس ایسے شریک ہیں جنہوں نے ان کے دین کا ایسا دستور فراہم کیا ہے جس کی اللہ نے اجازت نہیں دی؟ اور اگر فیصلہ کن وعدہ نہ ہوتا تو ان کے درمیان فیصلہ ہو چکا ہوتا اور ظالموں کے لیے یقینا دردناک عذاب ہے۔

۲۲۔ آپ ظالموں کو اپنے اعمال کے سبب ڈرتے ہوئے دیکھیں گے اور وہ ان پر واقع ہونے والا ہے اور جو لوگ ایمان لے آئے ہیں اور نیک اعمال بجا لائے ہیں وہ جنت کے گلستانوں میں ہوں گے، ان کے لیے ان کے پروردگار کے پاس جو وہ چاہیں گے موجود ہو گا، یہی بڑا فضل ہے۔

۲۳۔ یہ وہ بات ہے جس کی اللہ اپنے ان بندوں کو خوشخبری دیتا ہے جو ایمان لاتے ہیں اور اعمال صالح بجا لاتے ہیں۔ کہدیجیے :میں اس(تبلیغ رسالت)پر تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا سوائے قریب ترین رشتہ داروں کی محبت کے اور جو کوئی نیکی کمائے ہم اس کے لیے اس نیکی میں اچھا اضافہ کرتے ہیں، اللہ

یقینا بڑا بخشنے والا، قدر دان ہے۔
۲۴۔ کیا یہ لوگ کہتے ہیں(رسول نے)اللہ پر جھوٹ بہتان باندھا ہے ؟ پس اگر اللہ چاہے تو آپ کے دل پر مہر لگادے اور اللہ باطل کو نابود کر دیتا ہے اور اپنے فرامین کے ذریعے حق کو پائیداری بخشتا ہے، وہ سینوں کی(پوشیدہ) باتوں سے یقینا خوب واقف ہے ۔
۲۵۔ اور وہ وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور گناہوں کو معاف کرتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اس کا علم رکھتا ہے۔
۲۶۔ اور ایمان لانے والوں اور اعمال صالح بجا لانے والوں کی دعا قبول کرتا ہے اور اپنے فضل سے انہیں اور زیادہ دیتا ہے اور کفار کے لیے سخت ترین عذاب ہے۔
۲۷۔ اور اگر اللہ اپنے بندوں کے لیے رزق میں فراوانی کر دیتا تو وہ زمین میں سرکش ہو جاتے لیکن اللہ جو چاہتا ہے وہ ایک مقدار سے نازل کرتا ہے، وہ اپنے بندوں سے خوب باخبر، نگاہ رکھنے والا ہے۔
۲۸۔ اور وہ وہی ہے جو ان کے ناامید ہو جانے کے بعد مینہ برساتا ہے اور اپنی رحمت پھیلا دیتا ہے اور وہی کارساز، قابل ستائش ہے۔
۲۹۔ اور آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا اور وہ جاندار جو اس نے ان دونوں میں پھیلا رکھے ہیں اس کی نشانیوں میں سے ہیں اور وہ جب چاہے انہیں جمع کرنے پر خوب قادر ہے۔
۳۰۔ اور تم پر جو مصیبت آتی ہے وہ خود تمہارے اپنے ہاتھوں کی کمائی سے

آتی ہے اور وہ بہت سی باتوں سے درگزر کرتا ہے۔

۳۱۔ اور تم زمین میں(اللہ کو)عاجز تو نہیں کر سکتے، اللہ کے سوا تمہارا نہ کوئی کارساز ہے اور نہ مددگار۔

۳۲۔ اور سمندر میں پہاڑوں جیسے جہاز اس کی نشانیوں میں سے ہے ۔

۳۳۔ اگر اللہ چاہے تو ہوا کو ساکن کر دے تو یہ سطح سمندر پر کھڑے رہ جائیں، ہر صبر کرنے والے شکرگزار کے لیے اس میں نشانیاں ہیں۔

۳۴۔ یا انہیں ان کے اعمال کے سبب تباہ کر دے اور وہ بہت سے لوگوں سے درگزر کرتا ہے،

۳۵۔ تاکہ ہماری آیات میں جھگڑنے والوں کو علم ہو جائے کہ ان کے لیے جائے پناہ نہیں ہے۔

۳۶۔ پس جو کچھ تمہیں دیا گیا ہے وہ دنیاوی زندگی کا سامان ہے اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ بہترین اور زیادہ پائیدار ہے ان لوگوں کے لیے جو ایمان لاتے اور اپنے پروردگار پر بھروسا کرتے ہیں،

۳۷۔ اور جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے پرہیز کرتے ہیں اور جب انہیں غصہ آئے تو معاف کر دیتے ہیں۔

۳۸۔ اور جو اپنے پروردگار کو لبیک کہتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور اپنے معاملات باہمی مشاورت سے انجام دیتے ہیں اور ہم نے جو رزق انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

۳۹۔ اور جب ان پر زیادتی سے ظلم کیا جاتا ہے تو وہ اس کا بدلہ لیتے ہیں۔

۴۰۔ اور برائی کا بدلہ اسی طرح کی برائی سے لینا(جائز)ہے، پھر کوئی درگزر کرے اور اصلاح کرے تو اس کا اجر اللہ پر ہے، اللہ یقینا ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔

۴۱۔ اور جو شخص مظلوم ہونے کے بعد بدلہ لے پس ایسے لوگوں پر ملامت کا کوئی راستہ نہیں ہے۔

۴۲۔ ملامت تو بس ان لوگوں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور ملک میں ناحق زیادتی کرتے ہیں ایسے لوگوں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

۴۳۔ البتہ جس نے صبر کیا اور درگزر کیا تو یہ معاملات میں عزم راسخ(کی علامت)ہے۔

۴۴۔ اور جسے اللہ گمراہ کر دے تو اس کے بعد اس کے لیے کوئی کارساز نہیں ہے اور آپ ظالموں کو دیکھیں گے کہ جب وہ عذاب کا مشاہدہ کریں گے تو کہیں گے: کیا واپس جانے کا کوئی راستہ ہے ؟

۴۵۔ اور آپ دیکھیں گے کہ جب وہ جہنم کے سامنے لائے جائیں گے تو ذلت کی وجہ سے جھکے ہوئے نظریں چرا کر دیکھ رہے ہوں گے اور(اس وقت) ایمان لانے والے کہیں گے : خسارہ اٹھانے والے یقینا وہ ہیں جنہوں نے آج قیامت کے دن اپنے آپ کو اور اپنے گھروالوں کو خسارے میں ڈالا، آگاہ رہو ! ظالم لوگ یقینا دائمی عذاب میں رہیں گے۔

۴۶۔ اور اللہ کے سوا ان کے ایسے سرپرست نہ ہوں گے جو ان کی مدد کریں اور جسے اللہ گمراہ کر دے پس اس کے لیے کوئی راہ نہیں ہے۔

۴۷۔ اپنے پروردگار کو لبیک کہو اس سے پہلے کہ اللہ کی جانب سے وہ دن آ جائے جس کے ٹلنے کا کوئی امکان نہیں، اس دن تمہارے لیے نہ کوئی پناہ گاہ ہو گی اور نہ ہی انکار کی کوئی گنجائش ہو گی۔

۴۸۔ پھر اگر یہ منہ پھیر لیں تو ہم نے آپ کو ان پر نگہبان بنا کر تو نہیں بھیجا، آپ کے ذمے تو صرف پہنچا دینا ہے اور جب ہم انسان کو اپنی رحمت کا ذائقہ چکھاتے ہیں تو اس سے خوش ہو جاتا ہے اور اگر ان کے اپنے بھیجے ہوئے اعمال کی وجہ سے انہیں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اس وقت یہ انسان یقینا ناشکرا ہو جاتا ہے۔

۴۹۔ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی صرف اللہ کے لیے ہے، وہ جو چاہتا ہے خلق فرماتا ہے، جسے چاہتا ہے بیٹیاں عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے نرینہ اولاد عطا کرتا ہے.

۵۰۔ یا (جسے چاہے) بیٹے اور بیٹیاں دونوں دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بانجھ بنا دیتا ہے وہ یقینا بڑا جاننے والا، قدرت والا ہے۔

۵۱۔ اور کسی بشر میں یہ صلاحیت نہیں کہ اللہ اس سے بات کرے ماسوائے وحی کے یا پردے کے پیچھے سے یا یہ کہ کوئی پیام رساں بھیجے پس وہ اس کے حکم سے جو چاہے وحی کرے، بے شک وہ بلند مرتبہ، حکمت والا ہے۔

۵۲۔ اور اسی طرح ہم نے اپنے امر میں سے ایک روح آپ کی طرف وحی کی ہے، آپ نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے اور نہ ہی ایمان کو (جانتے تھے) لیکن ہم نے اسے روشنی بنا دیا جس سے ہم اپنے بندوں میں سے جسے چاہتے

ہیں ہدایت دیتے ہیں اور آپ تو یقینا سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کر رہے ہیں،

۵۳۔ اس اللہ کے راستے کی طرف جو آسمانوں اور زمین کی سب چیزوں کا مالک ہے، آگاہ رہو !تمام معاملات اللہ ہی کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

۴۳۔ سورۃ زخرف ۔ مکی ۔ آیات ۸۹

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔حا، میم۔

۲۔ اس روشن کتاب کی قسم ۔

۳۔ ہم نے اس(قرآن)کو عربی قرآن بنایا ہے تاکہ تم سمجھ لو۔

۴۔ اور بلاشبہ یہ مرکزی کتاب(لوح محفوظ)میں ہمارے پاس برتر، پر حکمت ہے۔

۵۔ کیا ہم اس ذکر(قرآن)کو محض اس لیے تم سے پھیر دیں کہ تم حد سے گزرے ہوئے لوگ ہو؟

۶۔ اور پہلے لوگوں میں ہم نے بہت سے نبی بھیجے ہیں۔

۷۔ اور کوئی نبی ان کے پاس نہیں آتا تھا مگر یہ کہ یہ لوگ اس کا مذاق اڑاتے تھے۔

۸۔ پس ہم نے ان سے زیادہ طاقتوروں کو ہلاک کر دیا اور پچھلی قوموں کی سنت نافذ ہو گئی۔

۹۔ اور اگر آپ ان سے پوچھیں: آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا؟ تو یہ ضرور کہیں گے: بڑے غالب آنے والے، علیم نے انہیں پیدا کیا ہے،

۱۰۔ جس نے تمہارے لیے زمین کو گہوارہ بنایا اور اس میں تمہارے لیے راستے بنائے تاکہ تم راہ پا سکو۔

۱۱۔ اور جس نے آسمان سے پانی ایک مقدار میں نازل کیا جس سے ہم نے مردہ شہر کو زندہ کر دیا، تم بھی اسی طرح (قبروں سے) نکالے جاؤ گے۔

۱۲۔ اور جس نے تمام اقسام کے جوڑے پیدا کیے اور تمہارے لیے کشتیاں اور جانور آمادہ کیے جن پر تم سوار ہوتے ہو،

۱۳۔ تاکہ تم ان کی پشت پر بیٹھو پھر جب تم اس پر درست بیٹھ جاؤ تو اپنے پروردگار کی نعمت یاد کرو اور کہو: پاک ہے وہ جس نے اسے ہمارے لیے مسخر کیا ورنہ ہم اسے قابو میں نہیں لا سکتے تھے۔

۱۴۔ اور ہم اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

۱۵۔ اور ان لوگوں نے اللہ کے بندوں میں سے (کچھ کو) اللہ کا جز (اولاد) بنا دیا، یہ انسان یقینا کھلا ناشکرا ہے۔

۱۶۔ کیا اللہ نے اپنی مخلوقات میں سے (اپنے لیے) بیٹیاں بنا لیں اور تمہیں بیٹوں کے لیے منتخب کیا؟

۱۷۔ حالانکہ جب ان میں سے کسی ایک کو بھی اس (بیٹی) کا مژدہ سنایا جاتا ہے

جو اس نے خدائے رحمن کی طرف منسوب کی تھی تو اندر ہی اندر غصے سے پیچ و تاب کھا کر اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے۔

۱۸۔ کیا وہ جو زیور(ناز و نعم)میں پلتی ہے اور جھگڑے میں(اپنا)مدعا واضح نہیں کر سکتی(اللہ کے حصے میں ہے)؟

۱۹۔ اور انہوں نے فرشتوں کو جو اللہ کے بندے ہیں عورتیں قرار دے دیا، کیا انہوں نے ان کو خلق ہوتے ہوئے دیکھا تھا؟ عنقریب ان کی گواہی لکھی جائے گی اور ان سے پوچھا جائے گا۔

۲۰۔ اور وہ کہتے ہیں :اگر خدائے رحمن چاہتا تو ہم ان(فرشتوں)کی پوجا نہ کرتے، انہیں اس کا کوئی علم نہیں یہ تو صرف اندازے لگاتے ہیں۔

۲۱۔ کیا ہم نے انہیں اس(قرآن)سے پہلے کوئی دستاویز دی ہے جس سے اب یہ تمسک کرتے ہیں ؟

۲۲۔(نہیں)بلکہ یہ کہتے ہیں :ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک رسم پر پایا اور ہم انہی کے نقش قدم پر چل رہے ہیں ۔

۲۳۔ اور اسی طرح ہم نے آپ سے پہلے کسی بستی کی طرف کوئی تنبیہ کرنے والا نہیں بھیجا مگر یہ کہ وہاں کے عیش پرستوں نے کہا :ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک رسم پر پایا اور ہم انہی کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔

۲۴۔(ان کے نبی نے)کہا :خواہ میں اس سے بہتر ہدایت لے کر آؤں جس پر تم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے؟ وہ کہنے لگے :جو کچھ دے کر تم بھیجے گئے ہو ہم اسے نہیں مانتے۔

۲۵۔ چنانچہ ہم نے ان سے انتقام لیا اور دیکھ لو تکذیب کرنے والوں کا کیاانجام ہوا۔

۲۶۔ اور جب ابراہیم نے اپنے باپ(چچا)اور اپنی قوم سے کہا: جنہیں تم پوجتے ہو ان سے میں یقینا بیزار ہوں۔

۲۷۔ سوائے اپنے رب کے جس نے مجھے پیدا کیا، یقینا وہی مجھے سیدھا راستہ دکھائے گا۔

۲۸۔ اور اللہ نے اس(توحید پرستی)کو ابراہیم کی نسل میں کلمہ باقیہ قرار دیا تاکہ وہ(اللہ کی طرف)رجوع کریں۔

۲۹۔(ان کافروں کو فوری ہلاک نہیں کیا)بلکہ میں نے انہیں اور ان کے باپ دادا کو متاع حیات دی یہاں تک کہ ان کے پاس حق اور واشگاف بیان کرنے والا رسول آ گیا۔

۳۰۔ اور جب حق ان کے پاس آیا تو کہنے لگے :یہ تو جادو ہے، ہم اسے نہیں مانتے۔

۳۱۔ اور کہتے ہیں :یہ قرآن دونوں بستیوں میں سے کسی بڑے آدمی پر کیوں نازل نہیں کیا گیا؟

۳۲۔ کیا آپ کے پروردگار کی رحمت یہ لوگ تقسیم کرتے ہیں؟ جب کہ دنیاوی زندگی کی معیشت کو ان کے درمیان ہم نے تقسیم کیا ہے اور ہم ہی نے ان میں سے ایک کو دوسرے پر درجات میں فوقیت دی ہے تاکہ ایک دوسرے سے کام لے اور آپ کے پروردگار کی رحمت اس چیز سے بہتر ہے

جسے یہ لوگ جمع کرتے ہیں۔

۳۳۔ اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ(کافر)لوگ سب ایک ہی جماعت(میں مجتمع)ہو جائیں گے تو ہم خدائے رحمن کے منکروں کے گھروں کی چھتوں اور سیڑھیوں کو جن پر وہ چڑھتے ہیں چاندی سے،

۳۴۔ اور ان کے گھروں کے دروازوں اور ان تختوں کو جن پر وہ تکیہ لگاتے ہیں،

۳۵۔(چاندی)اور سونے سے بنا دیتے اور یہ سب دنیاوی متاع حیات ہے اور آخرت آپ کے پروردگار کے ہاں اہل تقویٰ کے لیے ہے۔

۳۶۔ اور جو بھی رحمن کے ذکر سے پہلوتہی کرتا ہے ہم اس پر ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں تو وہی اس کا ساتھی ہو جاتا ہے۔

۳۷۔ اور وہ(شیاطین)انہیں راہ(حق)سے روکتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ وہ راہ راست پر ہیں۔

۳۸۔ جب یہ شخص ہمارے پاس آئے گا تو کہے گا:اے کاش !میرے درمیان اور تیرے درمیان دو مشرقوں کا فاصلہ ہوتا، تو بہت برا ساتھی ہے۔

۳۹۔ اور جب تم ظلم کر چکے تو آج(ندامت)تمہیں فائدہ نہیں دے گی، عذاب میں یقینا تم سب شریک ہو۔

۴۰۔ کیا آپ بہروں کو سنا سکتے ہیں یا اندھے کو یا اسے جو واضح گمراہی میں ہے راستہ دکھا سکتے ہیں؟

۴۱۔ پس اگر ہم آپ کو اٹھا بھی لیں تو یقینا ہم ان سے انتقام لینے والے ہیں۔

۴۲۔ یا(آپ کی زندگی میں)آپ کو وہ(عذاب)دکھا دیں جس کا ہم نے ان سے وعدہ کیا ہے، یقینا ہم ان پر قدرت رکھنے والے ہیں

۴۳۔ پس آپ کی طرف جو وحی کی گئی ہے اس سے تمسک کریں، آپ یقینا سیدھے راستے پر ہیں۔

۴۴۔ اور یہ(قرآن)آپ کے اور آپ کی قوم کے لیے ایک نصیحت ہے اور عنقریب تم سب سے سوال کیا جائے گا۔

۴۵۔ اور جو پیغمبر ہم نے آپ سے پہلے بھیجے ہیں ان سے پوچھ لیجیے :کیا ہم نے خدائے رحمن کے علاوہ معبود بنائے تھے کہ ان کی بندگی کی جائے؟

۴۶۔ اور ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف بھیجا، پس موسیٰ نے کہا :میں رب العالمین کا رسول ہوں۔

۴۷۔ پس جب وہ ہماری نشانیاں لے کر ان کے پاس آئے تو وہ ان نشانیوں پر ہنسنے لگے۔

۴۸۔ اور جو نشانی ہم انہیں دکھاتے تھے وہ پہلی سے بڑی ہوتی اور ہم نے انہیں عذاب میں پکڑ لیا کہ شاید وہ باز آ جائیں۔

۴۹۔اور(عذاب دیکھ کر)کہنے لگے:اے جادوگر !تیرے پروردگار نے تیرے نزدیک تجھ سے جو عہد کر رکھا ہے اس کے مطابق ہمارے لیے دعا کر، ہم یقیناہدایت یافتہ ہو جائیں گے۔

۵۰۔ پھر جب ہم نے عذاب کو ان سے دور کر دیا تو وہ عہد شکنی کرنے لگے۔

۵۱۔اور فرعون نے اپنی قوم سے پکار کر کہا :اے میری قوم !کیا مصر کی

سلطنت میرے لیے نہیں ہے، اور یہ نہریں جو میرے(محلات کے)نیچے بہ رہی ہیں؟ کیا تم دیکھتے نہیں ہو؟

۵۲۔ کیا میں اس شخص سے بہتر نہیں ہوں جو بے توقیر ہے اور صاف بات بھی نہیں کر سکتا؟

۵۳۔ تو اس پر سونے کے کنگن کیوں نہیں اتارے گئے یا فرشتے اس کے ساتھ یکے بعد دیگرے کیوں نہیں آئے؟

۵۴۔ چونکہ اس نے اپنی قوم کو بے وقعت کر دیا اور انہوں نے اس کی اطاعت کی، وہ یقینا فاسق لوگ تھے۔

۵۵۔ پس جب انہوں نے ہمیں غصہ دلایا تو ہم نے ان سے انتقام لیا پھر ان سب کو غرق کر دیا۔

۵۶۔ پھر ہم نے انہیں قصہ پارینہ اور بعد(میں آنے)والوں کے لیے نشان عبرت بنا دیا،

۵۷۔ اور جب ابن مریم کی مثال دی گئی تو آپ کی قوم نے اس پر شور مچایا۔

۵۸۔ اور کہنے لگے : کیا ہمارے معبود اچھے ہیں یا وہ(عیسیٰ)؟ انہوں نے عیسیٰ کی مثال صرف برائے بحث بیان کی ہے بلکہ یہ لوگ تو جھگڑالو ہیں۔

۵۹۔ وہ تو بس ہمارے بندے ہیں جن پر ہم نے انعام کیا اور ہم نے انہیں بنی اسرائیل کے لیے نمونہ (قدرت)بنا دیا۔

۶۰۔اور اگر ہم چاہتے تو زمین میں تمہاری جگہ فرشتوں کو جانشین بنا دیتے ۔

۶۱۔ اور وہ(عیسیٰ)یقینا قیامت کی علامت ہے پس تم ان میں ہرگز شک نہ

کرو اور میری اتباع کرو، یہی سیدھا راستہ ہے۔

۶۲۔ اور شیطان کہیں تمہارا راستہ نہ روکے وہ یقینا تمہارا کھلا دشمن ہے۔

۶۳۔ اور عیسیٰ جب واضح دلائل لے کر آئے تو بولے: میں تمہارے پاس حکمت لے کر آیا ہوں اور جن بعض باتوں میں تم اختلاف رکھتے ہو انہیں تمہارے لیے بیان کرنے آیا ہوں، پس اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

۶۴۔ یقینا اللہ ہی میرا رب ہے اور تمہارا رب ہے پس اسی کی عبادت کرو، یہی سیدھا راستہ ہے۔

۶۵۔ پھر گروہوں نے آپس میں اختلاف کیا، پس ظالموں کے لیے دردناک دن کے عذاب سے تباہی ہے۔

۶۶۔ کیا یہ لوگ صرف قیامت کے منتظر ہیں کہ وہ ان پر اچانک آپڑے اور انہیں خبر بھی نہ ہو؟

۶۷۔ اس دن دوست بھی ایک دوسرے کے دشمن ہو جائیں گے سوائے پرہیز گاروں کے۔

۶۸۔(پرہیز گاروں سے کہا جائے گا)اے میرے بندو !آج تمہارے لیے کوئی خوف نہیں ہے اور نہ ہی تم غمگین ہو گے۔

۶۹۔(یہ وہی ہوں گے)جو ہماری آیات پر ایمان لائے اور وہ مسلمان تھے۔

۷۰۔(انہیں حکم ملے گا)تم اور تمہاری ازواج خوشی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ۔

۷۱۔ ان کے سامنے سونے کے تھال اور جام پھرائے جائیں گے اور اس میں ہر

وہ چیز موجود ہو گی جس کی نفس خواہش کرے اور جس سے نگاہیں لذت حاصل کریں اور تم اس میں ہمیشہ رہو گے۔

۷۲۔ اور یہ وہ جنت ہے جس کا تمہیں وارث بنا دیا گیا ہے ان اعمال کے صلے میں جو تم کرتے رہے ہو۔

۷۳۔ اس میں تمہارے لیے بہت سے میوے ہیں جنہیں تم کھاؤ گے۔

۷۴۔ جو لوگ مجرم ہیں یقینا وہ ہمیشہ جہنم کے عذاب میں رہیں گے۔

۷۵۔ ان سے(عذاب میں) تخفیف نہ ہو گی اور وہ اس میں مایوس پڑے رہیں گے۔

۷۶۔ اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود ہی ظالم تھے۔

۷۷۔ اور وہ پکاریں گے :اے مالک(پہریدار)تیرا پروردگار ہمیں ختم ہی کر دے تو وہ کہے گا :بے شک تمہیں یہیں پڑے رہنا ہے.

۷۸۔ بتحقیق ہم تمہارے پاس حق لے کر آئے تھے لیکن تم میں سے اکثر حق سے کراہت کرنے والے ہیں۔

۷۹۔ کیا انہوں نے کسی بات کا پختہ عزم کر رکھا ہے؟(اگر ایسا ہے)تو ہم بھی مضبوط ارادہ کرنے والے ہیں۔

۸۰۔ کیا یہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ ہم ان کی راز کی باتیں اور سرگوشیاں نہیں سنتے؟ ہاں !اور ہمارے فرستادہ(فرشتے)ان کے پاس ہی لکھ رہے ہیں۔

۸۱۔ کہدیجیے :اگر رحمن کی کوئی اولاد ہوتی تو میں سب سے پہلے(اس کی) عبادت کرنے والا ہوتا۔

۸۲۔ آسمانوں اور زمین کا رب، عرش کا رب، پاکیزہ ہے ان باتوں سے جو یہ لوگ بیان کر رہے ہیں۔

۸۳۔ پس انہیں بیہودہ باتوں میں مگن اور کھیل میں مشغول رہنے دیجئے یہاں تک کہ وہ اپنے اس دن کو پائیں جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔

۸۴۔ اور وہ وہی ہے جو آسمان میں بھی معبود ہے اور زمین میں بھی معبود ہے اور وہ بڑا حکمت والا، خوب جاننے والا ہے۔

۸۵۔ اور بابرکت ہے وہ جس کے لیے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے سب کی بادشاہی ہے اور اسی کے پاس قیامت کا علم ہے اور تم سب اسی کی طرف پلٹائے جاؤ گے۔

۸۶۔ اور اللہ کے سوا جنہیں یہ لوگ پکارتے ہیں وہ شفاعت کا کچھ اختیار نہیں رکھتے سوائے ان کے جو علم رکھتے ہوئے حق کی گواہی دیں۔

۸۷۔ اور اگر آپ ان سے پوچھیں :انہیں کس نے خلق کیا ہے؟تو یہ ضرور کہیں گے :اللہ نے، پھر کہاں الٹے جا رہے ہیں۔

۸۸۔ اور(اللہ جانتا ہے)رسول کے اس قول کو :اے پروردگار!یہ ایسے لوگ ہیں جو ایمان نہیں لاتے۔

۸۹۔ پس ان سے درگزر کیجیے اور سلام کہدیجیے کہ عنقریب یہ جان لیں گے۔

۴۴۔سورہ دخان ۔ مکی ۔ آیات۵۹

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔حا، میم ۔

۲۔ اس روشن کتاب کی قسم ۔

۳۔ہم نے اسے ایک بابرکت رات میں نازل کیا ہے، یقینا ہم ہی تنبیہ کرنے والے ہیں۔

۴۔ اس رات میں ہر حکیمانہ امر کی تفصیل وضع کی جاتی ہے ۔

۵۔ ایسا امر جو ہمارے ہاں سے صادر ہوتا ہے(کیونکہ)ہمیں رسول بھیجنا مقصود تھا۔

۶۔(رسول کا بھیجنا)آپ کے پروردگار کی طرف سے رحمت کے طور پر، وہ یقینا خوب سننے والا، جاننے والا ہے۔

۷۔ وہ آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا پروردگار ہے اگر تم یقین رکھنے والے ہو۔

۸۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی زندگی اور موت دیتا ہے، وہی تمہارا رب ہے اور تمہارے پہلے باپ دادا کا رب ہے۔

۹۔ لیکن یہ لوگ شک میں پڑے کھیل رہے ہیں۔

۱۰۔ پس آپ اس دن کا انتظار کریں جب آسمان نمایاں دھواں لے کر آئے گا،

۱۱۔ جو لوگوں پر چھا جائے گا، یہ عذاب دردناک ہو گا۔

۱۲۔(۔وہ فریاد کریں گے)ہمارے پروردگار !ہم سے یہ عذاب ٹال دے، ہم ایمان لاتے ہیں۔

۱۳۔ ان کے لیے نصیحت کہاں سودمند ہے جب کہ ان کے پاس واضح بیان کرنے والا رسول آیا تھا؟

۱۴۔ پھر انہوں نے اس سے منہ پھیر لیا اور کہا :یہ تو تربیت یافتہ دیوانہ ہے۔

۱۵۔ ہم تھوڑا سا عذاب ہٹا دیتے ہیں، تم یقینا وہی کچھ کرو گے جو پہلے کیا کرتے تھے۔

۱۶۔ جس دن ہم بڑی کاری ضرب لگائیں گے ہم(اس دن)انتقام لینے والے ہیں۔

۱۷۔ اور بتحقیق ان سے پہلے ہم نے فرعون کی قوم کو آزمائش میں ڈالا اور ان کے پاس ایک معزز رسول آیا۔

۱۸۔(اس رسول نے کہا) کہ اللہ کے بندوں کو میرے حوالے کر دو، میں تمہارے لیے امانتدار رسول ہوں۔

۱۹۔ اور اللہ کے مقابلے میں برتری دکھانے کی کوشش نہ کرو، میں تمہارے پاس واضح دلیل لے کر آیا ہوں۔

۲۰۔ اور میں اپنے رب اور تمہارے رب کی پناہ میں آگیا ہوں(اس بات سے) کہ تم مجھے سنگسار کرو۔

۲۱۔ اور اگر تم مجھ پر ایمان نہیں لاتے تو مجھ سے دور رہو۔

۲۲۔ پس موسیٰ نے اپنے رب کو پکارا کہ یہ مجرم لوگ ہیں۔

۲۳۔(اللہ نے فرمایا)پس میرے بندوں کو لے کر رات کو چل پڑیں، یقینا تم لوگوں کا پیچھا کیا جائے گا۔

۲۴۔ اور سمندر کو شگافتہ چھوڑ دیجئے ان کے لشکری یقینا غرق ہونے والے ہیں۔

۲۵۔ وہ لوگ کتنے ہی باغات اور چشمے چھوڑ گئے،

۲۶۔ اور کھیتیاں اور عمدہ محلات،

۲۷۔ اور نعمتیں جن میں وہ مزے لیتے تھے،

۲۸۔(یہ قصہ)اسی طرح واقع ہوا اور ہم نے دوسروں کو ان چیزوں کا وارث بنا دیا۔

۲۹۔ پھر نہ آسمان و زمین نے ان پر گریہ کیا اور نہ ہی وہ مہلت ملنے والوں میں سے تھے۔

۳۰۔ اور بتحقیق ہم نے بنی اسرائیل کو ذلت آمیز عذاب سے نجات دی،

۳۱۔(یعنی)فرعون سے، جو حد سے تجاوز کرنے والوں میں بہت اونچا چلا گیا تھا۔

۳۲۔ اور بتحقیق ہم نے انہیں(بنی اسرائیل کو)اپنے علم کی بنیاد پر اہل عالم پر فوقیت بخشی۔

۳۳۔ اور ہم نے انہیں ایسی نشانیاں دیں جن میں صریح امتحان تھا۔

۳۴۔ یہ لوگ ضرور کہیں گے:

۳۵۔ کہ یہ صرف ہماری پہلی موت ہے پھر ہم اٹھائے نہیں جائیں گے۔

۳۶۔ پس اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادا کو(دوبارہ زندہ کر کے)پیش کرو۔

۳۷۔ کیا یہ لوگ بہتر ہیں یا تبع کی قوم اور ان سے پہلے کے لوگ؟ انہیں ہم نے ہلاک کیا کیونکہ وہ سب مجرم تھے۔

۳۸۔ اور ہم نے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے کو کھیل نہیں بنایا۔

۳۹۔ ہم نے ان دونوں کو بس برحق پیدا کیا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

۴۰۔ یقینا فیصلے کا دن ان سب کے لیے طے شدہ ہے۔

۴۱۔ اس دن کوئی قریبی کسی قریبی کے کچھ کام نہ آئے گا اور نہ ہی ان کی مدد کی جائے گی،

۴۲۔ مگر جس پر اللہ رحم کرے، یقینا وہ بڑا غالب آنے والا، رحم کرنے والا ہے ۔

۴۳۔ بے شک زقوم کا درخت،

۴۴۔ گنہگار کا کھانا ہے،

۴۵۔ پگھلے ہوئے تانبے کی طرح ہے جو شکموں میں کھولتا ہے،

۴۶۔ جس طرح گرم پانی کھولتا ہے۔

۴۷۔ اسے پکڑ لو اور جہنم کے بیچ تک گھسیٹتے ہوئے لے جاؤ،

۴۸۔ پھر اس کے سر پر کھولتے ہوئے پانی کا عذاب انڈیل دو۔

۴۹۔ چکھ(عذاب)بے شک تو(جہنم کی ضیافت میں)بڑی عزت والا، اکرام

والا ہے۔

۵۰۔ یقینا یہ وہی چیز ہے جس میں تم شک کیا کرتے تھے۔

۵۱۔ اہل تقویٰ یقینا امن کی جگہ میں ہوں گے۔

۵۲۔ باغوں اور چشموں میں۔

۵۳۔ حریر اور دیبا پہنے ہوئے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔

۵۴۔ اسی طرح(ہو گا)اور ہم انہیں بڑی آنکھوں والی حوروں سے بیاہ دیں گے.

۵۵۔ وہاں وہ اطمینان سے ہر طرح کے میوے کی فرمائش کریں گے۔

۵۶۔ وہاں وہ پہلی موت کے سوا کسی اور موت کا ذائقہ نہیں چکھیں گے اور اللہ انہیں جہنم کے عذاب سے بچا لے گا۔

۵۷۔ یہ آپ کے پروردگار کے فضل سے ہو گا، یہی تو بڑی کامیابی ہے۔

۵۸۔ پس ہم نے اس(قرآن)کو آپ کی زبان میں آسان کر دیا تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔

۵۹۔ پس اب آپ بھی منتظر رہیں، یقینا یہ بھی منتظر ہیں۔

۴۵۔ سورہ جاثیہ ۔ مکی ۔ آیات ۳۷

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ حا، میم۔

۲۔ اس کتاب کا نزول بڑے غالب آنے والے، حکمت والے اللہ کی طرف سے ہے.

۳۔ آسمانوں اور زمین میں ایمان والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔

۴۔ اور تمہاری خلقت میں اور ان جانوروں میں جنہیں اللہ نے پھیلا رکھا ہے یقین رکھنے والی قوم کے لیے نشانیاں ہیں۔

۵۔ اور رات اور دن کی آمد و رفت میں نیز اس رزق میں جسے اللہ آسمان سے نازل فرماتا ہے پھر زمین کو اس سے زندہ کر دیتا ہے اس کے مردہ ہونے کے بعد اور ہواؤں کے بدلنے میں عقل رکھنے والی قوم کے لیے نشانیاں ہیں۔

۶۔ یہ اللہ کی آیات ہیں جنہیں ہم آپ کو برحق سنا رہے ہیں، پھر یہ اللہ اور اس کی آیات کے بعد کس بات پر ایمان لائیں گے؟

۷۔ تباہی ہے ہر جھوٹے گنہگار کے لیے،

۸۔ وہ اللہ کی آیات کو جو اس کے سامنے پڑھی جاتی ہیں سن تو لیتا ہے پھر تکبر کے ساتھ ضد کرتا ہے گویا اس نے انہیں سنا ہی نہیں، سو اسے دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجیے۔

۹۔ اور جب اسے ہماری آیات میں سے کچھ کا پتہ چلتا ہے تو ان کی ہنسی اڑاتا ہے، ایسے لوگوں کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب ہے۔

۱۰۔ ان کے پیچھے جہنم ہے اور جو کچھ ان کا کیا دھرا ہے وہ انہیں کچھ بھی فائدہ نہ دے گا اور نہ وہ جنہیں اللہ کے سوا انہوں نے کارساز بنایا تھا اور ان

کے لیے تو بڑا عذاب ہے.

۱۱۔ یہ(قرآن)ہدایت ہے اور جو لوگ اپنے پروردگار کی آیات کا انکار کرتے ہیں ان کے لیے دردناک عذاب کی سخت سزا ہو گی۔

۱۲۔ اللہ وہی ہے جس نے تمہارے لیے سمندر کو مسخر کیا تاکہ اس کے حکم سے اس میں کشتیاں چلیں اور تاکہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور شاید تم شکر کرو۔

۱۳۔ اور جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے سب کو اس نے اپنی طرف سے تمہارے لیے مسخر کیا، غور کرنے والوں کے لیے یقینا اس میں نشانیاں ہیں۔

۱۴۔ ایمان والوں سے کہدیجیے :جو لوگ ایام اللہ پر عقیدہ نہیں رکھتے ان سے درگزر کریں تاکہ اللہ خود اس قوم کو اس کے کیے کا بدلہ دے۔

۱۵۔ جو نیکی کرتا ہے وہ اپنے لیے کرتا ہے اور جو برائی کا ارتکاب کرتا ہے اس کا وبال اسی پر ہے، پھر تم اپنے پروردگار کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

۱۶۔ اور ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب، حکمت اور نبوت دی اور ہم نے انہیں پاکیزہ چیزیں عطا کیں اور ہم نے انہیں اہل عالم پر فضیلت دی۔

۱۷۔ اور ہم نے انہیں امر(دین)کے بارے میں واضح دلائل دیے تو انہوں نے اپنے پاس علم آ جانے کے بعد آپس کی ضد میں آ کر اختلاف کیا، آپ کا پروردگار قیامت کے دن ان کے درمیان ان باتوں کا فیصلہ فرمائے گا جن میں یہ لوگ اختلاف کرتے تھے.

۱۸۔ پھر ہم نے آپ کو امر (دین) کے ایک آئین پر قائم کیا، لہذا آپ اسی پر چلتے رہیں اور نادانوں کی خواہشات کے پیچھے نہ چلیں۔
۱۹۔ بلاشبہ یہ لوگ اللہ کے مقابلے میں آپ کے کچھ بھی کام نہیں آئیں گے اور ظالم تو یقینا ایک دوسرے کے حامی ہوتے ہیں اور اللہ پرہیزگاروں کا حامی ہے۔
۲۰۔ یہ (قرآن) لوگوں کے لیے بصیرت افروز اور یقین رکھنے والوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔
۲۱۔ برائی کا ارتکاب کرنے والے کیا یہ گمان کرتے ہیں کہ ہم انہیں اور ایمان لانے والوں اور نیک اعمال بجا لانے والوں کو ایک جیسا بنائیں گے کہ ان کا جینا اور مرنا یکساں ہو جائے؟ برا فیصلہ ہے جو یہ لوگ کر رہے ہیں۔
۲۲۔ اور اللہ نے آسمانوں اور زمین کو برحق خلق کیا ہے تاکہ ہر شخص کو اس کے کیے کا بدلہ دیا جائے اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔
۲۳۔ کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا ہے جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود بنا رکھا ہے اور اللہ نے (اپنے) علم کی بنیاد پر اسے گمراہ کر دیا ہے اور اس کے کان اور دل پر مہر لگا دی ہے اور اس کی آنکھ پر پردہ ڈال دیا ہے؟ پس اللہ کے بعد اب اسے کون ہدایت دے گا؟ کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے ؟
۲۴۔ اور وہ کہتے ہیں: زندگی تو بس یہی دنیاوی زندگی ہے (جس میں) ہم مرتے ہیں اور جیتے ہیں اور ہمیں صرف زمانہ ہی مارتا ہے اور انہیں اس کا کچھ علم

نہیں ہے، وہ صرف ظن سے کام لیتے ہیں۔
۲۵۔ اور جب ان کے سامنے ہماری آیات پوری وضاحت کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں تو ان کی حجت صرف یہی ہوتی ہے کہ وہ کہتے ہیں :اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادا کو(زندہ کر کے)لے آؤ۔
۲۶۔ کہدیجیے :اللہ ہی تمہیں زندہ کرتا ہے پھر تمہیں مار ڈالتا ہے پھر تمہیں قیامت کے دن جس میں کوئی شبہ نہیں جمع کیا جائے گا لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔
۲۷۔ اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ کے لیے ہے اور جس دن قیامت برپا ہو گی اس روز اہل باطل خسارے میں پڑ جائیں گے۔
۲۸۔ اور آپ ہر امت کو گھٹنوں کے بل گرا ہوا دیکھیں گے اور ہر ایک امت اپنے نامہ اعمال کی طرف بلائی جائے گی، آج تمہیں ان اعمال کا بدلہ دیا جائے گا جو تم کرتے رہے ہو۔
۲۹۔ ہماری یہ کتاب تمہارے بارے میں سچ سچ بیان کر دے گی جو تم کرتے تھے، ہم اسے لکھواتے رہتے تھے۔
۳۰۔ پھر جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالح بجا لائے انہیں ان کا رب اپنی رحمت میں داخل کرے گا، یہی تو نمایاں کامیابی ہے۔
۳۱۔ اور جنہوں نے کفر کیا(ان سے کہا جائے گا)کیا میری آیات تمہیں سنائی نہیں جاتی تھیں؟ پھر تم نے تکبر کیا اور تم مجرم قوم تھے۔
۳۲۔ اور جب(تم سے)کہا جاتا تھا کہ یقینا اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت میں

کوئی شک نہیں ہے تو تم کہتے تھے :ہم نہیں جانتے قیامت کیا ہے، ہمیں گمان سا ہوتا ہے اور ہم یقین کرنے والے نہیں ہیں۔

۳۳۔ اور ان پر اپنے اعمال کی برائیاں ظاہر ہو گئیں اور جس چیز کی وہ ہنسی اڑاتے تھے اس نے انہیں گھیر لیا۔

۳۴۔ اور کہا جائے گا :آج ہم تمہیں اسی طرح بھلا دیتے ہیں جس طرح تم نے اپنے اس دن کے آنے کو بھلا دیا تھا اور تمہارا ٹھکانا جہنم ہے اور کوئی تمہارا مدد گار نہیں ہے.

۳۵۔ یہ(سزا)اس لیے ہے کہ تم نے اللہ کی آیات کو مذاق بنایا تھا اور دنیاوی زندگی نے تمہیں دھوکے میں ڈال رکھا تھا، پس آج کے دن نہ تو یہ اس(جہنم)سے نکالے جائیں گے اور نہ ان کی معذرت قبول کی جائے گی۔

۳۶۔ پس ثنائے کامل اس اللہ کے لیے ہے جو آسمانوں کا رب اور زمین کا رب ہے، عالمین کا رب ہے۔

۳۷۔ اور آسمانوں اور زمین میں بڑائی صرف اسی کے لیے ہے اور وہی بڑا غالب آنے والا، حکمت والا ہے۔

۴۶۔سورہ احقاف۔ مکی۔ آیات۳۵

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ حا، میم۔

۲۔ اس کتاب کا نزول بڑے غالب آنے والے، حکمت والے اللہ کی طرف سے ہے.

۳۔ ہم نے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے کو برحق اور ایک معینہ مدت کے لیے پیدا کیا ہے اور جو لوگ کافر ہو گئے ہیں وہ اس چیز سے منہ موڑے ہوئے ہیں جس کی انہیں تنبیہ کی گئی تھی۔

۴۔ کہدیجیے :یہ تو بتاؤ جنہیں اللہ کے سوا تم پکارتے ہو، مجھے بھی دکھاؤ انہوں نے زمین کی کون سی چیز پیدا کی ہے یا آسمانوں میں ان کی شرکت ہے؟ اگر تم سچے ہو تو اس سے پہلے کی کوئی کتاب یا کوئی باقی ماندہ علمی(ثبوت)میرے سامنے پیش کرو۔

۵۔ اور اس شخص سے بڑھ کر گمراہ کون ہو گا جو اللہ کے سوا ایسے کو پکارے جو قیامت تک اسے جواب نہ دے سکے بلکہ جو ان کے پکارنے تک سے بے خبر ہوں؟

۶۔ اور جب لوگ جمع کیے جائیں گے تو وہ ان کے دشمن ہوں گے اور ان کی پرستش سے انکار کریں گے۔

۷۔ اور جب ان کے سامنے ہماری واضح آیات کی تلاوت کی جاتی ہے تو جب حق ان کے پاس آ جاتا ہے تو کفار کہتے ہیں :یہ تو صریح جادو ہے۔

۸۔ کیا یہ کہتے ہیں :اس نے اسے خود گھڑ لیا ہے؟ کہدیجیے :اگر میں نے اسے خود گھڑ لیا ہے تو تم میرے لیے اللہ کی طرف سے(بچاؤ کا)کوئی اختیار نہیں

رکھتے، تم اس(قرآن)کے بارے میں جو گفت و شنید کرتے ہو اس سے اللہ خوب باخبر ہے اور میرے درمیان اور تمہارے درمیان اس پر گواہی کے لیے وہی کافی ہے اور وہی بڑا بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔

۹۔ کہد یجیے :میں رسولوں میں انوکھا(رسول)نہیں ہوں اور میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا ہو گا، میں تو صرف اسی کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف وحی کی جاتی ہے اور میں تو صرف واضح طور پر تنبیہ کرنے والا ہوں۔

۱۰۔ کہد یجیے :یہ تو بتاؤ اگر یہ(قرآن)اللہ کی طرف سے ہو اور تم نے اس سے انکار کیا ہو جب کہ بنی اسرائیل کا ایک گواہ اس جیسی کتاب پر گواہی دے چکا ہے اور پھر وہ ایمان بھی لا چکا ہو اور تم نے تکبر کیا ہو(تو تمہارا کیا بنے گا؟)بیشک اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔

۱۱۔ جو لوگ کافر ہو گئے وہ ایمان لانے والوں سے کہتے ہیں :اگر یہ(دین)بہتر ہوتا تو یہ لوگ اس کی طرف جانے میں ہم سے سبقت نہ کر جاتے اور چونکہ انہوں نے اس(قرآن)سے ہدایت نہ پائی اس لیے وہ کہیں گے :یہ تو(وہی) پرانا جھوٹ ہے۔

۱۲۔ اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب رہنما اور رحمت تھی اور یہ(قرآن)ایسی کتاب ہے جو عربی زبان میں(کتاب موسیٰ کی)تصدیق کرنے والی ہے تاکہ ظالموں کو تنبیہ کرے اور نیکی کرنے والوں کو بشارت دے۔

۱۳۔ جنہوں نے کہا :ہمارا رب اللہ ہے پھر استقامت دکھائی، ان کے لیے یقینا

نہ کوئی خوف ہے اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے.

۱۴۔ یہ لوگ جنت والے ہوں گے(جو)ہمیشہ اسی میں رہیں گے ان اعمال کے صلے میں جو وہ بجالایا کرتے تھے۔

۱۵۔ اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ پر احسان کرنے کا حکم دیا، اس کی ماں نے تکلیف سہ کر اسے پیٹ میں اٹھائے رکھا اور تکلیف اٹھا کر اسے جنا اور اس کے حمل اور دودھ چھڑانے میں تیس ماہ لگ جاتے ہیں، یہاں تک کہ جب وہ رشد کامل کو پہنچا اور چالیس سال کا ہو گیا تو کہنے لگا: پروردگار !مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر ادا کروں جس سے تو نے مجھے اور میرے والدین کو نوازا اور یہ کہ میں ایسا نیک عمل کروں جسے تو پسند کرے اور میری اولاد کو میرے لیے صالح بنا دے، میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور بے شک میں مسلمانوں میں سے ہوں۔

۱۶۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے بہترین اعمال کو ہم قبول کرتے ہیں اور ان کے گناہوں سے درگزر کرتے ہیں،(یہ)اہل جنت میں شامل ہوں گے اس سچے وعدے کے مطابق جو ان سے کیا جاتا رہا ہے۔

۱۷۔ اور جس نے اپنے والدین سے کہا: تم دونوں پر اف ہو !کیا تم دونوں مجھے ڈراتے ہو کہ میں(قبر سے)پھر نکالا جاؤں گا؟ جبکہ مجھ سے پہلے بہت سی نسلیں گزر چکی ہیں(ان میں سے کوئی واپس نہیں آیا)اور وہ دونوں اللہ سے فریاد کرتے ہوئے(اولاد سے)کہتے تھے: تیری تباہی ہو !تو مان جا کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے، پھر(بھی)وہ کہتا ہے: یہ تو صرف اگلوں کی فرسودہ کہانیاں ہیں۔

۱۸۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر فیصلہ حتمی ہو چکا ہے جنوں اور انسانوں کے ان گروہوں کے ساتھ جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں بے شک یہ خسارہ اٹھانے والے تھے۔

۱۹۔ اور ہر ایک کے لیے اپنے اپنے اعمال کے مطابق درجات ہیں تاکہ انہیں ان کے اعمال کا(بدلہ)پورا دیا جائے اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

۲۰۔ اور جس روز کفار آگ کے سامنے لائے جائیں گے(تو ان سے کہا جائے گا)تم نے اپنی نعمتوں کو دنیاوی زندگی میں ہی برباد کر دیا اور ان سے لطف اندوز ہو چکے، پس آج تمہیں ذلت کے عذاب کی سزا اس لیے دی جائے گی کہ تم زمین میں ناحق تکبر کرتے رہے اور بدکاری کرتے رہے۔

۲۱۔ اور(قوم)عاد کے بھائی(ہود)کو یاد کیجیے جب انہوں نے احقاف(کی سرزمین)میں اپنی قوم کو تنبیہ کی اور ان سے پہلے اور بعد میں بھی تنبیہ کرنے والے گزر چکے ہیں کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو، مجھے تمہارے بارے میں بڑے دن کے عذاب کا خوف ہے۔

۲۲۔ وہ کہنے لگے :کیا تم ہمیں ہمارے معبودوں سے باز رکھنے کے لیے ہمارے پاس آئے ہو؟ اگر تم سچے ہو تو لے آؤ وہ(عذاب)جس سے تم ہمیں ڈرا رہے ہو۔

۲۳۔ انہوں نے کہا(:اس کا)علم تو صرف اللہ ہی کے پاس ہے اور جس پیغام کے ساتھ مجھے بھیجا گیا تھا وہ تمہیں پہنچا رہا ہوں لیکن میں دیکھتا ہوں کہ تم ایک نادان قوم ہو۔

۲۴۔ پھر جب انہوں نے عذاب کو بادل کی صورت میں اپنی وادیوں کی طرف آتے ہوئے دیکھا تو کہنے لگے: یہ تو ہمیں بارش دینے والا بادل ہے،(نہیں) بلکہ یہ وہ عذاب ہے جس کی تمہیں عجلت تھی(یعنی)آندھی جس میں ایک دردناک عذاب ہے،

۲۵۔ جو اپنے رب کے حکم سے ہر چیز کو تباہ کر دے گی، پھر وہ ایسے ہو گئے کہ ان کے گھروں کے سوا کچھ دکھائی نہ دیتا تھا، مجرم قوم کو ہم اس طرح سزا دیا کرتے ہیں۔

۲۶۔ اور بتحقیق انہیں ہم نے وہ قدرت دی جو قدرت ہم نے تم لوگوں کو نہیں دی اور ہم نے انہیں سماعت اور بصارت اور قلب عطا کیے تو جب انہوں نے اللہ کی آیات کا انکار کیا تو نہ ان کی سماعت نے انہیں کوئی فائدہ دیا اور نہ ہی ان کی بصارت نے اور نہ ان کے قلوب نے اور جس چیز کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے وہ اسی چیز کے نرغے میں آ گئے۔

۲۷۔ اور بتحقیق ہم نے تمہارے گرد و پیش کی بستیوں کو تباہ کر دیا اور ہم نے (اپنی)نشانیوں کو بار بار ظاہر کیا تاکہ وہ باز آ جائیں.

۲۸۔ پس انہوں نے قرب الٰہی کے لیے اللہ کے سوا جنہیں اپنا معبود بنا لیا تھا انہوں نے ان کی مدد کیوں نہ کی؟ بلکہ وہ تو ان سے غائب ہو گئے اور یہ ان کا جھوٹ تھا اور وہ بہتان جو وہ گھڑتے تھے۔

۲۹۔ اور(یاد کیجیے)جب ہم نے جنات کے ایک گروہ کو آپ کی طرف متوجہ کیا تاکہ قرآن سنیں، پس جب وہ رسول کے پاس حاضر ہو گئے تو(آپس میں)

کہنے لگے :خاموش ہو جاؤ !جب تلاوت ختم ہو گئی تو وہ تنبیہ(ہدایت)کرنے اپنی قوم کی طرف واپس لوٹ گئے۔

۳۰۔ انہوں نے کہا :اے ہماری قوم !ہم نے ایک کتاب سنی ہے جو موسیٰ کے بعد نازل کی گئی ہے جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے، وہ حق اور راہ راست کی طرف ہدایت کرتی ہے۔

۳۱۔ اے ہماری قوم !اللہ کی طرف بلانے والے کی دعوت قبول کرو اور اس پر ایمان لے آؤ کہ اللہ تمہارے گناہوں سے درگزر فرمائے گا اور تمہیں دردناک عذاب سے بچائے گا۔

۳۲۔ اور جو اللہ کی طرف بلانے والے کی دعوت قبول نہیں کرتا وہ زمین میں (اللہ کو)عاجز نہیں کر سکے گا اور اللہ کے سوا اس کا کوئی سرپرست بھی نہیں ہو گا، یہی لوگ کھلی گمراہی میں ہیں۔

۳۳۔ کیا وہ نہیں دیکھتے کہ جس اللہ نے آسمانوں اور زمین کو خلق فرمایا ہے اور جو ان کے خلق کرنے سے عاجز نہیں آیا وہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ مردوں کو زندہ کر دے؟ ہاں !وہ یقینا ہر چیز پر قادر ہے.

۳۴۔ اور جس روز کفار آگ کے سامنے لائے جائیں گے(اس وقت ان سے پوچھا جائے گا)کیا یہ برحق نہیں ہے؟ وہ کہیں گے :ہاں !ہمارے پروردگار کی قسم(یہ حق ہے)اللہ فرمائے گا : پھر عذاب چکھو اپنے اس کفر کی پاداش میں جو تم کرتے رہے ہو۔

۳۵۔ پس(اے رسول)صبر کیجیے جس طرح اولو العزم رسولوں نے صبر کیا

اور ان کے لیے(طلب عذاب میں)جلدی نہ کیجیے، جس دن یہ اس عذاب کو دیکھیں گے جس کا انہیں خوف دلایا جا رہا ہے تو انہیں یوں محسوس ہو گا گویا (دنیا میں دن کی)ایک گھڑی بھر سے زیادہ نہیں رہے،(یہ ایک)پیغام ہے، پس وہی لوگ ہلاکت میں جائیں گے جو فاسق ہیں۔

۵۱۔سورہ ذاریات۔ مکی ۔ آیات ٦٠

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ قسم ہے بکھیر کر اڑانے والی(ہواؤں)کی

۲۔ پھر بوجھ اٹھانے والے(بادلوں)کی،

۳۔ پھر سبک رفتاری سے چلنے والی(کشتیوں)کی،

۴۔ پھر امور کو تقسیم کرنے والے فرشتوں کی

۵۔ جس بات کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ یقینا سچ ہے۔

٦۔ اور جزا(کا دن)ضرور واقع ہو گا۔

۷۔ قسم ہے راہوں والے آسمان کی،

۸۔ تم لوگ یقینا متضاد باتوں میں پڑے ہوئے ہو۔

۹۔ اس(قرآن)سے وہی برگشتہ ہوتا ہے جسے برگشتہ کیا گیا ہو۔

۱۰۔بے بنیاد باتیں کرنیوالے مارے گئے

۱۱۔ جو جہالت کی وجہ سے غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔

۱۲۔ وہ پوچھتے ہیں :جزا کا دن کب ہو گا؟

۱۳۔ جس دن یہ لوگ آگ پر تپا ئے جائیں گے۔

۱۴۔ اپنے فتنے(کا مزہ)چکھو، یہ وہی ہے جس کی تمہیں عجلت تھی۔

۱۵۔(اس روز)اہل تقویٰ یقینا جنتوں اور چشموں میں ہوں گے۔

۱۶۔ ان کے رب نے جو کچھ انہیں دیا ہے اسے وصول کر رہے ہوں گے، وہ یقینا اس(دن)سے پہلے نیکی کرنے والے تھے۔

۱۷۔ وہ رات کو کم سویا کرتے تھے،

۱۸۔ اور سحر کے اوقات میں استغفار کرتے تھے

۱۹۔ اور ان کے اموال میں سائل اور محروم کے لیے حق ہوتا تھا۔

۲۰۔ اور زمین میں اہل یقین کے لیے نشانیاں ہیں۔

۲۱۔ اور خود تمہاری ذات میں بھی، تو کیا تم دیکھتے نہیں ہو ؟

۲۲۔ اور تمہاری روزی آسمان میں ہے اور وہ بھی جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے۔

۲۳۔ پس آسمان اور زمین کے پروردگار کی قسم یقینا وہ اسی طرح برحق ہے جس طرح تم باتیں کر رہے ہو۔

۲۴۔ کیا آپ کے پاس ابراہیم کے معزز مہمانوں کی حکایت پہنچی ہے؟

۲۵۔ جب وہ ان کے ہاں آئے تو کہنے لگے :سلام ہو، ابراہیم نے کہا :سلام ہو ! ناآشنا لوگ(معلوم ہوتے ہو)۔

۲٦۔ پھر وہ خاموشی سے اپنے گھروالوں کے پاس گئے اور ایک موٹا بچھڑا لے آئے۔

۲۷۔ پھر اسے ان کے سامنے رکھا، کہا: آپ کھاتے کیوں نہیں؟

۲۸۔ پھر ابراہیم نے ان سے خوف محسوس کیا، کہنے لگے :خوف نہ کیجیے اور انہیں ایک دانا لڑکے کی بشارت دی۔

۲۹۔ تو ان کی زوجہ چلاتی ہوئی آئیں اور اپنا منہ پیٹنے لگیں اور بولیں(:میں تو) ایک بڑھیا(اور ساتھ)بانجھ (بھی ہوں)۔

۳۰۔ انہوں نے کہا: تمہارے پروردگار نے اسی طرح فرمایا ہے، وہ یقینا حکمت والا، خوب جاننے والا ہے۔

۳۱۔ ابراہیم نے کہا: اے اللہ کے بھیجے ہوئے(فرشتو)آپ کی(اصل)مہم کیا ہے؟

۳۲۔ انہوں نے کہا: ہم ایک مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں،

۳۳۔تاکہ ہم ان پر مٹی کے کنکر برسائیں،

۳۴۔ جو حد سے تجاوز کرنے والوں کے لیے آپ کے رب کی طرف سے نشان زدہ ہیں .

۳۵۔ پس وہاں موجود مومنین کو ہم نے نکال لیا۔

۳٦۔ وہاں ہم نے ایک گھر کے علاوہ مسلمانوں کا کوئی گھر نہ پایا۔

۳۷۔ اور دردناک عذاب سے ڈرنے والوں کے لیے ہم نے وہاں ایک نشانی چھوڑ دی.

۳۸۔ اور موسی(کے قصے)میں بھی(نشانی ہے)جب ہم نے انہیں واضح دلیل کے ساتھ فرعون کی طرف بھیجا۔

۳۹۔ تو اس نے اپنی طاقت کے بھروسے پر منہ موڑ لیا اور بولا :جادوگر یا دیوانہ ہے۔

۴۰۔ چنانچہ ہم نے اسے اور اس کے لشکر کو گرفت میں لے لیا اور انہیں دریا میں پھینک دیا اور وہ لائق ملامت تھا۔

۴۱۔ اور عاد میں بھی(نشانی ہے)جب ہم نے ان پر نامبارک آندھی بھیجی۔

۴۲۔ وہ جس چیز پر گرتی تھی اسے بوسیدہ کر کے چھوڑ دیتی تھی۔

۴۳۔ اور ثمود میں بھی(نشانی ہے)جب ان سے کہا گیا :ایک وقت معین تک زندگی کا لطف اٹھا لو۔

۴۴۔ مگر انہوں نے اپنے رب کے حکم سے سرتابی کی توانہیں کڑک نے گرفت میں لیا اور وہ دیکھتے رہ گئے۔

۴۵۔ پھر وہ اٹھ بھی نہ سکے اور نہ ہی وہ بدلہ لے سکے۔

۴۶۔ اور اس سے پہلے نوح کی قوم(بھی ایک نشان عبرت)ہے، یقینا وہ فاسق لوگ تھے۔

۴۷۔ اور آسمان کو ہم نے قوت سے بنایا اور ہم ہی وسعت دینے والے ہیں۔

۴۸۔ اور زمین کو ہم نے فرش بنایا اور ہم کیا خوب بچھانے والے ہیں۔

۴۹۔ اور ہر چیز کے ہم نے جوڑے بنائے ہیں، شاید کہ تم نصیحت حاصل کرو۔

۵۰۔ پس تم اللہ کی طرف بھاگو، بتحقیق میں اللہ کی طرف سے تمہیں صریح

تنبیہ کرنے والا ہوں۔

۵۱۔ اور اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو معبود نہ بناؤ، میں اللہ کی طرف سے تمہیں صریح تنبیہ کرنے والا ہوں۔

۵۲۔ اسی طرح جو لوگ ان سے پہلے گزرے ہیں ان کے پاس کوئی رسول نہیں آیا مگر اس سے انہوں نے کہا: جادوگر ہے یا دیوانہ۔

۵۳۔ کیا ان سب نے ایک دوسرے کو اسی بات کی نصیحت کی ہے؟(نہیں) بلکہ وہ سرکش قوم ہیں۔

۵۴۔ پس آپ ان سے رخ پھیر لیں تو آپ پر کوئی ملامت نہ ہو گی۔

۵۵۔ اور نصیحت کرتے رہیں کیونکہ نصیحت تو مومنین کے لیے یقینا فائدہ مند ہے۔

۵۶۔ اور میں نے جن و انس کو خلق نہیں کیا مگر یہ کہ وہ میری عبادت کریں۔

۵۷۔ میں نہ ان سے کوئی روزی چاہتا ہوں اور نہ ہی میں یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھلائیں

۵۸۔ یقینا اللہ ہی بڑا رزق دینے والا، بڑی پائیدار طاقت والا ہے۔

۵۹۔ پس جن لوگوں نے ظلم کیا ہے ان کے حصے میں وہی سزائیں ہیں جو ان کے ہم مشربوں کے حصے میں تھیں، لہذا وہ مجھ سے عجلت نہ مچائیں۔

۶۰۔ پس کفار کے لیے تباہی ہے اس روز جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے۔

۸۸-سورۃ غاشیہ ۔ مکی ۔آیات ۲٦

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ کیا آپ کے پاس(ہر چیز پر)چھا جانے والی(قیامت)کی خبر پہنچی ہے ؟

۲۔ اس دن کچھ چہرے خوار ہوں گے۔

۳۔ وہ مصیبت سہ کر تھکے ہوئے ہوں گے،

۴۔ دھکتی آگ میں جھلس رہے ہوں گے،

۵۔ وہ سخت کھولتے ہوئے چشمے سے سیراب کیے جائیں گے،

٦۔ خاردار جھاڑی کے سوا ان کے لیے غذا نہ ہو گی،

۷۔ جو نہ جسامت بڑھائے نہ بھوک مٹائے۔

۸۔ اس دن کچھ چہرے شاداب ہوں گے۔

۹۔ اپنے عمل پر خوش ہوں گے،

۱۰۔ بہشت بریں میں ہوں گے،

۱۱۔ وہ وہاں کسی قسم کی بے ہودگی نہیں سنیں گے،

۱۲۔ اس میں رواں چشمے ہوں گے۔

۱۳۔ اس میں اونچی مسندیں ہوں‌گی،

۱۴۔ اور پیالے رکھے ہوں گے،

۱۵۔ اور ترتیب سے رکھے ہوئے تکیے ہوں گے،

۱٦۔ اور نفیس فرش بچھے ہوئے ہوں گے۔

۱۷۔ کیا یہ لوگ اونٹوں کی طرف نہیں دیکھتے کہ وہ کیسے پیدا کیے گئے ہیں؟

۱۸۔ اور آسمان کی طرف کہ وہ کیسے اٹھایا گیا ہے ؟

۱۹۔ اور پہاڑوں کی طرف کہ وہ کیسے گاڑ دیے گئے ہیں ؟

۲۰۔ اور زمین کی طرف کہ وہ کیسے بچھائی گئی ہے؟

۲۱۔ پس آپ نصیحت کرتے رہیں کہ آپ فقط نصیحت کرنے والے ہیں۔

۲۲۔ آپ ان پر مسلط نہیں ہیں۔

۲۳ .البتہ جو منہ موڑے گا اور کفر اختیار کرے گا

۲۴۔ سو اللہ اسے سب سے بڑے عذاب میں مبتلا کرے گا۔

۲۵۔ انہیں یقینا ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے،

۲۶۔ پھر ان کا حساب لینا یقینا ہمارے ذمے ہے۔

۱۸۔سورۂ کہف ۔ مکی۔ آیات ۱۱۰

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ ثنائے کامل اس اللہ کے لیے ہے جس نے اپنے بندے پر کتاب نازل کی اور اس میں کسی قسم کی کجی نہیں رکھی۔

۲۔ نہایت مستحکم ہے تاکہ اس کی طرف سے آنے والے شدید عذاب سے خبردار کرے اور ان مومنین کو بشارت دے جو نیک عمل کرتے ہیں کہ ان

کے لیے بہتر اجر ہے۔

۳۔ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

۴۔اور انہیں تنبیہ کرے جو کہتے ہیں کہ اللہ نے کسی کو بیٹا بنا لیا ہے۔

۵۔ اس بات کا علم نہ انہیں ہے اور نہ ان کے باپ دادا کو، یہ بڑی(جسارت کی)بات ہے جو ان کے منہ سے نکلتی ہے، یہ تو محض جھوٹ بولتے ہیں۔

۶۔ پس اگر یہ لوگ اس(قرآنی)مضمون پر ایمان نہ لائے تو ان کی وجہ سے شاید آپ اس رنج میں اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھیں۔

۷۔ روئے زمین پر جو کچھ موجود ہے اسے ہم نے زمین کے لیے زینت بنایا تاکہ ہم انہیں آزمائیں کہ ان میں سب سے اچھا عمل کرنے والا کون ہے ۔

۸۔ اوراس پر جو کچھ ہے اسے ہم(کبھی)بنجر زمین بنانے والے ہیں۔

۹۔ کیا آپ یہ خیال کرتے ہیں کہ غار اور کتبے والے ہماری قابل تعجب نشانیوں میں سے تھے؟

۱۰۔ جب ان جوانوں نے غار میں پناہ لی تو کہنے لگے :اے ہمارے پروردگار ! ہمیں اپنی بارگاہ سے رحمت عنایت فرما اور ہمیں ہمارے اقدام میں کامیابی عطا فرما۔

۱۱۔ پھر کئی سالوں تک غار میں ہم نے ان کے کانوں پر(نیند کا)پردہ ڈال دیا۔

۱۲۔ پھر ہم نے انہیں اٹھایا تاکہ ہم دیکھ لیں کہ ان دو جماعتوں میں سے کون ان کی مدت قیام کا بہتر شمار کرتی ہے۔

۱۳۔ ہم آپ کو ان کا حقیقی واقعہ سناتے ہیں، وہ کئی جوان تھے جو اپنے رب پر

ایمان لے آئے تھے اور ہم نے انہیں مزید ہدایت دی۔

۱۴۔ اور جب وہ اٹھ کھڑے ہوئے تو ہم نے ان کے دلوں کو مضبوط کیا پس انہوں نے کہا :ہمارارب تو وہ ہے جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے، ہم اس کے سوا کسی اور معبود کو ہرگز نہیں پکاریں گے،(اگر ہم ایسا کریں)تو ہماری یہ بالکل نامعقول بات ہو گی۔

۱۵۔ ہماری اس قوم نے تو اللہ کے سوا اوروں کو معبود بنایا ہے، یہ ان کے معبود ہونے پر کوئی واضح دلیل کیوں نہیں لائے؟ پس اللہ پر جھوٹ بہتان باندھنے والوں سے بڑھ کر ظالم کون ہو سکتاہے؟

۱۶۔ اور جب تم نے مشرکین اور اللہ کے سوا ان کے معبودوں سے کنارہ کشی اختیار کی ہے تو غار میں چل کر پناہ لو، تمہارارب تمہارے لیے اپنی رحمت پھیلا دے گا اور تمہارے معاملات میں تمہارے لیے آسانی فراہم کرے گا۔

۱۷۔ اور آپ دیکھتے ہیں کہ جب سورج طلوع ہوتاہے تو ان کے غار سے داہنی طرف سمٹ جاتا ہے اور جب غروب ہو تا ہے تو ان سے بائیں طرف کترا جاتاہے اور وہ غار کی کشادہ جگہ میں ہیں۔ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ایک ہے، جسے اللہ ہدایت کرے وہی ہدایت پانے والا ہے اور جسے اللہ گمراہ کر دے اس کے لیے آپ سرپرست و رہنما نہ پائیں گے۔

۱۸۔ اور آپ خیال کریں گے کہ یہ بیدار ہیں حالانکہ وہ سو رہے ہیں اور ہم انہیں دائیں اور بائیں کروٹ بدلاتے رہتے ہیں اور ان کا کتا غار کے دھانے پر دونوں ٹانگیں پھیلائے ہوئے ہے اگر آپ انہیں جھانک کر دیکھیں توان سے

ضرور الٹے پاؤں بھاگ نکلیں اور ان کی دہشت آپ کو گھیر لے۔

۱۹۔ اسی انداز سے ہم نے انہیں بیدار کیا تاکہ یہ آپس میں پوچھ گچھ کر لیں، چنانچہ ان میں سے ایک نے پوچھا: تم لوگ یہاں کتنی دیر رہے ہو؟ انہوں نے کہا: ایک دن یا اس سے بھی کم، انہوں نے کہا: تمہارا پروردگار بہتر جانتا ہے کہ تم کتنی مدت رہے ہو پس تم اپنے میں سے ایک کو اپنے اس سکے کے ساتھ شہر بھیجو اور وہ دیکھے کہ کون سا کھانا سب سے ستھرا ہے پھر وہاں سے کچھ کھانا لے آئے اور اسے چاہیے کہ وہ ہوشیاری سے جائے اور کسی کو تمہاری خبر نہ ہونے دے۔

۲۰۔ کیونکہ اگر وہ تم پر غالب آ گئے تو وہ تمہیں سنگسار کر دیں گے یا اپنے مذہب میں پلٹائیں گے اور اگر ایسا ہوا تو تم ہرگز فلاح نہیں پاؤ گے۔

۲۱۔ اور اس طرح ہم نے (لوگوں کو) ان سے باخبر کر دیا تاکہ وہ جان لیں کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور یہ کہ قیامت (کے آنے) میں کوئی شبہ نہیں، یہ اس وقت کی بات ہے جب لوگ ان کے بارے میں جھگڑ رہے تھے تو کچھ نے کہا: ان (کے غار) پر عمارت بنا دو، ان کا رب ہی ان کا حال بہتر جانتا ہے، جنہوں نے ان کے بارے میں غلبہ حاصل کیا وہ کہنے لگے: ہم ان کے غار پر ضرور ایک مسجد بناتے ہیں۔

۲۲۔ کچھ لوگ کہیں گے کہ وہ تین ہیں، چوتھا ان کا کتا ہے اور کچھ کہیں گے کہ وہ پانچ ہیں چھٹا ان کا کتا ہے، یہ سب دیکھے بغیر اندازے لگا رہے ہیں اور کچھ کہیں گے: وہ سات ہیں اور آٹھواں ان کا کتا ہے، کہدیجیے: میرا رب ان

کی تعداد کو بہتر جانتا ہے ان کے بارے میں کم ہی لوگ جانتے ہیں لہٰذا آپ ان کے بارے میں سطحی گفتگو کے علاوہ کوئی بحث نہ کریں اور نہ ہی ان کے بارے میں ان میں سے کسی سے کچھ دریافت کریں۔

۲۳۔اور آپ کسی کام کے بارے میں ہرگز یہ نہ کہیں کہ میں اسے کل کروں گا،

۲۴۔ مگر یہ کہ اللہ چاہے اور اگر آپ بھول جائیں تو اپنے پروردگار کو یاد کریں اور کہدیجیے :امید ہے میرا رب اس سے قریب تر حقیقت کی طرف میری رہنمائی فرمائے گا۔

۲۵۔ اور وہ اپنے غار میں تین سو سال تک رہے اور نو کا اضافہ کیا۔

۲۶۔ آپ کہدیجیے :ان کے قیام کی مدت اللہ بہتر جانتا ہے، آسمانوں اور زمین کی غیبی باتیں صرف وہی جانتا ہے، وہ کیا خوب دیکھنے والا اور کیا خوب سننے والا ہے، اس کے سوا ان کا کوئی سرپرست نہیں اور نہ ہی وہ کسی کو اپنی حکومت میں شریک کرتا ہے۔

۲۷۔(اے رسول)آپکے پروردگار کی کتاب کے ذریعے جو کچھ آپ کی طرف وحی کی گئی ہے اسے پڑھ کرسنا دیں کوئی اس کے کلمات کو بدلنے والا نہیں ہے اور نہ ہی آپ اس کے سوا کوئی پناہ کی جگہ پائیں گے۔

۲۸۔ اور(اے رسول)اپنے آپ کو ان لوگوں کی معیت میں محدود رکھیں جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے اور اس کی خوشنودی چاہتے ہیں اور اپنی نگاہیں ان سے نہ پھیریں، کیا آپ دنیاوی زندگی کی آرائش کے خواہشمند ہیں؟ اور

آپ اس شخص کی اطاعت نہ کریں جس کے دل کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل کر دیاہے اور جو اپنی خواہشات کی پیروی کرتا ہے اور اس کا معاملہ حد سے گزرا ہوا ہے.

۲۹۔ اور کہدیجیے :حق تمہارے پروردگار کی طرف سے ہے، پس جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے، ہم نے ظالموں کے لیے یقینا ایسی آگ تیار کر رکھی ہے جس کی قناتیں انہیں گھیرے میں لے رہی ہوں گی اور اگر وہ فریاد کریں تو ایسے پانی سے ان کی داد رسی ہو گی جو پگھلے ہوئے تانبے کی طرح ہو گا ان کے چہروں کو بھون ڈالے گا بدترین مشروب اور بدترین ٹھکانا ہے۔

۳۰۔ جو ایمان لاتے ہیں اور نیک اعمال بجا لاتے ہیں تو ہم نیک اعمال بجا لانے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتے ۔

۳۱۔ ان کے لیے دائمی جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی جن میں وہ سونے کے کنگنوں سے مزین ہوں گے اور باریک ریشم اور اطلس کے سبز کپڑوں میں ملبوس مسندوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے، بہترین ثواب ہے اور خوبصورت منزل .

۳۲۔ اور(اے رسول)ان سے دو آدمیوں کی ایک مثال بیان کریں جن میں سے ایک کو ہم نے انگور کے دو باغ عطا کیے اور ان کے گرد کھجور کے درختوں کی باڑھ لگا دی اور دونوں کے درمیان کھیتی بنائی تھی۔

۳۳۔ دونوں باغوں نے خوب پھل دیا اور ذرا بھی کمی نہ کی اور ان کے درمیان ہم نے نہر جاری کی۔

۳۴۔ اور اسے پھل ملتا رہتا تھا، پس باتیں کرتے ہوئے اس نے اپنے ساتھی سے کہا: میں تم سے زیادہ مالدار ہوں اور افرادی قوت میں بھی زیادہ معزز ہوں۔

۳۵۔ اور وہ اپنے نفس پر ظلم کرتا ہوا اپنے باغ میں داخل ہوا، کہنے لگا: میں نہیں سمجھتا کہ یہ باغ کبھی فنا ہو جائے گا۔

۳۶۔ اور میں خیال نہیں کرتا کہ قیامت آنے والی ہے اور اگر مجھے میرے رب کے حضور پلٹا دیا گیا تو میں ضرور اس سے بھی اچھی جگہ پاؤں گا۔

۳۷۔ اس سے گفتگو کرتے ہوئے اس کے ساتھی نے کہا: کیا تو اس اللہ کا انکار کرتا ہے جس نے تجھے مٹی سے پھر نطفے سے پیدا کیا پھر تجھے ایک معتدل مرد بنایا؟

۳۸۔ لیکن میرا رب تو اللہ ہی ہے اور میں اپنے پروردگار کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا۔

۳۹۔ اور جب تو اپنے باغ میں داخل ہوا تو کیوں نہیں کہا: ما شآء اللّٰہ لا قوۃ الا باللّٰہ؟ (ہوتا وہی ہے جو اللہ کو منظور ہے طاقت کا سرچشمہ صرف اللہ ہے) اگر تو مجھے مال اور اولاد میں اپنے سے کمتر سمجھتا ہے،

۴۰۔تو بعید نہیں کہ میرا پروردگار مجھے تیرے باغ سے بہتر عنایت فرمائے اور تیرے باغ پر آسمان سے آفت بھیج دے اور وہ صاف میدان بن جائے۔

۴۱۔ یا اس کا پانی نیچے اتر جائے پھر تو اسے طلب بھی نہ کر سکے۔

۴۲۔ چنانچہ اس کے پھلوں کو (آفت نے) گھیر لیا پس وہ اپنے باغ کو اپنی

چھتوں پر گرا پڑا دیکھ کر اس سرمائے پر کف افسوس ملتا رہ گیا جو اس نے اس باغ پر لگایا تھا اور کہنے لگا: اے کاش! میں اپنے پروردگار کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا۔

۴۳۔ اور(ہوا بھی یہی ہے کہ)اللہ کے سوا کوئی جماعت اس کے لیے مدد گار ثابت نہ ہوئی اور نہ ہی وہ بدلہ لے سکا۔

۴۴۔ یہاں سے عیاں ہوا کہ اقتدار تو خدائے برحق کے لیے مختص ہے، اس کا انعام بہتر ہے اور اسی کا دیا ہوا انجام اچھا ہے۔

۴۵۔ اور ان کے لیے دنیاوی زندگی کی یہ مثال پیش کریں: یہ زندگی اس پانی کی طرح ہے جسے ہم نے آسمان سے برسایا جس سے زمین کی روئیدگی گھنی ہو گئی پھر وہ ریزہ ریزہ ہو گئی، ہوائیں اسے اڑاتی ہیں اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

۴۶۔ مال اور اولاد دنیاوی زندگی کی زینت ہیں اور ہمیشہ باقی رہنے والی نیکیاں آپ کے پروردگارکے نزدیک ثواب کے لحاظ سے اور امید کے اعتبار سے بھی بہترین ہیں۔

۴۷۔ اور جس دن ہم پہاڑوں کو چلائیں گے اور زمین کو آپ صاف میدان دیکھیں گے اور سب کو ہم جمع کریں گے اور ان میں سے کسی ایک کو بھی نہیں چھوڑیں گے۔

۴۸۔ اور وہ صف در صف تیرے رب کے حضور پیش کیے جائیں گے(تو اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا)تم اسی طرح ہمارے پاس آ گئے ہو جیسا کہ ہم نے

پہلی بار تمہیں خلق کیا تھا، بلکہ تمہیں تو گمان تھا کہ ہم نے تمہارے لیے وعدے کا کوئی وقت مقرر نہیں کیا ہے۔

۴۹۔ اور نامۂ اعمال(سامنے)رکھ دیاجائے گا، اس وقت آپ دیکھیں گے کہ مجرمین اس کے مندرجات کو دیکھ کر ڈر رہے ہیں اور یہ کہہ رہے ہیں :ہائے ہماری رسوائی !یہ کیسا نامۂ اعمال ہے؟ اس نے کسی چھوٹی اور بڑی بات کو نہیں چھوڑا(بلکہ)سب کو درج کر لیا ہے اور جو کچھ انہوں نے کیا تھا وہ ان سب کو حاضر پائیں گے اور آپ کا رب تو کسی پر ظلم نہیں کرتا۔

۵۰۔ اور(یہ بات بھی)یاد کریں جب ہم نے فرشتوں سے کہا: آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے، وہ جنات میں سے تھا، پس وہ اپنے رب کی اطاعت سے خارج ہو گیا، تو کیا تم لوگ میرے سوا اسے اور اس کی نسل کو اپنا سرپرست بناؤ گے حالانکہ وہ تمہارے دشمن ہیں؟یہ ظالموں کے لیے برا بدل ہے۔

۵۱۔ میں نے انہیں آسمانوں اور زمین کی تخلیق کا مشاہدہ نہیں کرایا اور نہ خود ان کی اپنی تخلیق کا اور میں کسی گمراہ کرنے والے کو اپنا مددگار بنانے والا نہیں ہوں۔

۵۲۔ اور جس دن اللہ فرمائے گا :انہیں بلاؤ جنہیں تم نے میرا شریک ٹھہرایا تھا تو وہ انہیں بلائیں گے لیکن وہ انہیں جواب نہیں دیں گے اور ہم ان کے درمیان ہلاکت کی ایک جگہ بنا دیں گے۔

۵۳۔ اور مجرمین اس دن آتش جہنم کا مشاہدہ کریں گے اور سمجھ جائیں گے کہ

انہیں اس میں گرنا ہے اور وہ اس سے بچنے کا کوئی راستہ نہیں پائیں گے۔

۵۴۔ اور بتحقیق ہم نے اس قرآن میں انسانوں کے لیے ہر مضمون کو مختلف انداز میں بیان کیا ہے مگر انسان بڑا ہی جھگڑالو(ثابت ہوا) ہے۔

۵۵۔ اور جب ان کے پاس ہدایت آ گئی تھی تو ایمان لانے اور اپنے پروردگار سے معافی طلب کرنے سے لوگوں کو کسی چیز نے نہیں روکا سوائے اس کے کہ ان کے ساتھ بھی وہی کچھ ہو جائے جو ان سے پہلوں کے ساتھ ہوا یا ان کے سامنے عذاب آ جائے۔

۵۶۔ اور ہم پیغمبروں کو صرف اس لیے بھیجتے ہیں کہ وہ بشارت دیں اور تنبیہ کریں اور کفار باطل باتوں کے ساتھ جھگڑا کرتے ہیں تا کہ وہ اس طرح حق بات کو مسترد کر دیں، انہوں نے میری آیات کو اور ان باتوں کو جن کے ذریعے انہیں تنبیہ کی گئی تھی مذاق بنا لیا۔

۵۷۔ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا جسے اس کے رب کی آیات کے ذریعے نصیحت کی گئی تو اس نے ان سے منہ پھیر لیا اور جو ان گناہوں کو بھول گیا جنہیں وہ اپنے ہاتھوں آگے بھیج چکا تھا؟ ہم نے ان لوگوں کے دلوں پر یقینا پردے ڈال دیے ہیں تا کہ وہ سمجھ ہی نہ سکیں اور ان کے کانوں کو سنگین کر دیا ہے(تا کہ وہ سن نہ سکیں (اور اب اگر آپ انہیں ہدایت کی طرف بلائیں بھی تو یہ کبھی راہ راست پر نہیں آئیں گے۔

۵۸۔ اور آپ کا پروردگار بڑا بخشنے والا، رحمت کا مالک ہے، اگر وہ ان کی حرکات پر انہیں گرفت میں لینا چاہتا تو انہیں جلد ہی عذاب دے دیتا لیکن ان

کے لیے وعدے کا وقت مقرر ہے، وہ(اس سے بچنے کے لیے)اس کے سوا کوئی پناہ گاہ ہرگز نہیں پائیں گے۔

۵۹۔ اور ان بستیوں کو ہم نے اس وقت ہلاکت میں ڈال دیا جب انہوں نے ظلم کیا اور ہم نے ان کی ہلاکت کے لیے بھی ایک وقت مقرر کر رکھا تھا۔

۶۰۔ اور(وہ وقت یاد کرو)جب موسیٰ نے اپنے جوان سے کہا :جب تک میں دونوں سمندروں کے سنگم پر نہ پہنچوں اپنا سفر جاری رکھوں گا خواہ برسوں چلتا رہوں۔

۶۱۔ جب وہ ان دونوں کے سنگم پر پہنچ گئے تو وہ دونوں اپنی مچھلی بھول گئے تو اس مچھلی نے چیر کر سمندر میں اپنا راستہ بنا لیا۔

۶۲۔جب وہ دونوں آگے نکل گئے تو موسیٰ نے اپنے جوان سے کہا : ہمارا کھانا لاؤ ہم اس سفر سے تھک گئے۔

۶۳۔ جوان نے کہا :بھلا آپ نے دیکھا کہ جب ہم چٹان کے پاس ٹھہرے تھے تو میں مچھلی وہیں بھول گیا؟ اور مجھے شیطان کے سوا کوئی نہیں بھلا سکتا کہ میں اسے یاد کروں اور اس مچھلی نے تو عجیب طریقے سے سمندر میں اپنی راہ بنائی ۔

۶۴۔ موسیٰ نے کہا :یہی تو ہے جس کی ہمیں تلاش تھی، چنانچہ وہ اپنے قدموں کے نشان دیکھتے ہوئے واپس ہوئے۔

۶۵۔ وہاں ان دونوں نے ہمارے بندوں میں سے ایک بندے(خضر)کو پایا جسے ہم نے اپنے پاس سے رحمت عطا کی تھی اور اپنی طرف سے علم سکھایا تھا۔

۶۶۔ موسیٰ نے اس سے کہا: کیا میں آپ کے پیچھے چل سکتا ہوں تا کہ آپ مجھے وہ مفید علم سکھائیں جو آپ کو سکھایا گیا ہے؟

۶۷۔ اس نے جواب دیا، آپ میرے ساتھ صبر نہیں کرسکیں گے۔

۶۸۔ اور اس بات پر بھلا آپ کیسے صبر کر سکتے ہیں جو آپ کے احاطہ علم میں نہیں ہے؟

۶۹۔ موسیٰ نے کہا: انشاء اللہ آپ مجھے صابر پائیں گے اور میں آپ کے کسی حکم کی نافرمانی نہیں کروں گا۔

۷۰۔ اس نے کہا: اگر آپ میرے پیچھے چلنا چاہتے ہیں تو آپ اس وقت تک کوئی بات مجھ سے نہیں پوچھیں گے جب تک میں خود اس کے بارے میں آپ سے ذکر نہ کروں۔

۷۱۔ چنانچہ دونوں چل پڑے یہاں تک کہ جب وہ ایک کشتی میں سوار ہوئے تو اس نے کشتی میں شگاف ڈال دیا، موسیٰ نے کہا: کیا آپ نے اس میں شگاف اس لیے ڈالا ہے کہ سب کشتی والوں کو غرق کر دیں؟ یہ آپ نے بڑا ہی نامناسب اقدام کیا ہے

۷۲۔اس نے کہا: کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکیں گے؟

۷۳۔موسیٰ نے کہا: مجھ سے جو بھول ہوئی ہے اس پر آپ میرا مؤاخذہ نہ کریں اور میرے اس معاملے میں مجھے سختی میں نہ ڈالیں.

۷۴۔پھر روانہ ہوئے یہاں تک کہ وہ دونوں ایک لڑکے سے ملے تو اس نے

لڑکے کو قتل کر دیا، موسیٰ نے کہا: کیا آپ نے ایک بے گناہ کو بغیر قصاص کے مار ڈالا؟ یہ تو آپ نے واقعی برا کام کیا۔

۷۵۔ اس نے کہا: کیا میں نے آپ سے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہ کر سکیں گے؟

۷۶۔موسیٰ نے کہا :اگر اس کے بعد میں نے آپ سے کسی بات پر سوال کیا تو آپ مجھے اپنے ساتھ نہ رکھیں میری طرف سے آپ یقیناعذر کی حد تک پہنچ چکے ہیں۔

۷۷۔ پھر دونوں چلے یہاں تک کہ جب وہ دونوں ایک بستی والوں کے ہاں پہنچ گئے تو ان سے کھانا طلب کیا مگر انہوں نے ان کی پذیرائی سے انکار کر دیا، پھر ان دونوں نے وہاں ایک دیوار دیکھی جو گرنے والی تھی پس اس نے اسے سیدھا کر دیا، موسیٰ نے کہا :اگر آپ چاہتے تو اس کی اجرت لے سکتے تھے۔

۷۸۔ انہوں نے کہا(:بس)یہی میری اور آپ کی جدائی کا لمحہ ہے، اب میں آپ کو ان باتوں کی تاویل بتا دیتا ہوں جن پر آپ صبر نہ کر سکے۔

۷۹۔ وہ کشتی چند غریب لوگوں کی تھی جو سمندر میں محنت کرتے تھے، میں نے چاہا کہ اسے عیب دار بنا دوں کیونکہ ان کے پیچھے ایک بادشاہ تھا جو ہر (سالم) کشتی کو جبراً چھین لیتا تھا۔

۸۰۔ اور لڑکے(کا مسئلہ یہ تھا کہ اس)کے والدین مؤمن تھے اور ہمیں اندیشہ ہوا کہ لڑکا انہیں سرکشی اور کفر میں مبتلا کر دے گا .

۸۱۔ پس ہم نے چاہا کہ ان کا رب انہیں اس کے بدلے ایسا فرزند دے جو پاکیزگی میں اس سے بہتر اور محبت میں اس سے بڑھ کر ہو۔

۸۲۔ اور (رہی) دیوار تو وہ اسی شہر کے دو یتیم لڑکوں کی تھی اور اس کے نیچے ان دونوں کا خزانہ موجود تھا اور ان کا باپ نیک شخص تھا، لہٰذا آپ کے رب نے چاہا کہ یہ دونوں اپنی جوانی کو پہنچ جائیں اور آپ کے رب کی رحمت سے اپنا خزانہ نکالیں اور یہ میں نے اپنی جانب سے نہیں کیا، یہ ہے ان باتوں کی تاویل جن پر آپ صبر نہ کر سکے۔

۸۳۔ اور لوگ آپ سے ذوالقرنین کے بارے میں پوچھتے ہیں، کہدیجیے: جلد ہی اس کا کچھ ذکر تمہیں سناؤں گا۔

۸۴۔ بے شک ہم نے اسے زمین میں اقتدار عطا کیا اور ہم نے ہر شے کے (مطلوبہ) وسائل بھی اسے فراہم کیے۔

۸۵۔ چنانچہ پھر وہ راہ پر ہو لیا۔

۸۶۔ یہاں تک کہ جب وہ سورج کے غروب ہونے کی جگہ پہنچا تو اس نے سورج کو سیاہ رنگ کے پانی میں غروب ہوتے دیکھا اور اس کے پاس اس نے ایک قوم کو پایا، ہم نے کہا: اے ذوالقرنین! انہیں سزا دو یا ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو (تمہیں اختیار ہے)۔

۸۷۔ ذوالقرنین نے کہا: جو ظلم کا ارتکاب کرے گا عنقریب ہم اسے سزا دیں گے پھر جب وہ اپنے پروردگار کی طرف پلٹایا جائے گا تو وہ اسے برا عذاب دے گا۔

۸۸۔ لیکن جو ایمان لائے گا اور نیک عمل کرے گا تو اسے بہت اچھا اجر ملے گا اور ہم بھی اپنے معاملات میں اس سے نرمی کے ساتھ بات کریں گے ۔

۸۹۔ پھر وہ راہ پر ہو لیا۔

۹۰۔ یہاں تک کہ جب وہ طلوع آفتاب کی جگہ پہنچا تو دیکھا کہ سورج ایک ایسی قوم پر طلوع ہو رہا ہے جن کے لیے ہم نے آفتاب سے بچنے کی کوئی آڑ نہیں رکھی۔

۹۱۔ اسی طرح(کا حال تھا)اور جو کچھ اس کے پاس تھا ہمیں اس کی مکمل خبر تھی۔

۹۲۔ پھر وہ راہ پر ہو لیا۔

۹۳۔ یہاں تک کہ جب وہ دو پہاڑوں کے درمیان پہنچا تو اسے ان دونوں پہاڑوں کے اس طرف ایک ایسی قوم ملی جو کوئی بات سمجھنے کے قابل نہ تھی۔

۹۴۔ لوگوں نے کہا :اے ذوالقرنین !یاجوج اور ماجوج یقینا اس سرزمین کے فسادی ہیں کیا ہم آپ کے لیے کچھ سامان کا انتظام کریں تاکہ آپ ہمارے اور ان کے درمیان ایک بند باندھ دیں؟

۹۵۔ ذوالقرنین نے کہا : جو طاقت میرے رب نے مجھے عنایت فرمائی ہے وہ بہتر ہے، لہٰذا تم محنت کے ذریعے میری مدد کرو میں تمہارے اور ان کے درمیان بند باندھ دوں گا۔

۹۶۔ تم مجھے لوہے کی چادریں لا کر دو، یہاں تک کہ جب اس نے دونوں پہاڑوں کی درمیانی فضا کو برابر کر دیا تو اس نے لوگوں سے کہا :آگ پھونکو

یہاں تک کہ جب اسے بالکل آگ بنا دیا تو اس نے کہا: اب میرے پاس تانبا لے آؤ تاکہ میں اس(دیوار)پر انڈیلوں۔

۹۷۔ اس کے بعد وہ نہ اس پر چڑھ سکیں اور نہ ہی اس میں نقب لگا سکیں۔

۹۸۔ ذوالقرنین نے کہا: یہ میرے رب کی طرف سے رحمت ہے لہٰذا جب میرے رب کے وعدے کا وقت آئے گا تو وہ اسے زمین بوس کر دے گا اور میرے رب کا وعدہ برحق ہے۔

۹۹۔ اور اس دن ہم انہیں ایسے حال میں چھوڑ دیں گے کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ گتھم گتھا ہو جائیں گے اور صور پھونکا جائے گا پھر ہم سب کو ایک ساتھ جمع کریں گے۔

۱۰۰۔ اور اس دن ہم جہنم کو کافروں کے سامنے پیش کریں گے۔

۱۰۱۔ جن کی نگاہیں ہماری یاد سے پردے میں پڑی ہوئی تھیں اور وہ کچھ سن بھی نہیں سکتے تھے۔

۱۰۲۔ کیا کافر یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ مجھے چھوڑ کر میرے بندوں کو سرپرست بنائیں گے؟ہم نے جہنم کو کافروں کے لیے مہمان سرا بنا کر تیار رکھا ہے۔

۱۰۳۔ کہدیجیے: کیا ہم تمہیں بتا دیں کہ اعمال کے اعتبار سے سب سے نامراد کون لوگ ہیں؟

۱۰۴۔ جن کی سعی دنیاوی زندگی میں لاحاصل رہی جب کہ وہ یہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ وہ درست کام کر رہے ہیں۔

۱۰۵۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار کی نشانیوں اور اللہ کے حضور جانے کاانکار کیا جس سے ان کے اعمال برباد ہو گئے لہٰذا ہم قیامت کے دن ان کے(اعمال کے)لیے کوئی وزن قائم نہیں کریں گے.

۱۰۶۔ ان کے کفر کرنے اور ہماری آیات اور رسولوں کا استہزاء کرنے کی وجہ سے ان کی سزا یہی جہنم ہے۔

۱۰۷۔ جو لوگ ایمان لائے ہیں اور نیک اعمال بجا لائے ہیں ان کی میزبانی کے لیے یقینا جنت الفردوس ہے ۔

۱۰۸۔ جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے، وہاں سے کہیں اور جانا پسند نہیں کریں گے۔

۱۰۹۔ کہدیجیے :میرے پروردگار کے کلمات(لکھنے)کے لیے اگر سمندر روشنائی بن جائیں تو سمندر ختم ہو جائیں گے لیکن میرے رب کے کلمات ختم نہیں ہوں گے اگرچہ ہم اتنے ہی مزید(سمندر)سے کمک رسانی کریں.

۱۱۰۔ کہدیجیے :میں تم ہی جیسا ایک انسان ہوں مگر میری طرف وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود تو بس ایک ہی ہے لہٰذا جو اللہ کے حضور جانے کا امیدوار ہے اسے چاہیے کہ وہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی دوسرے کو شریک نہ ٹھہرائے۔

۱۶۔سورۃ نحل ۔ مکی ۔آیات ۱۲۸

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ اللہ کا امر آگیا پس تم اس میں عجلت نہ کرو وہ پاک اور بالاتر ہے اس شرک سے جو یہ لوگ کر رہے ہیں۔

۲۔ وہ اپنے حکم سے فرشتوں کو روح کے ساتھ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے نازل کرتا ہے(اس حکم کے ساتھ)کہ انہیں تنبیہ کرو کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں لہٰذا تم میری مخالفت سے بچو ۔

۳۔ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو برحق پیدا کیاہے اور جو شرک یہ لوگ کرتے ہیں اللہ اس سے بالاتر ہے۔

۴۔ اس نے انسان کو ایک بوند سے پیدا کیا پھر وہ یکایک کھلا جھگڑالو بن گیا۔

۵۔ اور اس نے مویشیوں کو پیدا کیا جن میں تمہارے لیے گرم پوشاک اور فوائد ہیں اور ان میں سے تم کھاتے بھی ہو۔

۶۔ اور ان میں تمہارے لیے رونق بھی ہے اور جب تم انہیں شام کو واپس لاتے ہو اور صبح کو چرنے کے لیے بھیجتے ہو۔

۷۔اور وہ تمہارے بوجھ اٹھاکر ایسے علاقوں تک لے جاتے ہیں جہاں تم جانفشانی کے بغیر نہیں پہنچ سکتے تھے، تمہارا رب یقینا بڑا شفیق، مہربان ہے۔

۸۔ اور(اس نے)گھوڑے خچر اور گدھے بھی(اس لیے پید اکیے) تا کہ تم ان پر سوار ہو اور تمہارے لیے زینت بنیں، ابھی اور بھی بہت سی چیزیں پیدا

کرے گا جن کا تمہیں علم نہیں ہے۔

۹۔اور سیدھا راستہ(دکھانا)اللہ کے ذمے ہے اور بعض راستے ٹیڑھے بھی ہیں اور اگر وہ چاہتا تو تم سب کو ہدایت کرتا۔

۱۰۔ وہی ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا جس سے تمہیں پینے کو ملتا ہے اور اس سے درخت اگتے ہیں جن میں تم جانور چراتے ہو۔

۱۱۔ جس سے وہ تمہارے لیے کھیتیاں، زیتون کھجور، انگور اور ہر قسم کے پھل اگاتا ہے، غور و فکر سے کام لینے والوں کے لیے ان چیزوں میں یقینا نشانی ہے۔

۱۲۔ اور اس نے تمہارے لیے رات اور دن اور سورج اور چاند کو مسخر کیا ہے اور ستارے بھی اس کے حکم سے مسخر ہیں،عقل سے کام لینے والوں کے لیے ان چیزوں میں یقینا نشانیاں ہیں۔

۱۳۔ اور تمہارے لیے زمین میں رنگ برنگ کی جو مختلف چیزیں اگائی ہیں نصیحت حاصل کرنے والوں کے لیے ان میں یقینا نشانی ہے۔

۱۴۔ اور اسی نے(تمہارے لیے)سمندر کو مسخر کیا تاکہ تم اس سے تازہ گوشت کھاؤ اور اس سے زینت کی وہ چیزیں نکالو جنہیں تم پہنتے ہو اور آپ دیکھتے ہیں کہ کشتی سمندر کو چیرتی ہوئی چلی جاتی ہے تاکہ تم اللہ کا فضل (روزی)تلاش کرو اور شاید تم شکر گزار بنو۔

۱۵۔ اور اس نے زمین میں پہاڑوں کو گاڑ دیا تاکہ زمین تمہیں لے کر ڈگمگا نہ جائے اور نہریں جاری کیں اور راستے بنائے تاکہ تم راہ پاتے رہو۔

۱۶۔ اور علامتیں بھی(بنائیں)اور ستاروں سے بھی لوگ راستہ معلوم کر لیتے

ہیں۔

۱۷۔ کیا وہ جو پیدا کرتا ہے اس جیسا ہے جو پیدا نہیں کرتا؟ کیا تم غور نہیں کرتے؟

۱۸۔ اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنے لگو تو انہیں شمار نہ کر سکو گے، اللہ یقینا بڑا درگزر کرنے والا، مہربان ہے۔

۱۹۔ اور اللہ سب سے باخبر ہے جو تم پوشیدہ رکھتے ہو اور جو ظاہر کرتے ہو۔

۲۰۔ اور اللہ کو چھوڑ کر جنہیں یہ لوگ پکارتے ہیں وہ کسی چیز کو خلق نہیں کر سکتے بلکہ خود مخلوق ہیں۔

۲۱۔ وہ زندہ نہیں مردہ ہیں اور انہیں اتنا بھی معلوم نہیں کہ کب اٹھائے جائیں گے۔

۲۲۔ تمہارا معبود بس ایک ہی معبود ہے لیکن جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ان کے دل (قبول حق کے لیے) منکر ہیں اور وہ تکبر کر رہے ہیں۔

۲۳۔ یہ حقیقت ہے کہ وہ جو کچھ پوشیدہ رکھتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں اللہ اسے جانتا ہے، وہ تکبر کرنے والوں کو یقینا پسند نہیں کرتا۔

۲۴۔ جب ان سے کہا جاتا ہے: تمہارے رب نے کیا نازل کیا ہے؟ تو کہتے ہیں: داستانہائے پارینہ۔

۲۵۔ (گویا) یہ لوگ قیامت کے دن اپنا سارا بوجھ اور کچھ ان کا بوجھ بھی اٹھانا چاہتے ہیں جنہیں وہ نادانی میں گمراہ کرتے ہیں دیکھو! کتنا برا بوجھ ہے جو یہ اٹھا رہے ہیں۔

۲۶۔ ان سے پہلے لوگوں نے مکاریاں کی ہیں لیکن اللہ نے ان کی عمارت کو بنیاد سے اکھاڑ دیا، پس اوپر سے چھت ان پر آگری اور انہیں وہاں سے عذاب نے آ لیا جہاں سے انہیں توقع نہ تھی۔

۲۷۔ پھر اللہ انہیں قیامت کے دن رسوا کرے گا اور(ان سے)کہے گا : کہاں ہیں میرے وہ شریک جن کے بارے میں تم جھگڑتے تھے؟(اس وقت) صاحبان علم کہیں گے : آج کافروں کے لیے یقینا رسوائی اور برائی ہے۔

۲۸۔ فرشتے جن کی روحیں اس حالت میں قبض کرتے ہیں کہ وہ اپنے نفس پر ظلم کر رہے ہوں تب وہ کافر تسلیم کا اظہار کریں گے(اور کہیں گے)ہم تو کوئی برا کام نہیں کرتے تھے، ہاں !جو کچھ تم کرتے تھے اللہ یقینا اسے خوب جانتا ہے۔

۲۹۔ پس اب جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ جہاں تم ہمیشہ رہو گے، تکبر کرنے والوں کا ٹھکانا نہایت برا ہے۔

۳۰۔ اور متقین سے پوچھا جاتا ہے : تمہارے رب نے کیا نازل کیا ہے؟ وہ کہتے ہیں : بہترین چیز، نیکی کرنے والوں کے لیے اس دنیا میں بھی بھلائی ہے اور آخرت کا گھر تو بہترین ہے ہی اور اہل تقویٰ کے لیے یہ کتنا اچھا گھر ہے۔

۳۱۔ یہ لوگ دائمی جنت میں داخل ہوں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، وہاں ان کے لیے جو چاہیں گے موجود ہو گا۔ اللہ اہل تقویٰ کو ایسا اجر دیتا ہے۔

۳۲۔ جن کی روحیں فرشتے پاکیزہ حالت میں قبض کرتے ہیں(اور انہیں)کہتے

ہیں :تم پر سلام ہو !اپنے(نیک)اعمال کی جزا میں جنت میں داخل ہو جاؤ۔
۳۳۔ کیا یہ لوگ اس بات کے منتظر ہیں کہ فرشتے(ان کی جان کنی کے لیے) ان کے پاس آئیں یا آپ کے رب کا فیصلہ آئے؟ ان سے پہلوں نے بھی ایسا ہی کیا تھا، اللہ نے ان پر کوئی ظلم نہیں کیابلکہ یہ خود اپنے آپ پر ظلم کر رہے ہیں۔
۳۴۔ آخرکار انہیں ان کے برے اعمال کی سزائیں ملیں اور جس چیز کا یہ لوگ مذاق اڑاتے تھے اسی نے انہیں گھیر لیا۔
۳۵۔ اور مشرکین کہتے ہیں :اگر اللہ چاہتا تو ہم اور ہمارے باپ دادا اس کے علاوہ کسی اور چیز کی پرستش نہ کرتے اور نہ اس کے حکم کے بغیر کسی چیز کو حرام قرار دیتے، ان سے پہلے کے لوگوں نے بھی ایسا ہی کیا تھا، تو کیا رسولوں پر واضح انداز میں تبلیغ کے سوا کوئی اور ذمہ داری ہے؟
۳۶۔ اور بتحقیق ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیجا ہے کہ اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت کی بندگی سے اجتناب کرو، پھر ان میں سے بعض کو اللہ نے ہدایت دی اور بعض کے ساتھ ضلالت پیوست ہو گئی، لہٰذا تم لوگ زمین پر چل پھر کر دیکھو کہ تکذیب کرنے والوں کا کیا انجام ہوا تھا۔
۳۷۔ اگر آپ کو ان کی ہدایت کی شدید خواہش ہو بھی تو اللہ انہیں ہدایت نہیں دیتا جنہیں وہ ضلالت میں ڈال چکا ہو اور نہ ہی کوئی ان کی مدد کرنے والا ہو گا۔
۳۸۔ اور یہ لوگ اللہ کی سخت قسمیں کھا کر کہتے ہیں :جو مر جاتا ہے اسے اللہ

زندہ کر کے نہیں اٹھائے گا، کیوں نہیں(اٹھائے گا)؟ یہ ایک ایسا برحق وعدہ ہے جو اللہ کے ذمے ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

۳۹۔ تاکہ اللہ ان کے لیے وہ بات واضح طور پر بیان کرے جس میں یہ لوگ اختلاف کر رہے ہیں اور کافر لوگ بھی جان لیں کہ وہ جھوٹے تھے۔

۴۰۔ جب ہم کسی چیز کا ارادہ کر لیتے ہیں تو بے شک ہمیں اس سے یہی کہنا ہوتا ہے :ہو جا ! پس وہ ہو جاتی ہے ۔

۴۱۔ اور جنہوں نے ظلم کا نشانہ بننے کے بعد اللہ کے لیے ہجرت کی انہیں ہم دنیا ہی میں ضرور اچھا مقام دیں گے اور آخرت کا اجر تو بہت بڑا ہے، اگر وہ جانتے ہوتے.

۴۲۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے صبر کیا اور جو اپنے رب پر بھروسا کرتے ہیں۔

۴۳۔ اور ہم نے آپ سے سے قبل صرف مردان(حق)رسول بنا کر بھیجے ہیں جن پر ہم وحی بھیجا کرتے ہیں، اگر تم لوگ نہیں جانتے ہو تو اہل ذکر سے پوچھ لو۔

۴۴۔(جنہیں)دلائل اور کتاب دے کر بھیجا تھا اور(اے رسول)آپ پر بھی ہم نے ذکر اس لیے نازل کیا ہے تاکہ آپ لوگوں کو وہ باتیں کھول کر بتا دیں جو ان کے لیے نازل کی گئی ہیں اور شاید وہ(ان میں)غور کریں۔

۴۵۔ جو بدترین مکاریاں کرتے ہیں کیا وہ اس بات سے بے خوف ہیں کہ اللہ انہیں زمین میں دھنسا دے یا ان پر ایسی جگہ سے عذاب آئے کہ جہاں سے

انہیں خبر ہی نہ ہو؟

۴۶۔ یا انہیں آتے جاتے ہوئے (عذاب الٰہی) پکڑ لے؟ پس وہ اللہ کو عاجز تو کر نہیں سکتے۔

۴۷۔ یا انہیں خوف میں رکھ کر گرفت میں لیا جائے؟ پس تمہارا رب یقینا بڑا شفقت کرنے والا، مہربان ہے۔

۴۸۔ کیا انہوں نے اللہ کی مخلوقات میں ایسی چیز نہیں دیکھی جس کے سائے دائیں اور بائیں طرف سے عاجز ہو کر اللہ کو سجدہ کرتے ہوئے جھکتے ہیں؟

۴۹۔ اور آسمانوں اور زمین میں ہر متحرک مخلوق اور فرشتے سب اللہ کے لیے سجدہ کرتے ہیں اور وہ تکبر نہیں کرتے۔

۵۰۔ وہ اپنے رب سے جو ان پر بالادستی رکھتا ہے ڈرتے ہیں اور انہیں جو حکم دیا جاتا ہے اس کی تعمیل کرتے ہیں۔

۵۱۔ اور اللہ نے فرمایا: تم دو معبود نہ بنایا کرو، معبود تو بس ایک ہی ہے پس تم صرف مجھ ہی سے ڈرتے رہو۔

۵۲۔ اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اس کی ملکیت ہے اور دائمی اطاعت صرف اسی کے لیے ہے تو کیا تم اللہ کے سوا دوسروں سے ڈرتے ہو؟

۵۳۔ اور تمہیں جو بھی نعمت حاصل ہو وہ اللہ کی طرف سے ہے پھر جب تمہیں کوئی تکلیف پہنچ جاتی ہے تو تم اس کے حضور زاری کرتے ہو۔

۵۴۔ پھر جب اللہ تم سے تکلیف دور کر دیتا ہے تو تم میں سے کچھ لوگ اپنے رب کے ساتھ شریک ٹھہرانے لگتے ہیں۔

۵۵۔ اس طرح وہ ان نعمتوں کی ناشکری کرنا چاہتے ہیں جو ہم نے انہیں دے رکھی ہیں سو ابھی تم مزے کر لو، عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا۔

۵۶۔ اور یہ لوگ ہمارے دیے ہوئے رزق میں سے ان کے لیے حصے مقرر کرتے ہیں جنہیں یہ جانتے بوجھتے تک نہیں، اللہ کی قسم اس افترا کے بارے میں تم سے ضرور پوچھا جائے گا۔

۵۷۔ اور انہوں نے اللہ کے لیے بیٹیاں قرار دے رکھی ہیں جس سے وہ پاک و منزہ ہے اور(یہ لوگ)اپنے لیے وہ(اختیار کرتے ہیں)جو یہ خود پسند کرتے ہیں(یعنی لڑکے)۔

۵۸۔ اور جب ان میں سے کسی کو بیٹی کی خبر دی جاتی ہے تو مارے غصے کے اس کا منہ سیاہ ہو جاتا ہے ۔

۵۹۔ اس بری خبر کی وجہ سے وہ لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے(اور سوچتا ہے)کیا اسے ذلت کے ساتھ زندہ رہنے دے یا اسے زیر خاک دبا دے؟ دیکھو !کتنا برا فیصلہ ہے جو یہ کر رہے ہیں؟

۶۰۔ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے ان کے لیے بری صفات ہیں اور اللہ کے لیے تو اعلی صفات ہیں اور وہ بڑا غالب آنے والا، حکمت والا ہے۔

۶۱۔ اور اگر لوگوں کے ظلم کی وجہ سے اللہ ان کا مواخذہ کرتا تو روئے زمین پر کسی چلنے پھرنے والے کو نہ چھوڑتا، لیکن اللہ انہیں ایک مقررہ وقت تک مہلت دیتا ہے پس جب ان کا مقررہ وقت آجاتا ہے تو وہ نہ گھڑی بھر کے لیے پیچھے ہو سکتے ہیں اور نہ آگے بڑھ سکتے ہیں۔

۶۲۔ اور یہ لوگ وہ چیزیں اللہ کے لیے قرار دیتے ہیں جو خود(اپنے لیے) پسند نہیں کرتے اور ان کی زبانیں جھوٹ کہتی ہیں کہ ان کے لیے بھلائی ہے جب کہ ان کے لیے یقینا جہنم کی آگ ہے اور یہ لوگ سب سے پہلے پہنچائے جائیں گے.

۶۳۔ اللہ کی قسم !آپ سے پہلے بہت سی امتوں کی طرف ہم نے(رسولوں کو) بھیجا لیکن شیطان نے ان کے اعمال انہیں آراستہ کر کے دکھائے پس آج وہی ان لوگوں کا سرپرست ہے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

۶۴۔ اور ہم نے صرف اس لیے آپ پر کتاب نازل کی ہے تاکہ آپ وہ باتیں ان کے لیے واضح طور پر بیان کریں جن میں یہ لوگ اختلاف کر رہے ہیں اور ایمان لانے والوں کیلیے ہدایت اور رحمت ثابت ہوں.

۶۵۔ اور اللہ نے آسمان سے پانی برسایا پھر اس سے زمین کو زندہ کیا اس کے مردہ ہونے کے بعد، سننے والوں کے لیے یقینا اس میں نشانی ہے۔

۶۶۔ اور تمہارے لیے مویشیوں میں یقینا ایک سبق ہے، ان کے شکم میں موجود گوبر اور خون کے درمیان سے ہم تمہیں خالص دودھ پلاتے ہیں جو پینے والوں کے لیے خوشگوار ہے۔

۶۷۔ اور کھجور اور انگور کے پھلوں سے تم نشے کی چیزیں بناتے ہو
اور پاک رزق بھی بنا لیتے ہو، عقل سے کام لینے والوں کے لیے اس میںایک نشانی ہے۔

۶۸۔ اور آپ کے رب نے شہد کی مکھی پر وحی کی کہ پہاڑوں اور درختوں اور

لوگ جو عمارتیں بناتے ہیں ان میں گھر (چھتے) بنائے۔

۶۹۔ پھر ہر (قسم کے) پھل(کا رس)چوس لے اور اپنے پروردگار کی طرف سے تسخیر کردہ راہوں پر چلتی جائے، ان مکھیوں کے شکم سے مختلف رنگوں کا مشروب نکلتا ہے جس میں لوگوں کے لیے شفا ہے، غور و فکر کرنے والوں کے لیے اس میں ایک نشانی ہے۔

۷۰۔ اور اللہ نے تمہیں پیدا کیا پھر وہی تمہیں موت دیتاہے اور تم میں سے کوئی نکمی ترین عمر کو پہنچا دیا جاتاہے تاکہ وہ جاننے کے بعد کچھ نہ جانے، اللہ یقینا بڑا جاننے والا، قدرت والا ہے۔

۷۱۔ اور اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر رزق میں فضیلت دی ہے، پھر جنہیں فضیلت دی گئی ہے وہ اپنا رزق اپنے غلاموں کو دینے والے نہیں ہیں کہ دونوں اس رزق میں برابر ہو جائیں، کیا(پھر بھی) یہ لوگ اللہ کی نعمت سے انکار کرتے ہیں؟

۷۲۔ اور اللہ نے تمہارے لیے تمہاری جنس سے بیویاں بنائیں اور اس نے تمہاری ان بیویوں سے تمہیں بیٹے اور پوتے عطا کیے اور تمہیں پاکیزہ چیزیں عطا کیں توکیا. یہ لوگ باطل پر ایمان لائیں گے اور اللہ کی نعمت کا انکار کریں گے؟

۷۳۔ اور اللہ کو چھوڑ کر یہ لوگ ایسوں کی پوجا کرتے ہیں جنہیں نہ آسمانوں سے کوئی رزق دینے کا اختیار ہے اور نہ زمین سے اور نہ ہی وہ اس کام کو انجام دے سکتے ہیں۔

۷۴۔ پس اللہ کے لیے مثالیں نہ دیا کرو،(ان چیزوں کو)یقینا اللہ بہتر جانتا

ہے اور تم نہیں جانتے ۔

۷۵۔ اللہ ایک غلام کی مثال بیان فرماتا ہے جو دوسرے کا مملوک ہے اور خود کسی چیز پر قادر نہیں اور دوسرا(وہ شخص)جسے ہم نے اپنی طرف سے اچھا رزق دے رکھا ہے پس وہ اس رزق میں سے پوشیدہ و علانیہ طور پر خرچ کرتا ہے، کیا یہ دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ ثنائے کامل اللہ کے لیے ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

۷۶۔ اور اللہ دو(اور)مردوں کی مثال دیتا ہے، ان میں سے ایک گونگا ہے جو کسی چیز پر بھی قادر نہیں ہے بلکہ وہ اپنے آقا پربوجھ بنا ہوا ہے، وہ اسے جہاں بھی بھیجے کوئی بھلائی نہیں لاتا، کیا یہ اس شخص کے برابر ہو سکتا ہے جو انصاف کا حکم دیتا ہے اور خود صراط مستقیم پر قائم ہے؟

۷۷۔ اور آسمانوں اور زمین کا غیب اللہ کے لیے(خاص)ہے اور قیامت کا معاملہ تو ایسا ہے جیسے آنکھ کا جھپکنا بلکہ اس سے بھی قریب تر، یقینا اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

۷۸۔ اور اللہ نے تمہیں تمہاری ماؤں کے شکموں سے اس حال میں نکالا کہ تم کچھ نہیں جانتے تھے اور اس نے تمہارے لیے کان اور آنکھیں اور دل بنائے کہ شاید تم شکر کرو۔

۷۹۔ کیا انہوں نے ان پرندوں کو نہیں دیکھا جو فضائے آسمان میں مسخر ہیں؟ اللہ کے سوا انہیں کسی نے تھام نہیں رکھا، ایمان والوں کے لیے یقینا ان میں نشانیاں ہیں

۸۰۔ اور اللہ نے تمہارے گھروں کو تمہارے لیے سکون کی جگہ بنایا ہے اور اس نے جانوروں کی کھالوں سے تمہارے لیے ایسے گھر بنائے جنہیں تم سفر کے دن اور حضر کے دن ہلکا محسوس کرتے ہو اور ان(جانوروں مثلاً بھیڑ)کی اون اور(اونٹ کی)پشم اور(بکرے کے)بالوں سے گھر کا سامان اور ایک مدت تک کے لیے(تمہارے)استعمال کی چیزیں بنائیں.

۸۱۔ اور اللہ نے تمہارے لیے اپنی پیدا کردہ چیزوں سے سائے بنائے اور پہاڑوں میں تمہارے لیے پناہ گاہیں بنائیں اور تمہارے لیے ایسی پوشاکیں بنائیں جو تمہیں گرمی سے بچائیں اور ایسی پوشاکیں جو تمہیں جنگ سے بچائیں، اس طرح اللہ تم پر اپنی نعمتیں پوری کرتا ہے شاید تم فرمانبردار بن جاؤ۔

۸۲۔ پھر اگر یہ لوگ منہ موڑتے ہیں تو(اے رسول)آپ کی ذمے داری تو صرف واضح انداز میں تبلیغ کرنا ہے۔

۸۳۔ یہ لوگ اللہ کی نعمت کو پہچان لیتے ہیں پھر اس کا انکار کرتے ہیں اور ان میں سے اکثر تو کافر ہیں۔

۸۴۔ اور اس روز ہم ہر امت میں سے ایک گواہ اٹھائیں گے پھر کافروں کو نہ تو اجازت دی جائے گی اور نہ ہی ان سے اپنے عتاب کو دور کرنے کے لیے کہا جائے گا۔

۸۵۔ اور جب ظالم لوگ عذاب کو دیکھ لیں گے تو نہ ان کے عذاب میں تخفیف ہو گی اور نہ ہی انہیں مہلت دی جائے گی۔

۸۶۔ اور جنہوں نے شرک کیا ہے جب وہ اپنے ٹھہرائے ہوئے شریکوں کو

دیکھیں گے تو کہیں گے :اے ہمارے پروردگار !یہ ہمارے وہی شریک ہیں جنہیں ہم تیری بجائے پکارتے تھے تو وہ(شرکاء)اس بات کو مسترد کر دیں گے(اور کہیں گے)بے شک تم جھوٹے ہو۔

۸۷۔ اور اس دن وہ اللہ کے آگے سر تسلیم خم کر دیں گے اور ان کی افترا پردازیاں ناپید ہو جائیں گی۔

۸۸۔ جنہوں نے کفر کیا اور(لوگوں کو) راہ خدا سے روکا ان کے لیے ہم عذاب پر عذاب کا اضافہ کریں گے اس فساد کے عوض جو یہ پھیلاتے رہے۔

۸۹۔ اور(انہیں اس دن سے آگاہ کیجیے)جس روز ہم ہر امت میں سے ایک ایک گواہ خود انہیں میں سے اٹھائیں گے اور آپ کو ان لوگوں پر گواہ بنا کر لے آئیں گے اور ہم نے آپ پر یہ کتاب ہر چیز کو بڑی وضاحت سے بیان کرنے والی اور مسلمانوں کے لیے ہدایت اور رحمت اور بشارت بنا کر نازل کی ہے۔

۹۰۔ یقینا اللہ عدل اور احسان اور قرابتداروں کو(ان کا حق)دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور برائی اور زیادتی سے منع کرتا ہے۔ وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے شاید تم نصیحت قبول کرو۔

۹۱۔ اور جب تم عہد کرو تو اللہ سے عہد کو پورا کرو اور قسموں کو پختہ کرنے کے بعد نہ توڑو جب کہ تم اللہ کو اپنا ضامن بنا چکے ہو، جو کچھ تم کرتے ہو یقینا اللہ اسے جانتا ہے۔

۹۲۔ اور تم اس عورت کی طرح نہ ہونا جس نے پوری طاقت سے سوت کاتنے

کے بعد اسے تار تار کر ڈالا، تم اپنی قسموں کو آپس میں فساد کا ذریعہ بناتے ہو تاکہ ایک قوم دوسری قوم سے بڑھ جائے، اس بات کے ذریعے اللہ یقینا تمہیں آزماتا ہے اور قیامت کے دن تمہیں وہ بات کھول کر ضرور بتا دے گا جس میں تم اختلاف کرتے رہے۔

۹۳۔ اور اگر اللہ چاہتا تو تمہیں ایک ہی امت بنا دیتا لیکن وہ جسے چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اس کے بارے میں تم سے ضرور پوچھا جائے گا۔

۹۴۔ اور تم اپنی قسموں کو اپنے درمیان فساد کا ذریعہ نہ بناؤ کہ قدم جم جانے کے بعد اکھڑ جائیں اور راہ خدا سے روکنے کی پاداش میں تمہیں عذاب چکھنا پڑے اور(ایسا کیا تو)تمہارے لیے بڑا عذاب ہے۔

۹۵۔ اور اللہ کے عہد کو تم قلیل معاوضے میں نہ بیچو، اگر تم جان لو تو تمہارے لیے صرف وہی بہتر ہے جو اللہ کے پاس ہے۔

۹۶۔ جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ ختم ہو جائے گا اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ باقی رہنے والا ہے اور جن لوگوں نے صبر کیا ہے ان کے بہترین اعمال کی جزا میں ہم انہیں اجر ضرور دیں گے۔

۹۷۔ جو نیک عمل کرے خواہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ وہ مومن ہو تو ہم اسے پاکیزہ زندگی ضرور عطا کریں گے اور ان کے بہترین اعمال کی جزا میں ہم انہیں اجر(بھی)ضرور دیں گے ۔

۹۸۔ پس جب آپ قرآن پڑھنے لگیں تو راندہ درگاہ شیطان سے اللہ کی پناہ

مانگ لیا کریں۔

۹۹۔ شیطان کو یقینا ان لوگوں پر کوئی بالادستی حاصل نہ ہو گی جو ایمان لائے ہیں اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔

۱۰۰۔ اس کی بالادستی تو صرف ان لوگوں پر ہے جو اسے اپنا سرپرست بناتے ہیں اور جو اللہ کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہیں۔

۱۰۱۔ اور جب ہم ایک آیت کو کسی اور آیت سے بدلتے ہیں تو اللہ بہتر جانتا ہے کہ کیا نازل کرے، یہ لوگ کہتے ہیں: تم تو بس خود ہی گھڑ لاتے ہو، درحقیقت ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔

۱۰۲۔ کہدیجیے: اسے روح القدس نے آپ کے۔رب کی طرف سے برحق نازل کیا ہے تاکہ ایمان لانے والوں کو ثابت(قدم)رکھے اور مسلمانوں کے لیے ہدایت اور بشارت(ثابت) ہو۔

۱۰۳۔ اور بتحقیق ہمیں علم ہے کہ یہ لوگ(آپ کے بارے میں)کہتے ہیں: اس شخص کو ایک انسان سکھاتا ہے، حالانکہ جس شخص کی طرف یہ نسبت دیتے ہیں اس کی زبان عجمی ہے اور یہ(قرآن)تو واضح عربی زبان ہے۔

۱۰۴۔ جو لوگ اللہ کی نشانیوں پر ایمان نہیں لاتے، یقینا اللہ ان کی ہدایت نہیں کرتا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے ۔

۱۰۵۔ جھوٹ تو صرف وہی لوگ افترا کرتے ہیں جو اللہ کی نشانیوں پر ایمان نہیں لاتے اور یہی لوگ جھوٹے ہیں۔

۱۰۶۔جو شخص اپنے ایمان کے بعد اللہ کا انکار کرے(اس کے لیے سخت

عذاب ہے)بجز اس شخص کے جسے مجبور کیا گیا ہو اور اس کا دل ایمان سے مطمئن ہو(تو کوئی حرج نہیں)لیکن جنہوں نے دل کھول کر کفر اختیار کیا ہو تو ایسے لوگوں پر اللہ کا غضب ہے اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔

۱۰۷۔ یہ اس لیے ہے کہ انہوں نے آخرت کے مقابلے میں دنیا کی زندگی کو پسند کیا ہے اور اللہ کافروں کی ہدایت نہیں کرتا ۔

۱۰۸۔ یہ وہی لوگ ہیں جن کے دلوں اور کانوں اور آنکھوں پر اللہ نے مہر لگا دی ہے اور یہی لوگ غافل ہیں۔

۱۰۹۔ لازماً آخرت میں یہی لوگ خسارے میں رہیں گے۔

۱۱۰۔ پھر آپ کا پروردگار یقینا ان لوگوں کے لیے جنہوں نے آزمائش میں مبتلا ہونے کے بعد ہجرت کی پھر جہاد کیا اور صبر سے کام لیا ان باتوں کے بعد آپ کا رب یقینا بڑا بخشنے والا، مہربان ہے۔

۱۱۱۔ اس دن ہر شخص اپنی صفائی کی حجتیں قائم کرتے ہوئے پیش ہو گا اور ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

۱۱۲۔ اور اللہ ایسی بستی کی مثال دیتا ہے جو امن سکون سے تھی، ہر طرف سے اس کا وافر رزق اسے پہنچ رہا تھا، پھر اس نے اللہ کی نعمات کی ناشکری شروع کی تو اللہ نے ان کی حرکتوں کی وجہ سے انہیں بھوک اور خوف کا ذائقہ چکھا دیا۔

۱۱۳۔ اور بتحقیق ان کے پاس خود انہی میں سے ایک رسول آیا تو انہوں نے

اسے جھٹلایا پس انہیں عذاب نے اس حال میں آ لیا کہ وہ ظالم تھے۔

۱۱۴۔ پس جو حلال اور پاکیزہ رزق اللہ نے تمہیں دیا ہے اسے کھاؤ اور اللہ کی نعمت کا شکر کرو اگر تم اس کی بندگی کرتے ہو۔

۱۱۵۔ اس نے تو تم پر صرف مردار اور خون اور سور کا گوشت اور اس چیز کو جس پر غیر اللہ کا نام لیا گیا ہو حرام کر دیا ہے، پس اگر کوئی مجبور ہوتا ہے نہ (قانون کا) باغی ہو کر اور نہ(ضرورت سے)تجاوز کا مرتکب ہو کر تو اللہ یقینا بڑا معاف کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔

۱۱۶۔ اور جن چیزوں پر تمہاری زبانیں جھوٹے احکام لگاتی ہیں ان کے بارے میں نہ کہو یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے جس کا نتیجہ یہ ہو کہ تم اللہ پر جھوٹ افترا کرو، جو اللہ پر جھوٹ بہتان باندھتے ہیں وہ یقینا فلاح نہیں پاتے ۔

۱۱۷۔ چند روزہ کیف ہے اور پھر ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

۱۱۸۔ اور جنہوں نے یہودیت اختیار کی ہے ان پر وہی چیزیں ہم نے حرام کر دیں جن کا ذکر پہلے ہم آپ سے کر چکے ہیں اور ہم نے تو ان پر کوئی ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں۔

۱۱۹۔ پھر بے شک آپ کا رب ان کے لیے جنہوں نے نادانی میں برا عمل کیا پھر اس کے بعد توبہ کر لی اور اصلاح کر لی تو یقینا اس کے بعد آپ کا پروردگار بڑا بخشنے والا ، مہربان ہے۔

۱۲۰۔ ابراہیم(اپنی ذات میں)ایک امت تھے اللہ کے فرمانبردار اور (اللہ کی طرف)یکسو ہونے والے تھے اور وہ مشرکین میں سے نہ تھے۔

۱۲۱۔(وہ)اللہ کی نعمتوں کے شکر گزار تھے، اللہ نے انہیں برگزیدہ کیا اور صراط مستقیم کی طرف ان کی ہدایت کی۔

۱۲۲۔ اور ہم نے دنیا میں انہیں بھلائی دی اور آخرت میں وہ صالحین میں سے ہیں۔

۱۲۳۔(اے رسول)پھر ہم نے آپ کی طرف وحی کی کہ یکسوئی کے ساتھ ملت ابراہیمی کی پیروی کریں اور ابراہیم مشرکین میں سے نہ تھے۔

۱۲۴۔ سبت(کا احترام) ان لوگوں پرلازم کیا گیا تھا جنہوں نے اس بارے میں اختلاف کیا اور آپ کا رب قیامت کے دن ان کے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کرے گا جن میں یہ لوگ اختلاف کرتے تھے۔

۱۲۵۔(اے رسول)حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ اپنے پروردگار کی راہ کی طرف دعوت دیں اور ان سے بہتر انداز میں بحث کریں، یقینا آپ کا رب بہتر جانتا ہے کہ کون اس کی راہ سے بھٹک گیاہے اور وہ ہدایت پانے والوں کو بھی خوب جانتا ہے۔

۱۲۶۔ اور اگر تم بدلہ لیناچاہو تواسی قدر بدلہ لو جس قدر تمہارے ساتھ زیادتی ہوئی ہے اور اگر تم نے صبر کیا تو یہ صبر کرنے والوں کے حق میں بہترہے۔

۱۲۷۔ اور آپ صبر کریں اور آپ کا صبر صرف اللہ کی مدد سے ہے اور ان (مشرکین)کے بارے میں حزن نہ کریں اور نہ ہی ان کی مکاریوں سے تنگ ہوں۔

۱۲۸۔ اللہ یقینا تقویٰ اختیار کرنے والوں اور نیک عمل کرنے والوں کے ساتھ

ہے۔

۷۱۔سورہ نوح ۔ مکی ۔ آیات ۲۸

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا کہ اپنی قوم کی تنبیہ کریں قبل اس کے کہ ان پر دردناک عذاب آ جائے

۲۔ انہوں نے کہا: اے میری قوم! میں تمہیں واضح طور پر تنبیہ کرنے والا ہوں،

۳۔ کہ اللہ کی بندگی کرو اور اس سے ڈرو اور میری اطاعت کرو کہ،

۴۔وہ تمہارے گناہوں کو بخش دے گا اور ایک مقرر وقت تک تمہیں مہلت دے گا، اللہ کا مقرر کردہ وقت جب آ جاتا ہے تو مؤخر نہیں ہوتا، کاش! تم جانتے ہوتے۔

۵۔ نوح نے کہا: پروردگار! میں اپنی قوم کو رات دن دعوت دیتا رہا،

۶۔ لیکن میری دعوت نے ان کے گریز میں اضافہ ہی کیا،

۷۔ اور میں نے جب بھی انہیں بلایا تاکہ تو ان کی مغفرت کرے تو انہوں نے اپنے کانوں میں اپنی انگلیاں ٹھونس لیں اور اپنے کپڑوں سے (منہ) ڈھانک لیے اور اڑ گئے اور بڑا تکبر کیا۔

۸۔ پھر میں نے انہیں بلند آواز سے بلایا۔

۹۔ پھر میں نے انہیں اعلانیہ طور پر اور نہایت خفیہ طور پر بھی دعوت دی،

۱۰۔ اور کہا: اپنے پروردگار سے معافی مانگو، وہ یقینا بڑا معاف کرنے والا ہے۔

۱۱۔ وہ تم پر آسمان سے خوب بارش برسائے گا،

۱۲۔ وہ اموال اور اولاد کے ذریعے تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے لیے باغات بنائے گا اور تمہارے لیے نہریں بنائے گا۔

۱۳۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی عظمت کا عقیدہ نہیں رکھتے؟

۱۴۔ حالانکہ اس نے تمہیں طرح طرح سے خلق کیا۔

۱۵۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے سات آسمانوں کو یکے بعد دیگرے کس طرح خلق کیا؟

۱۶۔ اور ان میں چاند کو نور اور سورج کو چراغ بنایا؟

۱۷۔ اور اللہ نے تمہیں زمین سے خوب اگایا ہے۔

۱۸۔ پھر تمہیں اسی میں لوٹا دے گا اور (اسی سے) تمہیں باہر نکالے گا۔

۱۹۔ اور اللہ نے زمین کو تمہارے لیے ہموار بنایا،

۲۰۔ تاکہ تم اس کے کشادہ راستوں پر چلو۔

۲۱۔ نوح نے کہا: پروردگارا! انہوں نے میری نافرمانی کی اور ان لوگوں کی پیروی کی جن کے مال اور اولاد نے ان کے نقصان میں اضافہ ہی کیا۔

۲۲۔ اور ان لوگوں نے بڑی عیاری سے فریب کاری کی،

۲۳۔ اور کہنے لگے: اپنے معبودوں کو ہرگز نہ چھوڑنا اور ود، سواع، یغوث، یعوق اور نسر کو نہ چھوڑنا۔

۲۴۔ اور(اس طرح)انہوں نے بہت سوں کو گمراہ کیا اور(پروردگار)تو نے بھی ان ظالموں کی گمراہی میں اضافہ ہی کیا۔

۲۵۔ وہ لوگ اپنی خطاؤں کی وجہ سے غرق کر دیے گئے اور آگ میں داخل کیے گئے، پس انہوں نے اللہ کے سوا کسی کو اپنا مددگار نہیں پایا۔

۲۶۔ اور نوح نے کہا: پروردگارا! روئے زمین پر بسنے والے کفار میں سے ایک کو بھی باقی نہ چھوڑ۔

۲۷۔ اگر تو انہیں چھوڑ دے گا تو وہ یقینا تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے اور یہ لوگ صرف بدکار کافر اولاد ہی پیدا کریں گے۔

۲۸۔ پروردگارا! مجھے اور میرے والدین کو اور جو ایمان کی حالت میں میرے گھر میں داخل ہو اور تمام مومن مردوں اور عورتوں کو معاف فرما اور کافروں کی ہلاکت میں مزید اضافہ فرما۔

۱۴۔ سورۃ ابراہیم۔ مکی۔ آیات ۵۲

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ الف لام را، یہ ایک ایسی کتاب ہے جسے ہم نے آپ کی طرف نازل کیا تاکہ آپ لوگوں کو انکے رب کے اذن سے اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لائیں، غالب آنے والے قابل ستائش اللہ کے راستے کی طرف۔

۲۔ جس اللہ کی ملکیت میں آسمانوں اور زمین کی تمام موجودات ہیں اور کافروں کے لیے عذاب شدید کی تباہی ہے۔

۳۔ جو آخرت کے مقابلے میں دنیاوی زندگی سے محبت کرتے ہیں اور راہ خدا سے روکتے ہیں اور اس میں انحراف لاناچاہتے ہیں یہ لوگ گمراہی میں دور تک چلے گئے ہیں۔

۴۔ ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اسی قوم کی زبان میں تاکہ وہ انہیں وضاحت سے بات سمجھا سکے پھر اس کے بعد اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتاہے ہدایت دیتا ہے اور وہی بڑا غالب آنے والا، حکمت والا ہے۔

۵۔ اور بتحقیق ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر بھیجا(اور حکم دیا) کہ اپنی قوم کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لاؤ اور انہیں ایام خدا یاد دلاؤ، ہر صبر وشکر کرنے والے کے لیے یقینا ان میں نشانیاں ہیں۔

۶۔ اور(یاد کیجیے)جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا : اللہ نے تمہیں جس نعمت سے نوازا ہے اسے یاد کرو جب اس نے تمہیں فرعونیوں سے نجات بخشی، وہ تمہیں بدترین عذاب دیتے تھے اور تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے اور تمہاری بیٹیوں کو زندہ چھوڑتے تھے اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے بڑا امتحان تھا۔

۷۔ اور(اے مسلمانو !یاد کرو)جب تمہارے پروردگار نے خبردار کیا کہ اگر تم شکر کرو تو میں تمہیں ضرور زیادہ دوں گا اور اگر ناشکری کرو تو میرا عذاب یقینا سخت ہے۔

۸۔ اور موسیٰ نے کہا :اگر تم اور زمین میں بسنے والے سب ناشکری کریں تو بھی اللہ یقینا بے نیاز، لائق حمد ہے۔

۹۔ کیا تمہارے پاس ان لوگوں کی خبر نہیں پہنچی جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں(مثلا)نوح، عاد اور ثمود کی قوم اور جو ان کے بعد آئے جن کا علم صرف اللہ کے پاس ہے؟ ان کے پاس ان کے رسول واضح دلائل لے کر آئے توانہوں نے اپنے ہاتھ ان کے منہ پر رکھ دیے اور کہنے لگے :ہم تو اس رسالت کے منکر ہیں جس کے ساتھ تم بھیجے گئے ہو اور جس چیز کی طرف تم ہمیں بلا رہے ہو اس میں ہم شبہ انگیز شک میں ہیں۔۔

۱۰۔ ان کے رسول نے کہا :کیا(تمہیں)اس اللہ کے بارے میں شک ہے جو آسمانوں اور زمین کا خالق ہے؟ وہ تمہیں اس لیے دعوت دیتا ہے تاکہ تمہارے گناہ بخش دے اور ایک معین مدت تک تمہیں مہلت دے، وہ کہنے لگے :تم تو ہم جیسے بشر ہو تم ہمیں ان معبودوں سے روکنا چاہتے ہو جن کی ہمارے باپ دادا پوجا کرتے تھے، پس اگر کوئی کھلی دلیل ہے تو ہمارے پاس لے آؤ۔

۱۱۔ ان کے رسولوں نے ان سے کہا :بیشک ہم تم جیسے بشر ہیں لیکن اللہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے احسان کرتا ہے اور ہمارے اختیار میں نہیں کہ ہم تمہارے سامنے کوئی دلیل(معجزہ)اذن خدا کے بغیر پیش کریں اور مومنوں کو اللہ پر ہی توکل کرنا چاہیے۔

۱۲۔ اور ہم اللہ پر توکل کیوں نہ کریں جب کہ اس نے ہمارے راستے ہمیں

دکھا دیے ہیں،(منکرو)جو اذیتیں تم ہمیں دے رہے ہو اس پر ہم ضرور صبر کریں گے اور توکل کرنے والوں کو اللہ ہی پر توکل کرنا چاہیے۔

۱۳۔ اور کافروں نے اپنے رسولوں سے کہا :ہم تمہیں اپنی سرزمین سے ضرور نکال دیں گے یا بہرصورت تمہیں ہمارے دین میں واپس آنا ہو گا، اس وقت ان کے رب نے ان پر وحی کی کہ ہم ان ظالموں کو ضرور ہلاک کر دیں گے۔

۱۴۔ اور ان کے بعد اس سرزمین میں ہم ضرور تمہیں آباد کریں گے، یہ (خوشخبری)اس کے لیے ہے جو میرے حضور کھڑے ہونے(کے دن)سے ڈرتا ہو اور اسے میرے وعدہ عذاب کا خوف بھی ہو۔

۱۵۔ اور انبیاء نے فتح و نصرت مانگی تو ہر سرکش دشمن نامراد ہو کر رہ گیا۔

۱۶۔ اس کے بعد جہنم ہے اور وہاں اسے پیپ کا پانی پلایا جائے گا۔

۱۷۔ جسے وہ گھونٹ گھونٹ کر پیے گا مگر وہ اسے نہایت ناگوار گزرے گا، اسے ہر طرف سے موت آئے گی مگر وہ مرنے نہ پائے گا اور اس کے پیچھے (مزید)سنگین عذاب ہو گا۔

۱۸۔ جن لوگوں نے اپنے رب کا انکار کیا ہے ان کے اعمال کی مثال اس راکھ کی سی ہے جسے آندھی کے دن تیز ہوا نے اڑا دیا ہو، وہ اپنے اعمال کا کچھ بھی (پھل)حاصل نہ کر سکیں گے، یہی تو بہت گہری گمراہی ہے۔

۱۹۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو برحق پیدا کیا ہے ؟ اگر وہ چاہے تو تمہیں تباہ کر دے اور(تمہاری جگہ)نئی مخلوق لے آئے۔

۲۰۔ اور یہ اللہ کے لیے کوئی مشکل کام نہیں ہے۔

۲۱۔ اور سب اللہ کے سامنے پیش ہو ں گے تو کمزور لوگ ان لوگوں سے جو (دنیا میں)بڑے بنتے تھے کہیں گے :ہم تمہارے تابع تھے تو کیا تم اللہ کے عذاب کا کچھ حصہ ہم سے ہٹا سکتے ہو؟ وہ کہیں گے :اگر اللہ نے ہمارے لیے کوئی راستہ چھوڑ دیا ہوتا تو ہم تمہیں بھی بتا دیتے، ہمارے لیے یکساں ہے کہ ہم فریاد کریں یا صبر کریں۔، ہمارے لیے فریاد کا کوئی راستہ نہیں۔

۲۲۔ اور(قیامت کے دن)جب فیصلہ ہو چکے گا تو شیطان کہہ اٹھے گا :اللہ نے تمہارے ساتھ یقینا سچا وعدہ کیا تھا اور میں نے تم سے وعدہ کیا پھر وعدہ خلافی کی اور میرا تم پر کوئی زور نہیں چلتا تھا، مگر یہ کہ میں نے تمہیں صرف دعوت دی اور تم نے میرا کہنا مان لیا، پس اب تم مجھے ملامت نہ کرو بلکہ خود کو ملامت کرو(آج)نہ تو میں تمہارے فریاد رسی کرسکتا ہوں اور نہ تم میری فریاد رسی کر سکتے ہو، پہلے تم مجھے(اللہ کا شریک)بناتے تھے، میں(اب)یقینا اس سے بیزار ہوں، ظالموں کے لیے تو یقینا دردناک عذاب ہے۔

۲۳۔ اور جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اپنے رب کی اجازت سے وہ ان جنتوں میں داخل کیے جائیں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے، وہاں(آپس میں)ان کی تحیت سلام ہو گی۔

۲۴۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے کیسی مثال پیش کی ہے کہ کلمہ طیبہ شجرہ طیبہ کی مانند ہے جس کی جڑ مضبوط گڑی ہوئی ہے اور اس کی شاخیں آسمان تک پہنچی ہوئی ہیں۔؟

۲۵۔ وہ اپنے رب کے حکم سے ہر وقت پھل دے رہا ہے اور اللہ لوگوں کے

لیے مثالیں اس لیے دیتا ہے تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔

۲۶۔ اور کلمہ خبیثہ کی مثال اس شجرہ خبیثہ کی سی ہے جو زمین کی سطح سے اکھاڑ پھینکا گیا ہو اور اس کے لیے کوئی ثبات نہ ہو۔

۲۷۔ اللہ ایمان والوں کو دنیاوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی قول ثابت پر قائم رکھتا ہے اور ظالموں کو گمراہ کر دیتا ہے اور اللہ اپنی مشیت کے مطابق عمل کرتا ہے۔

۲۸۔ کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہوں نے اللہ کی نعمت کو ناشکری سے بدل دیا اور اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر میں اتار دیا؟

۲۹۔ وہ جہنم ہے جس میں وہ جھلس جائیں گے جو بدترین ٹھکانا ہے۔

۳۰۔ اور انہوں نے اللہ کے لیے کچھ ہمسر بنا لیے تاکہ راہ خدا سے(لوگوں کو)گمراہ کریں، ان سے کہدیجیے(:کچھ دن)لطف اٹھا لو آخر کار تمہارا ٹھکانا آتش ہے۔

۳۱۔ میرے ایمان والے بندوں سے کہ دیجئے: نماز قائم کریں اور جو رزق ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور علانیہ طور پر خرچ کریں، اس دن کے آنے سے پہلے جس میں نہ سودا ہو گا اور نہ دوستی کام آئے گی۔

۳۲۔ اللہ ہی نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور آسمان سے پانی برسایا پھر اس سے تمہارے روزی کے لیے پھل پیدا کیے اور کشتیوں کو تمہارے لیے مسخر کیا تاکہ اس کے حکم سے سمندر میں چلیں اور دریاؤں کو بھی تمہارے لیے مسخر کیا۔

۳۳۔ اور اسی نے ہمیشہ چلتے رہنے والے سورج اور چاند کو تمہارے لیے مسخر کیا اور رات اور دن کو بھی تمہارے لیے مسخر بنایا۔

۳۴۔ اور اسی نے تمہیں ہر اس چیز میں سے دیا جو تم نے اس سے مانگی اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہو تو شمار نہ کر سکو گے، انسان یقینا بڑا ہی بے انصاف، ناشکرا ہے۔

۳۵۔ اور(وہ وقت یاد کیجیے)جب ابراہیم نے دعا کی :پروردگارا!اس شہر کو پر امن بنا اور مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے بچا۔

۳۶۔ پروردگارا!ان بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر رکھا ہے پس جو شخص میری پیروی کرے وہ میرا ہے اور جو میری نافرمانی کرے تو تو یقینا بڑا معاف کرنے والا، مہربان ہے۔

۳۷۔ اے ہمارے پروردگار !میں نے اپنی اولاد میں سے بعض کو تیرے محترم گھر کے نزدیک ایک بنجر وادی میں بسایا، اے ہمارے پروردگار !تاکہ یہ نماز قائم کریں لہٰذا تو کچھ لوگوں کے دل ان کی طرف مائل کر دے اور انہیں پھلوں کا رزق عطا فرما تاکہ یہ شکرگزار بنیں۔

۳۸۔ ہمارے رب! جو کچھ ہم پوشیدہ رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم ظاہر کرتے ہیں تو اسے جانتا ہے، اللہ سے کوئی چیز نہ تو زمین میں چھپ سکتی ہے اور نہ آسمان میں۔

۳۹۔ ثنائے کامل ہے اس اللہ کے لیے جس نے عالم پیری میں مجھے اسماعیل اور اسحاق عنایت کیے، میرا رب تو یقینا دعاؤں کا سننے والا ہے۔

۴۰۔ پروردگار مجھے نماز قائم کرنے والا بنا اور میری اولاد میں سے بھی، اے ہمارے پروردگار اور میری دعا قبول فرما۔

۴۱۔ اے ہمارے رب مجھے اور میرے والدین اور ایمان والوں کو بروز حساب مغفرت سے نواز۔

۴۲۔ اور ظالم جو کچھ کر رہے ہیں آپ اس سے اللہ کو غافل تصور نہ کریں، اللہ نے بے شک انہیں اس دن تک مہلت دے رکھی ہے جس دن آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی۔

۴۳۔ وہ سر اٹھائے دوڑ رہے ہوں گے، ان کی نگاہیں خود ان کی طرف بھی لوٹ نہیں رہی ہوں گی اور ان کے دل(خوف کی وجہ)کھوکھلے ہوچکے ہو ں گے۔

۴۴۔ اور لوگوں کو اس دن کے بارے میں تنبیہ کیجیے جس دن ان پر عذاب آئے گا تو ظالم لوگ کہیں گے :ہمارے رب ہمیں تھوڑی مدت کے لیے ڈھیل دے دے۔ اب ہم تیری دعوت پر لبیک کہیں گے اور رسولوں کی اتباع کریں گے،(انہیں جواب ملے گا)کیا اس سے پہلے تم قسمیں نہیں کھاتے تھے کہ تمہارے لیے کسی قسم کا زوال و فنا نہیں ہے؟

۴۵۔ حالانکہ تم ان لوگوں کے گھروں میں آباد تھے جو اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے اور تم پر یہ بات واضح ہو چکی تھی کہ ہم نے ان کے ساتھ کیا کیا اور تمہارے لیے مثالیں بھی بیان کی تھیں۔

۴۶۔ اور انہوں نے اپنی مکاریاں کیں اور ان کی مکاریاں اللہ کے سامنے تھیں

اگرچہ ان کی مکاریاں ایسی تھیں کہ جن سے پہاڑ بھی ٹل جائیں۔

۴۷۔ پس آپ ہرگز یہ خیال نہ کریں کہ اللہ اپنے رسولوں سے وعدہ خلافی کرے گا، اللہ یقینا بڑا غالب آنے والا، انتقام لینے والا ہے۔

۴۸۔ یہ(انتقام)اس دن ہو گا جب یہ زمین کسی اور زمین سے بدل دی جائے گی اور آسمان بھی اور سب خدائے واحد و قہار کے سامنے پیش ہوں گے۔

۴۹۔ اس دن آپ مجرموں کو ایک ساتھ زنجیروں میں جکڑا ہوا دیکھیں گے۔

۵۰۔ ان کے لباس گندھک کے ہوں گے اور آگ ان کے چہروں پر چھائی ہوئی ہو گی۔

۵۱۔ تاکہ اللہ ہر نفس کو اس کے عمل کی جزا دے، اللہ یقینا بہت جلد حساب کرنے والا ہے۔

۵۲۔ یہ(قرآن)لوگوں کے لیے ایک پیغام ہے تاکہ اس کے ذریعے لوگوں کی تنبیہ کی جائے اور وہ جان لیں کہ معبود تو بس وہ ایک ہی ہے نیز عقل والے نصیحت حاصل کریں۔

۲۱۔ سورۃ انبیاء ۔ مکی ۔ آیات ۱۱۲

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔لوگوں کے لیے ان کے حساب کا وقت قریب آگیا ہے جب کہ وہ غفلت

میں منہ پھیرے ہوئے ہیں۔

۲۔ ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے جو بھی تازہ نصیحت آتی ہے یہ لوگ اسے کھیلتے ہوئے سنتے ہیں۔

۳۔ ان کے دل لہویات میں مصروف ہوتے ہیں اور ظالم آپس کی سرگوشیاں چھپاتے ہیں کہ یہ شخص بھی تم جیسا بشر ہے، تو کیا تم لوگ دانستہ طور پر جادو کے چکر میں آتے ہو؟

۴۔ رسول نے کہا: میرا پروردگار ہر وہ بات جانتا ہے جو آسمان و زمین میں ہے اور وہ خوب سننے والا، جاننے والا ہے۔

۵۔ بلکہ وہ کہتے ہیں: یہ (قرآن) تو پریشان خوابوں کا ایک مجموعہ ہے بلکہ یہ اس کا خود ساختہ ہے بلکہ یہ تو شاعر ہے ورنہ یہ کوئی معجزہ پیش کرے جیسے پہلے انبیاء (معجزوں کے ساتھ) بھیجے گئے تھے۔

۶۔ان سے پہلے جس بستی کو بھی ہم نے ہلاک کیا وہ ایمان نہیں لائی، تو کیا یہ لوگ ایمان لائیں گے؟

۷۔ اور ہم نے آپ سے پہلے بھی مردان (حق) ہی کی طرف وحی بھیجی ہے، اگر تم لوگ نہیں جانتے ہو تو اہل ذکر سے پوچھ لو۔

۸۔ اور ہم نے انہیں ایسے جسم نہیں بنایا جو کھانا نہ کھاتے ہوں اور نہ ہی وہ ہمیشہ (زندہ) رہنے والے تھے۔

۹۔ پھر ہم نے ان کے ساتھ وعدہ پورا کیا پس ہم نے انہیں اور جنہیں ہم نے چاہا بچا لیا اور تجاوز کرنے والوں کو ہلاک کر دیا۔

۱۰۔ بتحقیق ہم نے تمہاری طرف ایک ایسی کتاب نازل کی ہے جس میں تمہاری نصیحت ہے تو کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے؟

۱۱۔ اور ہم نے کتنی ظالم بستیوں کو درہم برہم کر کے رکھ دیا اور ان کے بعد دوسری قوم کو پیدا کیا۔

۱۲۔ پس جب انہوں نے ہمارے عذاب کو محسوس کیا تب وہ وہاں سے بھاگنے لگے۔

۱۳۔ بھاگو نہیں، اپنی عیش پرستی میں اور اپنے گھروں کی طرف لوٹ جاؤ، شاید تم سے پوچھا جائے۔

۱۴۔ کہنے لگے :ہائے ہماری تباہی !بے شک ہم لوگ ظالم تھے۔

۱۵۔ اوروہ فریاد کر رہے ہیں یہاں تک کہ ہم نے انہیں(جڑوں سے)کاٹ کر خاموش کر دیا۔

۱۶۔ اور ہم نے اس آسمان اور زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے کو بیہودہ خلق نہیں کیا۔

۱۷۔ اگر ہم کھیل کا ارادہ کرتے تو ہم اسے اپنے پاس سے بنا لیتے اگر ہم (ایسا)کرنے والے ہوتے(تو تمہیں خلق کرنے کی کیا ضرورت تھی)۔

۱۸۔ بلکہ ہم باطل پر حق کی چوٹ لگاتے ہیں جو اس کا سر کچل دیتا ہے اور باطل مٹ جاتا ہے اور تم پر تباہی ہو ان باتوں کی وجہ سے جو تم بناتے ہو۔

۱۹۔ اور آسمانوں اور زمین میں موجود مخلوقات اسی کی ہیں اور جو اس کے پاس ہیں وہ اللہ کی عبادت سے نہ تو تکبر کرتے ہیں اور نہ ہی اکتاتے ہیں۔

۲۰۔ وہ شب و روز تسبیح کرتے ہیں، تساہل نہیں برتتے۔

۲۱۔ کیا انہوں نے زمین سے ایسے معبود بنا رکھے ہیں جو انہیں زندہ کرتے ہوں؟

۲۲۔ اگر آسمان و زمین میں اللہ کے سوا معبود ہوتے تو دونوں (کے نظام) درہم برہم ہو جاتے، پس پاک ہے اللہ، پروردگار عرش ان باتوں سے جو یہ بناتے ہیں۔

۲۳۔ وہ جو کام کرتا ہے اس کی پرسش نہیں ہو گی اور جو کام یہ لوگ کرتے ہیں اس کی ان سے پرسش ہو گی۔

۲۴۔ کیا انہوں نے اللہ کے سوا معبود بنا لیے ہیں؟ کہدیجیے :تم اپنی دلیل پیش کرو، یہ میرے ساتھ والوں کی کتاب اور مجھ سے پہلے والوں کی کتاب ہے، (ان میں کسی غیر اللہ کا ذکر نہیں) بلکہ اکثر لوگ حق کو جانتے نہیں اس لیے (اس سے) منہ موڑ لیتے ہیں۔

۲۵۔ اور ہم نے آپ سے پہلے جو بھی رسول بھیجا ہے اس کی طرف یہی وحی کی ہے، بتحقیق میرے سوا کوئی معبود نہیں پس تم صرف میری عبادت کرو۔

۲۶۔ اور وہ کہتے ہیں :اللہ نے بیٹا بنایا ہے، وہ پاک ہے (ایسی باتوں سے) بلکہ یہ تو اللہ کے محترم بندے ہیں۔

۲۷۔ وہ تو اللہ (کے حکم) سے پہلے بات (بھی) نہیں کرتے اور اسی کے حکم کی تعمیل کرتے ہیں۔

۲۸۔ اللہ ان باتوں کو جانتا ہے جو ان کے روبرو اور جو ان کے پس پردہ ہیں

اور وہ فقط ان لوگوں کی شفاعت کر سکتے ہیں جن سے اللہ راضی ہے اور وہ اللہ کی ہیبت سے ہراساں رہتے ہیں۔

۲۹۔ اور ان میں سے جو کوئی یہ کہدے کہ اللہ کے علاوہ میں بھی معبود ہوں تو ہم اسے جہنم کی سزا دیتے ہیں، چنانچہ ظالموں کو ہم اسی طرح سزا دیا کرتے ہیں۔

۳۰۔ کیا کفار اس بات پر توجہ نہیں دیتے کہ یہ آسمان اور زمین باہم ملے ہوئے تھے پھر ہم نے انہیں جدا کر دیا ہے اور تمام جاندار چیزوں کو ہم نے پانی سے بنایا ہے؟ تو کیا(پھر بھی)وہ ایمان نہیں لائیں گے ؟

۳۱۔ اور ہم نے زمین میں پہاڑ بنا دیے تاکہ وہ لوگوں کو متزلزل نہ کرے اور ہم نے اس میں کشادہ راستے بنائے کہ لوگ راہ پائیں۔

۳۲۔ اور ہم نے آسمان کو ایک محفوظ چھت بنا دیا اور اس کے باوجود وہ اس کی نشانیوں سے منہ موڑتے ہیں۔

۳۳۔ اور اسی نے شب و روز اور آفتاب و ماہتاب پیدا کیے،یہ سب کسی نہ کسی فلک میں تیر رہے ہیں۔

۳۴۔ ہم نے آپ سے پہلے بھی کسی انسان کو حیات جاودانی نہیں دی تو کیا اگر آپ انتقال کر جائیں تو یہ لوگ ہمیشہ رہیں گے؟

۳۵۔ ہر نفس کو موت(کاذائقہ)چکھنا ہے اور ہم امتحان کے طور پر برائی اور بھلائی کے ذریعے تمہیں مبتلا کرتے ہیں اور تم پلٹ کر ہماری ہی طرف آؤ گے۔

۳۶۔ اور کافر جب بھی آپ کو دیکھتے ہیں تو آپ کا بس استہزاء کرتے ہیں(اور کہتے ہیں)کیا یہ وہی شخص ہے جو تمہارے معبودوں کا(برے الفاظ میں)ذکر کرتا ہے؟ حالانکہ وہ خود رحمن کے ذکر کے منکر ہیں۔

۳۷۔ انسان عجلت پسند خلق ہوا ہے، عنقریب میں تمہیں اپنی نشانیاں دکھاؤں گا پس تم جلد بازی نہ کرو۔

۳۸۔ اور وہ کہتے ہیں :اگر آپ سچے ہیں تو بتائیں یہ(عذاب کا)وعدہ کب پورا ہو گا؟

۳۹۔ کاش !کفار کو اس وقت کا علم ہو جاتا جب وہ آتش جہنم کو نہ اپنے چہروں سے اور نہ ہی اپنی پشتوں سے ہٹا سکیں گے اور نہ ہی ان کی کوئی مدد کی جائے گی۔

۴۰۔ بلکہ یہ(قیامت کا ہولناک عذاب) ان پر اچانک آئے گا تو انہیں بدحواس کر دے گا پھر انہیں نہ اسے ہٹانے کی استطاعت ہو گی اور نہ ہی انہیں مہلت دی جائے گی۔

۴۱۔ اور بتحقیق آپ سے پہلے بھی رسولوں کا استہزا ہوتا رہا ہے مگر ان استہزا کرنے والوں کو اسی عذاب نے آگھیرا جس کا وہ استہزا کیا کرتے تھے۔

۴۲۔ کہدیجیے:رات اور دن میں رحمن سے تمہیں کون بچائے گا؟ بلکہ یہ لوگ تو اپنے رب کے ذکر سے منہ موڑے ہوئے ہیں

۴۳۔ کیا ہمارے علاوہ بھی ان کے معبود ہیں جو انہیں بچا لیں؟ وہ تو خود اپنی مدد کی بھی استطاعت نہیں رکھتے اور نہ ہی ہماری طرف سے ان کا ساتھ دیا

جائے گا۔

۴۴۔ بلکہ ہم تو انہیں اور ان کے آباء کو سامان زیست دیتے رہے یہاں تک کہ ان پر عرصہ دراز گزر گیا تو کیا یہ لوگ دیکھتے نہیں ہیں کہ ہم عرصہ زمین ہر طرف سے تنگ کر رہے ہیں؟ تو کیا(پھر بھی)یہ لوگ غالب آنے والے ہیں۔

۴۵۔ کہدیجیے : میں وحی کی بنا پر تمھیں تنبیہ کر رہا ہوں مگر جب بہروں کو تنبیہ کی جائے تو(کسی)پکار کو نہیں سنتے ۔

۴۶۔ اور اگر انہیں آپ کے پروردگار کا تھوڑا سا عذاب بھی چھو جائے تو وہ ضرور کہنے لگ جائیں گے :ہائے ہماری تباہی !ہم یقینا ظالم تھے۔

۴۷۔ اور ہم قیامت کے دن عدل کا ترازو قائم کریں گے پھر کسی شخص پر ذرہ برابر ظلم نہ ہو گا اور اگر رائی کے دانے برابر بھی(کسی کا عمل)ہوا تو ہم اسے اس کے لیے حاضر کر دیں گے اور حساب کرنے کے لیے ہم ہی کافی ہیں۔

۴۸۔ اور بتحقیق ہم نے موسیٰ اور ہارون کو فرقان اور ایک روشنی اور ان متقین کے لیے نصیحت عطا کی ۔

۴۹۔ جو بن دیکھے اپنے رب سے ڈرتے رہے اور قیامت سے بھی خوف کھاتے ہیں.

۵۰۔ اور یہ (قرآن)ایک مبارک ذکر ہے جسے ہم نے نازل کیا ہے، کیا تم اس کے بھی منکر ہو؟

۵۱۔ اور بتحقیق ہم نے ابراہیم کو پہلے ہی سے کامل عقل عطا کی اور ہم اس کے

حال سے باخبر تھے۔

۵۲۔ جب انہوں نے اپنے باپ(چچا)اور اپنی قوم سے کہا :یہ مورتیاں کیا ہیں جن کے گرد تم جمے رہتے ہو؟

۵۳۔ کہنے لگے :ہم نے اپنے باپ دادا کو ان کی پوجا کرتے پایاہے۔

۵۴۔ ابراہیم نے کہا :یقینا تم خود اور تمہارے باپ دادا بھی واضح گمراہی میں مبتلا ہیں۔

۵۵۔ وہ کہنے لگے : کیا آپ ہمارے پاس حق لے کر آئے ہیں یا بیہودہ گوئی کر رہے ہیں؟

۵۶۔ ابراہیم نے کہا :بلکہ تمہارارب آسمانوں اور زمین کا رب ہے جس نے ان سب کو پیدا کیا اور میں اس بات کے گواہوں میں سے ہوں۔

۵۷۔ اور اللہ کی قسم !جب تم یہاں سے پیٹھ پھیر کر چلے جاؤ گے تو میں تمہارے ان بتوں کی خبر لینے کی تدبیر ضرور سوچوں گا۔

۵۸۔ چنانچہ ابراہیم نے ان بتوں کو ریزہ ریزہ کر دیا سوائے ان کے بڑے (بت)کے تاکہ وہ اس کی طرف رجوع کریں۔

۵۹۔ وہ کہنے لگے :جس نے ہمارے معبودوں کا یہ حال کیا ہے یقینا وہ ظالموں میں سے ہے۔

۶۰۔ کچھ نے کہا :ہم نے ایک جوان کو ان بتوں کا(برے الفاظ میں)ذکر کرتے ہوئے سنا ہے جسے ابراہیم کہتے ہیں۔

۶۱۔ کہنے لگے :اسے سب کے سامنے پیش کرو تاکہ لوگ اسے دیکھ لیں۔

۶۲۔ کہا: اے ابراہیم !کیا ہمارے معبودوں کا یہ حال تم نے کیا ہے ؟

۶۳۔ ابراہیم نے کہا: بلکہ ان کے اس بڑے(بت) نے ایسا کیا ہے سو ان سے پوچھ لو اگر یہ بولتے ہوں۔

۶۴۔(یہ سن کر)وہ اپنے ضمیر کی طرف پلٹے اور کہنے لگے : حقیقتاً تم خود ہی ظالم ہو۔

۶۵۔ پھر وہ اپنے سروں کے بل اوندھے ہو گئے اور(ابراہیم سے کہا :)تم جانتے ہو یہ نہیں بولتے ۔

۶۶۔ ابراہیم نے کہا :تو پھر تم اللہ کو چھوڑ کر انہیں کیوں پوجتے ہو جو تمہیں نہ فائدہ پہنچا سکتے ہیں اور نہ نقصان؟

۶۷۔ تف ہو تم پر اور ان(معبودوں)پر جنہیں تم اللہ کو چھوڑ کر پوجتے ہو، کیا تم عقل نہیں رکھتے؟

۶۸۔ وہ کہنے لگے :اگر تمہیں کچھ کرنا ہے تو اسے جلا دو اور اپنے خداؤں کی نصرت کرو۔

۶۹۔ ہم نے کہا :اے آگ !ٹھنڈی ہو جا اور ابراہیم کے لیے سلامتی بن جا۔

۷۰۔ اور انہوں نے ابراہیم کے ساتھ اپنا حربہ استعمال کیا اور ہم نے خود انہیں ناکام بنا دیا۔

۷۱۔ اور ہم ابراہیم اور لوط کو بچا کر اس سرزمین کی طرف لے گئے جسے ہم نے عالمین کے لیے بابرکت بنایا ہے۔

۷۲۔ اور ہم نے ابراہیم کو اسحاق اور یعقوب بطور عطیہ دیے اور ہم نے ہر

ایک کو صالح بنایا۔

۷۳۔ اور ہم نے انہیں پیشوا بنایا جو ہمارے حکم کے مطابق رہنمائی کرتے تھے اور ہم نے نیک عمل کی انجام دہی اور قیام نماز اور ادائیگی زکوۃ کے لیے ان کی طرف وحی کی اور وہ ہمارے عبادت گزار تھے۔

۷۴۔ اور لوط کو ہم نے حکمت اور علم عطا کیا اور ہم نے انہیں اس بستی کے شر سے نجات دی جہاں کے لوگ بے حیائی کا ارتکاب کرتے تھے، یقینا وہ برائی والے اور بدکار قوم تھی۔

۷۵۔ اور ہم نے انہیں(لوط کو)اپنی رحمت میں داخل کیا وہ یقینا صالحین میں سے تھے۔

۷۶۔ اور نوح کو بھی(ہم نے نوزا)جب انہوں نے ابراہیم سے پہلے(ہمیں) پکارا تو ہم نے ان کی دعا قبول کی، پس انہیں اور ان کے گھر والوں کو بڑی پریشانی سے نجات دی۔

۷۷ ۔ اور اس قوم کے مقابلے میں ان کی مدد کی جو ہماری نشانیوں کی تکذیب کرتی تھی، یقینا وہ برے لوگ تھے چنانچہ ہم نے ان سب کو غرق کر دیا۔

۷۸۔ اور داؤد و سلیمان کو بھی(نوازا)جب وہ دونوں ایک کھیت کے بارے میں فیصلہ کر رہے تھے جس میں رات کے وقت لوگوں کی بکریاں بکھر گئی تھیں اور ہم ان کے فیصلے کا مشاہدہ کرر ہے تھے۔

۷۹۔ تو ہم نے سلیمان کو اس کا فیصلہ سمجھا دیا اور ہم نے دونوں کو حکمت اور علم عطا کیا اور ہم نے پہاڑوں اور پرندوں کو داؤد کے لیے مسخر کیا جو ان کے

ساتھ تسبیح کرتے تھے اور ایسا کرنے والے ہم ہی تھے۔

۸۰۔ اور ہم نے تمہارے لیے انہیں زرہ سازی کی صنعت سکھائی تاکہ تمہاری لڑائی میں وہ تمہارا بچاؤ کرے تو کیا تم شکر گزار ہو ؟

۸۱۔ اور سلیمان کے لیے تیز ہوا کو (مسخر کیا) جو ان کے حکم سے اس سرزمین تک چلتی تھی جسے ہم نے بابرکت بنایا تھا اور ہم ہر چیز کا علم رکھنے والے ہیں۔

۸۲۔ اور شیاطین میں سے کچھ (کو مسخر بنایا) جو ان کے لیے غوطے لگاتے تھے اور اس کے علاوہ دیگر کام بھی کرتے تھے اور ہم ان سب کی نگہبانی کرتے تھے۔

۸۳۔ اور ایوب کو بھی (اپنی رحمت سے نوازا) جب انہوں نے اپنے رب کو پکارا: مجھے (بیماری سے) تکلیف ہو رہی ہے اور تو ارحم الراحمین ہے۔

۸۴۔ تو ہم نے ان کی دعا قبول کی اور ان کی تکلیف ان سے دور کر دی اور انہیں ان کے اہل و عیال عطا کیے اور اپنی رحمت سے ان کے ساتھ اتنے مزید بھی جو عبادت گزاروں کے لیے ایک نصیحت ہے۔

۸۵۔ اور اسماعیل اور ادریس اور ذوالکفل کو بھی (اپنی رحمت سے نوازا) یہ سب صبر کرنے والوں میں سے تھے۔

۸۶۔ اور ہم نے انہیں اپنی رحمت میں داخل کیا، یقینا یہ صالحین میں سے تھے۔

۸۷۔ اور ذوالنون کو بھی (اپنی رحمت سے نوازا) جب وہ غصے میں چل دیے اور خیال کرنے لگے کہ ہم ان پر سختی نہیں کریں گے، چنانچہ وہ اندھیروں میں پکارنے لگے : تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے، یقینا میں ہی زیادتی

کرنے والوں میں سے ہوں۔

۸۸۔ پھر ہم نے ان کی دعا قبول کی اور ہم نے انہیں غم سے نجات دی اور ایمان والوں کو ہم اسی طرح نجات دیتے ہیں۔

۸۹۔ اور زکریا کو بھی (رحمتوں سے نوازا) جب انہوں نے اپنے رب کو پکارا: میرے پروردگار! مجھے تنہا نہ چھوڑ اور تو بہترین وارث ہے۔

۹۰۔ پس ہم نے ان کی دعا قبول کی اور انہیں یحییٰ عطا کیے اور ان کی بیوی کو ان کے لیے نیک بنا دیا، یہ لوگ کارہائے خیر میں سبقت کرتے تھے اور شوق و خوف (دونوں حالتوں) میں ہمیں پکارتے تھے اور ہمارے لیے خشوع کرنے والے تھے۔

۹۱۔ اور اس خاتون کو بھی (نوازا) جس نے اپنی عصمت کی حفاظت کی اس لیے ہم نے ان میں اپنی روح پھونک دی اور انہیں اور ان کے بیٹے (عیسیٰ) کو تمام اہل عالم کے لیے ایک نشانی بنا دیا۔

۹۲۔ یہ تمہاری امت یقینا امت واحدہ ہے اور میں تمہارا رب ہوں لہذا تم صرف میری عبادت کرو۔

۹۳۔ لیکن انہوں نے اپنے (دینی) معاملات میں تفرقہ ڈال دیا۔ آخرکار سب نے ہماری طرف رجوع کرنا ہے۔

۹۴۔ پس جو نیک اعمال بجا لائے اور وہ مومن ہو تو اس کی کوشش کی ناقدری نہ ہو گی اور ہم (اس کے اعمال) اس کے لیے لکھ رہے ہیں۔

۹۵۔ اور جس بستی کو ہم نے ہلاک کیا ہے اس کے (مکینوں) کے لیے ممکن

نہیں کہ وہ(دوبارہ) لوٹ کر آئیں۔
۹۶۔ یہاں تک کہ جب یاجوج و ماجوج(کا راستہ)کھول دیاجائے گا تو وہ ہر بلندی سے نکل پڑیں گے۔
۹۷۔ اور برحق وعدہ قریب آنے لگے گا تو کفار کی آنکھیں یکایک کھلی رہ جائیں گی،(وہ کہیں گے)ہائے ہماری تباہی !ہم واقعی اس سے غافل تھے، بلکہ ہم تو ظالم تھے۔
۹۸۔ بتحقیق تم اور تمہارے وہ معبود جنہیں تم اللہ کو چھوڑ کر پوجتے تھے جہنم کاایندھن ہیں جہاں تمہیں داخل ہونا ہے۔
۹۹۔ اگر یہ معبود ہوتے تو جہنم میں داخل نہ ہوتے اور اب سب کو اسی میں ہمیشہ رہنا ہے۔
۱۰۰۔ جہنم میں ان کا شور ہو گا اور وہ اس میں کچھ نہ سن سکیں گے۔
۱۰۱۔ جن کے حق میں ہماری طرف سے پہلے ہی(جنت کی)خوشخبری مل چکی ہے وہ اس آتش سے دور ہوں گے۔
۱۰۲۔ جہاں وہ اس کی آہٹ تک نہ سنیں گے اور وہ ہمیشہ ان چیزوں میں رہیں گے جو ان کی خواہشات کے مطابق ہوں گی۔
۱۰۳۔ انہیں قیامت کے بڑے خوفناک حالات بھی خوفزدہ نہیں کریں گے اور فرشتے انہیں لینے آئیں گے (اور کہیں گے)یہ تمہارا وہی دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔
۱۰۴۔ اس دن ہم آسمان کو اس طرح لپیٹ لیں گے جس طرح طومار میں

اوراق لپیٹتے ہیں، جس طرح ہم نے خلقت کی ابتدا کی تھی، اسے ہم پھر دہرائیں گے، یہ وعدہ ہمارے ذمے ہے جسے ہم ہی پورا کرنے والے ہیں۔

۱۰۵۔ اور ہم نے زبور میں ذکر کے بعد لکھ دیا ہے کہ زمین کے وارث ہمارے نیک بندے ہوں گے۔

۱۰۶۔ اس (بات)میں بندگی کرنے والوں کے لیے یقینا ایک آگاہی ہے۔

۱۰۷۔ اور(اے رسول)ہم نے آپ کو بس عالمین کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

۱۰۸۔ کہدیجیے : میرے پاس وحی آئی ہے کہ تمہارا معبود بس ایک ہی معبود ہے، توکیا تم تسلیم کرتے ہو؟

۱۰۹۔ پھر اگر انہوں نے منہ موڑ لیا تو کہ دیجئے :ہم نے تمہیں یکساں طور پر آگاہ کر دیا ہے اور جس چیز کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ قریب ہے یا دور، یہ میں نہیں جانتا.

۱۱۰۔ اور وہ بلند آواز سے کہی جانے والی باتوں کو بھی یقینا جانتا ہے اور انہیں بھی جانتا ہے جنہیں تم پوشیدہ رکھتے ہو۔

۱۱۱۔ اور میں نہیں جانتا شاید اس(عذاب کی تاخیر)میں تمہاری آزمائش ہے اور ایک مدت تک سامان زیست ہے۔

۱۱۲۔ رسول نے کہا :میرے پروردگار تو ہی حق کا فیصلہ فرما اور تم جو باتیں بناتے ہو اس کے مقابلے میں ہمارے مہربان رب سے ہی مدد مانگی جاتی ہے۔

۲۳۔سورہ مؤمنون ۔ مکی ۔ آیات ۱۱۸

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ وہ ایمان والے یقینا فلاح پا گئے

۲۔ جو اپنی نماز میں خشوع کرنے والے ہیں،

۳۔ اور جو لغویات سے منہ موڑنے والے ہیں،

۴۔ اور جو زکوۃ کا عمل انجام دینے والے ہیں،

۵۔ اورجو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں،

۶۔ سوائے اپنی بیویوں اور ان کنیزوں کے جو ان کی ملکیت ہوتی ہیں کیونکہ ان پر کوئی ملامت نہیں ہے۔

۷۔لہذاجو ان کے علاوہ اوروں کے طالب ہو جائیں تو وہ زیادتی کرنے والے ہوں گے۔

۸۔ اور وہ جو اپنی امانتوں اور معاہدوں کا پاس رکھنے والے ہیں،

۹۔ اور جو اپنی نمازوں کی محافظت کرنے والے ہیں،

۱۰۔ یہی لوگ وارث ہوں گے،

۱۱۔ جو(جنت)فردوس کی میراث پائیں گے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

۱۲۔ اور بتحقیق ہم نے انسان کو مٹی کے جوہر سے بنایا۔

۱۳۔ پھر ہم نے اسے ایک محفوظ جگہ پر نطفہ بنا دیا۔

۱۴۔ پھر ہم نے نطفے کو لو تھڑا بنایا پھر لو تھڑے کو بوٹی کی شکل دی پھر بوٹی

سے ہڈیاں بنا دیں پھر ہڈیوں پر گوشت چڑھایا پھر ہم نے اسے ایک دوسری مخلوق بنا دیا، پس بابرکت ہے وہ اللہ جو سب سے بہترین خالق ہے

۱۵۔ پھر اس کے بعد تم بلاشبہ مر جاتے ہو۔

۱۶۔ پھر تمہیں قیامت کے دن یقینا اٹھایا جائے گا۔

۱۷۔ اور بتحقیق ہم نے تمہارے اوپر سات راستے بنائے ہیں اور ہم تخلیقی کارناموں سے غافل نہیں ہیں۔

۱۸۔ اور ہم نے آسمان سے ایک خاص مقدار میں پانی برسایا پھر اسے زمین میں ہم نے ٹھہرایا اور ہم یقینا اسے ناپید کرنے پر بھی قادر ہیں۔

۱۹۔ پھر ہم نے اس سے تمہارے لیے کھجوروں اور انگور کے باغات پیدا کیے جن میں تمہارے لیے بہت سے پھل ہیں اور ان میں سے تم کھاتے بھی ہو۔

۲۰۔ اور اس درخت کو بھی پیدا کیا جو طور سینا سے نکلتا ہے اور کھانے والوں کے لیے تیل اور سالن لے کر اگتا ہے۔

۲۱۔ اور تمہارے لیے جانوروں میں یقینا ایک درس عبرت ہے، ان کے شکم سے ہم تمہیں(دودھ)پلاتے ہیں اور ان میں تمہارے لیے(دیگر)بہت سے فوائد ہیں اور ان میں سے کچھ کو تم کھاتے بھی ہو۔

۲۲۔ اور ان جانوروں پر اور کشتیوں پر تم سوار کیے جاتے ہو۔

۲۳۔ اور بتحقیق ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا، پس نوح نے کہا: اے میری قوم !اللہ کی بندگی کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے کیا تم بچتے نہیں ہو؟

۲۴۔ تو ان کی قوم کے کافر سرداروں نے کہا: یہ تو بس تم جیسا بشر ہے، جو تم پر اپنی بڑائی چاہتا ہے اور اگر اللہ چاہتا تو فرشتے نازل کرتا، ہم نے اپنے پہلے باپ دادا سے یہ بات کبھی نہیں سنی۔

۲۵۔ بس یہ ایک ایسا شخص ہے جس پر جنون کا عارضہ ہوا ہے لہذا کچھ دیر انتظار کرو۔

۲۶۔ نوح نے کہا: اے میرے پروردگار! انہوں نے جو میری تکذیب کی ہے ان پر تو میری مدد فرما۔

۲۷۔ پس ہم نے نوح کی طرف وحی کی (اور کہا) ہماری نگرانی میں اور ہماری وحی کے مطابق کشتی بناؤ، پھر جب ہمارا حکم آ جائے اور تنور ابلنا شروع کر دے تو ہر قسم کے (جانوروں کے) جوڑوں میں سے دو دو سوار کرو اور اپنے گھر والوں کو بھی، ان میں سے سوائے ان لوگوں کے جن کے بارے میں پہلے فیصلہ صادر ہو چکا ہے اور (اے نوح) ان ظالموں کے بارے میں مجھ سے کوئی بات نہ کرنا کہ یہ اب یقینا غرق ہونے والے ہیں۔

۲۸۔ اور جب آپ اور آپ کے ساتھی کشتی پر سوار ہو جائیں تو کہیں: ثنائے کامل ہے اس اللہ کے لیے جس نے ہمیں ظالموں سے نجات دلا دی۔

۲۹۔ اور کہیں: پروردگارا! ہمیں بابرکت جگہ اتارنا اور تو بہترین جگہ دینے والا ہے۔

۳۰۔ اس (واقعے) میں یقینا نشانیاں ہیں اور ہم آزمائش کر گزریں گے۔

۳۱۔ پھر ان کے بعد ہم نے ایک اور قوم کو پیدا کیا۔

۳۲۔ پھر خود انہی میں سے ایک رسول ان میں مبعوث کیا، (جس کی دعوت یہ تھی کہ لوگو) اللہ کی بندگی کرو تمہارے لیے اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے کیا تم بچنا نہیں چاہتے ؟

۳۳۔ اور ان کی قوم کے کافر سرداروں نے جو آخرت کی ملاقات کی تکذیب کرتے تھے اور جنہیں ہم نے دنیاوی زندگی میں آسائش فراہم کررکھی تھی کہا :یہ تو بس تم جیسا بشر ہے، وہی کھاتا ہے جو تم کھاتے ہو اور وہی پیتا ہے جو تم پیتے ہو۔

۳۴۔ اور اگر تم نے اپنے جیسے کسی بشر کی اطاعت کی تو بے شک تم خسارے میں رہو گے۔

۳۵۔ کیا وہ تم سے وعدہ کرتا ہے کہ جب تم مر جاؤ گے اور تم خاک اور ہڈی ہو جاؤ گے تب تم نکالے جاؤ گے ؟

۳۶۔ جس بات کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے بعید ہی بعید ہے۔

۳۷۔ بس یہی دنیاوی زندگی ہے جس میں ہمیں مرنا اور جینا ہے اور ہم اٹھائے نہیں جائیں گے۔

۳۸۔ یہ تو بس ایسا آدمی ہے جو اللہ پر جھوٹی نسبت دیتا ہے اور ہم اس پر ایمان لانے والے نہیں ہیں۔

۳۹۔ عرض کیا :پروردگارا !ان لوگوں کی تکذیب پر میری نصرت فرما۔

۴۰۔ اللہ نے فرمایا :تھوڑے وقت میں یہ لوگ پشیمان ہو جائیں گے۔

۴۱۔ چنانچہ (وعدہ) حق کے مطابق زوردار آواز نے انہیں گرفت میں لے لیا تو

ہم نے انہیں خس و خاشاک بنا کر رکھ دیا، پس(رحمت حق سے)دور ہو یہ ظالم قوم۔

۴۲۔ پھر ان کے بعد ہم نے اور قومیں پیدا کیں۔

۴۳۔کوئی امت اپنے مقررہ وقت سے نہ آگے جا سکتی ہے اور نہ پیچھے رہ سکتی ہے۔

۴۴۔ پھر ہم نے یکے بعد دیگرے برابر اپنے رسول بھیجے، جب بھی کسی امت کے پاس اس کا رسول آتا تو وہ اس کی تکذیب کرتی تو ہم بھی ایک کے بعد دوسرے کو ہلاک کرتے رہے اور ہم نے انہیں افسانے بنا دیا،(رحمت حق سے)دور ہوں جو ایمان نہیں لاتے۔

۴۵۔ پھر ہم نے موسیٰ اور ان کے بھائی ہارون کو اپنی نشانیوں اور واضح دلیل کے ساتھ بھیجا۔

۴۶۔ فرعون اور ان کے درباریوں کی طرف مگر انہوں نے تکبر کیا اور وہ بڑے متکبر لوگ تھے۔

۴۷۔ اور کہنے لگے :کیا ہم اپنے جیسے دو آدمیوں پر ایمان لے آئیں جب کہ ان کی قوم ہماری تابعدار ہے؟

۴۸۔ پھر انہوں نے دونوں کی تکذیب کی،(نتیجے کے طور پر)وہ ہلاک ہونے والوں میں شامل ہو گئے۔

۴۹۔ اور ہم نے موسیٰ کو اس امید پر کتاب دی کہ وہ(لوگ)اس سے رہنمائی حاصل کر لیں گے۔

۵۰۔ اور ابن مریم اور ان کی والدہ کو ہم نے ایک نشانی بنایا اور انہیں ہم نے ایک بلند مقام پر جگہ دی جہاں اطمینان تھا اور چشمے پھوٹتے تھے۔

۵۱۔ اے پیغمبرو !پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور عمل صالح بجا لاؤ، جو عمل تم کرتے ہو میں اسے خوب جاننے والا ہوں۔

۵۲۔ اور تمہاری یہ امت یقینا امت واحدہ ہے اور میں تمہارا پروردگار ہوں لہذا مجھ ہی سے ڈرو۔

۵۳۔ مگر لوگوں نے اپنے(دینی)معاملات میں تفرقہ ڈال کر اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور اب ہر فرقہ اپنے پاس موجود(نظریات)پر خوش ہے۔

۵۴۔ انہیں ایک مدت تک اپنی غفلت میں پڑا رہنے دیجیے۔

۵۵۔ کیا یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم مال اور اولاد سے جو انہیں مالامال کرتے ہیں،

۵۶۔ تو ہم انہیں تیزی سے بھلائی پہنچا رہے ہیں؟ نہیں بلکہ یہ لوگ سمجھتے نہیں ہیں۔

۵۷۔(حقیقت یہ ہے کہ)جو لوگ اپنے رب کے خوف سے ہراساں ہیں،

۵۸۔ اور جو اپنے رب کی نشانیوں پر ایمان لاتے ہیں،

۵۹۔ اور جو اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناتے،

۶۰۔ اور جو کچھ وہ دیتے ہیں اس حال میں دیتے ہیں کہ ان کے دل اس بات سے لرز رہے ہوتے ہیں کہ انہیں اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

۶۱۔ یہی لوگ ہیں جو نیکی کی طرف تیزی سے بڑھتے ہیں اور یہی لوگ نیکی

میں سبقت لے جانے والے ہیں۔

۶۲۔ اور ہم کسی شخص پر اس کی قوت سے زیادہ ذمہ داری نہیں ڈالتے اور ہمارے پاس وہ کتاب ہے جو حقیقت بیان کرتی ہے اور ان پر ظلم نہیں کیا جاتا۔

۶۳۔ مگر ان (کافروں) کے دل اس بات سے غافل ہیں اور اس کے علاوہ ان کے دیگر اعمال بھی ہیں جن کے یہ لوگ مرتکب ہوتے رہتے ہیں۔

۶۴۔ حتیٰ کہ جب ہم ان کے عیش پرستوں کو عذاب کے ذریعے گرفت میں لیں گے تو وہ اس وقت چلا اٹھیں گے۔

۶۵۔ آج مت چلاؤ! تمہیں ہم سے یقینا کوئی مدد نہیں ملے گی۔

۶۶۔ میری آیات تم پر تلاوت کی جاتی تھیں تو اس وقت تم الٹے پاؤں پھر جاتے تھے۔

۶۷۔ تکبر کرتے ہوئے، افسانہ گوئی کرتے ہوئے، بیہودہ گوئی کرتے تھے۔

۶۸۔ کیا انہوں نے اس کلام پر غور نہیں کیا یا ان لوگوں کے پاس کوئی ایسی بات آئی ہے جو ان کے پہلے باپ دادا کے پاس نہیں آئی تھی؟

۶۹۔ یا انہوں نے اپنے رسول کو پہچانا ہی نہیں جس کی وجہ سے وہ اس کے منکر ہو گئے ہیں؟

۷۰۔ یا وہ یہ کہتے ہیں: وہ مجنون ہے؟ نہیں بلکہ وہ ان لوگوں کے پاس حق لے کر آئے ہیں لیکن ان میں سے اکثر لوگ حق کو ناپسند کرتے ہیں۔

۷۱۔ اور اگر حق ان لوگوں کی خواہشات کے مطابق چلتا تو آسمان اور زمین اور

جو کچھ ان میں ہے سب تباہ ہو جاتے، بلکہ ہم تو ان کے پاس خود ان کی اپنی نصیحت لائے ہیں اور وہ اپنی نصیحت سے منہ موڑتے ہیں۔

۷۲۔ یا(کیا)آپ ان سے کوئی خراج مانگتے ہیں؟(ہر گز نہیں کیونکہ)آپ کے رب کا دیا ہوا سب سے بہتر ہے اور وہی بہترین رازق ہے۔

۷۳۔ اور آپ تو انہیں یقینا صراط مستقیم کی دعوت دیتے ہیں۔

۷۴۔ اور جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے یقینا وہ راستے سے منحرف ہو جاتے ہیں۔

۷۵۔ اور اگر ہم ان پر رحم کر دیں اور انہیں جو تکلیف لاحق ہے اسے دور کر بھی دیں پھر بھی یہ لوگ اپنی سرکشی میں برابر بھٹکتے جائیں گے۔

۷۶۔ اور بتحقیق ہم نے تو انہیں اپنے عذاب کی گرفت میں لے لیا تھا لیکن پھر بھی انہوں نے اپنے رب سے نہ عاجزی کا اظہار کیا نہ زاری کی۔

۷۷۔ یہاں تک کہ جب ہم نے ان پر شدید عذاب کا ایک دروازہ کھول دیا تو پھر ان کی امیدیں ٹوٹ گئیں۔

۷۸۔ اور اللہ وہی ہے جس نے تمہارے لیے کان اور آنکھیں اور دل بنائے لیکن تم پھر بھی کم شکر گزار ہو۔

۷۹۔ اور اللہ وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں پیدا کیا اور اسی کی طرف تم سب کو جمع کیا جانا ہے۔

۸۰۔ اور وہی ہے جو زندگی دیتا ہے اور موت بھی اور اسی کے قبضہ قدرت میں شب و روز کا آنا جانا ہے تو کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے؟

۸۱۔ لیکن یہ لوگ وہی بات کر رہے ہیں جو ان سے پہلے والے کرتے رہے۔

۸۲۔ وہ کہتے تھے :کیا جب ہم مر جائیں گے اور ہم مٹی ہو جائیں گے اور ہڈی (رہ جائے گی)تو کیا ہم اٹھائے جائیں گے؟

۸۳۔ یہی وعدہ یقینا ہم سے اور ہم سے پہلے ہمارے باپ دادا سے بھی ہوتا رہا ہے یہ تو صرف قصہ ہائے پارینہ ہیں۔

۸۴۔ کہدیجیے :یہ زمین اور جو اس پر(آباد)ہیں کس کی ہے اور اگر تم جانتے ہو؟(تو بتاؤ)۔

۸۵۔ وہ کہیں گے :اللہ کی ہے، کہدیجیے :تو پھر تم سوچتے کیوں نہیں ہو؟

۸۶۔ کہدیجیے :سات آسمانوں اور عرش عظیم کا مالک کون ہے؟

۸۷۔ وہ کہیں گے :اللہ ہے، کہدیجیے :تو پھر تم بچتے کیوں نہیں ہو؟

۸۸۔ کہدیجیے :وہ کون ہے جس کے قبضے میں ہر چیز کی بادشاہی ہے؟ اور وہ کون ہے جو پناہ دیتا ہے لیکن اس کے مقابلے میں کوئی پناہ نہیں دے سکتا، اگر تم جانتے ہو؟(تو بتاؤ)۔

۸۹۔ وہ کہیں گے :اللہ، کہدیجیے :تو پھر تمہاری یہ خبطی کہاں سے ہے؟

۹۰۔ بلکہ ہم حق کو ان کے سامنے لے آئے ہیں اور یہ لوگ یقینا جھوٹے ہیں۔

۹۱۔ اللہ نے کسی کو بیٹا نہیں بنایا اور نہ ہی اس کے ساتھ کوئی اور معبود ہے، اگر ایسا ہوتا تو ہر معبود اپنی مخلوقات کو لے کر جدا ہو جاتا اور ایک دوسرے پر چڑھائی کر دیتا، اللہ پاک ہے ان چیزوں سے جو یہ لوگ بیان کرتے ہیں۔

۹۲۔ وہ غیب و شہود کا علم رکھتا ہے پس وہ منزہ ہے اس شرک سے جو یہ

لوگ کرتے ہیں۔

۹۳۔(اے رسول) کہدیجیے :میرے پروردگار !اگر تو وہ عذاب مجھے دکھا دے جس کا ان کے ساتھ وعدہ کیا گیا ہے،

۹۴۔ تو میرے پروردگار !مجھے اس ظالم قوم کے ساتھ شامل نہ کرنا۔

۹۵۔ اور جس(عذاب)کا ہم نے ان سے وعدہ کیا ہے ہم اسے آپ کو دکھانے کی یقینا طاقت رکھتے ہیں۔

۹۶۔ آپ برائی کو احسن برتاؤ کے ذریعے دور کریں، ہم خوب جانتے ہیں جو باتیں یہ لوگ بنا رہے ہیں۔

۹۷۔ اور کہدیجیے :اے میرے پروردگار !میں شیطانی وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں ۔

۹۸۔ اور اے پروردگار !میں ان کے میرے سامنے آنے سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں۔

۹۹۔(یہ غفلت میں پڑے ہیں)یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کو موت آلے گی تو وہ کہے گا :اے پروردگار !مجھے واپس دنیا میں بھیج دے،

۱۰۰۔ جس دنیا کو چھوڑ کر آیا ہوں شاید اس میں عمل صالح بجالاؤں، ہرگز نہیں، یہ تو وہ جملہ ہے جسے وہ کہدے گا اور ان کے پیچھے اٹھائے جانے کے دن تک ایک برزخ حائل ہے۔

۱۰۱۔ پھر جب صور پھونکا جائے گا تو ان میں اس دن نہ کوئی رشتہ داری رہے گی اور نہ وہ ایک دوسرے کو پوچھیں گے۔

۱۰۲۔ پس جن کے پلڑے بھاری ہوں گے وہی نجات پانے والے ہیں۔

۱۰۳۔ اور جن کے پلڑے ہلکے ہوں گے وہ وہی لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنے آپ کو خسارے میں ڈال دیا ہو اور وہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔

۱۰۴۔ جہنم کی آگ ان کے چہروں کو جھلسا دے گی اور اس میں ان کی شکلیں بگڑی ہوئی ہوں گی۔

۱۰۵۔ کیا تم وہی نہیں ہو کہ جب میری آیات تمہیں سنائی جاتیں تو تم انہیں جھٹلاتے تھے؟

۱۰۶۔ وہ کہیں گے: ہمارے پروردگار! ہماری بدبختی ہم پر غالب آگئی تھی اور ہم گمراہ لوگ تھے۔

۱۰۷۔ اے ہمارے پروردگار! ہمیں اس جگہ سے نکال دے، اگر ہم نے پھر وہی (جرائم) کیے تو ہم لوگ ظالم ہوں گے۔

۱۰۸۔ اللہ فرمائے گا: خوار ہو کر اسی میں پڑے رہو اور مجھ سے بات نہ کرو۔

۱۰۹۔ میرے بندوں میں سے کچھ لوگ یقینا یہ دعا کرتے تھے: اے ہمارے پروردگار! ہم ایمان لائے ہیں پس ہمیں معاف فرما اور ہم پر رحم فرما اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔

۱۱۰۔ تو تم نے ان کا مذاق اڑایا یہاں تک کہ انہوں نے تمہیں ہماری یاد سے غافل کر دیا اور تم ان پر ہنستے تھے۔

۱۱۱۔ آج میں نے ان کے صبر کا انہیں یہ بدلہ دیا کہ وہی لوگ کامیاب ہیں۔

۱۱۲۔ اللہ پوچھے گا: تم زمین میں کتنے سال رہے ہو؟

۱۱۳۔ وہ کہیں گے :ایک روز یا روز کا ایک حصہ(ہم وہاں)ٹھہرے ہیں، پس شمار کرنے والوں سے پوچھ لیجیے۔

۱۱۴۔ فرمایا:تم وہاں تھوڑا ہی(عرصہ)ٹھہرے ہو، کاش کہ تم(اس وقت) جانتے ۔

۱۱۵۔ کیا تم نے یہ خیال کیا تھا کہ ہم نے تمہیں عبث خلق کیا ہے اور تم ہماری طرف پلٹائے نہیں جاؤ گے؟

۱۱۶۔ پس بلند و برتر ہے اللہ جو بادشاہ حقیقی ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ عرش کریم کا مالک ہے۔

۱۱۷۔ اور جو اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو پکارے جس کی اس کے پاس کوئی دلیل بھی نہیں ہے تو اس کا حساب اس کے پروردگار کے پاس ہے اور کافر یقینا فلاح نہیں پا سکتے۔

۱۱۸۔ اور کہدیجیے :اے میرے پروردگار !معاف فرما اوررحم فرما اور تو سب سے بہترین رحم کرنے والا ہے۔

۳۲۔ سورۃ سجدہ/الم سجدہ ۔ مکی ۔ آیات ۳۰

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ الف، لام، میم۔

۲۔ ایسی کتاب کانازل کرنا جس میں شبہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے رب العالمین کی طرف سے(ہی ممکن)ہے۔

۳۔ کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس(رسول)نے اسے خود گھڑ لیا ہے ؟(نہیں) بلکہ یہ آپ کے رب کی طرف سے برحق ہے تاکہ آپ ایسی قوم کو تنبیہ کریں جس کے پاس آپ سے پہلے کوئی تنبیہ کرنے والا نہیں آیا، شاید وہ ہدایت حاصل کر لیں۔

۴۔ اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے کو چھ دنوں میں پیدا کیاپھر عرش پر متمکن ہو گیا، اس کے سوا تمہارا نہ کوئی کارساز ہے اور نہ شفاعت کرنے والا، کیا تم نصیحت نہیں لیتے؟

۵۔ وہ آسمان سے زمین تک امور کی تدبیر کرتا ہے پھر یہ امر ایک ایسے دن میں اللہ کی بارگاہ میں اوپر کی طرف جاتا ہے جس کی مقدار تمہارے شمار کے مطابق ایک ہزار سال ہے۔

۶۔ وہی جو غیب و شہود کا جاننے والا ہے جو بڑا غالب آنے والا، رحیم ہے۔

۷۔ جس نے ہر اس چیز کو جو اس نے بنائی بہترین بنایا اور انسان کی تخلیق مٹی سے شروع کی۔

۸۔ پھر اس کی نسل کو حقیر پانی کے نچوڑ سے پیدا کیا۔

۹۔ پھر اسے معتدل بنایا اوراس میں اپنی روح پھونک دی اور تمہارے لیے کان، آنکھیں اور دل بنائے، تم لوگ بہت کم شکر کرتے ہو۔

۱۰۔ اور وہ کہتے ہیں :جب ہم زمین میں ناپید ہو جائیں گے تو کیا ہم نئی خلقت

میں آئیں گے؟ بلکہ یہ لوگ تو اپنے رب کے حضور جانے کے منکر ہیں۔

۱۱۔ کہدیجیے :موت کا فرشتہ جو تم پر مقرر کیا گیا ہے تمہاری روحیں قبض کرتا ہے پھر تم اپنے رب کی طرف پلٹائے جاؤ گے۔

۱۲۔ اور کاش !آپ وہ وقت دیکھ لیتے جب کافر اپنے رب کے سامنے سر جھکائے ہوئے ہوں گے(اور کہ رہے ہوں گے)ہمارے پروردگار !ہم نے دیکھ لیا اور سن لیا پس ہمیں(ایک بار دنیا میں)واپس بھیج دے تاکہ ہم نیک عمل بجا لائیں کیونکہ ہمیں یقین آ گیا ہے۔

۱۳۔ اور اگر ہم چاہتے تو ہر شخص کو اس کی ہدایت دے دیتے لیکن میری طرف سے فیصلہ حتمی ہو چکا ہے کہ میں دوزخ کو جنوں اور انسانوں سے ضرور بھر دوں گا۔

۱۴۔ پس اب اس بات کا ذائقہ چکھو کہ تم نے اپنے اس دن کی ملاقات کو فراموش کر دیا تھا، ہم نے بھی تمہیں فراموش کر دیا ہے اور اب تم اپنے ان اعمال کی پاداش میں ہمیشگی کا عذاب چکھتے رہو جو تم کرتے تھے۔

۱۵۔ ہماری آیات پر صرف وہ لوگ ایمان لاتے ہیں جب انہیں یہ آیات سمجھا دی جاتی ہیں تو سجدے میں گر پڑتے ہیں اور اپنے رب کی ثناء کے ساتھ اس کی تسبیح کرتے ہیں اور وہ تکبر نہیں کرتے۔

۱۶۔(رات کو)ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں، وہ اپنے رب کو خوف اور امید کے ساتھ پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں.

۱۷۔ اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ ان کے اعمال کے صلے میں ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا کیا کیا سامان پردہ غیب میں موجود ہے۔

۱۸۔ بھلا جو مومن ہو وہ فاسق کی طرح ہو سکتا ہے؟ یہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔

۱۹۔ مگر جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کے لیے جنتوں کی قیام گاہیں ہیں، یہ ضیافت ان اعمال کا صلہ ہے جو وہ انجام دیا کرتے تھے۔

۲۰۔ لیکن جنہوں نے نافرمانی کی ان کی جائے بازگشت آتش ہے، جب بھی وہ اس سے نکلنا چاہیں گے اس میں لوٹا دیے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا: اس آتش کا عذاب چکھو جس کی تم تکذیب کرتے تھے۔

۲۱۔ اور ہم انہیں بڑے عذاب کے علاوہ کمتر عذاب کا ذائقہ بھی ضرور چکھائیں گے، شاید وہ باز آ جائیں۔

۲۲۔ اور اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا جسے اس کے رب کی نشانیاں سمجھا دی گئی ہوں پھر وہ ان سے منہ موڑ لے؟ ہم مجرموں سے ضرور بدلہ لینے والے ہیں۔

۲۳۔ اور بتحقیق ہم نے موسیٰ کو کتاب دی ہے لہٰذا آپ اس(قرآن)کے ملنے میں کسی شبہے میں نہ رہیں اور ہم نے اس کتاب کو بنی اسرائیل کے لیے ہدایت(کا ذریعہ)بنایا.

۲۴۔ اور جب انہوں نے صبر کیا اور وہ ہماری آیات پر یقین رکھے ہوئے تھے تو ہم نے ان میں سے کچھ لوگوں کو امام بنایا جو ہمارے حکم سے ہدایت کرتے

ہیں۔

۲۵۔ یقینا آپ کا رب قیامت کے دن ان کے درمیان ان باتوں کا فیصلہ سنا دے گا جن میں یہ لوگ اختلاف کرتے رہے ہیں.

۲۶۔ کیا انہیں اس بات سے ہدایت نہیں ملی کہ ہم نے ان سے پہلے بہت سی قوموں کو ہلاک کر دیا ہے جن کی قیام گاہوں میں یہ لوگ چلتے پھرتے ہیں، بتحقیق اس میں نشانیاں ہیں، تو کیا یہ لوگ سنتے نہیں؟

۲۷۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم بنجر زمینوں کی طرف پانی روانہ کرتے ہیں پھر اس سے کھیتی پیدا کرتے ہیں جس سے ان کے جانور بھی کھاتے ہیں اور خود بھی، تو کیا یہ دیکھتے نہیں ہیں؟

۲۸۔ اور یہ لوگ کہتے ہیں :اگر تم سچے ہو تو(بتاؤ)یہ فیصلہ کب ہو گا؟

۲۹۔ کہدیجیے :فیصلے کے دن کفار کو ان کا ایمان لانا فائدہ نہ دے گا اور نہ ہی انہیں مہلت دی جائے گی۔

۳۰۔ ان سے منہ پھیر لیں اور انتظار کریں، یقینا یہ بھی انتظار کر رہے ہیں۔

۵۲۔سورہ طور۔ مکی ۔آیات ۴۹

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ قسم ہے طور کی،

۲۔ اور لکھی ہوئی کتاب کی،

۳۔ ایک کشادہ ورق میں،

۴۔ اور بیت معمور(آباد گھر)کی،

۵۔ اور بلند چھت کی،

٦۔ اور موجزن سمندر کی،

۷۔ آپ کے رب کا عذاب ضرور واقع ہونے والا ہے،

۸۔ اسے ٹالنے والا کوئی نہیں ہے۔

۹۔ اس روز آسمان بری طرح تھرتھرائے گا،

۱۰۔ اور پہاڑ پوری طرح چلنے لگیں گے۔

۱۱۔ پس اس دن تکذیب کرنے والوں کے لیے تباہی ہے،

۱۲۔ جو بیہودگیوں میں کھیل رہے ہیں۔

۱۳۔ اس دن وہ شدت سے جہنم کی آگ کی طرف دھکیلے جائیں گے۔

۱۴۔ یہ وہی آگ ہے جس کی تم لوگ تکذیب کرتے تھے۔

۱۵۔(بتاؤ)کیا یہ جادو ہے یا تم دیکھتے نہیں ہو؟

۱٦۔ اب اس میں جھلس جاؤ پھر صبر کرو یا صبر نہ کرو تمہارے لیے یکساں ہے، تمہیں تو بہرحال تمہارے اعمال کی جزائیں دی جائیں گی۔

۱۷۔ اہل تقویٰ تو یقینا جنتوں اور نعمتوں میں ہوں گے۔

۱۸۔ ان کے رب نے جو کچھ انہیں عطا کیا ہے اس پر وہ خوش ہوں گے اور ان کا پروردگار انہیں عذاب جہنم سے بچا لے گا۔

۱۹۔ خوشگواری سے کھاؤ اور پیو ان اعمال کے عوض جو تم کرتے رہے ہو۔

۲۰۔ وہ ایک صف میں بچھی ہوئی مسندوں پر تکیے لگائے ہوئے ہوں گے اور بڑی آنکھوں والی حوروں سے ہم ان کا عقد کر دیں گے۔

۲۱۔ اور جو لوگ ایمان لے آئے اور ان کی اولاد نے بھی ایمان میں ان کی پیروی کی ان کی اولاد کو(جنت میں)ہم ان سے ملا دیں گے اور ان کے عمل میں سے ہم کچھ بھی کم نہیں کریں گے، ہر شخص اپنے عمل کا گروی ہے۔

۲۲۔ اور ہم انہیں پھل اور گوشت جو ان کا جی چاہے فراہم کریں گے۔

۲۳۔ وہاں وہ آپس میں جام چلاتے ہوں گے جس میں نہ بیہودگی ہو گی اور نہ گناہ۔

۲۴۔ اور ان کے گرد نوعمر خدمت گزار لڑکے ان کے لیے چل پھر رہے ہوں گے گویا وہ چھپائے ہوئے موتی ہوں۔

۲۵۔ اور یہ لوگ آپس میں ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوکر سوال کریں گے۔

۲۶۔ کہیں گے :پہلے ہم اپنے گھر والوں کے درمیان ڈرتے رہتے تھے۔

۲۷۔ پس اللہ نے ہم پر احسان کیا اور ہمیں جھلسا دینے والی ہواؤں کے عذاب سے بچا لیا۔

۲۸۔ اس سے پہلے ہم اسی کو پکارتے تھے وہ یقینا احسان فرمانے والا، مہربان ہے۔

۲۹۔ لہذا آپ نصیحت کرتے جائیں کہ آپ اپنے رب کے فضل سے نہ کاہن

ہیں اور نہ مجنون۔

۳۰۔ کیا یہ لوگ کہتے ہیں: یہ شاعر ہے، ہم اس کے بارے میں گردش زمانہ (موت) کے منتظر ہیں؟

۳۱۔ کہدیجیے: انتظار کرو کہ میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں.

۳۲۔ کیا ان کی عقلیں انہیں ایسا کرنے کو کہتی ہیں یا یہ سرکش لوگ ہیں؟

۳۳۔ کیا یہ لوگ کہتے ہیں اس (قرآن) کو اس نے خود گھڑ لیا ہے؟ (نہیں) بلکہ یہ ایمان نہیں لاتے۔

۳۴۔ پس اگر یہ سچے ہیں تو اس جیسا کلام بنا لائیں۔

۳۵۔ کیا یہ لوگ بغیر کسی خالق کے پیدا ہوئے ہیں یا خود (اپنے) خالق ہیں؟

۳۶۔ یا انہوں نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے؟ (نہیں) بلکہ یہ یقین نہیں رکھتے۔

۳۷۔ کیا ان کے پاس آپ کے رب کے خزانے ہیں یا ان پر ان لوگوں کا تسلط قائم ہے؟

۳۸۔ یا ان کے پاس کوئی سیڑھی ہے جس (کے ذریعے) سے یہ وہاں (عالم ملکوت) کی باتیں سنتے ہیں؟ (اگر ایسا ہے) تو ان کا سننے والا واضح دلیل پیش کرے۔

۳۹۔ کیا اللہ کے لیے بیٹیاں اور تمہارے لیے بیٹے ہیں؟

۴۰۔ کیا آپ ان سے اجر مانگتے ہیں کہ ان پر تاوان کا بوجھ پڑ رہا ہے؟

۴۱۔ یا ان کے پاس غیب کا علم ہے جسے وہ لکھتے ہوں؟

۴۲۔ کیا یہ لوگ فریب دینا چاہتے ہیں؟ کفار تو خود فریب کا شکار ہو جائیں گے۔

۴۳۔ یا ان کا اللہ کے سوا کوئی معبود ہے؟ اللہ اس شرک سے پاک ہے جو یہ کرتے ہیں۔

۴۴۔ اور اگر یہ لوگ آسمان سے(عذاب کا)کوئی ٹکڑا گرتا ہوا دیکھ لیں تو کہیں گے :یہ تو سنگین بادل ہے۔

۴۵۔ پس آپ انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیجیے یہاں تک کہ یہ اپنا وہ دن دیکھ لیں جس میں ان کے ہوش اڑ جائیں گے.

۴۶۔ اس دن نہ ان کی تدبیر ان کے کسی کام آئے گی اور نہ ہی ان کی مدد کی جائے گی۔

۴۷۔ اور ظالموں کے لیے اس(عذاب)کے علاوہ بھی یقینا عذاب ہے لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔

۴۸۔ اور آپ اپنے رب کے حکم تک صبر کریں، یقینا آپ ہماری نگاہوں میں ہیں اور جب آپ اٹھیں تو اپنے رب کی ثنا کے ساتھ تسبیح کریں۔

۴۹۔ اور رات کے بعض حصوں میں اور ستاروں کے غروب ہونے کے بعد بھی اپنے رب کی تسبیح کریں۔

۶۷۔ سورہ ملک ۔ مکی۔ آیات ۳۰

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ بابرکت ہے وہ ذات جس کے قبضے میں بادشاہی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

۲۔ اس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں سے عمل کے اعتبار سے کون بہتر ہے اور وہ بڑا غالب آنے والا، بخشنے والا ہے۔

۳۔ اس نے سات آسمانوں کو ایک دوسرے کے اوپر بنایا، تو رحمن کی تخلیق میں کوئی بدنظمی نہیں دیکھے گا، ذرا پھر پلٹ کر دیکھو کیا تم کوئی خلل پاتے ہو؟

۴۔ پھر پلٹ کر دوبارہ دیکھو تمہاری نگاہ ناکام ہو کر تھک کر تمہاری طرف لوٹ آئے گی.

۵۔ اور بے شک ہم نے قریب ترین آسمان کو(ستاروں کے)چراغوں سے آراستہ کیا اور انہیں شیطانوں کے مارنے کا ذریعہ بنایا اور ہم نے ان کے لیے دہکتی آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے،

۶۔ اور جنہوں نے اپنے پروردگار کا انکار کیا ہے ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور وہ بدترین ٹھکانا ہے۔

۷۔ جب وہ اس میں ڈالے جائیں گے تو اس کے بھڑکنے کی ہولناک آواز سنیں گے اور وہ جوش مار رہی ہو گی۔

۸۔ قریب ہے کہ شدت غیظ سے پھٹ پڑے جب بھی اس میں کوئی گروہ

(کافروں کا)ڈالا جائے گا اس سے جہنم کے کارندے پوچھیں گے : کیا تمہارے
پاس کوئی تنبیہ کرنے والا نہیں آیا؟

۹۔ وہ جواب دیں گے :ہاں تنبیہ کرنے والا ہمارے پاس آیا تھا مگر ہم نے
(اسے)جھٹلا دیا اور ہم نے کہا :اللہ نے کچھ بھی نازل نہیں کیا ہے، تم لوگ
بس ایک بڑی گمراہی میں مبتلا ہو۔

۱۰۔ اور وہ کہیں گے :اگر ہم سنتے یا عقل سے کام لیتے تو ہم جہنمیوں میں نہ
ہوتے۔

۱۱۔ اس طرح وہ اپنے گناہ کا اعتراف کر لیں گے، پس اہل جہنم کے لیے
رحمت خدا سے دوری ہے۔

۱۲۔ جو لوگ غائبانہ اپنے پروردگار کا خوف کرتے ہیں یقینا ان کے لیے
مغفرت اور بڑا اجر ہے۔

۱۳۔ اور تم لوگ اپنی باتوں کو چھپاؤ یا ظاہر کرو یقینا وہ تو سینوں میں موجود
رازوں سے خوب واقف ہے۔

۱۴۔ کیا جس نے پیدا کیا اس کو علم نہیں؟ حالانکہ وہ باریک بین، بڑا باخبر بھی
ہے۔

۱۵۔ وہ وہی ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو رام کیا پس اس کے دوش پر
چلو اور اس کے رزق میں سے کھاؤ اوراسی کے پاس زندہ ہو کر جانا ہے۔

۱۶۔ کیا تم اس بات سے بے خوف ہو کہ آسمان والا تمہیں زمین میں دھنسا
دے اور زمین جھولنے لگ جائے؟

۱۷۔ کیا تم اس بات سے بے خوف ہو کہ آسمان والا تم پر پتھر برسانے والی ہوا بھیج دے؟ پھر تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ میری تنبیہ کیسی تھی۔

۱۸۔ اور بتحقیق ان سے پہلے لوگوں نے بھی تکذیب کی تھی تو دیکھ لو میرا عذاب کیسا تھا۔

۱۹۔ کیا یہ لوگ اپنے اوپر پرواز کرنے والے پرندوں کو پر پھیلاتے ہوئے اور سمیٹتے ہوئے نہیں دیکھتے؟ رحمن کے سوا انہیں کوئی تھام نہیں سکتا، بتحقیق وہ ہر چیز پر خوب نگاہ رکھنے والا ہے۔

۲۰۔ رحمن کے سوا تمہارا وہ کون سا لشکر ہے جو تمہاری مدد کر سکے؟ کفار تو بس دھوکے میں ہیں۔

۲۱۔ اگر اللہ اپنی روزی روک دے تو کون ہے جو تمہیں رزق دے مگر یہ لوگ سرکشی اور نفرت پر اڑ گئے ہیں۔

۲۲۔ کیا وہ شخص زیادہ ہدایت پر ہے جو اپنے منہ کے بل چلتا ہے یا وہ جو سیدھا سر اٹھائے راہ راست پر چلتا ہے؟

۲۳۔ کہدیجئے: وہی تو ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے لیے کان، آنکھیں اور دل بنائے مگر تم کم ہی شکر کرتے ہو۔

۲۴۔ کہدیجئے: اللہ ہی تو ہے جس نے تمہیں زمین میں پھیلا دیا اور تم اسی کے روبرو جمع کیے جاؤ گے۔

۲۵۔ اور وہ کہتے ہیں: اگر تم سچے ہو تو بتاؤ یہ وعدہ کب پورا ہو گا؟

۲۶۔ کہدیجئے: علم تو صرف اللہ کے پاس ہے جب کہ میں تو صرف واضح تنبیہ

کرنے والا ہوں۔

۲۷۔ پھر جب وہ اس وعدے کو قریب پائیں گے تو کافروں کے چہرے بگڑ جائیں گے اور کہا جائے گا: یہی وہ چیز ہے جسے تم طلب کرتے تھے۔

۲۸۔ کہدیجئے: مجھے بتلاؤ کہ اگر اللہ مجھے اور میرے ساتھیوں کو ہلاک کر دے یا ہم پر رحم کرے تو کافروں کو دردناک عذاب سے کون بچائے گا؟

۲۹۔ کہدیجئے: وہی رحمن ہے جس پر ہم ایمان لا چکے ہیں اور اسی پر ہم نے بھروسہ کیا ہے، عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ کون صریح گمراہی میں ہے۔

۳۰۔ کہدیجئے: بتلاؤ کہ اگر تمہارا یہ پانی زمین میں جذب ہو جائے تو کون ہے جو تمہارے لیے آب رواں لے آئے؟

۶۹-سورۃ حاقہ ۔ مکی ۔ آیات ۵۲

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ حتمی وقوع پذیر۔

۲۔وہ حتمی وقوع پذیر کیا ہے؟

۳۔ اور آپ کیا جانیں کہ وہ حتمی وقوع پذیر کیا ہے؟

۴۔ ثمود اور عاد نے اس کھڑکا دینے والے واقعے کو جھٹلا دیا تھا۔

۵۔ پھر ثمود کو تو اس طغیانی حادثے سے ہلاک کر دیا گیا۔

۶۔ اور عاد کو ایک سرکش طوفانی آندھی سے ہلاک کر دیا گیا۔

۷۔ جسے اس نے مسلسل سات راتوں اور آٹھ دنوں تک ان پر مسلط رکھا، پس آپ ان لوگوں کو وہاں دیکھیے اس طرح پڑے ہوئے گویا وہ کھجور کے کھوکھلے تنے ہوں۔

۸۔ کیا ان میں سے تجھے کوئی باقی ماندہ نظر آ رہا ہے؟

۹۔ اور فرعون اور اس سے پہلے کے لوگ اور سرنگوں شدہ بستیوں نے بھی اسی غلطی کا ارتکاب کیا تھا۔

۱۰۔ پھر انہوں نے اپنے رب کے رسول کی نافرمانی کی تو اللہ نے انہیں بڑی سختی کے ساتھ گرفت میں لے لیا۔

۱۱۔ جب پانی میں طغیانی آئی تو ہم نے تمہیں کشتی میں سوار کیا۔

۱۲۔ تاکہ ہم اسے تمہارے لیے یادگار بنا دیں اور سمجھدار کان ہی اسے محفوظ کر لیتا ہے.

۱۳۔ پس جب صور میں ایک دفعہ پھونک ماری جائے گی،

۱۴۔ اور زمین اور پہاڑ اٹھا لیے جائیں گے تو وہ ایک ہی چوٹ میں ریزہ ریزہ کر دیے جائیں گے،

۱۵۔ تو اس روز وقوع پذیر ہونے والا واقعہ پیش آ جائے گا۔

۱۶۔ اور آسمان پھٹ جائے گا اور وہ اس روز ڈھیلا پڑ جائے گا،

۱۷۔ اور فرشتے اس کے کنارے پر ہوں گے اور اس دن آٹھ فرشتے آپ کے

رب کا عرش اپنے اوپر اٹھائے ہوں گے۔

۱۸۔ اس دن تم سب پیش کیے جاؤ گے اور تمہاری کوئی بات پوشیدہ نہ رہے گی۔

۱۹۔ پس جس کا نامہ اعمال اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ(دوسروں سے)کہے گا :لو میرا نامہ عمل پڑھو۔

۲۰۔ مجھے تو یقین تھا کہ مجھے اپنے حساب کا سامنا کرنا ہو گا۔

۲۱۔ پس وہ ایک دل پسند زندگی میں ہو گا،

۲۲۔ بلندو بالا جنت میں،

۲۳۔ جس کے میوے قریب(دسترس میں)ہوں گے۔

۲۴۔ خوشگواری کے ساتھ کھاؤ اور پیو ان اعمال کے صلے میں جنہیں تم گزشتہ زمانے میں بجا لائے۔

۲۵۔ اور جس کا نامہ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے وہ کہے گا :اے کاش !مجھے میرا نامہ اعمال نہ دیاجاتا۔

۲۶۔ اور مجھے معلوم ہی نہ ہوتا کہ میرا حساب کیا ہے۔

۲۷۔ کاش !موت میرا کام تمام کر دیتی۔

۲۸۔ میرے مال نے مجھے نفع نہ دیا۔

۲۹۔ میرا اقتدار نابود ہو گیا۔

۳۰۔(حکم آئے گا کہ)اسے پکڑ لو اور طوق پہناؤ،

۳۱۔ پھر اسے جہنم میں تپا دو،

۳۲۔ پھر ستر ہاتھ لمبی زنجیر میں اسے جکڑ لو۔

۳۳۔ یقینا یہ خدائے عظیم پر ایمان نہیں رکھتا تھا۔

۳۴۔ اور نہ ہی مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب دیتا تھا۔

۳۵۔ لہٰذا آج یہاں اس کا کوئی دوست نہیں ہے۔

۳۶۔ اور پیپ کے سوا اس کی کوئی غذا نہیں ہے،

۳۷۔ جسے خطاکاروں کے سوا کوئی نہیں کھائے گا۔

۳۸۔ پس مجھے قسم ہے ان چیزوں کی جو تم دیکھتے ہو،

۳۹۔ اور ان کی بھی جنہیں تم نہیں دیکھتے ہو

۴۰۔ یقینا یہ ایک کریم رسول کا قول ہے،

۴۱۔ اور یہ کسی شاعر کا کلام نہیں ہے، تم کم ہی ایمان لاتے ہو۔

۴۲۔ اور نہ ہی یہ کسی کاہن کا کلام ہے، تم کم ہی غور کرتے ہو۔

۴۳۔ یہ رب العالمین کی طرف سے نازل کردہ ہے۔

۴۴۔ اور اگر اس(نبی)نے کوئی تھوڑی بات بھی گھڑ کر ہماری طرف منسوب کی ہوتی،

۴۵۔ تو ہم اسے دائیں ہاتھ سے پکڑ لیتے،

۴۶۔ پھر اس کی شہ رگ کاٹ دیتے۔

۴۷۔ پھر تم میں سے کوئی مجھے اس سے روکنے والا نہ ہوتا۔

۴۸۔ اور پرہیزگاروں کے لیے یقینا یہ ایک نصیحت ہے۔

۴۹۔ اور ہم جانتے ہیں کہ تمہارے درمیان کچھ لوگ تکذیب کرنے والے

ہیں۔

۵۰۔ یہ (تکذیب) کفار کے لیے یقینا (باعث) حسرت ہے۔

۵۱۔ اور یہ سراسر حق پر مبنی قطعی ہے۔

۵۲۔ پس آپ اپنے عظیم رب کے نام کی تسبیح کریں۔

۷۰۔سورہ معارج ۔ مکی ۔ آیات ۴۴

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ ایک سوال کرنے والے نے عذاب کا سوال کیا جو واقع ہونے ہی والا ہے۔

۲۔ کفار کے لیے اسے کوئی ٹالنے والا نہیں ہے،

۳۔ عروج کے مالک اللہ کی طرف سے ہے۔

۴۔ ملائکہ اور روح اس کی طرف اوپر چڑھتے ہیں ایک ایسے دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے۔

۵۔ پس آپ صبر کریں، بہترین صبر۔

۶۔ یہ لوگ یقینا اس (عذاب) کو دور خیال کرتے ہیں،

۷۔ اور ہم اسے قریب دیکھ رہے ہیں۔

۸۔ اس دن آسمان پگھلی ہوئی دھات کی مانند ہو جائے گا،

۹۔ اور پہاڑ رنگین اون کی طرح ہو جائیں گے

۱۰۔ اور کوئی دوست کسی دوست کو نہیں پوچھے گا،

۱۱۔ حالانکہ وہ انہیں دکھائے جائیں گے، مجرم چاہے گا کہ اس دن کے عذاب سے بچنے کے لیے اپنے بیٹوں کو فدیہ میں دے دے،

۱۲۔ اور اپنی زوجہ اور اپنے بھائی کو بھی،

۱۳۔ اور اپنے اس خاندان کو جو اسے پناہ دیتا تھا،

۱۴۔ اور روئے زمین پر بسنے والے سب کو (تاکہ) پھر اپنے آپ کو نجات دلائے۔

۱۵۔ ایسا ہرگز نہ ہو گا کیونکہ وہ تو بھڑکتی ہوئی آگ ہے،

۱۶۔ جو منہ اور سر کی کھال ادھیڑنے والی ہے۔

۱۷۔ یہ آتش ہر پیٹھ پھیرنے والے اور منہ موڑنے والے کو پکارے گی،

۱۸۔ اور اسے (بھی) جس نے مال جمع کیا اور بند رکھا۔

۱۹۔ انسان یقینا کم حوصلہ خلق ہوا ہے۔

۲۰۔ جب اسے تکلیف پہنچتی ہے تو گھبرا اٹھتا ہے،

۲۱۔ اور جب اسے آسائش حاصل ہوتی ہے تو بخل کرنے لگتا ہے،

۲۲۔ سوائے نمازگزاروں کے،

۲۳۔ جو اپنی نماز کی ہمیشہ پابندی کرتے ہیں،

۲۴۔ اور جن کے اموال میں معین حق ہے،

۲۵۔ سائل اور محروم کے لیے،

۲۶۔ اور جو روز جزا کی تصدیق کرتے ہیں،

۲۷۔ اور جو اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔

۲۸۔ بتحقیق ان کے پروردگار کا عذاب بے خوف ہونے کی چیز نہیں ہے۔

۲۹۔ اور جو لوگ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں،

۳۰۔ مگر اپنی بیویوں اور لونڈیوں سے پس ان پر کوئی ملامت نہیں ہے۔

۳۱۔ جو لوگ اس کے علاوہ کی خواہش کریں وہ حد سے تجاوز کرنے والے ہیں،

۳۲۔ اور جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کا پاس رکھتے ہیں،

۳۳۔ اور جو اپنی گواہیوں پر قائم رہتے ہیں،

۳۴۔ اور جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں،

۳۵۔ جنتوں میں یہی لوگ محترم ہوں گے۔

۳۶۔ پھر ان کفار کو کیا ہو گیا ہے کہ آپ کی طرف دوڑے چلے آتے ہیں،

۳۷۔ دائیں طرف سے اور بائیں طرف سے گروہ در گروہ ہو کر،

۳۸۔ کیا ان میں سے ہر شخص یہ آرزو رکھتا ہے کہ اسے نعمت بھری جنت میں داخل کیا جائے؟

۳۹۔ ہرگز نہیں !ہم نے انہیں اس چیز سے پیدا کیا ہے جسے وہ جانتے ہیں۔

۴۰۔ پس میں مشرقوں اور مغربوں کے مالک کی قسم کھاتا ہوں کہ ہم قادر ہیں۔

۴۱۔(اس بات پر) کہ ان کی جگہ ان سے بہتر لوگوں کو لے آئیں اور ہم عاجز نہیں ہیں۔

۴۲۔ پس آپ انہیں بیہودگی اور کھیل میں چھوڑ دیں یہاں تک کہ وہ اس دن

کا سامنا کریں جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے۔

۴۳۔ جس دن وہ قبروں سے دوڑتے ہوئے

نکلیں گے گویا وہ کسی نشانی کی طرف بھاگ رہے ہوں۔

۴۴۔ ان کی آنکھیں جھک رہی ہوں گی اور ان پر ذلت چھائی ہوئی ہو گی، یہ وہی دن ہے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا تھا۔

۷۸۔سورہ النباء ۔مکی ۔آیات ۴۰

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ یہ لوگ کس چیز کے بارے میں باہم سوال کر رہے ہیں ؟

۲۔ کیا اس عظیم خبر کے بارے میں؟

۳۔ جس میں یہ اختلاف کررہے ہیں؟

۴۔(جیسے مشرکین سوچتے ہیں ایسا)ہرگز نہیں !عنقریب انہیں معلوم ہو جائے گا۔

۵۔ پھر(کہتا ہوں ایسا)ہرگز نہیں !عنقریب انہیں معلوم ہوجائے گا(کہ قیامت برحق ہے)۔

۶۔ کیا ہم نے زمین کو گہوارہ نہیں بنایا؟

۷۔اور پہاڑوں کو میخیں نہیں بنایا؟

۸۔ اور ہم نے تمہیں جوڑا جوڑا پید اکیا۔

۹۔ اور ہم نے تمہاری نیند کو(باعث)سکون بنایا۔

۱۰۔ اور رات کو ہم نے پردہ قرار دیا۔

۱۱۔ اور دن کو ہم نے معاش(کا ذریعہ)بنایا۔

۱۲۔ اور تمہارے اوپر ہم نے سات مضبوط آسمان بنائے۔

۱۳۔ اور ہم نے ایک روشن چراغ بنایا۔

۱۴۔ اور بادلوں سے ہم نے موسلادھار پانی برسایا۔

۱۵۔ تاکہ ہم اس سے غلہ اور سبزیاں اگائیں۔

۱۶۔ اور گھنے باغات اگائیں۔

۱۷۔ یقینا فیصلے کا دن مقرر ہے۔

۱۸۔ اس دن صور پھونکا جائے گا تو تم لوگ گروہ در گروہ نکل آؤ گے۔

۱۹۔ اور آسمان کھول دیے جائیں گے تو دروازے ہی دروازے ہوں گے۔

۲۰۔ اور پہاڑ چلا دیے جائیں گے تو وہ سراب ہو جائیں گے۔

۲۱۔ جہنم یقینا ایک گھات ہے ۔

۲۲۔ جو سرکشوں کے لیے ٹھکانا ہے۔

۲۳۔ جس میں وہ مدتوں پڑے رہیں گے۔

۲۴۔ وہاں وہ کسی ٹھنڈک اور مشروب کا ذائقہ نہیں چکھیں گے۔

۲۵۔ سوائے کھولتے ہوئے پانی اور بہتی پیپ کے۔

۲۶۔ یہ(ان کے جرائم کا)موزوں بدلہ ہے۔

۲۷۔ یہ لوگ کسی حساب کی توقع ہی نہیں رکھتے تھے۔

۲۸ .اور ہماری آیات کو پوری قوت سے جھٹلاتے تھے۔

۲۹۔ اور کتاب میں ہم نے ہر چیز کا احاطہ کر رکھا ہے۔

۳۰۔ پس اب چکھو کہ ہم تمہارے عذاب میں اضافہ ہی کرتے جائیں گے۔

۳۱۔ تقویٰ والوں کے لیے یقینا کامیابی ہے.

۳۲۔ باغات اور انگور ہیں،

۳۳۔ اور نوخیز ہم سن بیویاں ہیں،

۳۴۔ اور چھلکتے جام ہیں۔

۳۵۔ وہ وہاں لغو اور جھوٹی بات نہیں سنیں گے۔

۳۶۔ عنایت کے طور پر آپ کے پروردگار کی طرف سے، جو کافی جزا ہو گی۔

۳۷۔ جو کچھ آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان میں ہے، سب کے مالک رحمن کی طرف سے جس کے سامنے کسی کو بولنے کا اختیار نہیں ہے۔

۳۸۔ اس روز روح اور فرشتے صف باندھے کھڑے ہوں گے اور کوئی بات نہیں کر سکے گا سوائے اس کے جسے رحمن اجازت دے اور جو درست بات کرے۔

۳۹۔ یہ ہے وہ برحق روز، پس جو چاہتا ہے وہ اپنے رب کے پاس منزل بنا لے۔

۴۰۔ ہم نے تمہیں قریب آنے والے عذاب کے بارے میں تنبیہ کی ہے، اس روز انسان ان تمام اعمال کو دیکھ لے گا جو وہ اپنے ہاتھوں آگے بھیج چکا ہے اور کافر کہہ اٹھے گا :اے کاش !میں خاک ہوتا۔

۷۹۔سورہ نازعات ۔مکی ۔آیات ۴۶

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ قسم ہے ان(فرشتوں) کی جو گھس کر کھینچ لیتے ہیں۔

۲۔ اور آسانی سے نکال لیتے ہیں۔

۳۔ اور تیزی سے لپکتے ہیں۔

۴۔ پھر(حکم کی بجا آوری میں)خود سبقت لے جاتے ہیں۔

۵۔ پھر امر کی تدبیر کرنے والے ہیں۔

۶۔ اس روز کانپنے والی کانپے گی۔

۷۔ اس کے پیچھے دوسرا (لرزہ) آئے گا۔

۸۔کچھ دل اس دن مضطرب ہوں گے۔

۹۔ان کی نگاہیں جھکی ہوئی ہوں گی۔

۱۰۔ کہتے ہوں گے : کیا ہم ابتدا کی طرف پھر واپس لائے جائیں گے؟

۱۱۔ کیا جب ہم کھوکھلی ہڈیاں ہو چکے ہوں گے(تب بھی)۔

۱۲۔ کہتے ہیں :پھر تو یہ واپسی گھاٹے کی ہو گی۔

۱۳۔ پس یہ واپسی یقینا صرف ایک جھڑکی ہو گی۔

۱۴۔ پھر وہ یکایک میدان(حشر)میں موجود ہوں گے۔

۱۵۔ کیا موسیٰ کی خبر آپ تک پہنچی؟

۱۶۔ جب ان کے رب نے طویٰ کی مقدس وادی میں انہیں پکارا تھا۔

۱۷۔(پھر حکم دیا)فرعون کی طرف جائیں بلاشبہ وہ سرکش ہو گیا ہے۔

۱۸۔ پھر اس سے کہدیں : کیا تو پاکیزگی اختیار کرنے کے لیے آمادہ ہے؟

۱۹۔ اور میں تیرے رب کی طرف تیری رہنمائی کر دوں تاکہ تو خوف کرے۔

۲۰۔ چنانچہ موسیٰ نے فرعون کو بڑی نشانی دکھائی

۲۱۔ مگر اس نے جھٹلایا اور نافرمانی کی۔

۲۲۔ پھر دوڑ دھوپ کرنے کے لیے لوٹ گیا۔

۲۳۔ چنانچہ(لوگوں کو)جمع کر کے پکارا۔

۲۴ . پھر کہنے لگا : میں ہی تمہارا رب اعلیٰ ہوں.

۲۵۔ پس اللہ نے اسے آخرت اور دنیا کے عذاب میں پکڑ لیا۔

۲۶۔ ڈرنے والے کے لیے یقینا اس میں عبرت ہے۔

۲۷۔ کیا تمہارا خلق کرنا زیادہ مشکل ہے یا اس آسمان کا جسے اس نے بنایا ہے؟

۲۸۔ اللہ نے اس کی چھت اونچی کی پھر اسے معتدل بنایا۔

۲۹۔ اور اس کی رات کو تاریک اور اس کے دن کو روشن کیا۔

۳۰۔ اور اس کے بعد اس نے زمین کو بچھایا.

۳۱۔ اس نے زمین سے اس کا پانی اور چارہ نکالا۔

۳۲۔ اور اس میں پہاڑ گاڑ دیے۔

۳۳۔ تمہارے اور تمہارے مویشیوں کے لیے سامان زندگی کے طور پر۔

۳۴۔ پس جب بڑی آفت آ جائے گی۔

۳۵۔ تو اس دن انسان اپنا عمل یاد کرے گا۔

۳۶۔ اور دیکھنے والوں کے لیے جہنم ظاہر کی جائے گی۔

۳۷۔ جس نے سرکشی کی،

۳۸۔ اور دنیاوی زندگی کو ترجیح دی،

۳۹۔ اس کا ٹھکانا یقینا جہنم ہو گا۔

۴۰۔ اور جو شخص اپنے پروردگار کی بارگاہ میں پیش ہونے کا خوف رکھتا ہے اور نفس کو خواہشات سے روکتا ہے،

۴۱۔ اس کا ٹھکانا یقینا جنت ہے۔

۴۲۔ یہ لوگ آپ سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہ کب واقع ہو گی؟

۴۳۔ آپ کو کیا کام ہے اس(کی حقیقت)کے بیان سے۔

۴۴۔ اس(کے علم)کی انتہا آپ کے پروردگار کی طرف ہے۔

۴۵۔ آپ تو صرف اسے تنبیہ کرنے والے ہیں جو اس(قیامت)سے ڈرتا ہے۔

۴۶۔ جب وہ اس قیامت کے دن کا سامنا کریں گے،(ایسا لگے گا)گویا وہ(دنیا میں)صرف ایک شام یا ایک صبح ٹھہرے ہیں۔

۸۲۔سورہ انفطار ۔مکی ۔آیات ۱۹

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ جب آسمان شگافتہ ہو جائے گا۔

۲۔ اور جب ستارے بکھر جائیں گے۔

۳۔ اور جب سمندروں میں پھوٹ ڈالی جائے گی۔

۴۔ اور جب قبریں اکھیڑ دی جائیں گی۔

۵۔ اس وقت انسان کو معلوم ہوجائے گا کہ اس نے آگے کیا بھیجا تھا اور پیچھے کیا چھوڑا تھا۔

۶۔ اے انسان !تجھے کس چیز نے اپنے کریم پروردگار کے بارے میں دھوکے میں رکھا؟

۷۔ جس نے تجھے پیدا کیا پھر تجھے راست بنایا پھر تجھے معتدل بنایا۔

۸۔ اور جس شکل میں چاہا تجھے جوڑ دیا۔

۹۔ ہرگز نہیں !بلکہ تم(روز)جزا کو جھٹلاتے ہو۔

۱۰۔ جب کہ تم پر نگران مقرر ہیں،

۱۱۔ ایسے معزز لکھنے والے،

۱۲۔ جو تمہارے اعمال کو جانتے ہیں۔

۱۳۔ نیکی پر فائز لوگ نعمتوں میں ہوں گے۔

۱۴۔ اور بدکار جہنم میں ہوں گے۔

۱۵۔ وہ جزا کے دن اس میں جھلسائے جائیں گے۔

۱۶۔ اور وہ اس سے چھپ نہیں سکیں گے۔

۱۷۔ اور آپ کو کیا خبر جزا کا دن کیا ہے؟

۱۸۔ پھر آپ کو کیا خبر جزا کا دن کیا ہے ؟

۱۹۔ اس دن کسی کو کسی کے لیے کچھ (کرنے کا)اختیار نہیں ہو گا اور اس دن صرف اللہ کا حکم چلے گا۔

۸۴۔سورہ انشقاق۔ مکی ۔آیات ۲۵

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔جب آسمان پھٹ جائے گا،

۲۔ اور اپنے پروردگار کا حکم کی تعمیل کرے گا جو اس کا حقدار ہے۔

۳۔ اور جب زمین پھیلا دی جائے گی۔

۴۔ اور جو کچھ اس کے اندر ہے اسے اگل دے گی اور خالی ہو جائے گی۔

۵۔ اور اپنے پروردگار کے حکم کی تعمیل کرے گی جو اس کے لیے سزاوار ہے۔

۶۔ اے انسان !تو مشقت اٹھا کر اپنے رب کی طرف جانے والا ہے، پھر اس سے ملنے والا ہے۔

۷۔ پس جس کا نامہ اعمال اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا،

۸۔ اس سے عنقریب ہلکا حساب لیا جائے گا۔

۹۔ اور وہ اپنے گھر والوں کی طرف خوشی سے پلٹے گا۔

۱۰۔ اور جس کا نامہ اعمال اس کے پیچھے سے دیا جائے گا،

۱۱۔ پس وہ موت کو پکارے گا،

۱۲۔ اور وہ جہنم میں جھلسے گا۔

۱۳۔ بلاشبہ یہ اپنے گھر والوں میں خوش رہتا تھا۔

۱۴۔ بے شک اس کا یہ گمان تھا کہ اسے لوٹ کر(اللہ کی طرف)جانا ہی نہیں ہے۔

۱۵۔ ہاں !اس کا پرور دگار یقینا اس(کے عمل)کو دیکھ رہا تھا۔

۱۶۔ مجھے قسم ہے شفق کی،

۱۷۔ اور رات کی اور اس کی جسے وہ سمیٹ لیتی ہے،

۱۸۔ اور چاند کی جب وہ کامل ہو جائے،

۱۹۔ تمہیں مرحلہ بہ مرحلہ ضرور گزرنا ہے.

۲۰۔پھر یہ لوگ ایمان کیوں نہیں لاتے ؟

۲۱۔ اور جب انہیں قرآن پڑھ کر سنایا جاتا ہے توسجدہ نہیں کرتے۔

۲۲۔ بلکہ یہ کفار تکذیب کرتے ہیں۔

۲۳۔ اور جو کچھ ان کے دلوں میں ہے اللہ اسے خوب جانتاہے ۔

۲۴۔ پس انہیں دردناک عذاب کی بشارت دیجیے۔

۲۵۔ سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور صالح اعمال بجالائے، ان کے لیے ختم نہ ہونے والا اجر ہے۔

۸۴-سورۃ روم ۔ مکی ۔ آیات ٦۰

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ الف ، لام ، میم۔

۲۔ رومی مغلوب ہو گئے،

۳۔ قریبی ملک میں اور وہ مغلوب ہونے کے بعد عنقریب غالب ہو جائیں گے،

۴۔ چند سالوں میں، پہلے بھی اور بعد میں بھی اختیار کل اللہ کو حاصل ہے،

اہل ایمان اس روز خوشیاں منائیں گے،

۵۔ اللہ کی مدد پر، اللہ جسے چاہتا ہے نصرت عطا فرماتا ہے اور وہ غالب آنے والا، رحم کرنے والا ہے۔

٦۔ یہ اللہ کا وعدہ ہے، اللہ اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

۷۔ لوگ تو دنیا کی ظاہری زندگی کے بارے میں جانتے ہیں اور آخرت سے غافل ہیں۔

۸۔ کیا انہوں نے اپنے(دل کے)اندر یہ غور و فکر نہیں کیا کہ اللہ نے

آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے کو برحق اور معینہ مدت کے لیے خلق کیاہے؟ اور لوگوں میں یقینا بہت سے ایسے ہیں جو اپنے رب کی ملاقات کے منکر ہیں۔

۹۔ کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں ہیں کہ دیکھ لیتے کہ ان سے پہلوں کا کیا انجام ہوا؟ جب کہ وہ قوت میں ان سے زیادہ تھے انہوں نے زمین کو تہ و بالا کیا(بویا جوتا)اور انہوں نے زمین کو ان سے کہیں زیادہ آباد کر رکھا تھا جتنا انہوں نے زمین کو آباد کر رکھا ہے اور ان کے پاس ان کے رسول واضح دلائل لے کر آئے، پس اللہ تو ان پر ظلم نہیں کرتا بلکہ یہ لوگ خود اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں۔

۱۰۔ پھر جنہوں نے برا کیا ان کا انجام بھی برا ہوا کیونکہ انہوں نے اللہ کی نشانیوں کی تکذیب کی تھی اور وہ ان کا مذاق اڑاتے تھے۔

۱۱۔ اللہ خلقت کی ابتدا فرماتا ہے پھر وہی اس کا اعادہ فرماتا ہے پھر تم اسی کی طرف پلٹائے جاؤ گے۔

۱۲۔ اور جس روز قیامت برپا ہو گی مجرمین ناامید ہوں گے۔

۱۳۔ اور ان کے بنائے ہوئے شریکوں میں سے کوئی ان کا سفارشی نہ ہو گا اور وہ اپنے شریکوں کے منکر ہو جائیں گے۔

۱۴۔ اور جس دن قیامت برپا ہو گی اس دن لوگ گروہوں میں تقسیم ہو جائیں گے.

۱۵۔ پھر جنہوں نے ایمان قبول کیا اور نیک اعمال انجام دیے وہ جنت میں

خوشحال ہوں گے۔

۱۶۔ اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری نشانیوں اور آخرت کی ملاقات کی تکذیب کی وہ عذاب میں پیش کیے جائیں گے۔

۱۷۔ پس اللہ کی ذات پاک و منزہ ہے جب تم شام کرتے ہو اور جب تم صبح کرتے ہو۔

۱۸۔ ثنائے کامل اللہ کے لیے ہے آسمانوں اور زمین میں تیسرے پہر کو اور جب تم ظہر کرو(اللہ کی حمد کرو)۔

۱۹۔ اور وہ زندہ کو مردے سے نکالتا ہے اور مردے کو زندہ سے نکالتا ہے اور زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کرتا ہے اور اسی طرح تم بھی نکالے جاؤ گے۔

۲۰۔ اور یہ اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہیں مٹی سے بنایا پھر تم انسان ہو کر(زمین میں)پھیل رہے ہو۔

۲۱۔ اور یہ اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہارے لیے تمہاری ہی جنس سے ازواج پیدا کیے تاکہ تم ان سے سکون حاصل کرو اور اس نے تمہارے مابین محبت اور مہربانی پیدا کی، غور و فکر کرنے والوں کے لیے یقینا ان میں نشانیاں ہیں۔

۲۲۔ اور آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا اور تمہاری زبانوں اور رنگوں کا مختلف ہونا بھی اس کی نشانیوں میں سے ہے، علم رکھنے والوں کے لیے یقینا اس میں نشانیاں ہیں.

۲۳۔ اور تمہارا رات میں سو جانا اور دن میں اس کا فضل(رزق)تلاش کرنا اس کی نشانیوں میں سے ہے،(دلائل کو توجہ سے)سننے والوں کے لیے یقینا اس میں نشانیاں ہیں.

۲۴۔ اور خوف اور طمع کے ساتھ تمہیں بجلی کی چمک دکھانا اور زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کرنے کے لیے آسمان سے پانی برسانا بھی اس کی نشانیوں میں سے ہے، عقل سے کام لینے والوں کے لیے یقینا اس میں نشانیاں ہیں۔

۲۵۔ اور یہ بھی اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ آسمان اور زمین اس کے حکم سے قائم ہیں، پھر جب وہ تمہیں زمین سے ایک بار پکارے گا تو تم یکایک نکل آؤ گے۔

۲۶۔ اور آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے اسی کا ہے اور سب اسی کے تابع فرمان ہیں۔

۲۷۔ اور وہی خلقت کی ابتدا کرتا ہے پھر وہی اس کا اعادہ کرتا ہے اور یہ اس کے لیے زیادہ آسان ہے اور آسمانوں اور زمین میں اس کے لیے اعلیٰ شان و منزلت ہے اور وہ غالب آنے والا، حکمت والا ہے.

۲۸۔ وہ تمہارے لیے خود تمہاری ایک مثال دیتا ہے، جن غلاموں کے تم مالک ہو کیا وہ اس رزق میں تمہارے شریک ہیں جو ہم نے تمہیں دیا ہے؟ پھر وہ اس میں(تمہارے)برابر ہو جائیں اور تم ان سے اس طرح ڈرنے لگو جس طرح تم(آزاد)لوگ خود ایک دوسرے سے ڈرتے ہو؟ عقل رکھنے والوں کے لیے ہم اس طرح نشانیاں کھول کر بیان کرتے ہیں۔

۲۹۔ مگر ظالم لوگ نادانی میں اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں پس جسے اللہ گمراہ کر دے اسے کون ہدایت دے سکتا ہے؟ اور ان کا کوئی مددگار نہ ہو گا۔

۳۰۔ پس(اے نبی)یکسو ہو کر اپنا رخ دین(خدا)کی طرف مرکوز رکھیں،(یعنی)اللہ کی اس فطرت کی طرف جس پر اس نے سب انسانوں کو پیدا کیا ہے، اللہ کی تخلیق میں تبدیلی نہیں ہے، یہی محکم دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

۳۱۔ اس کی طرف رجوع کرتے ہوئے اور اس سے ڈرو اور نماز قائم کرو اور مشرکین میں سے نہ ہونا۔

۳۲۔ جنہوں نے اپنے دین میں پھوٹ ڈالی اور جو گروہوں میں بٹ گئے، ہر فرقہ اس پر خوش ہے جو اس کے پاس ہے۔

۳۳۔ اور جب لوگوں کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اس کی طرف رجوع کرتے ہوئے اپنے رب کو پکارتے ہیں پھر جب وہ انہیں اپنی رحمت کا مزہ چکھاتا ہے تو ان میں سے ایک فرقہ اپنے رب کے ساتھ شرک کرنے لگتا ہے۔

۳۴۔ تاکہ جو ہم نے انہیں بخشا ہے اس کی ناشکری کریں، پس اب مزے اڑاؤ، عنقریب تمہیں معلوم ہوجائے گا۔

۳۵۔ کیا ہم نے ان پر کوئی ایسی دلیل نازل کی ہے جو اس شرک کی شہادت دے جو یہ لوگ کر رہے ہیں۔

۳۶۔ اور جب ہم لوگوں کو کسی رحمت کا ذائقہ چکھاتے ہیں تو وہ اس پر خوش ہو جاتے ہیں اور جب ان کے برے اعمال کے سبب ان پر کوئی مصیبت آتی

ہے تو وہ مایوس ہونے لگتے ہیں۔

۳۷۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ جس کے لیے چاہتا ہے رزق کشادہ اور تنگ کر دیتا ہے؟ مومنین کے لیے یقینا اس میں نشانیاں ہیں۔

۳۸۔ پس تم قریبی رشتہ داروں کو اور مسکین اور مسافر کو ان کا حق دے دو، یہ ان لوگوں کے لیے بہتر ہے جو اللہ کی رضامندی چاہتے ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں.

۳۹۔ اور جو سود تم لوگوں کے اموال میں افزائش کے لیے دیتے ہو وہ اللہ کے نزدیک افزائش نہیں پاتا اور جو زکوۃ تم اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے دیتے ہو پس ایسے لوگ ہی(اپنا مال)دوچند کرنے والے ہیں۔

۴۰۔ اللہ ہی نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہیں رزق دیا وہی تمہیں موت دیتا ہے پھر وہی تمہیں زندہ کرے گا، کیا تمہارے شریکوں میں سے کوئی ہے جو ان میں سے کوئی کام کر سکے؟ پاک ہے اور بالاتر ہے وہ ذات اس شرک سے جو یہ کرتے ہیں۔

۴۱۔ لوگوں کے اپنے اعمال کے باعث خشکی اور سمندر میں فساد برپا ہو گیا تاکہ انہیں ان کے بعض اعمال کا ذائقہ چکھایا جائے، شاید یہ لوگ باز آ جائیں۔

۴۲۔ کہدیجیے :زمین میں چل پھر کر دیکھ لو گزرے ہوئے لوگوں کا کیا انجام ہوا؟ ان میں سے اکثر مشرک تھے۔

۴۳۔ لہذا آپ اپنا رخ محکم دین کی طرف مرکوز رکھیں قبل اس کے کہ وہ دن آ جائے جس کے اللہ کی طرف سے ٹلنے کی کوئی صورت نہیں ہے، اس دن

لوگ پھوٹ کا شکار ہوں گے ۔

۴۴۔ جس نے کفر کیا اس کے کفر کا ضرر اسی کے لیے ہے اور جنہوں نے نیک عمل کیا وہ اپنے لیے ہی راہ سدھارتے ہیں،

۴۵۔تا کہ اللہ ایمان لانے والوں اور نیک اعمال انجام دینے والوں کو اپنے فضل سے جزا دے، بے شک وہ کافروں کو پسند نہیں کرتا۔

۴۶۔ اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ وہ ہواؤں کو بشارت دہندہ بنا کر بھیجتا ہے تا کہ تمہیں اپنی رحمت کا ذائقہ چکھائے اور کشتیاں اس کے حکم سے چلیں اور تم اس کا فضل تلاش کرو اور شاید تم شکر کرو۔

۴۷۔ اور بتحقیق ہم نے آپ سے پہلے بھی پیغمبروں کو ان کی اپنی اپنی قوم کی طرف بھیجا ہے، سو وہ ان کے پاس واضح دلائل لے کر آئے، پھر جنہوں نے جرم کیا ان سے ہم نے بدلہ لیا اور مومنین کی مدد کرنا ہمارے ذمے ہے۔

۴۸۔ اللہ ہی ہواؤں کو چلاتا ہے تو وہ بادل کو ابھارتی ہیں پھر اسے جیسے اللہ چاہتا ہے آسمان پر پھیلاتا ہے پھر اسے ٹکڑوں کا انبوہ بنا دیتا ہے پھر آپ دیکھتے ہیں کہ اس کے بیچ میں سے بارش نکلنے لگتی ہے پھر اس(بارش)کو اپنے بندوں میں سے جس پر وہ چاہتا ہے برسا دیتا ہے تو وہ خوش ہو جاتے ہیں.

۴۹۔ جب کہ اس بارش کے ان پر برسنے سے پہلے وہ ناامید ہو رہے تھے۔

۵۰۔ اللہ کی رحمت کے اثرات کا نظارہ کرو کہ وہ زمین کو کس طرح زندہ کر دیتا ہے اس کے مردہ ہونے کے بعد، یقینا وہی مردوں کو بھی زندہ کرنے والا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

۵۱۔ اور اگر ہم ایسی ہوا بھیجیں جس سے وہ کھیتی کو زرد ہوتے دیکھ لیں تو وہ اس کے بعد ناشکری کرنے لگتے ہیں۔

۵۲۔ آپ یقینا مردوں کو نہیں سنا سکتے اور نہ ان بہروں کو (اپنی) پکار سنا سکتے ہیں جب کہ وہ پشت پھیرے جا رہے ہوں۔

۵۳۔ اور نہ ہی آپ اندھوں کو ان کی گمراہی سے نکال کر ہدایت دے سکتے ہیں، آپ صرف انہیں سنا سکتے ہیں جو ہماری نشانیوں پر ایمان لاتے ہیں اور فرمانبردار ہیں۔

۵۴۔ اللہ وہ ہے جس نے کمزور حالت سے تمہاری تخلیق (شروع) کی پھر کمزوری کے بعد قوت بخشی پھر قوت کے بعد کمزور اور بوڑھا کر دیا، وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور وہ بڑا جاننے والا صاحب قدرت ہے.

۵۵۔ اور جس روز قیامت برپا ہو گی مجرمین قسم کھائیں گے کہ وہ (دنیا میں) گھڑی بھر سے زیادہ نہیں رہے، وہ اسی طرح الٹے چلتے رہتے تھے۔

۵۶۔ اور جنہیں علم اور ایمان دیا گیا تھا وہ کہیں گے: نوشتہ خدا کے مطابق یقینا تم قیامت تک رہے ہو اور یہی قیامت کا دن ہے لیکن تم جانتے نہیں تھے۔

۵۷۔ پس اس دن ظالموں کو ان کی معذرت کوئی فائدہ نہ دے گی اور نہ ان سے معافی مانگنے کے لیے کہا جائے گا۔

۵۸۔ اور بتحقیق ہم نے لوگوں کے لیے اس قرآن میں ہر طرح کی مثال بیان کی ہے اور اگر آپ ان کے سامنے کوئی نشانی پیش کر بھی دیں تو کفار ضرور کہیں گے: تم تو صرف باطل پر ہو۔

۵۹۔ اس طرح اللہ ان لوگوں کے دلوں پر مہر لگا دیتا ہے جو علم نہیں رکھتے۔
۶۰۔ پس(اے نبی)آپ صبر کریں، یقینا اللہ کا وعدہ سچا ہے اور جو لوگ یقین نہیں رکھتے وہ آپ کو سبک نہ پائیں۔

۷۹-سورہ عنکبوت۔ مکی ۔ آیات ۶۹

بنام خدائے رحمن ورحیم
۱۔ الف، لام ، میم۔
۲۔ کیا لوگوں نے یہ خیال کر رکھا ہے کہ وہ صرف اتنا کہنے سے چھوڑ دیے جائیں گے کہ ہم ایمان لائے اور یہ کہ وہ آزمائے نہیں جائیں گے؟
۳۔ اور بتحقیق ہم ان سے پہلوں کو بھی آزما چکے ہیں کیونکہ اللہ کو بہرحال یہ واضح کرنا ہے کہ کون سچے ہیں اور یہ بھی ضرور واضح کرنا ہے کہ کون جھوٹے ہیں۔
۴۔ برائی کے مرتکب افراد کیا یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ ہم سے بچ نکلیں گے ؟ کتنا برا فیصلہ ہے جو یہ کر رہے ہیں۔
۵۔ جو اللہ کے حضور پہنچنے کی امید رکھتا ہے تو(وہ باخبر رہے کہ)اللہ کا مقرر کردہ وقت یقیناآنے ہی والا ہے اور وہ بڑا سننے والا، جاننے والا ہے۔
۶۔ اور جو شخص جفاکشی کرتا ہے تو وہ صرف اپنے فائدے کے لیے کرتا ہے،

اللہ تو یقینا سارے عالمین سے بے نیاز ہے۔

۷۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے ہم ان سے ان کی برائی ضرور دور کر دیں گے اور انہیں ان کے بہترین اعمال کا صلہ بھی ضرور دیں گے۔

۸۔ اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا ہے، اگر تیرے ماں باپ میرے ساتھ شرک کرنے پر تجھ سے الجھ جائیں جس کا تجھے کوئی علم نہ ہو تو تو ان دونوں کا کہنا نہ ماننا، تم سب کی بازگشت میری طرف ہے، پھر میں تمہیں بتا دوں گا تم کیا کرتے رہے ہو؟

۹۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے انہیں ہم بہر صورت صالحین میں شامل کریں گے۔

۱۰۔ اور لوگوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو کہتے تو ہیں: ہم اللہ پر ایمان لائے لیکن جب اللہ کی راہ میں اذیت پہنچتی ہے تو لوگوں کی طرف سے پہنچنے والی اذیت کو عذاب الٰہی کی مانند تصور کرتے ہیں اور اگر آپ کے پروردگار کی طرف سے مدد پہنچ جائے تو وہ ضرور کہتے ہیں: ہم تو تمہارے ساتھ تھے، کیا اللہ کو اہل عالم کے دلوں کا حال خوب معلوم نہیں ہے؟

۱۱۔ اور اللہ نے یہ ضرور واضح کرنا ہے کہ ایمان والے کون ہیں اور یہ بھی ضرور واضح کرنا ہے کہ منافق کون ہیں؟

۱۲۔ اور کفار اہل ایمان سے کہتے ہیں: ہمارے طریقے پر چلو تو تمہارے گناہ ہم اٹھا لیں گے حالانکہ وہ ان گناہوں میں سے کچھ بھی اٹھانے والے نہیں ہیں،

بے شک یہ لوگ جھوٹے ہیں۔

۱۳۔ البتہ یہ لوگ اپنے بوجھ ضرور اٹھائیں گے اور اپنے بوجھوں کے ساتھ مزید بوجھ بھی اور قیامت کے دن ان سے ضرور پرسش ہو گی اس بہتان کے بارے میں جو وہ باندھتے رہے ہیں۔

۱۴۔ اور بتحقیق ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا تو وہ ان کے درمیان پچاس سال کم ایک ہزار سال رہے، پھر طوفان نے انہیں اس حال میں اپنی گرفت میں لیا کہ وہ ظلم کا ارتکاب کر رہے تھے۔

۱۵۔ پھر ہم نے نوح اور کشتی والوں کو نجات دی اور اس کشتی کو اہل عالم کے لیے نشانی بنا دیا۔

۱۶۔ اور ابراہیم کو بھی (بھیجا) جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا: اللہ کی بندگی کرو اور اس سے ڈرو، اگر سمجھو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔

۱۷۔ تم تو اللہ کو چھوڑ کر بس بتوں کو پوجتے ہو اور جھوٹ گھڑ لیتے ہو، اللہ کے سوا تم جن کی پوجا کرتے ہو وہ تمہیں رزق دینے کا اختیار نہیں رکھتے، لہذا تم اللہ کے ہاں سے رزق طلب کرو اور اسی کی بندگی کرو اور اسی کا شکر ادا کرو، تم اسی کی طرف تم پلٹائے جاؤ گے۔

۱۸۔ اور اگر تم تکذیب کرو تو تم سے پہلے کی امتوں نے بھی تکذیب کی ہے اور رسول کی ذمے داری بس یہی ہے کہ واضح انداز میں تبلیغ کرے۔

۱۹۔ کیا انہوں نے (کبھی) غور نہیں کیا کہ اللہ خلقت کی ابتدا کیسے کرتا ہے پھر اس کا اعادہ کرتا ہے، یقینا اللہ کے لیے یہ آسان ہے۔

۲۰۔ کہہ دیجیے :تم زمین میں چل پھر کر دیکھو کہ خلقت کی ابتدا کیسے ہوئی پھر اللہ دوسری خلقت پیدا کرے گا، یقینا اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

۲۱۔ وہ جسے چاہتا ہے عذاب دیتا ہے اور جس پر چاہتا ہے رحم فرماتا ہے اور تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

۲۲۔ اور تم اللہ کو نہ زمین میں عاجز بنا سکتے ہو اور نہ آسمان میں اور اللہ کے سوا تمہارا نہ کوئی کارساز ہو گا اور نہ مددگار۔

۲۳۔ اور جنہوں نے اللہ کی آیات اور اس کی ملاقات کا انکار کیا وہ میری رحمت سے ناامید ہو چکے ہیں اور انہی کے لیے دردناک عذاب ہے۔

۲۴۔ تو اس(ابراہیم)کی قوم کا صرف یہ جواب تھا کہ وہ کہیں :انہیں قتل کر ڈالو یا جلا دو لیکن اللہ نے انہیں آگ سے بچا لیا، ایمان والوں کے لیے یقینا اس میں نشانیاں ہیں۔

۲۵۔ اور ابراہیم نے کہا :تم صرف اس لیے اللہ کو چھوڑ کر بتوں کو لیے بیٹھے ہو کہ تمہارے درمیان دنیاوی زندگی کے تعلقات ہیں پھر قیامت کے دن تم ایک دوسرے کا انکار کروگے اور ایک دوسرے پر لعنت بھیجو گے اور جہنم تمہارا ٹھکانا ہو گا اور تمہارا کوئی مددگار بھی نہ ہو گا۔

۲۶۔ اس وقت لوط ان پر ایمان لے آئے اور کہنے لگے میں اپنے رب کی طرف ہجرت کرتا ہوں، یقینا وہی بڑا غالب آنے والا، حکمت والا ہے

۲۷۔ اور ہم نے ابراہیم کو اسحاق اور یعقوب عنایت کیے اور ان کی اولاد میں نبوت اور کتاب رکھ دی اور انہیں دنیا ہی میں اجر دے دیا اور آخرت میں وہ

صالحین میں سے ہوں گے۔

۲۸۔ اور لوط کو بھی(رسول بنایا)جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا : بلاشبہ تم اس بے حیائی کا ارتکاب کرتے ہو جس کا تم سے پہلے اہل عالم میں سے کسی نے بھی ارتکاب نہیں کیا۔

۲۹۔ کیا تم(شہوت رانی کے لیے)مردوں کے پاس جاتے ہو اور رہزنی کرتے ہو اور اپنی محافل میں برے کام کرتے ہو؟ پس ان کی قوم کا جواب صرف یہ تھا کہ وہ کہیں : ہم پر اللہ کا عذاب لے آؤ اگر تم سچے ہو۔

۳۰۔ لوط نے کہا : پروردگارا ! ان مفسدوں کے خلاف میری مدد فرما۔

۳۱۔ اور جب ہمارے فرستادہ(فرشتے)ابراہیم کے پاس بشارت لے کر پہنچے تو کہنے لگے : ہم اس بستی کے باسیوں کو ہلاک کرنے والے ہیں، یہاں کے باشندے یقینا بڑے ظالم ہیں۔

۳۲۔ ابراہیم نے کہا : اس بستی میں تو لوط بھی ہیں، وہ بولے ہم بہتر جانتے ہیں یہاں کون لوگ ہیں، ہم انہیں اوران کے اہل کو ضرور بچائیں گے سوائے ان کی بیوی کے، جو پیچھے رہنے والوں میں ہو گی۔

۳۳۔ اور جب ہمارے فرستادے لوط کے پاس آئے تو لوط ان کی وجہ سے پریشان اور دل تنگ ہوئے تو فرشتوں نے کہا :خوف نہ کریں نہ ہی محزون ہوں، ہم آپ اور آپ کے گھر والوں کو بچانے والے ہیں سوائے آپ کی بیوی کے جو پیچھے رہنے والوں میں ہو گی۔

۳۴۔ بے شک ہم اس بستی میں رہنے والوں پر آسمان سے آفت نازل کرنے

والے ہیں اس بدعملی کی وجہ سے جس کا وہ ارتکاب کیا کرتے تھے۔

۳۵۔ اور بتحقیق ہم نے عقل سے کام لینے والوں کے لیے اس بستی میں ایک واضح نشانی چھوڑی ہے۔

۳۶۔ اور (ہم نے) مدین کی طرف ان کی برادری کے شعیب (کو بھیجا) تو انہوں نے کہا: اے میری قوم! اللہ کی بندگی کرو اور روز آخرت کی امید رکھو اور زمین میں فساد برپا نہ کرو۔

۳۷۔ پس انہوں نے شعیب کی تکذیب کی تو انہیں زلزلے نے گرفت میں لے لیا پس وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے.

۳۸۔ اور عاد و ثمود کو (بھی ہلاک کیا) اور بتحقیق ان کے مکانوں سے تمہارے لیے یہ بات واضح ہو گئی اور شیطان نے ان کے لیے ان کے اعمال کو آراستہ کیا اور انہیں راہ (راست) سے روکے رکھا حالانکہ وہ ہوش مند تھے۔

۳۹۔ اور قارون و فرعون اور ہامان کو (بھی ہم نے ہلاک کیا) اور بتحقیق موسیٰ واضح دلائل لے کر ان کے پاس آئے تھے پھر بھی انہوں نے زمین میں تکبر کیا لیکن وہ (ہماری گرفت سے) نکل نہ سکے۔

۴۰۔ پس ان سب کو ان کے گناہ کی وجہ سے ہم نے گرفت میں لیا پھر ان میں سے کچھ پر تو ہم نے پتھر برسائے اور کچھ کو چنگھاڑ نے گرفت میں لیا اور کچھ کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا اور کچھ کو ہم نے غرق کر دیا اور اللہ ان پر ظلم کرنے والا نہیں تھا مگر یہ لوگ خود اپنے آپ پر ظلم کر رہے تھے۔

۴۱۔ جنہوں نے اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو اپنا ولی بنایا ہے ان کی مثال اس

مکڑی کی سی ہے جو اپنا گھر بناتی ہے اور گھروں میں سب سے کمزور یقیناً مکڑی کا گھر ہے اگر یہ لوگ جانتے ہوتے۔

۴۲۔ یہ لوگ اللہ کے علاوہ جس چیز کو پکارتے ہیں اللہ کو یقیناً اس کا علم ہے اور وہی بڑا غالب آنے والا، حکمت والا ہے۔

۴۳۔ اور ہم یہ مثالیں لوگوں کے لیے بیان کرتے ہیں مگر ان کو علم رکھنے والے لوگ ہی سمجھ سکتے ہیں۔

۴۴۔ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو برحق پیدا کیا ہے، اس میں ایمان والوں کے لیے یقیناً ایک نشانی ہے۔

۴۵۔(اے نبی)آپ کی طرف کتاب کی جو وحی کی گئی ہے اس کی تلاوت کریں اور نماز قائم کریں، یقیناً نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے اور اللہ کا ذکر سب سے بڑی چیز ہے اور تم جو کرتے ہو اللہ اسے خوب جانتا ہے۔

۴۶۔ اور تم اہل کتاب سے مناظرہ نہ کرو مگر بہتر طریقے سے سوائے ان لوگوں کے جو ان میں سے ظلم کے مرتکب ہوئے ہیں اور کہدو کہ ہم اس (کتاب)پر ایمان لائے ہیں جو ہماری طرف نازل کی گئی ہے اور اس(کتاب) پر بھی جو تمہاری طرف نازل کی گئی ہے اور ہمارا اور تمہارا معبود ایک ہی ہے اور ہم اسی کے فرمانبردار ہیں۔

۴۷۔ اور اسی طرح ہم نے آپ کی طرف کتاب نازل کی ہے، پس جنہیں ہم نے کتاب دی ہے وہ اس پر ایمان لاتے ہیں اور ان لوگوں میں سے بھی بعض اس پر ایمان لے آئے ہیں اور صرف کفار ہی ہماری آیات کا انکار کرتے ہیں۔

۴۸۔ اور(اے نبی)آپ اس(قرآن)سے پہلے کوئی کتاب نہیں پڑھتے تھے اور نہ ہی اسے اپنے ہاتھ سے لکھتے تھے، اگر ایسا ہوتا تو اہل باطل شبہ کر سکتے تھے۔

۴۹۔ بلکہ یہ روشن نشانیاں ان کے سینوں میں ہیں جنہیں علم دیا گیا ہے اور ہماری آیات کا انکار وہی کرتے ہیں جو ظالم ہیں۔

۵۰۔ اور لوگ کہتے ہیں :اس شخص پر اس کے رب کی طرف سے نشانیاں کیوں نہیں اتاری گئیں؟ کہہ دیجیے :نشانیاں توبس اللہ کے پاس ہیں اور میں تو صرف واضح طور پر تنبیہ کرنے والا ہوں۔

۵۱۔ کیا ان کے لیے یہ کافی نہیں ہے کہ ہم نے آپ پر کتاب نازل کی ہے جو انہیں سنائی جاتی ہے؟ ایمان لانے والوں کے لیے یقینا اس(کتاب)میں رحمت اور نصیحت ہے۔

۵۲۔ کہہ دیجیے :میرے اور تمہارے درمیان گواہی کے لیے اللہ کافی ہے، وہ ان سب چیزوں کو جانتا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور جو لوگ باطل پر ایمان لائے اور اللہ کے منکر ہوئے وہی خسارے میں ہیں۔

۵۳۔ اور یہ لوگ آپ سے عذاب میں عجلت چاہتے ہیں اور اگر ایک وقت مقرر نہ ہوتا تو ان پر عذاب آ چکا ہوتا اور وہ(عذاب)ان پر اچانک ایسے حال میں آکر رہے گا کہ انہیں خبر تک نہ ہو گی۔

۵۴۔ یہ لوگ آپ سے عذاب میں عجلت چاہتے ہیں حالانکہ دوزخ کفار کو گھیرے میں لے چکی ہے۔

۵۵۔ اس دن عذاب انہیں ان کے اوپر سے اور ان کے پاؤں کے نیچے سے گھیر لے گا اور(اللہ)کہے گا :اب ذائقہ چکھو ان کاموں کا جو تم کیا کرتے تھے۔

۵٦۔ اے میرے مومن بندو !میری زمین یقینا وسیع ہے پس صرف میری عبادت کیا کرو۔

۵۷۔ ہر نفس کو موت(کاذائقہ)چکھنا ہے پھر تم ہماری طرف پلٹائے جاؤگے۔

۵۸۔ اور جو لوگ ایمان لائیں اور نیک کام کریں ہم انہیں جنت کے بلند و بالا محلات میں جگہ دیں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے، عمل کرنے والوں کے لیے کیا ہی اچھا اجر ہے .

۵۹۔ جنہوں نے صبر کیا اور اپنے رب پر بھروسا کرتے ہیں۔

٦٠۔ اور بہت سے جانور ایسے ہیں جو اپنا رزق اٹھائے نہیں پھرتے، اللہ ہی انہیں رزق دیتا ہے اور تمہیں بھی اور وہ بڑا سننے والا، جاننے والا ہے۔

٦١۔اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا اور سورج اور چاند کو کس نے مسخر کیا تو ضرور کہیں گے :اللہ نے، تو پھر یہ کہاں الٹے جا رہے ہیں؟

٦٢۔ اللہ اپنے بندوں میں سے جس کے لیے چاہتا ہے رزق کشادہ اور تنگ کر دیتا ہے، اللہ یقینا ہر چیز کا خوب علم رکھتا ہے۔

٦٣۔ اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمان سے پانی کس نے نازل کیا اور اس کے ذریعے زمین کو مردہ ہونے کے بعد کس نے زندہ کر دیا؟ تو وہ ضرور کہیں

گے :اللہ نے، کہدیجیے :الحمد للہ، البتہ اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔
٦٤۔ اور دنیاوی زندگی تو جی بہلانے اور کھیل کے سوا کچھ نہیں اور آخرت کا گھر ہی زندگی ہے، اگر انہیں کچھ علم ہوتا۔
٦٥۔ وہ جب کشتی پر سوار ہوتے ہیں تو اللہ کو خلوص کے ساتھ پکارتے ہیں پھر جب وہ انہیں نجات دے کر خشکی تک پہنچا دیتا ہے تو وہ شرک کرنے لگتے ہیں۔
٦٦۔ تاکہ ہم نے جو انہیں(نجات)بخشی ہے اس کی ناشکری کریں اور مزے لوٹیں لہذاعنقریب انہیں معلوم ہوجائے گا۔
٦٧۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے ایک پرامن حرم بنا دیا ہے جب کہ لوگ ان کے گرد و نواح سے اچک لیے جاتے تھے؟ کیا یہ لوگ باطل پر ایمان لاتے ہیں اور اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کرتے ہیں۔۔
٦٨۔ اور اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا جو اللہ پر جھوٹ بہتان باندھے اور جب حق اس کے سامنے آ چکا ہو تو اس کی تکذیب کرے؟ کیا جہنم میں کفار کے لیے ٹھکانا نہیں ہے؟
٦٩۔ اور جو ہماری راہ میں جہاد کرتے ہیں ہم انہیں ضرور اپنے راستے کی ہدایت کریں گے اور بتحقیق اللہ نیکی کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

٨٣-سورہ مطففین۔مکی ۔آیات ٣٦

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لیے ہلاکت ہے۔

۲۔ جب لوگوں سے لیتے ہیں تو پورا تولتے ہیں،

۳۔ اور جب انہیں ناپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو کم کر دیتے ہیں۔

۴۔ کیا یہ لوگ نہیں سوچتے کہ وہ اٹھائے جائیں گے،

۵۔ ایک بڑے دن کے لیے؟

۶۔ اس دن تمام انسان رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔

۷۔ ہرگز نہیں !بدکاروں کا نامہ اعمال سجین میں ہے۔

۸۔ اور آپ کو کیا خبر سجین کیا ہے ؟

۹۔ یہ ایک لکھی ہوئی کتاب ہے۔

۱۰۔ اس روز تکذیب کرنے والوں کے لیے ہلاکت ہے

۱۱۔ جو روز جزا کو جھٹلاتے ہیں ۔

۱۲۔ اور اس روز کو تجاوزکار، گناہگار کے سوا کوئی نہیں جھٹلاتا۔

۱۳۔ جب اسے ہماری آیات سنائی جاتی ہیں تو وہ کہتا ہے :یہ تو قصہ ہائے پارینہ ہیں۔

۱۴۔ ہرگز نہیں !بلکہ ان کے اعمال کی وجہ سے ان کے دل زنگ آلود ہوچکے ہیں۔

۱۵۔ ہرگز نہیں !اس روز یہ لوگ یقینا اپنے رب(کی رحمت)سے اوٹ میں ہوں گے.

۱۶۔ پھر وہ یقینا جہنم میں جھلسیں گے۔

۱۷۔ پھر کہا جائے گا: یہ وہی ہے جسے تم جھٹلاتے تھے۔

۱۸۔(یہ جھوٹ)ہرگز نہیں !نیکی پر فائز لوگوں کا نامہ اعمال یقینا علیین میں ہے۔

۱۹۔ اور آپ کو کیا خبر علیین کیا ہے ؟

۲۰۔ یہ ایک لکھی ہوئی کتاب ہے۔

۲۱۔ مقرب لوگ اس کا مشاہدہ کرتے ہیں۔

۲۲۔ نیکی پر فائز لوگ یقینا نعمتوں میں ہوں گے۔

۲۳ .مسندوں پر بیٹھے نظارہ کر رہے ہوں گے.

۲۴۔ ان کے چہروں سے آپ نعمتوں کی شادابی محسوس کریں گے۔

۲۵۔ انہیں سربمہر خالص مشروب پلائے جائیں گے۔

۲۶۔ جس پر مشک کی مہر لگی ہو گی اور سبقت کرنے والوں کو اس امر میں سبقت کرنی چاہیے۔

۲۷۔ اس میں تسنیم(کے پانی)کی آمیزش ہو گی،

۲۸۔ اس چشمے کی جس سے مقرب لوگ پئیں گے،

۲۹۔ جنہوں نے جرم کا ارتکاب کیا تھا، وہ مؤمنین کا مذاق اڑاتے تھے۔

۳۰۔ جب وہ ان کے پاس سے گزرتے تو آپس میں آنکھیں مار کر اشارہ کرتے تھے۔

۳۱۔ اور جب وہ اپنے گھر والوں کی طرف لوٹتے تو اتراتے ہوئے لوٹتے تھے۔

۳۲۔ اور جب ان(مومنین)کو دیکھتے تو کہتے تھے :یہ یقینا گمراہوں میں سے ہیں۔

۳۳۔ حالانکہ وہ ان پر نگران بنا کر تو نہیں بھیجے گئے تھے۔

۳۴۔ پس آج اہل ایمان کفار پر ہنس رہے ہیں۔

۳۵۔ مسندوں پر بیٹھے(کفار کا انجام)دیکھ رہے ہیں۔

۳۶۔ کیا کفار کو ان کی حرکتوں کا بدلہ دیا گیا؟

دعائے ختم قرآن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

اے خدا میری قبر میں میری پریشانی کو دور کرنا اور قرآن عظیم کے وسیلہ سے مجھ پر رحم فرما اور قرآن کو میرے لئے پیشوا اور باعث نور اور سبب ہدایت فرما اور قرآن میں سے جو کچھ بھول گیا ہوں یاد دلا اور جو کچھ قرآن میں سے میں نہیں جانتا وہ سکھا دے اور مجھے اس کی صبح و شام تلاوت نصیب فرما اور قیامت کے دن اس کو میرے لئے دلیل بنا، اے عالم کے پرورش کرنے والے۔

آمین یارب العالمین

التماس سورۂ فاتحہ

سید سرکار حیدر عابدی ابن سید صغیر حسین عابدی

شہید سید عنایت رضا رضوی ابن سید عنایت حسین رضوی

شہید سید عمران علی رضوی ابن سید ہادی علی رضوی

آیت اللہ العظمیٰ سید ابن حسن نجفی ابن سید مہدی حسن

آیت اللہ العظمیٰ شیخ ھادی معرفت

سید صغیر حسین عابدی ابن میر مخدوم علی

سیدہ اقبال بیگم بنت میر مطلوب حسین

سید صغیر حسین عابدی ابن میر مخدوم علی

سید عنایت حسین رضوی ابن سید ثروت حسین رضوی

سیدہ اقبال جہاں بنت سید فدا حسین رضوی

سیدہ افسر جہاں بنتِ سید جواد حسین

سید تنویر السلام زیدی ابن سید اقبال حسین زیدی

سید ھادی علی رضوی ابن سید صادق علی رضوی

سیدہ عشرت جہاں عابدی بنت سید صغیر حسین عابدی

سید امین الحسن عابدی ابن سید علی حسین عابدی

سیدہ سکندر جہاں عابدی بنت سید صغیر حسین عابدی

سید کاظم علی زیدی ابن سید عابد علی زیدی

سید مظہر حسین عابدی ابن سید صغیر حسین عابدی

مرزا وصی حیدر ابن مرزا محمد حیدر

سیدہ صالحہ رضوی بنت سید سرفراز حسین رضوی

سید جلال حیدر جعفری ابن سید علی صغیر جعفری

سیدہ کنیز فاطمہ عابدی بنت سید ارتضاء جعفری

سید سعید حیدر رضوی ابن سید رئیس حیدر رضوی

سید علی کاظم جعفری ابن سید آل رضا جعفری

سید ہاشم جعفری ابن سید آل رضا جعفری

زینب صغریٰ بنت حسین احمد

سید حامد علی نقوی ابن سید ولی حیدر نقوی

سید شرافت علی نقوی ابن سید شجاعت علی نقوی

سیدہ شفیق زہرا بنتِ سید ممتاز حسین

سید قاسم رضا رضوی ابن سید علی مہدی

سیدہ جمال فاطمہ بنتِ سید شاہد حسین زیدی

سید فدا حسین رضوی ابن سید واجد حسین رضوی

سید فدا عباس رضوی ابن سید فدا حسین رضوی

سید فدا اصغر رضوی ابن سید فدا حسین رضوی

سید فدا اکبر رضوی ابن سید فدا حسین رضوی

محمد افضل حیدر ابن عبد الرشید

رئیس حیدر ابن محمد حیدر

محمد اجمل ابن محمد حیدر

محترمہ احسن جہاں بنتِ علی سجاد

سکندر عالم ابن جعفر حسین

علی حسنین ابن عارف حسین

سید شاہ حسین رضوی ولد حمایت حسین رضوی

سیدہ امیر بانو بنت سردار حسین نقوی

انور جہاں بنت لاڈلے حسین

سید ظفر مہدی رضوی ولد حمایت حسین

عصمت جہاں بنت ظفر مہدی رضوی

سید اصغر مہدی رضوی ولد حمایت حسین رضوی

سیدہ مصطفیٰ بیگم بنت آیت اللہ سبط حسین نقوی

سیدہ بیگم بنت سردار حسین نقوی

سید محمد قائم ولد سردار حسین نقوی

آیت اللہ سبط حسین نقوی نجفی لکھن

دانشمند و مفکر مرحوم سید حسین انجم کاظمی

سید مسعود الحسن رضوی

مولانا عون محمد نقوی

مولانا وزیر عباس حیدری

سیدہ ثریا اعجاز نقوی

آسیہ بیگم بنت سید کفایت علی نقوی

سید حسن امام عابدی ابن سید امین الحسن عابدی

محمد حسن ولد کلب حسن

رشیدہ بانو بنت قاسم علی وکیل

راضیہ بیگم بنت صادق عباس

سید علی سبطین رضوی ابن سید علی نصر رضوی

سید حسین عاصم جعفری ولد سید آل رضا جعفری

سید آفاق حسین ابن سید اسحاق حسین

کنیز فاطمہ بنت سید اختر حسین

مرزا محمد ولد مرزا محمد اصغر

کشور جہاں بنت مرزا احمد حسین

رضوانہ شمیم بنت شاہ ھادی عطا

حاجی بشیر احمد شیخ ولد عبد الستار شیخ

سیدہ نسیم بانو زوجہ سید محمد سلیم رضوی

سید محمد سلیم رضوی ولد سید محمد صفدر رضوی

سید مظہر حسین جعفری ولد ظہیر الحسن جعفری

صدیقہ خاتون بنت خلیل حسن

شہناز فاطمہ بنت سید مظہر حسین جعفری

سید نہال حسین جعفری ولد سید مظہر حسین جعفری

سیدہ نسیم فاطمہ بنت سید انتظار حسین

ال حسن ولد علی محمد

افسر جہاں بنت مولوی منہال حسین

سید نصیر حسین رضوی

سیدہ مشتاق فاطمہ

سید حسین امام رضوی ولد سید نصیر حسین رضوی

محترمہ زھرا ندیم

محمد صغیر ملک ولد محمد سبحان ملک

شہناز بانو ولد محمد موسیٰ ملک

سیدہ امیر فاطمہ بنت سید نقی رضا جعفری

سید محمد جمیل رضوی ابن سید موسیٰ رضا رضوی

سید محمد علی شاہ

سید گلاب علی شاہ

مولانا سید شیر علی شاہ نقوی

سید زمرد حسین زیدی ولد سید طفیل حسین زیدی

سیدہ نرجس فاطمہ بنت اختر حسین زیدی

رفعت فاطمہ بنت نواز حیدر

غلام علی ولد طفیل حسین زیدی

اختر حسین ولد ضمیر حسین

طفیل حسین ابن سجاد حسین

رقیہ بیگم بنت فضل حسین

سید علی متقی زیدی

سیدہ منور زیدی

سید علی محمد زیدی

سید علی حُسین رضوی ولد سید احباب حسین رضوی
سیدہ گلشن آراء نقوی بنت سید اکرام حُسین نقوی
سیدہ طلعت ناہید رضوی بنت سید علی حُسین رضوی
علی اطہر ولد علی اظہر
بشریٰ زہرا بنت علی اطہر
عصمت جہاں بنت سید اکرام حُسین
حَسین فاطمہ بنت سید احباب حُسین
حمیدہ خاتون بنت رفعت حُسین
سیدہ عسکری بیگم بنت سید علی میر
سید علی طاہر رضوی ولد سید علی سرور رضوی
سیدہ انعام فاطمہ بنت سید شاھد حسین
سید اسرار حسین عابدی ولد سید انور حسین عابدی
علی شرف رضوی
علی اسد رضوی
علی ھاشم رضوی ولد علی ظفر رضوی
عالم آراء بیگم بنت علی ظفر رضوی
رومی نگار بنت علی شرف رضوی
گل مھوش بنت میر حسن رضا
سید محمد انور رضوی ابن سید علی اختر رضوی
محمودہ بیگم بنت سید ذوالفقار علی شاہ

محمد رضا ابن محمد گلزار

سید باقر رضا نقوی ابن سید محمد سعید نقوی

فاطمہ بنت عبداللہ

شمیم النبی صدیقی ابن شفاعت النبی

سید علی نصر رضوی

سیدہ تنویر زہرا عابدی بنت سید مظہر حسین عابدی

اشفاق حیدر ولد مصطفے حسین

رئیس بیگم بنت کفایت علی

سلیم اختر

شہنشاہ حسین ابن سبط حسن

ان مرحومین کو بھی یاد رکھیں جن کا کوئی فاتحہ کرنے والا نہیں ہے نیز تمام با

حیات انسانوں کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیے

امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کی جلد واپسی آپ عج کی سلامتی کیلئے بھی دعا و درود کا کثرت سے ورد رکھیں۔

Efforts by: S. Jahanzaib Abidi
(email: zaib.abidi.pk@gmail.com)
17-03-1441 A.H.
16-11-2019 A.D.

مکہ میں مسلمانوں کا ایک لائحہ عمل تھا اور مدینہ میں دوسرا۔ مکہ کا تیرا سالہ قیام مسلمانوں کے انسان سازی کا دور تھا۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب و روز مسلسل کوشش کی کہ انہیں بت پرستی اور زمانہ جاہلیت کے بیہودہ عناصر سے نجات دلا کر اس قسم کا انسان بنائیں جو زندگی کے بڑے بڑے واقعات کا مقابلہ کرتے ہوئے استقامت و پامردی اور ایثار کا مظاہرہ کریں۔ اگر مکہ کے قیام کے زمانے میں یہ چیز موجود نہ ہوتی تو مدینہ کے مسلمانوں کو اتنی حیران کن اور پے در پے کامیابیاں نصیب نہ ہوتیں۔ مکہ کے قیام کا دور مسلمانوں کی تعلیم و تربیت اور شعور کو مستحکم کرنے کا دور تھا۔ اس بنیاد پر قرآن کی ایک سوچودہ سورتوں میں سے تقریباً نوے سورتیں مکہ میں نازل ہوئیں۔ ان میں زیادہ تر عقیدہ، مکتب اور نظریات کا منبع تھیں لیکن مدینہ کا زمانہ تشکیل حکومت اور نظام سازی اور نظریاتی بنیادوں پر معاشرے کی عمارت کھڑی کرنے کا تھا۔ اس لئے نہ تو مکہ میں جہاد واجب تھا اور نہ زکوۃ۔ کیونکہ جہاد اسلامی حکومت کے فرائض میں سے جیسا کہ بیت المال کی تشکیل بھی حکومت کی ذمہ داری ہے۔